ارشادات

یعنی

ہز آنر سر جان پرسکاٹ ہیوٹ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی مختلف اسپیچوں کا ترجمہ اور مجموعہ

جس کو

خاکسار حکیم برہم پروپرائٹر ایڈیٹر "مشرق" نے مرتب کرکے

بغرض اشاعت

اپنے

مطبع حکیم برہم واقع گورکھپور میں چھپوایا

فہرست مضامین ارشادات

صفحہ	مضمون
	سر جان ہیویٹ کی زندگی کے ضروری اشارات
۲-لغایتہ-۳۵	مقدمۂ کتاب
۳۶	ایک ضروری عرض
۳۷-لغایتہ-۳۸	شکریہ
	خیر مقدم کے جواب کی تقریریں
۳۹-لغایتہ-۴۱	زمینداران صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ کے ایڈریس کا جواب۔
۴۱-لغایتہ-۴۲	میونسپلٹی آگرہ کے خیر مقدم کا جواب۔
۴۳	تعلقداران اودھ کے خیر مقدم کا جواب۔
۴۴-لغایتہ-۴۶	زمینداران ضلع بجنور کے خیر مقدم کا جواب۔
۴۶	میونسپل بورڈ لکھنؤ کے ایڈریس کا جواب
	درباری تقریریں
۴۷-لغایتہ-۶۹	الہ آباد کے دربار میں ہز آنر کی تقریر۔
۶۹-لغایتہ-۸۹	لکھنؤ کے دربار میں ہز آنر کی تقریر۔
۸۹-لغایتہ-۱۰۶	آگرہ کے دربار میں ہز آنر کی تقریر

مضمون	صفحہ
میرٹھ کے دربار مین ہزآنر کی تقریر۔	۱۰۶ لغایتہ ۱۲۱
بنارس کے دربار مین ہزآنر کی تقریر۔	۱۲۱ لغایتہ ۱۵۳
الہ آباد کے دوسرے دربار مین ہزآنر کی تقریر	۱۵۳ لغایتہ ۱۸۴
بجٹ کی تقریرین	
گورمنٹ ہوس مین ہزآنر کی تقریر۔	۱۸۵ لغایتہ ۱۹۲
بجٹ ۰۸-۱۹۰۷ء کے موقع پر ہزآنر کی تقریر۔	۱۹۲ لغایتہ ۲۱۱
سنہ ۱۱-۱۹۱۰ء کے بجٹ پر ہزآنر کی تقریر۔	۲۱۱ لغایتہ ۲۱۸
سنہ ۱۰-۱۹۰۹ء کے بجٹ پر ہزآنر کی تقریر	۲۱۸ لغایتہ ۲۲۱
سنہ ۱۲-۱۹۱۱ء کے بجٹ پر ہزآنر کی تقریر	۲۲۱ لغایتہ ۲۲۲
تعلیم عامہ پر ہزآنر کی تقریر	
ہزآنر کی تقریر راجپوت مہاسبھا آگرہ کے ایڈریس کے جواب مین۔	۲۲۳ لغایتہ ۲۲۵
ہزآنر کی تقریر علیگڈھ کالج کے ٹرسٹیون کے ایڈریس کے جواب مین۔	۲۲۵ لغایتہ ۲۲۷
ہزآنر کی تقریر بریلی مینوسپل بورڈ و ممبران کالج کمیٹی کے جواب مین۔	۲۲۷ لغایتہ ۲۲۸
ہزآنر کی تقریر سنٹرل ہندو کالج بنارس کے ایڈریس کے جواب مین۔	۲۲۹ لغایتہ ۲۳۱
ہزآنر کی تقریر پر چارنی سبھا بنارس کے ایڈریس کے جواب مین۔	۲۳۱
ہزآنر کی تقریر سنسکرت کالج بنارس کے افتتاح لائبریری کے وقت۔	۲۳۱ لغایتہ ۲۳۴

صفحہ	مضمون
۲۳۴ لغایتہ ۲۳۵	ہزآنر کی تقریر چھتری مہاسبھا ڈیپوٹیشن کے ایڈریس کے جواب میں۔
۲۳۶ لغایتہ ۲۳۷	لکھنؤ میں ہزآنر کی تقریر ہندو لڑکوں کے جلسۂ انعامات میں۔
۲۳۷ لغایتہ ۲۴۸	ہزآنر کی تقریر آگرہ کالج میں افتتاح بورڈنگ ہوس کے وقت۔
۲۴۹ لغایتہ ۲۵۱	ہزآنر کی تقریر حسین آباد لکھنؤ عربی اسکول کے جلسہ تقسیم انعامات میں
۲۵۲ لغایتہ ۲۶۱	ہزآنر کی تقریر محمڈن کالج علیگڈھ میں۔
۲۶۱ لغایتہ ۲۹۹	ہزآنر کی تقریر خورجہ میں۔
۲۹۹ لغایتہ ۳۰۱	صنعت و حرفت کی کانفرنس میں ہزآنر کی آخری تقریر۔
۳۰۱ لغایتہ ۳۰۷	ہزآنر کی تقریر آگرہ میں۔
۳۰۷ لغایتہ ۳۰۸	ہزآنر کی تقریر لکھنؤ میں قحط سنہ ۱۹۰۸ع کے موقع پر۔
۳۰۸ لغایتہ ۳۲۳	ہزآنر کی تقریر نمائش الہ آباد کے موقع پر۔
۳۲۴ لغایتہ ۳۴۳	ہزآنر کی تقریر افتتاح نمائش الہ آباد میں۔
	معاملات سیاسی پر ہزآنر کی تقریر
۳۴۴ لغایتہ ۳۴۷	ہزآنر کی تقریر تعلقداران اودھ کے جواب میں۔
۳۴۷ لغایتہ ۳۵۰	ہزآنر کی تقریر صوبۂ آگرہ کے زمینداروں کے جواب میں۔
	متفرق تقریریں
۳۵۱ لغایتہ ۳۵۲	عالیجناب ہز ہائنس نواب صاحب بہادر رامپور کی دعوت میں ہزآنر کی تقریر۔

مضمون	صفحہ
ہزآنر کی تقریر گورکھپور میونسپل بورڈ و ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایڈریس کے جواب مین۔	۳۵۳ لغایتہ ۳۵۵
متھرا مین ہزآنر کی تقریر۔	۳۵۵ لغایتہ ۳۵۷
ہزآنر کی تقریر جاٹ ڈیپوٹیشن کے ایڈریس کے جواب مین۔	۳۵۷ لغایتہ ۳۵۹
ملکہ معظمہ کے سنگی مجسمہ کی رسم افتتاح مین ہزآنر کی تقریر۔	۳۵۹ لغایتہ ۳۶۰
میرٹھ مین ہزآنر کی تقریر۔	۳۶۱ لغایتہ ۳۶۲
ہزآنر کی چار تقریرین مظفرنگر مین۔	۳۶۲ لغایتہ ۳۶۷
ہزآنر کی آخری تقریرین	
میرٹھ مین ڈسٹرکٹ بورڈ و میونسپل بورڈ کے جواب مین۔	۳۶۹ لغایتہ ۳۷۲
میڈیکل کالج لکھنؤ کے افتتاح مین ہزآنر کی تقریر۔	۳۷۲ لغایتہ ۳۸۲
کونسل صوبہ متحدہ مین بجٹ پر ہزآنر کی تقریر۔	۳۸۲ لغایتہ ۴۲۱
ہزآنر کی تقریر ہلدوانی مین۔	۴۲۱ لغایتہ ۴۲۶
ہزآنر کی تقریر ندوۃ العلما لکھنؤ مین۔	۴۲۶ لغایتہ ۴۳۰

سر جان ہیوٹ کی زندگی کے ضروری اشارات

ہم جب کسی کی تقریر یا جس کا کلام سنتے ہین اُس کے متعلق بالطبع یہ سوال کرتے ہین کہ یہ کون شخص ہے - یہ کہان کا رہنے والا اور اس کے حالات کیا ہین - اس لئے اس سوال کے جواب مین یہان صرف چند ضروری اشارات لکھے جاتے ہین تاکہ ہم مقرر ذی شان سے تعارف معنوی پیدا کرین اور اُن کی تقریرون کا پورا پورا لطف اُٹھا سکین - سر جان پرسکاٹ ہیوٹ ۲۵ - اگست ۱۸۵۴ء کو بارہم واقع کینٹ (انگلستان) مین پیدا ہوے - آپ کے والد ماجد ریورنڈ جان ہیوٹ اور سر جان ہیوٹ ریورنڈ جان ہیوٹ کے بڑے لڑکے ہین - آپ کی والدہ انا لوئیسا لیسٹر Anna Louisa Lyster کپتان ہیمین Captain Hammian کی صاحبزادی تھین - سر جان پرسکاٹ ہیوٹ نے ونچسٹر اور بیلیلیل کالج آکسفورڈ مین پڑھا - اور ۱۸۷۷ء مین سیول سروس کا امتحان پاس کر کے بنگال سیول سروس مین شامل ہو گئے - ۱۸۸۶ء تک ممالک متحدہ آگرہ و اودہ مین برسر عہدہ رہے - ۱۸۸۶ء مین گورنمنٹ ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ مین انڈر سکرٹری مقرر ہوے - ۱۸۸۸ء سے ۱۸۹۰ء تک وایسرائے ہند کے پرائیویٹ سکرٹری کا کام انجام دیتے رہے - دسمبر ۱۸۹۰ء مین گورنمنٹ ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ڈپٹی سکرٹری مقرر ہو گئے - پھر ممالک صوبہ متحدہ آگرہ و اودہ کے مختلف مقامات مین کلکٹر و مجسٹریٹ رہے یہان تک کہ ۱۸۹۳ء مین آپ افیون کے شاہی کمیشن کے ممبر منتخب ہوے - اور ۱۸۹۸ء مین گورنمنٹ ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے سکرٹری ہو گئے - اس کے

بعد آپ کمیشن صنعت و حرفت اور کمیشن تعلیم (بزمانہ لارڈ کرزن) کے ممبر ہوئے۔ اور جب آپ نے ممالک متحدہ آگرہ واودہ کی زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لی اُس وقت آپ کو صوبہ بنگال۔ ممالک متوسط اور مختلف شعبہائے علم وعمل کا تجربہ ہو چکا تھا۔ ان تجربات کا ایسا بدیہی ظہور ۱۱-۱۹۱۰ء کی نمایش گاہ الہ آباد اور ۱۹۱۱ء کے دربار دہلی مین ہوا کہ آپ کی انتظامی قابلیت۔ آپ کی وسعت دماغی اور مذاق گوناگون کا قدم قدم پر ثبوت ملا۔ اور ہر شخص اس کا معترف پایا گیا۔ مختلف شعبہائے نمایش اور مختلف مدارج دربار کو تقسیم عمل اور تجزیہ انتظام سے کئی حصون پر تقسیم کرنا۔ اور پھر ہر حصّہ کی نگرانی ایسی کرنی جیسے اس محکمہ اور صیغہ کی نگرانی کوئی باخبر جماعت کر سکتی ہو۔ یہ کمال سر جان ہیوٹ کا تھا۔ ہم اس موقع پر مارننگ پوسٹ کے ایک دلچسپ نوٹ کا ترجمہ دیتے ہین۔

دربار کے روح روان سر جان ہیوٹ

"سلطنت کے امور شاہانہ کی انجام دہی کے وقت خاصکر ایسے موقع پر جیسا کہ دہلی مین پیش آیا ایک شاندار شخص کی ضرورت تسلیم کی جاتی ہے جو جملہ انتظامات کی روح رواں ہوا کرتا ہے۔ ۱۹۱۱ء کے دربار کے روح رواں سر جان ہیوٹ جی۔ سی آئی۔ ای تھے۔ دربار کے انتظام کے واسطے ایک ایسے شخص کی موجودگی ضروری تھی جو گورنمنٹ مین باا ثر ہو جس کی رائے وزن دار ہو۔ مردم شناس ہو۔ اور سب سے بڑھکر ایک رسا دماغ رکھتا ہو اور خیالات اور جذبات کا پتلا ہو۔ ہر نوع سر جان ہیوٹ نے ان خصوصیتون کو بدرجہ کمال حرف بہ حرف ظاہر کیا۔ لفٹنٹ گورنری کے زمانہ مین تمام ہندوستان کے حاکمون مین اپنا اعلےٰ رتبہ رکھا اور اپنے صوبہ کو جملہ شورشون سے پاک وصاف رکھا۔ محکمہ تجارت کے ممبر ہونے کی حیثیت سے اپنی رائے اور عبور

معاملات سے اپنے کو نمایاں رکھا۔ ایسی زبردست شخصیت پائی ہے کہ جب کسی بات کا عزم بالجزم کرلیا اُس سے پھر ہٹنے کا نام نہین لیا۔ بڑی بات یہ ہے کہ آپ کے دماغ مین تروتازہ آفرنیش خیال اور معنویت ہمیشہ کام کرتی رہتی ہے۔ دہلی کے اُجڑے ہوے میدان اور شکستہ کروفر کے آثار مین کھڑے ہوکر خواب دربار قیصری کو اصل حال کا نقشہ بنا دینا ایک معمولی بات نہین ہے۔ سر جان کی سفید موٹر ہوا گاڑی خطۂ دربار کے ہر گوشہ پر لحہ بہ لحہ دوڑتی پھرتی تھی۔ ہر انتظامی معاملہ کو کمیٹی اور ماتحت کمیٹی کے زمرہ مین طے کرکے موزون اور ذمہ دار افسرون کے تحت مین دینا۔ جزئیات تک کی تحقیقات اور ذاتی نگرانی کرنا اور ایک لامتناہی سلسلۂ کاروبار اور خط کتابت کا پابندی سے جاری رکھنا کوئی معمولی امر نہین ہے علی الصباح ۴ بجے سے ۷ بجے تک جملہ کاغذات کی پوٹ کی پوٹ لکھ پڑھ کے تہ کردی جاتی تھی۔ اس کے بعد مختلف کامون کی نگرانی اور معاینہ کی باری آجاتی تھی۔ انسان کی بڑی عظمت اس مین ہے کہ اُس کے ہمعصر اور ساتھ کام کرنیوالے اس کے انداز اور برتاؤ سے مطمئن اور خوش رہین۔ سر جان ہیوٹ نے اس لحاظ سے اپنے ساتھیون کو بہت خوش رکھا اور بڑی ہم آہنگی اور یکجہتی کے ساتھ انتظامات دربار انجام پاگئے۔ سر لوئیس ڈین نے بادشاہی میلہ کا انتظام کیا۔ سر ہنری میک موہن نے معاملات خارجیہ اور آداب و مراسم درباری کا انصرام کیا۔ لیکن ہر شخص دربار کمیٹی کے صدر نشین سر جان ہیوٹ کی تعریف مین یکسان رطب اللسان تھا۔ ہر حال مین اس حُسن انتظام کی روح روان سر جان ہیوٹ کو کہنا چاہیئے۔ نمایش الہ آباد اور دربار دہلی ان کے انتظامی قابلیتون کے تاریخی کارنامے ہین۔"

یہہ خیالات ایک انگریز نامہ نگار کے ہین - اب دیکھنا ہے کہ ممالک غیر کے مدبّر اور معزز سر جان ہیوٹ کی بابت کیا رائے رکھتے ہین - ولیعہد جرمن نے اپنے مشرقی سیر و سیاحت کے حالات ایک کتاب کی صورت مین ترتیب دیئے ہین اس روزنامچہ مین ولیعہد بہادر سر جان ہیوٹ کی بابت فرماتے ہین -

" نہایت طبّاع و نکتہ رس - نہایت زبردست اور مستقل مزاج اور حکومت ہند مین سب سے زیادہ دلچسپ اور با مذاق شخص ہین "

ہان جب تک سرکار انگلشیہ کا پایہ تخت دہلی ہے اور جب تک اس عروس البلاد مین تاجپوشی شہنشاہ جارج پنجم خلد اللہ ملکہ اور ملکہ میری دام اقبالہا کے زمزمے زمین و آسمان مین گونجتے رہین گے اُس وقت تک جب کوئی سیّاح آثار جاہ و جلال انگلشیہ کے ماضی حال اور مستقبل کی سیر کو آئیگا تو ضرور ہے کہ وہ سر جان ہیوٹ کا نام زبان پر لائیگا - اور اس کے ساتھ دہلی مین استحکام سلطنت انگلشیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کا مضمون بھی اس کی سمجھ مین آئیگا اور اس لیئے وہ جوش عقیدتمندی اور اظہار اعتراف کے وقت سر جان ہیوٹ کا نام لیکر ضرور ان کی کامیابی کے لیئے دست بدعا ہوگا -

شاد باشی و کامران باشی
زندہ باشی و جاودان باشی

یکم اگست سنہ ۱۹۱۲ء

گورکھپور

خادم حکیم برہم

ارشادات

یہ مجموعہ

عالیجناب سر جان پرسکاٹ ہیوٹ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ کی اُن تمام تقریرون اور اسپیچون کا ترجمہ ہی جو حضور ممدوح نے ابتداے حکومت سے دسمبر ۱۹۱۱ء تک وقتاً فوقتاً فرمائین۔

اِس خیال سے کہ ان تقریرون مین فیوضات و استفادات کے بیش قیمت تابناک جواہر موجود ہین۔ جس سے تمام ملک کو فائدہ ہو سکتا ہی۔

خاکسار عقیدت شعار حکیم برہم نے

اپنے

مطبع حکیم برہم گورکھپور مین چھپوایا

مقدمۂ کتاب

273163

بیسوین صدی کا آغاز ایسا نہین کہ جسکو تاریخ ہند کے صفحات سے کبھی کوئی محو کر سکے - برطانیہ عظمیٰ اور برٹش قوم کے برکات اور اعلیٰ کارنامون اور علمی ترقیات کے جوش نے بیسوین صدی مین ہمارے ملک مین علمی ترقیون کے ذوق و شوق ملک کی اقتصادی تحریک صنعت و حرفت کے جذبات اس درجہ بڑھا دیے کہ عام و خاص سب کے ولولے حد اعتدال سے بڑھ گئے اور منزل مقصود سے یہ اہروبہت پیچھے رہ گئے - یہ بات بطور واقعہ مسلمہ کے ہے کہ اس دور مین حضور لارڈ کرزن بالقابہ کا ویسرائے کشور ہند ہو کر تشریف لانا خام کارون اور ناتجربہ کار افراد ملک کے لیے باعث برانگیختگی ہوا اور جو پولٹیکل آگ دھیمی دھیمی سلگ رہی تھی وہ دفعتاً بھڑک اٹھی -

تقسیم بنگال نے سودیشی اور بائیکاٹ کے نام ہندوستان کے

جدید لغت مین اضافہ کیے جنکے معانی ہین بم اور پولٹیکل ڈکٹیان اور کشت وخون بھی داخل ہوگئے۔

یہ صحیح ہے کہ عام طور پر بنگال ہی ان خرابیون کا مرکز اور فتنہ و فساد کا ذمہ دار رہا لیکن دوسرے صوبے بھی اسکے اثر سے محفوظ نہ رہ سکے۔ اور ان خوفناک الفاظ کا اثر کچھ نہ کچھ ہر صوبے مین پہونچا۔

پنجاب۔ مدراس۔ بمبئی کے صوبے بہت زیادہ تلاطم مین مبتلا رہے اور مہاراشٹر مین اگر بنگال نہین تو تقریباً بنگال ہی کی سی حالت پیدا ہوگئی۔

ایک حد تک اگر ہم کسی صوبے کو اس طوفان بے تمیزی سے محفوظ کہہ سکتے ہین تو وہ ہمارا صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ ہے۔

ہمارے صوبون کا اس کشاکش اور فتنہ و شر سے بچ جانا واقعی تعجب اور حیرت کی بات ہے اس لیے کہ وسطی صوبہ ہونے اور بنگال کے اتصال سے یہ لازم تھا کہ ان صوبون پر بہت زیادہ اثر پڑتا۔ مگر اسکے خلاف ان صوبون مین بہت کم اثر ہوا۔

اہل الرائے اس خاموشی اور سکوت کی کئی وجہین پیش کرتے ہین۔

(۱) یہان کے باشندے بنگال کے مقابلے مین کم تعلیم یافتہ ہین۔

(۲) یہان کے مختلف المذہب اصحاب مین ہم خیالی اور یکجہتی نہین ہے۔

(۳) یہان کے باشندے حالت زمانہ سے اچھی طرح خبر نہین رکھتے۔

(۴) پولٹیکل تعلیم مین یہان کے باشندے ابھی الف۔ بے۔ پڑھ رہے ہین۔
مگر یہ تاویلات کوئی وقعت نہین رکھتے۔ اِس لیے کہ تجربہ اور مشاہدہ
گواہی دیتا ہے کہ

(الف) ایسے کم لوگ شورش پسند نظر آئے جنھین تعلیم کا اثر نہ تھا۔
یا جاہل تھے۔

(ب) ہر صوبے مین مختلف مذہب و مختلف روایات کے مختلف الحال
اقوام موجود ہین۔ جنمین صلح وہم اہنگی نام کو نہین ہے۔

(ج) یہ بھی غلط ہے کہ یہان کے باشندے زمانہ شناس نہین ہین۔
یہان خاص طبقون مین زمانہ شناسی اچھی خاصی موجود ہے۔

(د) یہ بھی صحیح نہین ہے کہ ان صوبون کے باشندون مین پولٹیکل بیداری
نہین پیدا ہوئی۔ گو ہمارے صوبے کے باشندے باقاعدہ علم سیاسیات
سے واقف نہون۔ مگر مغربی تعلیم اور مغربی طرز حکومت کی اداؤن سے وہ
خوب واقف ہین۔ اور سیاسی معاملات مین اُنکو اتنی واقفیت ہے کہ وہ

دوسرے صوبوں کو دیکھکر رنگ بدل سکتے ہیں۔

ان تمام تاویلات کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے صوبوں کی رعایا ایشیائی طرز حکومت سے اچھی طرح واقف ہے اور وہ حاکم و محکوم کے نسبتی امتیاز آداب کو ابھی فراموش نہیں کرنے پائی ہے اور وہ اس بات سے کسی قدر واقف ہے کہ آزاد حکومت اور آزادانہ طرز حکمرانی سے مختلف خیالات کے اشخاص پر کیا اثر ہوتا ہے اور اسکے نتائج سے نہایت تلخ ثمرات پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہی سبب ہے کہ ہمارے صوبوں کے دو بڑے کالجوں سے ایسے تعلیم یافتہ ابتک نہیں نکلے جو سلطنت گورنمنٹ کی تائید میں قلم اور زبان سے کام لیتے۔ ہم علی گڈھ کالج اور سنٹرل ہندو کالج بنارس پر فخر کرتے ہیں اور شاید ہمارا یہ فخر بیجا نہوگا۔ اور اگر خدا کو منظور ہے تو ان کالجوں کے طلبا کبھی ہمکو شرمندہ نہ کرینگے۔

ان سب باتوں پر غور کرنے سے جس نتیجے پر ہم پہونچے ہیں اور جو باعث ہوا ہے کہ ہم ایک ضروری تالیف ملک کے سامنے پیش کریں وہ یہ ہے کہ ہمارے صوبوں کا اس امتحان کے زمانے سے پاک و صاف نکل آنا اور فتنہ و شر سے محفوظ رہنا ان صوبوں کے حکمران اور اعلی منتظم و مدبر

لفٹننٹ گورنر ہز آنر سرجان پرسکاٹ ہیوٹ بالقابہ کے حُسن انتظام اور حُسن تدبیر پر منحصر تھا

جن کوششون سے ہز آنر نے اِن صوبون کو فتنہ و شر سے بچالیا ہے اُنکے اظہار کی اس موقع پر اسلیے ضرورت نہین ہے کہ اصل کتاب مین ہمارے ناظرین اُن تمام مساعی جلیلہ کو ملاحظہ فرمائین گے۔

ہز آنر نے بطور ایک اعلیٰ دانشمند اور مدبر اعظم کے صوبون مین علمی اقتصادی۔ صنعتی۔ زراعتی ترقیات کے وسائل و ذرائع پیدا کیے اور منچلے اور شورش پسند دماغون کو کام کی باتون کی طرف متوجہ کر دیا۔ اور صاف صاف ارشاد فرمایا۔ "ملک کو ایک حکمران کے نکالنے یا صرف سیاسی ہلچل سے فائدہ نہین پہونچ سکتا۔ بلکہ ملک کی صنعتی تعلیمی۔ اقتصادی حالت درست ہونے سے فائدہ مترتب ہوتا ہے"

ہم نہایت افسردگی سے اِس بات کا اقرار کرتے ہین کہ ان صوبون مین بھی شورش پھیلانے کی کسیقدر کوشش ضرور کی گئی۔ مگر ہز آنر کی اعلیٰ حکمت عملی سے قبل از وقت ہی اُسکا انسداد ہوگیا۔ اور فتنہ و شر کی آگ اپنی چنگاریون کو نہ انگارے بنا سکی۔ نہ اُسکے شعلے بلند ہو سکے۔

ایسے موقعون پر حکمران عنصر کا غیظ و غضب بہت بڑھ جاتا ہی مگر آنرز نے رحم و معدلت اور عفو سے بہت زیادہ کام لیا اور ہر موقع پر اپنے صوبون کی رعایا کو سمجھا دیا۔

"اگر تمکو ترقی ملک کا خیال ہے تو ان بیکار باتون سے کنارہ کش رہو۔ ورنہ کوئی مادی ترقی حاصل نہین ہو سکتی"

سر جان پر سکاٹ ہیوٹ بالقابہ کی کامیابی کا اصلی راز یہ ہے کہ گو آپ زبردست امپریلیسٹ (شاہی لیڈر) ہین۔ مگر سی سالہ تجربات ہند نے ہندوستانیون کی طرز معاشرت۔ عادات خصائل سے ممدوح کو پورا واقف کر دیا ہے ورہز آنر اچھی طرح واقف ہین۔ کہ ہندوستان کی مادی ترقی کس طرح ممکن ہے۔ اور ان دو باتون نے آپکو اس زمانے مین ایک کامیاب حکمران ثابت کیا ہے۔ اس لیے کہ بہ حیثیت شاہی لیڈر ہونے کے ہندوستانیون کے ساتھ خیالات مین یکجہتی ہوئی اور واقفیت راہ و رسم ہونے سے میل جول رہا۔ اور میل جول نے ہم آہنگی اور ہم خیالی پیدا کر دی اور یہ مسلم ہے کہ جب حاکم و محکوم مل جلکر کام کرین گے تو بہت زیادہ فائدے بھی ہون گے۔ اور تبادلہ خیالات سے ترقیات کے دروازے کھل جائینگے۔

ہان یہ صحیح ہے کہ ایک برٹش حکمران خود مختار نہین ہوسکتا۔ بلکہ اُسکو ایک محدود دائرے مین رہنا پڑتا ہے اور ایک خاص اصول کو مدنظر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر بھی کسی نہ کسی حد تک آزادی ضرور ہوتی ہے اور عموماً صوبے کا انتظام اُسی کی ذمہ داری بلکہ اُسی کی رائے پر منحصر ہوتا ہے اور اُسکی خاص پالیسی یا حکمت عملی ایک طرز پر کام کرتی رہتی ہے۔

سر جان پرسکاٹ ہیوٹ بھی مثل اور حکمرانون کے اِس سے مستثنیٰ نہین ہین۔ مگر فرق اتنا ہے کہ جہان اور حکمران ایک ہی دائرے کے اندر قدم پھونک پھونک کر رکھتے ہین۔ ہز آنر کی ذاتی لیاقت اور سی سالہ تجربہ نے اِسکا پابند نہین رکھا۔ فطرتی جدت طرازی اور روشن دماغی نے وہ نئی نئی تدبیرین مادی ترقیات کی نکالدین جنکی نظیر اگر محال نہین تو دشوار ضرور ہے۔

ہمیشہ یہ مشہور کیا گیا کہ اَنگلو انڈین اور سویلین طبقے کے افراد ہندوستان کی ترقی پر خوش نہین ہوتے اور ہمیشہ چلتی گاڑی مین روڑا اٹکاتے رہتے ہین۔ لیکن سر جان ہیوٹ کے کارنامون پر جب ہم ایک نظر غائر ڈالتے ہین اور اُنکی تقریرون کو پڑھتے اور اُنپر غور کرتے ہین تو یہ پتا چلتا ہے کہ غلط معیار پر یہ اصول ہندوستانیون نے قرار دے لیا ہے۔ اِس لیے کہ کوئی

روشن خیال اور روشن ضمیر ذمہ دار افسر اپنے زیر اثر افراد ملک یا زیر حکومت رقبہ آبادی کے افلاس و ادبار اور جہالت سے خوش نہیں ہو سکتا۔

ہز آنر سر جان پرسکاٹ ہیوٹ کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ خصوصیت یہ ہے کہ جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں اُسکی تکمیل میں صرف احکام گورنمنٹ عالیہ کی پوری پوری تعمیل نہیں فرماتے ہیں۔ بلکہ اسکیم طے شدہ کو عملی صورت میں لانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

اہل الرائے یہ کہہ سکتے ہیں کہ سر جان نہ کوئی بڑے لفٹنٹ گورنر ہیں نہ اور لفٹنٹ گورنروں سے زیادہ کوئی مابہ الامتیاز درجہ رکھتے ہیں۔ لیکن واقعات کی نوعیت اور ملک و صوبہ کی متنزلزل حالت نے سر جان کے عہد حکومت کو تاریخ ہند میں ایک مہتم بالشان مرتبہ عطا کر دیا ہے اور اُس زمانہ شورش کی مُدبرانہ مگر سنجیدہ حکمت عملی نے کامیابی کا درجہ حاصل کر کے دور حکومت کو ایک تابناک عہد حکمرانی ثابت کر دیا ہے۔

ایک دن بیٹھے بیٹھے مجکو یہ خیال آگیا کہ ایک ایسے حکمران کے عہد حکومت کے کارناموں کو اخبارات نے جس حد تک سراہا ہے اور صوبے میں اِس عہد حکومت کی جتنی شکر گذاری ہوئی ہے وہ کوئی معمولی بات

نہین رہے - اُسوقت میرے خیال پر اُن واقعات وحالات نے گہرا
اثر ڈالا جس کا ذکر مین نے اوپر کیا ہے - اور جب دسمبر ۱۹۰۷ء مین ہز آنر
بالقابہ گورکھپور تشریف لانے والے تھے تو مین نے ایک ایسے ہردلعزیز
اور امن پسند حکمران کی یادگار مین ایک اخبار جاری کرنا مناسب سمجھا - اور
۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء کو "**مشرق**" خدا کا نام لیکر ہز آنر کی یادگار مین جاری کردیا
جو ابتک نہایت اطمینان کے ساتھ یورپین اور ہندوستانی طبقے مین وقعت
کی نظر سے دیکھا جاتا ہے -

اخبار مشرق کے اجرا کے بعد سے مجھے بہت زیادہ موقع ہز آنر
کارنامون کے جانچنے اور دیکھنے کا ملا - اور یہ قدرتی بات تھی کہ جن باتون
سے ہز آنر کو خاص طور پر دلچسپی تھی وہ اخبار مشرق کی پالیسی کے اندر
داخل تھین اور میرا دل بھی چاہتا تھا کہ جس طرح امن وصلح کی زندگی سالہا
سال تک دیسی ریاستون مین کٹی ہے اسی طرح اپنے صوبے مین بھی
ایام زندگانی کٹ جاتے تو اچھا تھا - بالعموم یہ مشہور کیا جاتا ہی کہ جو اتفاق
دیسی ریاستون مین ہے وہ برٹش عملداری مین نہین ہے - اِسکی کوئی
دلیل نہین بیان کی جاتی - مگر صورت معاملات اِس دعوی کی شہادت

دیتی ہے۔ اور شاید یہ سبب ہے کہ برٹش عملداری مین رقابت اور جوش مغربی تعلیم کے اثر سے زیادہ پیدا ہو گیا ہے اور آزاد خیالی کا یہ خاصہ ہے کہ وہ اپنے جذبات سے انسان کو مغلوب کر دیتا ہے دیسی ریاستون مین لوگ خاموش زندگی بسر کرتے ہین اور جانتے ہین کہ دیسی ریاستون مین جد و جہد صرف پارٹی فیلنگ بڑھانے سے ہوتی ہے اور برٹش عملداری مین قابلیت حاصل کرنے سے۔ اس لیے قابل اور فاضل لوگ اپنے انسانی خصائل حسنہ کو رقابت کے جوش سے نہین بچا سکتے۔

خدا کا شکر ہے کہ ہز آنر کی زبردست پالیسی اور مستحکم رائے نے صوبہ ہذا مین امن و امان قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ تعلیم یافتہ گروہ کو ہمیشہ یہ ہدایت کی ہے کہ اتحاد اور میل جول بڑھاتے رہین اور اسی طرح حکمران طبقے کو فہمائش کی گئی کہ ہندوستانیون سے میل جول بڑھانے مین کمی نہ کرین"۔

اِن تمام کارنامون کو دیکھکر میرے دل نے ایک اور طرح پر چاہا کہ ہز آنر کی سپاس گزاری کرون۔ اور مین نے اپنی خواہش جب جناب مسٹر جے۔ ہوپ سمپسن۔ صاحب بہادر مجسٹریٹ و کلکٹر گورکھپور سے بیان کی تو ممدوح نے بہت پسند فرمائی۔

اس زمانے مین مین نے ہز ہائینس نواب صاحب بہادر
رامپور کی تقریرون کو ایک مختصر دیباچہ کے ساتھ اپنے حسن انتظام سے چھپوایا
تھا - ایک جلد ہز آنر بالقابہ کی خدمت مین جناب صاحب کلکٹر بہادر کے
توسط سے بھیجی اور اپنی دلی خواہش کا اظہار کیا -
ہز آنر بالقابہ نے میری استدعا منظور فرماکر اجازت دی کہ مین غیر معمولی
اہتمام سے ہز آنر کی تقریرین چھاپون اور ملک کے سامنے پیش کرون -
مین نے نہایت کوشش اور تفحص سے ہز آنر کی تقریرین جمع کین -
کچھ تقریرین جناب صاحب سکرٹیری بہادر نے بھیجدی تھین - اور کچھ
تقریرین مجھے مکرم جناب خان بہادر قاضی عزیزالدین احمد صاحب ڈپٹی
کلکٹر و جوڈیشل ممبر ریاست بھرتپور کی کتاب "ارشاد ہز آنر" سے مل گئین -
جب ان تقریرون کا ترجمہ مسٹر قمر احمد صاحب بی - اے علیگ
نے باوجود کم فرصتی کے میری خاطر سے کردیا - اُس وقت مجھے ایک
امداد غیب سے مل گئی -
جناب قاضی فراست حسین صاحب رئیس و وایس چیرمین
مینوسپل بورڈ و آنریری سکرٹیری گورکھپور ہائی اسکول" نے اسکی اشاعت مین

کافی اعانت فرمائی - اور ہندوستانیون مین وہ پہلے شخص ہین جنھون نے میری اس تجویز سے پورا اتفاق کیا - جناب قاضی صاحب ایک ذی فہم نہایت صالح اور دقیقہ شناس مسلمان ہین - وہ جس طرح اپنے مذہب کے پابند ہین - اُسی طرح اُنکی دلی خواہش یہ رہی ہے کہ تمام قومون مین اتفاق رہے - اور علوم وفنون کی ترقی ہو -

قبل اسکے کہ مین ہز آنر بالقابہ کی سحر البیانی اور طلاقت لسانی کی تصویرین دکھاؤن - یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ ممدوح الشان کی تقریرین ان کارنامون کا آئینہ ہین - جنھین ہز آنر نے ملک مین مہتم بالشان بنانے کی کوشش فرمائی - یا ان اسکیمون کا مرقع ہین جو ہز آنر نے ملک اور صوبے کے بہبود و سرسبزی کے لیے تجویز فرمائی -

ان تقریرون مین شاعرانہ تخیلات - اور بلند پروازی کا کہین پتہ نہین ملیگا - نہ یہ تقریرین زور قابلیت کی بلندی ثابت کرتی ہین - نہ پولٹیکل اور ڈپلومیٹک معاملات کی بنا پر ایسے پیچیدہ اور پُراسرار الفاظ ان تقریرون مین استعمال کیے گئے ہین - جو اپنی ذومعنی پالیسی کا اظہار کرتے ہون -

ان تقریرون مین نہایت سادہ الفاظ استعمال کیے گئے ہین اور

واقعات و معاملات کی صورت جن لفظون مین دکھلائی گئی ہے اُنکو عام و
خاص سب اپنی فہم و ادراک کے مطابق سمجھ لیتے ہین۔
ان تقریرون کی ہمیشہ ملک مین تعریف کی گئی ہے۔ اِس لیے کہ
جس مبحث پر ہزآنر نے کچھ فرمایا ہے وہ دل مین گھر کرنے والا ثابت ہوا ہے۔
ہندوستانیون کے نکتہ خیال سے ہزآنر نے ہر تقریر اس کی اصلی
ضرورت اور صحیح حالات مین ڈوب کر فرمائی ہے۔
ان تقریرون سے ہزآنر کا تجربہ معاملات ہندوستانی۔ وسعت معلومات
علوم جدیدہ کے ترقیات۔ اور ہندوستان کی سرسبزی اور بہبود کے وسائل
و ذرائع کا اس حیثیت سے اظہار ہو رہا ہے کہ ہندوستان کا کوئی بڑا ماہر اور
بہت زبردست تجربہ کار بھی اِس سے زیادہ اپنی واقفیت عامہ کا ثبوت
نہین دیسکتا۔ ہزآنر کی تقریرون مین ہمیشہ کام کی باتین ہوتی ہین بیضرورت
فصیح البیانی اور شیرین کلامی کی داد کبھی ہزآنر نے نہین لی۔
عموماً قحط۔ طاعون۔ ملیریا۔ تعلیم۔ صنعت و حرفت۔ سڑک۔ سیاسیات۔
لوکل سلف گورنمنٹ یا حکومت خود اختیاری۔ اصلاحات کونسل۔ حفظان
صحت عامہ پر ہزآنر نے ارشاد فرمایا ہے۔

اِس لیے کہ ممدوح الشان کو ہمیشہ اُنھین امور سے سابقہ رہا اور صوبے مین انھین باتون پر گفتگو کا موقع ملا۔ اور اِسمین اکثر ایسے امور ہین جنکی اصلاح اور ترقی کی پوری کوشش ہز آنر کے عہد حکومت مین ہوئی۔

قحط

یون تو گذشتہ پچاس سال سے قحط نے ہندوستان مین پوری طرح سے قبضہ کر لیا ہے اور کوئی سال ایسا نہین جاتا جسمین اسکا کچھ نہ کچھ اثر نہ ہو جاتا ہو لیکن ممالک متحدہ مین ہز آنر کے زمانہ حکومت مین ۱۹۰۸-۱۹۰۷ء کا قحط خاص طور پر یادگار رہیگا۔ اِس قحط مین چند پہاڑی اضلاع میرٹھ اور ضلع گورکھپور کے سوا عام طور پر قحط کا اثر تھا۔ اور چونکہ گذشتہ قحطون نے ملک اور صوبے کی جان نکال لی تھی اِس لیے اِس قحط کا اثر بہت زیادہ محسوس ہوا۔

قحط کے متعلق یون تو اکثر کمیشن بیٹھے۔ کانفرنسین ہوئین۔ لیکن کوئی خاص نتیجہ مترتب نہ ہوا۔ البتہ بہت سی تدبیرین سوچی گئین کہ شمالی و مغربی اضلاع مین شاخہاے نہر کثرت سے نکالی جائین۔ چاہات پختہ

کے لیے باشندون کو امداد دیجائے اور تالاب وغیرہ سے پانی لینے مین آسانیان پیدا کیجائین۔ غرضکہ ہر صورت سے وسائل آبپاشی کو ترقی دیجائے اور زراعت کے لیے جدید آلات زراعتی استعمال کیے جائین۔ مگر سرجان ہیوٹ نے قحط کے انسداد کا جو سامان کیا اُس پر ہم یہان زیادہ بحث نکرینگے۔ اسپر تفصیلی رائے زراعت وصنعت کے بیان مین ظاہر کرین گے اسواسطے کہ قحط کا تعلق زیادہ تر زراعت ہی سے ہے۔ تاہم اس موقع پر اتنا ضرور کہین گے کہ ہز آنر کی گورمنٹ نے قحط کی مصیبت اور پریشانی کو دیکھ کر حفاظت کا جو انتظام کیا تھا۔ اُسکا بہت بڑا مفید نتیجہ نکلا۔

طاعون

سنہ ۱۹۰۲ع سے طاعون کا اِس صوبے مین زور رہا ہے اور گو لاکھون تدبیرین اسکے متعلق کی گئین۔ پھر بھی ابتک کوئی فائدہ مترتب نہوا۔ رعایا بدظن ہوگئی اور جہلا مین ایک زمانے تک یہ خیال قائم رہا کہ خود گورمنٹ بیماری پھیلانے مین ساعی ہے۔ واقفان علم وتاریخ اِس سے آگاہ ہونگے کہ یہ کوئی انوکھی بات اِس صوبہ یا ملک کے لیے نہ تھی۔ بلکہ جہان کہین

کوئی ایسی تدبیر عمل مین لائی گئی ہے - ضرور مخالفت کی آگ بھڑکی جسوقت
چیچک کا ٹیکہ ڈاکٹر فیبسر نے ایجاد کیا - تو لندن والے اُنکو ڈھیلون سے مارتے
اور گھر سے باہر نکلنے نہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ٹیکہ لگانے کی جگہ پر سینگین
نکلین گی - اور ٹیکہ لینے والا سانڈ کی طرح چلا ئیگا - لیکن آگے چلکر جب اِسکے
فوائد پر لوگون کی نظرین پڑین - تو خاص و عام نے ڈاکٹر فیبسر کو فخر ملک بنایا اور
بہتون نے تو خود کو موجد ٹیکہ مشہور کرنے کی کوشش کی -

ہندوستان بھی ان خصوصیات سے مستثنی یا اِس کلیہ سے باہر نہین ہے
یہان بھی انتظامات طاعون پر مخالفت کی آگ بھڑکی - اور زورون سے بھڑکی -
کہین کہین طاعونی ڈاکٹرون کے ساتھ سختی کا برتاؤ ہوا - اور کوئی شخص اسکا
روادار نہ تھا - کہ کسی کوئین مین صاف کرنے والی پڑیا چھوڑ ہی جاے - کتنے
غریب مگر سفید پوش مسافرون کی جو کسی دیہاتی کنوین پر ناشتہ پانی کرنے بیٹھ
گئے - ایسی خاطر و مدارات صرف طاعونی ڈاکٹرون کے دھوکے مین کیگئی -
جس پر جہان تک افسوس کیا جائے کم ہے -

مگر اب زمانہ بدل گیا اور بقول سر جان ہیوٹ کے " جن دیہاتون سے
ڈاکٹرون پر لاٹھیان نکلتی تھین - آج وہی ڈاکٹر صاحب کی منت سماجت

کرتے نظر آتے ہین۔

شروع شروع مین جو طاعونی قرنطینے قائم کیے گئے اور آیندہ روند کی روک ٹوک ہوئی تو ہند کے وہمی جہلا عجیب بیچینی مین پڑ گئے۔ اور چونکہ یہ نئی بات تھی اس لیے اُنکی بیچینی اور بھڑک ایک خلقی اور قدرتی بات تھی۔ اسپر قرنطینہ کے چند ادنی ملازمین کی قابل اعتراض کارروائیون نے تازیانہ کا کام کیا۔ اور ہمین یقین ہے کہ اگر برٹش حکام پوری توجہ نہ کرتے تو حالت معاملہ بہت نازک ہوجاتی اور طاعون اور سرکار دولتمدار کا نام ساتھ ساتھ بطور الفاظ مترادف کے استعمال ہوتا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ نہ صرف یہ الزام دور ہوا بلکہ رعایا نے نصیحت اور علاج کی آواز کو گوش ہوش سے سُنا۔ اور امید ہے کہ آگے چلکر کوئی فرد بھی ایسا باقی نہ رہیگا۔ جو معاملہ طاعون مین حکام کی تحریک کو ہمدردی تصور کریگا۔

سر جان ہیوٹ نے جن عمدہ احسن تدابیر سے طاعون کے فوائد ذہن نشین کرائے ہین اُسکا پتہ آپکی گورکھپور والی تقریر اور دربار بنارس ۱۹۰۹ء کی منسلکہ چٹھی سے چلیگا۔ آپنے علاج و معالجہ کے معاملہ مین دباؤ ناپسند کرتے ہوئے یہ کوشش کی ہے کہ شفقت سے۔ پیار سے نصیحت سے مشورے سے اظہار تجربہ سے عوام اسپر متوجہ کیے جائین۔ وہ طاعون کے انسداد

کے لیے ہر ممکن کوشش کرین - اور حکام ضلع کی کوشش کی قدر کرین - سر جان ہیوٹ کی یہ حکمت عملی کس درجہ کارگر اور موثر ہوئی - اُس سے ملک خصوصاً ہمارا صوبہ واقف ہے - اور انتظامات دفعیہ طاعون صوبہ متحدہ ہز آنر کے احسانات کی فہرست مین نمایان رہین گے -

ملیریا

ملیریا یا جوڑی بخار کا جتنا اِس صوبہ مین زور رہتا ہے اُس سے سب لوگ واقف ہین - تقریباً آبادی کا بڑا حصہ ہر سال اِس فصلی بخار اور خفیف مگر مہلک مرض کا شکار ہوتا ہے - سر جان ہیوٹ نے نہ صرف یہ کوشش کی کہ کونین عوام مین زیادتی کے ساتھ تقسیم ہو - بلکہ اسکے وجوہ اور اسباب پر غور کرنے کے لیے ایک کمیشن مقرر کیا جس سے گو کہ ابھی کوئی خاص فائدہ مترتب نہین ہوا - پھر بھی آیندہ کے لیے ایک راہ کھُل گئی ہے اور امید کیجاتی ہے کہ ایک نہ ایک دن ضرور اس مرض کا استیصال ہو جائیگا -

ایک انگریزی مثل ہے کہ "روم ایک دن مین نہین بنا - تمام دنیا کی یہ رائے ہے کہ ایک دن یا ایک سال مین کوئی بات رواج نہین پاتی — اور

کوئی تحریک یا ایجاد ترقی پاتا ہے۔ جس طرح تاریخ عالم مین سب سے اہم وہ دن ہے کہ روم کی بنیاد رکھی گئی"۔ اُسی طرح ابتداے اصلاح اور کام کی مبارک ہوتی ہے۔ اور جس روز انسداد ملیریا کا طریقہ معلوم ہو گیا۔ تو اُس کی کوشش کرنے والون مین سرجان پر اسکاٹ ہیوٹ کا نام خاص اعزاز کے ساتھ لیا جائے گا۔

تعلیم

ہندوستان مین انگریزی تعلیم کی رائے لارڈ مکالے نے دی تھی۔ اور اُسیوقت سے مغربی تعلیم کا رواج ہوا۔ لیکن فی زماننا اسطرف ملک نے اس طرح توجہ کی کہ جسکی مثال تاریخ عالم مین ملنا دشوار ہے۔ تعلیم مین ذراسی رکاوٹ پیدا کرنیوالی پالسی سے بھی اقوام ملک کو اب وحشت ہوتی ہے۔ اور اُس سے کھلم کھلا مخالفت کیجاتی ہے۔

چونکہ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن کی سیاسی کارروائیون سے ایک صوبہ کا صوبہ برہم ہو رہا تھا۔ اِس لیے ممدوح نے جو تعلیمی کمیشن مقرر کیا۔ اور اُسکی جو رپوٹ اصلاح و ترمیم اصول کے متعلق شائع ہوئی۔ اِس سے بھی ایک

حد تک مخالفت کا اظہار کیا گیا۔ اور جا بیجا اعتراضات ہونے لگے۔

ہمین یہان پر نہ اسکی ضرورت ہے اور نہ ہمارا اِس موقع پر یہ فرض ہے کہ لارڈ کرزن کے اصلاحات تعلیم یا تعلیمی کمیشن پر کوئی ناقدانہ رائے لکھین۔ اور خلاف موقع طوالت سے کام لین۔ مختصر یہ کہ بُرا ہو۔ یا بھلا تعلیمی کمیشن کی رپورٹ منظور ہوئی اور اُسکے مجوزہ طریقون پر چلنا پسند کیا گیا۔ اور ہر یونیورسٹی اس امر پر مجبور ہوئی کہ اسپر چلے اور اسکے مجوزہ اصول کو پیش نظر رکھے۔

سر جان ہیوٹ چونکہ خود بھی اس تعلیمی کمیشن کے ممبر تھے۔ اور اِس حیثیت سے ہز آنر نے مختلف مدارس اور کالجون کی حالت بچشم خود ملاحظہ کی تھی۔ زمانہ لفٹنٹ گورنری مین اس ذاتی تجربہ نے ممدوح کو بہت مدد دی۔ اور ایک خاص حد تک یونیورسٹی کمیشن کے مجوزہ اصول عوام کو سمجھانے اور عملی صورت مین لانے مین کامیاب ہوے۔

ہز آنر نے ہر ممکن صورت سے یعنی جہان تک کہ صوبہ کی مالی حالت اجازت دے سکی۔ ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈون کی امداد کی۔ کہ وہ ابتدائی تعلیم اور دیسی متوسط درجے کی تعلیم کا اپنے اپنے حدود مین رواج بڑھا سکین۔ اور گو کہ قحط وغیرہ کے مصائب پوری توجہ دلانے کی اجازت

نہین دیتے۔ تاہم یہ امید ہے کہ آنریبل مسٹر گوکھلے کی اسکیم ابتدائی تعلیم کے ہز آنر سر جان ہیوٹ جہان تک ممدوح کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ زبردست موافق ہین۔

متوسط درجے کی انگریزی تعلیم کی نسبت ممدوح کی یہ رائے ہے اور اسی پر عمل کرنے کی کوشش کیگئی۔ مگر ڈسٹرکٹ اور منیوسپل بورڈ سے نکال کر گورنمنٹ ہر ضلع مین ایک ہائی اسکول بطور نمونے کے قائم کردے تاکہ باشندگان صوبہ اُسی نمونہ پر اپنی ذاتی متحدہ کوششون سے مدرسے قائم کرین۔ اور ہز آنر کو اسکا خاص خیال ہے کہ ایک ہیڈ ماسٹر کل لڑکون کے عادات و اخلاق کی کامل نگرانی اور ذمہ داری کر سکے۔ اس لیے ہر درجے مین طلبا کی تعداد ایک خاص حد تک محدود کردی۔ تاکہ زیادتی طلبا کی وجہ سے ایک ہیڈ ماسٹر کے اختیار و طاقت سے کام باہر نہ ہو جائے۔ اور تعلیم مین خرابیان نہ واقع ہون۔

سب سے بڑا کامیاب تغیر جو ہز آنر نے سکنڈری تعلیم مین کیا ہے وہ یہ ہے کہ سکنڈری تعلیم کے اعلی درجون کو دو حصون مین تقسیم کردیا ہے۔

(۱) مٹریکولیشن یا وہ امتحان جسکو پاس کرکے طلبا کالج مین داخل ہو سکین۔

(۲) اسکول لیونگ سٹرٹفکیٹ جسے پاس کرکے طلبا ملازمت مین داخل ہو سکین

اس اسکیم پر شروع شروع مین بہت اعتراضات ہوے اور کسی نے اُسکو تعلیم روکنے کا آلہ کسی نے ملازمت دلانے کا ٹھیکہ بتایا - اور کوئی مخالفت مین یہان تک کہہ گیا کہ اسے طرح طرح کی تعلیمی خرابی کے نام سے منسوب کرنے لگا - لیکن سرجان ہیوٹ کی کانوکیشن والی تقریر اور دوسری تقریرون کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ آپنے اِس سے کیا فائدے سوچے ہین فی الواقع جہان تک دیکھا جاتا ہے اِس ملک مین بہت سے ایسے طلبا ہوتے ہین کہ درمیانی درجون سے نکلتے ہی فکر معاش مین پڑجاتے ہین لیکن اُنکی اسکولی تعلیم اتنی عمدہ نہین ہوتی کہ وہ اپنا کام عمدگی سے انجام دیسکین اس وجہ سے یہ خیال کہ جو لوگ اسکول چھوڑکر تلاش معاش مین پڑجاتے ہین اُنکے لیے اسکول لیونگ بہت مناسب ہے"

ایک عمدہ خیال ہے - اسواسطے کہ اسمین بہت زیادہ عملی تعلیم دیجاتی ہے" البتہ اُن لوگون کے لیے جو کالج مین بغرض اعلی تعلیم جارہے ہون - اسکی ضرورت ہے کہ اُسمین ایسی تعلیم دیجاے جو کالج کے لیے مفید ہو -

اس کام کو سرجان ہیوٹ نے نہایت عمدگی سے سمجھا اور خوش قسمتی سے صوبہ کے لائق ڈائرکٹر سرشتہ تعلیم آنریبل مسٹر ڈیلافوس نے اس کام مین بہت

مستعدی سے ہزآنر کا ہاتھ بٹایا ۔ اور گو اب بھی پوری طرح اسکول لیونگ
کی تعلیم سے عوام کی وحشت کم نہین ہوئی ہے لیکن پوری طرح امید ہے
کہ جب ہر گورنمنٹ اسکول مین جو ضلع کے صدر مقام بطور نمونہ کے
قائم ہوے ہین ۔ اسکول لیونگ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ مٹریکولیشن کی تعلیم بھی
ہونے لگیگی ۔ تو جوش مخالفت کم ہوجایگا ۔ اس لیے کہ سب کو پورا یقین
ہوجایگا کہ تعلیم کو روکنا نہین بلکہ تعلیم کو کارآمد بنانا گورنمنٹ کا اصلی مقصد ہے ۔
کالج کی تعلیم کے لیے سر جان ہیوٹ کی یہ خواہش ہے کہ ہر جگہ ایک
محدود تعداد رکھی جاے اور معلمون مین کافی تعداد موجود رہے ۔ سائنس یا
فلسفہ جدیدہ کا خاص خیال اور سامان کیا جاے ۔ اور عمارت مناسب اور
کافی رہے ۔ ہزآنر کی سب سے بڑی کوشش یہ رہی کہ حتی الوسع سکول
کے لڑکے اور کالج کے طلبا مین ربط و ضبط نہ رہے ۔ اور اسکے فوائد پر ہزآنر نے اپنے
ہر تقریر مین زور دیا ہے ۔
غرضکہ ہر ممکن صورت سے ہزآنر نے اس بات کی کوشش کی
کہ تعلیمی کمیشن کے مجوزہ طریقون پر پوری طرح سے عمل کیا جائے ۔ چنانچہ نسی
اصول کو مدنظر رکھکر ہزآنر نے قانونی تعلیم کی صدر مقام مین ہدایت کی ۔

اور چونکہ ہزآنر کو یہ منظور ہے کہ اس صوبہ مین حقیقی ترقیان ہون - اِس لیے ہزآنر نے ہر ممکن کوشش سے ایک طبی کالج کی لکھنؤ مین بنیاد ڈالی - اور انجینرنگ کالج رُڑکی مین ترقی کی کوشش کی جسکے لیے ہر طرح یہ صوبہ ہزآنر کا ممنون رہیگا -

صنعت و حرفت و زراعت

ان صوبون مین صنعت و حرفت و زراعت کے لیے ہزآنر سر جان پرسکاٹ ہیوٹ نے خاص کوششین کین ہین - جسکے احسان کی تلافی انسانی قوت سے باہر ہے - آپنے نہ صرف مختلف صنعتی مدرسے ان صوبون کے مختلف مقامات پر قائم کئے - بلکہ الہ آباد صنعتی و زراعتی نمایش کے ذریعہ سے ملک کو صنعت و زراعت کی طرف رغبت دلائی - اور امید ہوتی ہے کہ آگے چلکر خاص صنعتی ترقی ملک مین ہوگی - اور جسکی وجہ سے سر جان ہیوٹ اور سنہ ۱۹۱۰ع کی نمایش ہمیشہ یادگار زمانہ رہیگی -

زراعت پیشہ اصحاب کے ہزآنر خاص طور سے معاون ہین اور ہر طرح ہزآنر کی یہ کوشش ہے کہ ملک کی زبردست تجارت برباد ہونیسے بچائی جاے

اور زراعت پیشہ اصحاب کو خوشحال رکھنے کی کوشش کیجائے تاکہ ملک مین
ایک نمایان حیثیت قائم رہے۔ اسی وجہ سے ہز آنر نے زمینداران صوبہ آگرہ کو
ہدایت کی کہ وہ اپنی انجمنین مثل انیگلو انڈین ایسوسیشن تعلقہ داران اودھ کے
قائم کرین۔ اور ایسا قانون بنانے کی درخواست کرین کہ اُنکی جائداد کی حفاظت
ہوسکے ٭ آپکے زمانہ حکومت مین نہ صرف انسداد قحط کے لیے کمیشن
بیٹھے۔ بلکہ آپنے اسکی کوشش کی۔ کہ ملک مین آبرسانی کے وسائل
مین ترقی ہوسکے۔ اور مویشیون کی خاص نگرانی کیجائے۔ اسواسطے زمانہ
سابق کی بنسبت بیل۔ گائے۔ گران اور کمزور ہوچلے ہین۔ ہز آنر کی میرٹھ
والی تقریر سے ظاہر ہوگا کہ کس طرح زمیندارون کو اسکی ہدایت کی ہے کہ
مویشیون کے لیے چارہ کا معقول انتظام کیا جائے۔ اور چراگاہون کو
آراضی مین نہ شامل کرین۔

اسی غرض کے لیے ہز آنر نے ایک کانفرنس بھی زیر صدارت
آنریبل مسٹر بیلی ممبر بورڈ لکھنؤ مین منعقد کی۔ تاکہ اسکے متعلق مشورے

٭ چنانچہ اسی اصول پر ایکٹ ریاستہاے صوبہ آگرہ پاس ہونے کے لیے مسودہ پیش کیا گیا ہی اور اگر
اسمین جائز ورثا اور لڑکیون کی حق تلفی نہ ہوئی۔ اور اگر انکا معقول انتظام کیا گیا تو یہ قانون مفید ہو سکتا ہی۔

کیے جائین۔ اور امید ہے کہ اس سے خاطر خواہ نتائج مترتب ہون گے۔

سڑک

ہز آنر کے زمانہ حکومت مین پختہ اور خام سڑکون کی خاص ترقی ہوئی اور ہز آنر کی ہمیشہ اور ہر دربار مین یہ کوشش رہی کہ ڈسٹرکٹ بورڈون کو ہمیشہ سڑکون کی طرف متوجہ فرمائین۔ اس معاملہ مین جیسا کہ میرٹھ اور گورکھپور اور بنارس کی درباری تقریرون سے ظاہر ہوگا۔ ہز آنر کی یہ رائے ہے کہ صوبے کے ہر خاص مقام سے دوسرے مقام تک سڑکون کا سلسلہ رہے۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈون کی مالی حالت اجازت دے تو وہ بھی ہلکی پھلکی چھوٹی پٹڑی کی ریلین اپنے حدود مین قائم کرین۔ جیسا کہ صوبہ مدراس کے چند ڈسٹرکٹ بورڈون نے کیا ہے۔ ہمین کامل امید ہے کہ ہز آنر کی اس مفید اور منفعت بخش تجویز سے ہر ڈسٹرکٹ بورڈ خصوصاً قسمت میرٹھ کا ڈسٹرکٹ بورڈ ضرور فائدہ اُٹھائیگا۔ اور دوسرے ڈسٹرکٹ بورڈ بھی اپنی آمدنی کا خیال کرکے ادھر متوجہ ہون گے۔

لوکل سلف گورنمنٹ

ہندوستان مین اس کا خیال انگریزی تعلیم اور حکومت کی بدولت پیدا ہوا۔ اور جیسی جیسی اسمین ترقیان ہوتی گیئن۔ یہ خیال بھی اہم صورت اختیار کرتا گیا۔ یہان تک کہ لارڈ رپن سابق ویسراے ہند نے جنکا یہ ملک ہمیشہ زیربار احسان وممنون رہیگا۔ حکومت خود اختیاری کا پہلا ڈول ملک مین ڈالا۔ اور میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈون کی ابتدا ہوئی۔ وقتاً فوقتاً یہ کوشش بڑھتی گئی۔ کہ میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ کو زیادہ اختیارات دیے جائین۔ اور اُن کے اخراجات ضلع کے غیرسرکاری محاصل وغیرہ سے نکالے جائین۔ چنانچہ اب تک اسی تجویز پر عمل رہا ہے۔

ہزآنر سرجان ہیوٹ نے اپنے زمانۂ حکومت مین ان بورڈون کو زیادہ اختیارات دینے کی کوشش کی۔ ابتدائی تعلیم۔ دیسی دیہاتی تعلیم۔ سڑک۔ مویشی خانہ۔ حفظان صحت۔ شفاخانہ وغیرہ اُنکے تعلق رہا۔ فی زماننا یہ خیال بہت وسیع ہوتا گیا۔ کہ محصول چنگی تجارتی اصول سے مضرت رسان ہے چنانچہ ہزآنر نے ایک کمیشن بر سرکردگی مسٹر جے ہوپ سمسن مجسٹریٹ وکلکٹر گورکھپور تحقیقات چنگی کے لیے متعین کیا۔ جسکی تحریک پر غالباً چُنگی اُٹھادیجایگی

اور اُسکے بدلے تجارت پیشہ اشخاص وزراعت پیشہ اصحاب پر ٹیکس لگانے کی رائے ہے - ہنر آنر کی تقریر دربار بنارس ۱۹۰۹ء دیکھنے سے اُسکی تفصیلی بحث اور پورے فوائد معلوم ہون گے اور پتہ چلیگا کہ سر جان ہیوٹ لوکل سلف گورنمنٹ کے اصلی حامی ہین -

مُلکی بہتری

اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا - کہ انسان مدنی الطبع اور ترقی کا خیال لیے ہوے پیدا ہوا ہی جیسا جیسا زمانہ ترقی کرتا جائیگا - انسان مین اخوت اور ہمدردی کا مادہ بڑھتا جائیگا - اور یہ مادہ خود مختار اور آزاد مگر اُسی کے ساتھ ہی بہت زیادہ دوسرے کا ہمدرد اور مل کر کام کرنے والا بناتا رہیگا - اور غلامی مٹاتا اور اخوت بڑہاتا رہیگا - اور ساری مخلوق کو (خدا کا کنبہ) بنا دیگا - جیسا جیسا انسان علم مین فضل مین - تہذیب - آداب مین - طرز معاشرت مین ترقی کرتا ہے - ویسے ہی اُسکا یہ خیال کہ آزاد اور خود مختار رہے - ترقی کرتا جاتا ہی - اِسی خیال نے جولیس بروٹس سے یار وفادار کے ہاتھ سے جولیس قیصر کی گردن کٹوائی - اسی نے جون ڈارک فرانسیسی لڑکی سے کارہاے نمایان

کر سلے۔ اسی نے مازینی اور گریبالڈی سے سلطنت لوماکی دوبارہ بنیاد ڈلوائی۔ اور اسی نے بقول انگلستان کے مشہور مقنن ہالینڈ کے نہم کے اصول بادشاہت کو راسو اور والنٹیر کے ہاتھون مین حریت اور آزادی کا زبردست آلہ دیا جسکا سب سے بڑا ثبوت سلطنت فرانس ہے۔ اور موجودہ زمانے مین اسی خیال نے نوجوان ترکون کے ہاتھون سلطان عبدالحمید خان کو تخت سے اُتروایا۔ اور اسی خیال نے ایک بہت اور خوفناک صورت اختیار کر کے انارکسٹ او نہسلسٹ کی بنیاد ڈالی۔

پھر ہندوستان یا ہندوستانی بھی ان خیالات سے کیونکر معرا ہو سکتے ہین۔ انپر بھی اپنے بنی نوع کی طرح ویسا ہی اثر پڑنا چاہیے تھا اور ویسا ہی پڑا یعنی جیسی جیسی زمانہ او زمانے کے ساتھ تعلیم مین ترقی ہوتی گئی۔ حریت اور آزادی کا خیال لوگون مین جوش مارنے لگا اور رفتہ رفتہ کانگرس اور کانفرنس اور لیگ کے پنڈال سے اُسکی صدائین صلاے عام بنکر نکلنے لگین لیکن اگر یہ خیال ایک جائز حد اور خاص دائرے کے اندر ترقی کرتا تو بہت مفید ہوتا۔ کیونکہ جس قوم کے ہاتھ مین اسوقت ہندوستان کی عنان حکومت ہے وہ اول ہی اول یہ وعدہ کر چکی تھی کہ ہماری خواہش حکومت کی نہین ہے بلکہ

یہ ہے کہ باشندگان ملک کو حکومت و حفاظت خود اختیاری کے لائق بنا کر تہذیب زمانہ کے موافق حکومت کیجائے۔

لیکن افسوس اور سخت افسوس ہے کہ حریت اور آزادی کے متوالون نے بجاے غور و خوض کے فوری جوش سے بہت کام لیا۔ اور حریت اور آزادی کے مبارک نام کو اپنی زبون اور وحشیانہ کارروائیون سے ایک بدنما دھبہ لگا دیا۔

انکی خلاف تہذیب اور وحشیانہ حرکتون کو روکنے کے لیے جیسا کہ ہر مہذب سلطنت کا فرض ہونا چاہیے سلطنت انگلشیہ نے بھی کوشش کی اور اسی عدل و انصاف اور رحمدلی سے اسکا سدباب کیا جس کی نظیر تاریخ عالم مین مشکل ہے۔ ابھی تھوڑے دن کا واقعہ ہے کہ شہنشاہ جاپان کے مار ڈالنے کی کوشش کی گئی تھی جس پر کتنے آدمی بگناہ بلا کسی ثبوت و صفائی کے محض شبہہ پر پھانسی پا گئے۔ خدانخواستہ اگر ایسا کوئی واقعہ ہندوستان مین ہوتا تو تمام دنیا مین اک شور مچ جاتا۔ اور انگریزون کا نام بُری طرح لیا جاتا۔ مگر عادل گورنمنٹ نے ایسا نہین کیا۔ بلکہ ہر بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے مقدمہ مین ملزم کو پورا موقع اپنی بریت

ثابت کرنے کا دیا گیا اور کارروائی مقدمہ مین پورا پورا انصاف کیا گیا۔

خوش قسمتی سے اُس صوبہ مین بجز اسکے کہ چند مقامات پر لوگون کو بھڑکانے کی کوشش کی گئی لیکن سر جان ہیوٹ کی زبردست گورنمنٹ نے قبل از وقت اُس کا سدباب کر دیا۔ کیونکر ظلم سے نہین۔ روسی تدابیر سے نہین بلکہ تالیف قلوب سے۔ لوگون کی یکجہتی سے۔ اور عوام کی وفاداری سے۔ گورنمنٹ نے اکثر صوبون مین اکزیکیٹو کونسل بھی بنادی ہے۔ اور گو کہ اس صوبہ مین ابھی نہین ہے۔ لیکن یہان کے رعایا دوست اور ہمدرد حکمرانون سے امید ہے کہ یہ توقع خالی نہ جائے گی

اِس وقت ملک پل پل اور گھنٹے گھنٹے ترقی کر رہا ہے۔ ایک چھوڑ دو دو قومی تعلیمگاہون کی منظوری کی درخواستین ملک معظم قیصر ہند کے پیش نگاہ ہین۔ اُدھر ابتدائی تعلیم کا مسئلہ آنریبل مسٹر گوکھلے کا بل کی صورت مین کونسل مین زیر بحث ہے۔ ادھر صنعتی اور حرفتی ترقیون مین قوم اور ملک کو خاص دلچسپی ہو رہی ہے۔ شورش پسند بچین نفوس بھی اب اپنے خیالات کو درست کر کے ایک خاص اصول پر آ رہے ہین۔ زمانہ زرین ہمارے آگے ہے۔ اور ہر وقت ہمین بہبود اور ترقی کا خیال بڑھائے لیے

چلا رہا ہے - اور ہر لمحہ - ہر ساعت ہماری ان امیدون مین ایک خوشنما چمک پیدا ہو جاتی ہے کہ اب ہم منزل مقصود کے قریب ہین -

ہنر آنر کے دو اہم کام

ہنر آنر کے اِن کارنامون کے بیان سے بعد الہ آباد کی نمائش کا بھی ذکر ضرور ہے -

ہندوستان کوئی مثال اِس عظیم الشان نمایش کی نہین پیش کر سکتا جو دسمبر ۱۹۱۰ء سے فروری ۱۹۱۱ء تک قائم رہی - ممالک غیر کی نمایشون کے مقابلے مین تو ہم اس نمایش کو نہین پیش کر سکتے - مگر ہم بلا خوف تردید یہ کہتے ہین کہ ہندوستان مین کوئی نمائش الہ آباد کی نمائش سی نہین ہوئی -

نمائش کے ہر شعبے اور ہر صیغے کے ذکر سے کتاب کا حجم بڑھیگا - صرف اسیقدر کہنا کافی ہے کہ دنیا کی ہر چھوٹی بڑی صنعت و حرفت و زراعت اور فنون لطیفہ کے نادر روزگار اشیا موجود تھے - اور حُسن انتظام اور سلیقے کی تعریف تو بہت دشوار ہے - اتنے بڑے مجمع مین

صفائی اور بہم رسانی ضروریات کا جو اہتمام کیا گیا تھا اِس سے سرجان کی دقّتِ نظر اور حُسنِ تدبیر کا راز کھلتا ہے۔

تمام صوبے کی بہت بڑی آبادی نے اِس نمایش کی سیر کر لی۔ اور دیکھ لیا کہ دنیا ترقّی کی راہ مین کتنی دوڑ دھوپ کر رہی ہے اور اہل ہند برطانیہ عظمیٰ کی حکومت مین کہان تک بیدار ہوے ہین۔ غرض کہ نمایش اپنی اصلی صورت اور صحیح حالت مین ایک بے نظیر نمایش تھی۔ جس پر سرجان جسقدر ناز فرمائین بجا ہے۔

دوسرا اہم اور بہت زیادہ مہتم بالشان کام اعلیٰ حضرت شہنشاہ عالم جارج پنجم کے دربار تاجپوشی کا انتظام تھا۔ ہمیشہ یہ انتظام گورنمنٹ آف انڈیا کے زیر اہتمام ہوتا تھا۔ اِس کے پہلے جو دو دربار ہوے تھے۔ گو اپنی حالت اور اپنی نوعیت مین وہ دونو بھی بے نظیر دربار تھے۔ مگر ۱۹۱۱ء کا دربار تاجپوشی کوئی معمولی دربار نہین کہا جا سکتا۔ اس لیے کہ اعلیحضرت بہ نفس نفیس تشریف فرما ہون گے اور دنیا کے بڑے بڑے دربارون کے ہزار نرسے ہتی، یہ دربار اپنا طنطنہ اور اپنا دبدبہ قائم کر دیگا۔

تحقیقات جنگی کے سیکریٹری نے اِس دربار کا اہتمام سرجان کے ہاتھون مین

اس خیال سے دیا ہے کہ سرجان کے حُسن انتظام اور حسن سلیقہ اور حُسن
تدبیر اور اعلیٰ وسعت معلومات اور تجربہ کار دانشمندانہ اُولوالعزمی اس بات
کی ضمانت کرتے ہین کہ ایسے جلیل القدر عظیم الشان دربار کا اہتمام سرجان
کے ہاتھ مین دیا جائے۔

اسوقت تک سرجان نے جس خاموشی اور جس متانت اور
جس تدبیر سے اہتمام فرمایا ہے اُسکو دیکھکر یہ توقع ہوتی ہے کہ سرجان
اس اہم کام مین بازی لیجائین گے۔ اور دنیا مین ایک اُلوالعزم حکمران
کی فہرست مین جب آپکا نام درج ہوگا تو اُسکے ساتھ ہی ایک بڑے مدبر
و منتظم کی حیثیت سے بھی آپکا نام نامی صفحہ تاریخ پر باقی رہجائیگا۔ ہم کو
امید ہے کہ ہز آنر ابھی ایک مدت تک ہندوستان مین رہین گے۔ اور کیا
عجب ہے کہ وہ ہندوستان ہی مین لارڈ بنا دیے جائین۔

جس کے سننے کے لیے ہمارے صوبے کا ہر فرد بشر
اور جہان جہان ہز آنر بر سر حکومت رہے وہان کے باشندون کے
کان دربار تاجپوشی کی طرف لگے ہوے ہین۔

ایک ضروری عرض

اس تالیف سے یہ مقصود نہین ہے کہ ہمارے مطبع کی تعریف ہو اور ہمکو بہت بڑا نفع پہونچے - یہ ضمنی باتین ہین - یہ تالیف جس اہتمام سے چھپوائی گئی ہے - اسکا صلہ ہم عام و خاص طبقون سے صرف اتنا چاہتے ہین کہ سب ملک مہر آنر کی تقریرون کی اشاعت مین کوشش کرین - یہ تقریرین اس قابل ہین کہ مکتبون اور مدرسون مین انکا انتخاب پڑھایا جاے - یہ تقریرین اس قابل ہین کہ طلبا کو انعامی کتب مین عطا کیجائین - یہ تقریرین اس قابل ہین کہ ہر لائبریری - ہر کتب خانے اور ہر میز پر ایک جلد موجود ہو - اس لیے کہ ان تقریرون مین ہمارے ملک اور ہمارے صوبے کے اکثر ضروریات اور انتظامات پر صلاحی تنقیدین موجود ہین - ان تقریرین مین پولیٹیکل معاملات مین جو غلط فہمیان ہوتی ہین وہ دکھلائی گئی ہین - ان تقریرون مین ثابت کیا گیا ہے کہ ملک کی ترقی کس طرح ممکن ہے - پس ہمارا یہ دعوی ہے کہ ان تقریرون کی ایک جلد اُس شخص کے پاس ضرور ہونی چاہیے جو اُردو پڑھ سکتا ہے -

شکریہ

یہ احسان فراموشی ہوگی کہ جن اصحاب سے ہمکو اِس تالیف مین مدد ملی ہے اُنکا شکریہ ادا کیے بغیر ہم ناظرین سے استدعا کرین کہ آپ اب اصل کتاب کا ورق اُلٹ دین اور ملاحظہ فرمائین کہ اس کتاب مین کیسے کیسے خوشنما اور دل آویز اور دلکش اور تابناک جواہر ریزے ہین۔

جناب مسٹر جے۔ ہوپ۔ سمسن۔ صاحب بہادر کلکٹر و مجسٹریٹ کے ہم شکر گذار ہین۔ جنھون نے ہماری راے سے اتفاق فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

ہز آنر سر جان پرسکاٹ ہیوٹ بالقابہ کا شکریہ اسواسطے واجب ہے کہ ممدوح نے ہماری استدعا کو منظور فرما کر اظہار مسرت فرمایا۔

جناب مولوی قمر احمد صاحب۔ بی۔ اے۔ (علیگ) کے ہم ممنون ہین۔ جنھون نے باوجود کم فرصتی کے ترجمے مین بہت بڑی مدد دی۔

جناب خان بہادر مولوی قاضی سید عزیز الدین احمد صاحب

بہادر کا یہ احسان کم نہیں کہ ارشادات ہنر آنز کی تالیف سے ہم کو فائدہ اُٹھانے کا موقع دیا۔

جناب **قاضی فراست حسین** رئیس و وائس چیرمین و آنریری سکریٹری گورکھپور ہائی اسکول کا شکریہ اس لیے فرض ہے کہ موصوف نے کافی مالی امداد سے اعانت فرمائی۔

خادم

حکیم برہم مالک اخبار مشرق گورکھپور

خیر مقدم کے جواب کی تقریرین

زمینداران صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ کے ایڈریس کا جواب

یکم جنوری سنہ ۱۹۰۷ء کو جب حضور سر جان ہیوٹ نے حضور سر جیمس لاٹوش سے اسٹیشن الہ آباد پر چارج لیا۔ آپکی خدمت مین زمینداران صوبہ آگرہ کی جانب سے ایڈریس خیر مقدم پیش ہوا جسمین زمیندارون نے سر جیمس لاٹوش صاحب کی ہمدردانہ حکومت اور ان صوبجات کی تجارتی اور حرفتی میدان مین پیچھے رہنے کا تذکرہ کیا۔ ایڈریس کے جواب مین سر جان ہیوٹ صاحب بہادر نے ارشاد فرمایا ؎

صاحبو! مین آپ کا تہ دل سے شکریہ آپکے ایڈریس خیر مقدم اور اُس مبارکباد کے لیے ادا کرتا ہون۔ جو آپنے مجھکو ان صوبجات کی لفٹنٹ گورنری قبول کرتے وقت دی۔ اور مین آپکو یقین دلا سکتا ہون کہ اگر جیسا آپنے بیان کیا ہے۔ یہ

امر آپکے لیے باعث مبارکباد ہے کہ آپکو ایک ایسا شخص عہدہ لفٹننٹ گورنری کے واسطے ملا ہے جس نے اس صوبہ مین اپنی ملازمت کا آغاز کیا ہے۔ مجھے بھی یہ امر بہت کچھ باعث خوشی ہے کہ مین اپنی ملازمت کو اختتام پر پہونچانے کے اسی صوبہ مین آیا جس مین مین نے ملازمت کا آغاز کیا تھا۔ بیشک صوبجات متحدہ تجارتی اور حرفتی ترقی مین کسی قدر پیچھے ہین اور اُنین وہ معدنی سامان موجود نہین ہین جو ان سے زیادہ خوش قسمت صوبجات مین ہین۔ مگر زراعتی پیداوار کے خیال سے وہ بڑا درجہ رکھتے ہین۔

جب تک ان صوبجات کی گورنمنٹ میرے ہاتھ مین رہیگی۔ میرا یہ خاص فرض ہوگا کہ زراعتی پیداوار کی ترقی مین ہر ایک ذریعہ سے جو میری طاقت مین ہو مدد دون اور آسانی پیدا کرون کہ حرفتی اشیاء کے پھیلنے مین اُن سے پوری امداد حاصل ہو۔ یہ مسئلہ کہ کہان تک یہ ممکن ہے کہ آپکی پُرانی دستکاریون مین نئی جان پیدا کیجائے۔ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر گورنمنٹ ہند کا صیغہ تجارت اور حرفت متوجہ ہے۔ اور مین آپکو یقین دلا سکتا ہون کہ میرے نئے فرائض کی انجام دہی کے صیغہ مین میری دلچسپی اس کام سے کم نہوگی۔ مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ وہ ذرائع بہم پہونچا سکے گی جس سے دیسی حرفتون کو مدد مل سکے۔ میرا یہ قوی یقین ہے کہ موجودہ طریقہ اور بہترین کلون کے استعمال سے یہ ممکن ہے کہ ہندوستان وہ منزلت دنیا کی انڈسٹریل پارلیمنٹ مین حاصل کر سکے جس کا وہ مستحق ہے۔ مجھے تھوڑا ہی وقت ملا ہے کہ مین آپکی کتاب دستور العمل انجمن پر نگاہ ڈال سکون جو میرے سامنے پیش ہے۔ لیکن مین نے اسقدر کافی دیکھ لیا ہے کہ اغراض جن سے

آپ نے باہم اتحاد پیدا کیا ہے نہایت اچھے ہین اور ایسے ہین جن سے گورنمنٹ کا ہر ایک قائم مقام ہمدردی ظاہر کر سکتا ہے ۔ مین خوش ہون کہ آپ لوگ یکسان ہمدردی و امداد کے لیے جو سر جیمس لاٹوش نے اپنے زمانہ حکومت مین ظاہر کی ہے ممنون ہین اور مین آپکو یقین دلا سکتا ہون کہ مین کوشش کرون گا ۔ کہ اس معاملے مین مین بھی اُنکے قدم بقدم چلون ۔ بہت سے لوگ ہین جو خیال کرتے ہین کہ زمینداروں کے طبقے نے اپنا اثر ملک سے کھو دیا ہے ۔ مگر میری یہ رائے نہین ہے ۔ برعکس اسکے میرا خیال ہے کہ جہان کہین اسکا رجحان پایا جائے کہ اُس گروہ کا اثر کم ہو رہا ہے جسکے آپ قائم مقام ہین ۔ تو یہ گورنمنٹ کے لیے مناسب ہے کہ وہ اس اثر کے قائم رکھنے مین مدد دے اور جو کچھ اُسکے امکان مین ہو کوشش کرے کہ آپ لوگ جو کہ سلطنت کے ساتھ عقیدتمندانہ وفاداری کا جوش رکھتے ہین اپنے مرتبہ کا تحفظ کر سکین اور اس غرض سے کام کرین کہ گورنمنٹ اور رعایا کے درمیان اعتبار اور رحمدلی برتاؤ قائم رہے

میونسپلٹی آگرہ کے خیر مقدم کا جواب

ممبران میونسپل بورڈ !۔

جس گرمجوشی کے ساتھ آپنے میرا استقبال کیا مین اُسکے لیے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون ۔ موجودہ حیثیت مین مجھکو آگرہ آنے مین ایک خاص مسرت ہے ۔ مجھکو وہ قابل یاد یکشنبہ بخوبی یاد ہے ۔ جب ۲۹ برس ہوے مین آگرہ مین پہلے پہل آیا تھا اور وہین ملازمت سرکاری مین کام شروع کیا ۔ اور چار سال تک قیام کیا تھا ۔ اُسوقت مجھکو یہ خیال بھی نہین ہو سکتا تھا کہ مین ایک روز ان

اِن صوبجات کا لفٹننٹ گورنر ہوکر آگرہ آؤن گا۔ مگر میری دلچسپی اس شہر کے ساتھ کبھی کم نہین ہوئی ہے مجھے اِس شہر کے ہسپتالون اور تعلیمی درسگاہون کی تعداد مین اضافہ دیکھکر بہت خوشی ہوئی جنکی ترقی مین میونسپلٹی کو مسٹر آرتھر راجرس صاحب سے جو ہندوستان مین میرے سب سے قدیم دوست ہین۔ خاص مدد حاصل ہوئی۔

فری گنج کے قائم کرنے کے اغراض سے مجھے پوری ہمدردی ہے۔ گو مین اس وقت تیار نہین ہون کہ کوئی خاص وعدہ مالی مدد دینے کا کرون مگر مین یقین دلاتا ہون کہ ہر ایک تجویز جو آپ لوگ شہر کی بھلائی کے لیے سوچین گے اُسپر مین ہوشیاری اور ہمدردی سے غور کرون گا۔ اور اُن تمام تجاویز مین مدد دون گا جو میرے پیشرو لفٹننٹ گورنرون نے شہر کی بھلائی کے لیے سوچی تھین۔ مجھے امید ہے کہ مین اکثر آگرہ آؤن گا۔

تعلقداران اودھ کے خیر مقدم کا جواب

تعلقداران اودھ مجتمع آگرہ نے ہز آنر لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر کی خدمت مین ایڈریس آگرہ مین ۸ جنوری سنہ ۱۹۰۸ کو حضور کے کیمپ مین پیش کیا۔ سر جان ہیوٹ بالقابہ نے اُس کے جواب مین ارشاد فرمایا۔

تعلقداران اودھ!

مین اُس ایڈریس خیر مقدم کے لیے جو آپ نے پڑھکر مجھے سنایا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون اور جواب مین ایڈریس ہی کی تقلید اُسکے اختصار اور اُس کی دلی صداقت کے بارے مین کرون گا۔ مجھے یقین ہے کہ تعلقداران اودھ سے

بڑھکر کوئی وفادار اور عقیدتمند رعایا، ملک معظم نہین ہے۔ مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ مین اُن خاص حالات صوبہ کو ذہن نشین کیے ہوے ہون۔ جن سے آپ کا تعلق ہے اور مین آپکے مرتبہ کو بحیثیت امرا و مالکان آراضی ہمیشہ قائم رکھنا چاہتا ہون۔ جس طرح میرے پیشرو اصحاب کی کوشش رہی ہے میری بھی برابر یہ کوشش رہیگی کہ آپکے موجودہ حقوق اور اختیارات کی تائید کرون۔ مجھے خوشی ہے کہ مین نے اپنے موجودہ عہدہ کا چارج ایسے وقت لیا۔ جب صوبجات متحدہ خوشحالی کی حالت مین ہین۔ اور مین آپکے ساتھ اِس دعا مین شریک ہوتا ہون۔ کہ سالہاے آیندہ مین زیادہ خوشحالی ہو اور مادی ترقی کا دور برابر بڑھتا جائے۔

زمینداران ضلع بجنور سے خیر مقدم کا جواب

نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کی خدمت مین بمقام بجنور انجمن زمینداران کیجانب سے ایڈریس خیر مقدم پیش ہوا۔ جسکے جواب مین ہز آنر نے ارشاد فرمایا۔

صاحبو!۔

مین آپکے مہربانی آمیز خیر مقدم اور آپکے عمدہ خیالات کی بنسبت شکریہ ادا کرتا ہون۔ مین یہ محسوس کرکے خوش ہون کہ آپ مین بہت اصحاب کی رگو نمین اُن لوگون کا خون ہے جنھون نے ۱۸۵۷ء کے غدر مین برٹش حکومت کی عظمت کے لیے جنگ کی۔ اور آج ملک معظم کے ساتھ وفاداری کا جوش آپ مین ویسا ہی موجود ہے جو آپکے بزرگون مین تھا۔ آپکے ضلع کے صدر مقام مین اپنی ملازمت کے دوران مین دو مرتبہ آیا ہون اور ۲۲ سال کے زمانہ کے

بعد مین اپنے گرد بہت سے تغیرات کے نشانات پاتا ہون - یہ تمام باتین ظاہر کرہی ہین - کہ ملک مین جابجا آمد و رفت بڑھتی جاتی ہے - اور باشندون کی حالت مین ترقی ہوئی ہے - یہ ارادہ آپ کا قابل تعریف ہے کہ جیسے جیسے آپکی مالی حالت عمدہ ہوتی جاے - آپکے حوصلے بڑھتے جائین - اور اپنے ضلع کی دستکاریون کے فروغ دینے مین مدد کرین - اِس کے متعلق جو کچھ کوشش آپ کرین گے اُس سے مجھکو دلی ہمدردی ہوگی - آپنے ایڈریس مین خاصکر شکر گذاری کا تذکرہ کیا ہے - کوئی شخص مجھ سے بڑھکر خوش نہ ہوگا - کہ ایک زمانہ ایسا آجائے کہ غیر ملک سے ایک ٹن شکر بھی اِس ملک مین نہ آئے - غیر محتاط اور غیر ہوشیاری کی کاشت اور مال ضایع کرنے والے طریقہ ہاے ساخت کی وجہ سے مقامی شکر غیر ملکی شکر سے مقابلہ نہین کرسکتی ہے - محکمۂ زراعت اسوقت خاص تدابیر کررہا ہے - کہ ان عیوب کو دور کرے - مجھے کلکتہ انڈسٹریل نمایشگاہ مین مسٹر لاڈ کی ترقی یافتہ کل تیاری شکر کے ملاحظہ کا موقع ملا - بہت کم سرمایہ اور کم علم انجنیری کی اسکے لیے ضرورت ہے کہ اعلیٰ درجے کی شکر طیار کیجائے - جو غیر ملکی شکر سے بازارون مین بازی لیجائے - اسکا انتظام مشکل نہین ہے - کہ معمولی صنعتی تعلیم آپکے سکولونمین دیجائے -

مین دیکھتا ہون کہ آپ شکایت کرتے ہین کہ آپ کے ضلع مین پختہ سڑکین نہین ہین - ان صوبجات کے اکثر اضلاع کے مقابلہ مین ضرور آپ کا ضلع سڑکون کے لحاظ سے پیچھے ہے اور اُس زمانہ سے جب مین اول بار اِس ضلع سے واقف ہوا - اسطرف اُسقدر ترقی نہین ہوئی جس قدر مین چاہتا ہون کہ ہو - مجھے اطلاع ملی ہے کہ اِس زمانہ مین ایک پختہ سڑک دھام پور اور نٹھور کے درمیان تعمیر ہوئی ہے اور یہ کہ سڑکون کی مرمت کے لیے گذشتہ دو سال مین رقم بڑھ گئی ہے - مین قبول کرتا ہون کہ اِس ضلع کی رقم امداد ہنوز کم ہے

اور مین کوشش کرون گا کہ اس مین اضافہ ہو گو مین کسی قسم کا وعدہ نہین کر سکتا۔

مجھے اُن مصیبتون مین آپ کے ساتھ ہمدردی ہے جو طاعون کے پھیلنے سے پیدا ہوئی ہین۔ اور مجھے افسوس ہے کہ ہنوز موجود ہین۔ مگر مین آپکی اس تحریک سے اتفاق نہین کرتا۔ کہ چند چھوٹے قصبون مین میونسپلٹیان قائم کر دی جائین کہ ان سے آپ کے ضلع مین طاعون کا پھیلنا بند ہو گا۔ اور نہ مین عام وجوہ پر اِس تحریک کے موافق ہون کہ چھوٹی میونسپلٹیون کی تعداد بڑھ جاے۔

مگر صاحبو! ایک ذریعہ ہے جس سے آپ لوگ دیہاتی آبادی مین بہت کچھ کارروائی کر سکتے ہین۔ کہ طاعون آپکے ضلع پر حملہ نہ کرے۔ وہ یہ ہے کہ بطور حفظ ماتقدم ٹیکے کا رواج بڑھایا جائے۔ یہ طریقہ حفاظت بہت قیمتی ہے۔ اور اِس کا ان صوبجات مین کافی امتحان نہین ہوا ہے۔ آپ لوگون نے مثل اور لوگون کے یہ سنا ہو گا کہ ٹیکہ لگانے کا عرق بلا کافی احتیاط کے ایک جگہ زہر نکل گیا تھا۔ مگر اب کافی احتیاط کر لی گئی ہے کہ کسی قسم کی سم آلودگی نہ پیدا ہو۔ اور اس عرق کی تیاری کا مبئی کی لیبورٹری مین خود معائنہ کر کے اور اُن کیمیائی سامانون کو دیکھکر جن سے یہ بالکل ناممکن ہو گیا ہے کہ اُن شیشیون سے جنمین یہ تقسیم ہوتا ہے کافی مقدار سے زائد نکل سکے مین آپکو یقین دلا سکتا ہون کہ ہر شخص بلا خطرہ اپنے جسم مین ٹیکہ لگا سکتا ہے۔ اور یہ اطمینان کر سکتا ہے کہ ٹیکے سے اور کوئی بیماری پیدا نہ ہو گی۔ ٹیکے سے بیشک مستقل طور پر حفاظت نہین ہوتی۔ مگر اِس مین شک نہین ہے کہ جہان پر طاعون پھیلنے والا ہو تو ٹیکہ لگانے والے لوگ زیادہ تر اسکے اثر سے بچے رہتے ہین۔ پس ایسے مقام پر جہان طاعون پھیل گیا ہو ممکن ہے کہ انسان فوراً ٹیکہ لگا کر اپنی حفاظت کر سکے۔

مجھے امید ہے کہ آپ لوگ اثر ڈالین گے۔ کہ ان حصص کی دیہاتی ابادی ان کے فائدہ رسان نتائج سے واقف ہوں۔

مینوسپیل بورڈ لکھنؤ کے ایڈریس کا جواب

یکم فروری ۱۹۰۱ء کی صبح کو بجکر ۵۴ منٹ پر سر جان پریسکاٹ ہیوٹ صاحب بہادر داخل لکھنؤ ہوے۔ جہاں تعلقداران اودھ و رؤسا و باشندگان شہر لکھنؤ نے آپکا استقبال کیا۔ ہزآنر جب اسپشل ٹرین سے برآمد ہوے مسٹر ساڈرس کمشنر نے استقبال کیا۔ مسٹر رلس سکاٹ اور دوسرے یورپین افسرون کو پیش کیا۔ اور تعلقداران و رؤسا سے ملے سنٹرل ہال مین جب تشریف لائے تو مینوسپل بورڈ ایڈریس پیش ہوا۔ جس کے جواب مین ہزآنر نے فرمایا

صاحبو!

مین آپکے شہر مین اپنی اول آمد کے موقعہ پر آپکے اس مہربانی آمیز خیر مقدم کے ایڈریس اور اپنی تقرری لفٹننٹ گورنری صوبجات ہذا پر مبارکباد کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ شہر جسکے فوائد کے محافظ ہونے کا آپ لوگون کو اعزاز حاصل ہے وہ اپنے تاریخی حالات اور اپنے گرد کے لوازم سے قدرتی خوبصورتی مین تمام ہندوستان کے شہرون مین دوسرے درجہ پر ہے۔ مین خوش ہونگا۔ اگر میرے دوران حکومت مین مجھکو اسکا موقع ملے کہ مین آپکی کسی ایسی اسکیم مین مدد دیسکون جسپر آپ پورا غور کر چکے ہون اور جس سے آپ باشندگان شہر کے آرام و عام صحت کی ترقی اور مادی خوشحالی بڑھا کر اور پبلک اصلاحات عمل مین لاکر اہل شہر کی حالت بہتر بنانا چاہتے ہون۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مجھے امید ہے کہ مین اکثر لکھنؤ آیا کرونگا۔ اور اکثر موقعے ملین گے کہ مین آپ سے اپنے مراسم بڑھاؤن۔

درباری تقریرین

الہ آباد کے دربار مین ہز آنر کی تقریر

۱۲ نومبر ۱۹۰۷ء میو ہال الہ آباد مین دربار عام مین ہز آنر نے یہ تقریر فرمائی تھی

اے راجگان و دیگر درباریان قسمت الہ آباد ۔

میرا یہ قصد ہے کہ ان ممالک کی ہر قسمت کے درباریون سے باری باری سے کچھ عرصہ کے بعد دربار مین ملاقات کرون ۔ چنانچہ اِسی ارادے کے مطابق آپ سب صاحبون کو آج اِس ہال مین اپنی ملاقات کے لیے جمع کیا ہے ۔ ان ممالک کی قسمتون مین دربار کرنے کا دستور از سر نو قائم کرنا کئی وجوہ سے مناسب و قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے ۔ گورنمنٹ ہر ضلع کے معززین کی فہرست تیار رکھتی ہے ۔ جو دربار مین شریک ہو سکنے کی عزت رکھتے ہین ۔ پس یہ بیموقع سی بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ اِس اعزاز کے لیے منتخب کیے جائین ۔ مگر اُن کو اِس سے مستفید ہونے کا موقع نہ دیا جا-

ہر درباری کو ضرور دربار مین شریک ہونے کا معقول موقع ملنا چاہیے - علاوہ اسکے یہ بھی نہایت قرین مصلحت ہے کہ اِن ممالک کا اعلیٰ حاکم وقتاً فوقتاً مختلف قسمتون کے درباریون سے اِس طرح ملاقات کرتا رہے جس طرح کہ آج آپ صاحبون سے ملاقات کر رہا ہون - دربار عام کی وجہ سے حاکم اعلیٰ کی ملاقات ایسے لوگون سے ہو جاتی ہے جن سے ملنے کا شاید اور موقعون پر اتفاق نہ ہوتا - اور حاکم اعلیٰ کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کون کون سے عام معاملات کی طرف قسمت کی رعایا کو زیادہ توجہ اور خیال ہے - دربار سے یہ بھی ایک بہت بڑا نفع ہوتا ہے - کہ حاکم اعلیٰ مجمع عام مین ایسے امور مین بیان کر سکتا ہے - جو وہ گورنمنٹ کے عام طریقہ عمل یا اُسکے منشاء اور ارادون کی نسبت ظاہر کرنا چاہتا ہو - بعض دوستون نے مجھ سے اپنی رائے ظاہر کی کہ اگرچہ دربار قدیم کے دستور کو پھر جاری کرنا مناسب ہے - تاہم یہ وقت موجودہ اس کے آغاز کے لیے مناسب نہین ہے - میری رائے مین یہ دلیل آسانی سے رد کی جاسکتی ہے - اِسمین شک نہین کہ مصیبت کے آثار ہمارے ملک مین ظاہر ہوے ہین - اور ہمکو ایسی آفت کا سامنا ہے جسکی وجہ سے گورنمنٹ اور اُسکے عہدہ دارون کو اپنی ساری قوتین اور قابلیتین کام مین لانے کی ضرورت ہوگی اور ان ممالک کی کل رعایا کو نہایت درجہ صبر اور استقلال ظاہر کرنا ہوگا - یہ بھی صحیح ہے کہ ایسا وقت رسمی تقریبون کے لیے موزون نہین ہے - مگر میرے خیال مین دربار کی تقریب سے صرف رسمی تکلف یا زرق برق پوشاک کی نمایش مقصود نہین ہوتی ہے اور صرف یہ مقصود نہین ہوتا ہے کہ حسن خدمات کے صلے مین اعزاز و انعامات عطا کیے جائین - بلکہ ایسی ملاقات مین جو آج آپکے اور میرے باہم ہو رہی ہے اور زیادہ ضروری

کام بھی انجام پا سکتے ہین - یہ بات نہایت مناسب ہے کہ مین اُس کارروائی کو جو رعیت کی مصیبت کی سختی کم کرنے کی غرض سے گورنمنٹ نے کی ہے یا کرنا چاہتی ہے - جسقدر زیادہ اعلان کے ساتھ ممکن ہو بیان کرسکون - اُن درباریون مین جو آج اِس ہال مین جمع ہین - قریب قریب سب بڑے زمیندار آپکی قسمت کے موجود ہین - اِس قسمت کے رقبہ کا ایک حصہ اُن قطعات مین داخل ہے - جنمین سب سے زیادہ قحط کی تکلیف کا احتمال ہے - مجھپر فرض ہے کہ آپ سب صاحبون مین اُن سب کو جو زمیندار ہین وہ باتین اچھی طرح سمجھا دون اور ظاہر کر دون - جو اس سختی اور مصیبت کے وقت مین آپکے اسامیون کے متعلق آپ پر لازم اور فرض ہین اور مین اسکا بھی انتظام کرون گا - کہ جو کچھ آپکے فرائض کی نسبت مین آج اس ہال مین بیان کر رہا ہون - وہ ان ممالک کی اور قسمتون کے درباریون اور بڑے زمیندارون مین بھی شایع ہو جائے - اِسکے سوا علاوہ اُن باتون کے جو گورنمنٹ کا حاکم اعلیٰ آپ سے اُس کارروائی کی نسبت جسکا سرانجام سرکار پر لازم ہے - اور خود آپکے فرائض کی نسبت کہہ سکتا ہے - اِس سے بھی بہت بڑا نفع ہوگا - کہ آپ سب کو آپسمین ملکر اُن مختلف تدبیرون اور کارروائیون کی نسبت جو آپ کر سکتے ہین گفتگو کرنے کے موقعے ملین گے - ان وجوہ سے مجھکو اِس امر کے قرار دینے مین کہ یہ دربار ملتوی نہ کیا جائے کچھ تامل نہ ہوا - مگر جس تاریخ مین لکھنؤ مین دربار کرنے کا ارادہ تھا - وہ ایسا وقت ہوگا جبکہ انسانی قیاس و قرینے کے لحاظ سے غالباً ہماری دقتین و پریشانیان بہ نسبت اِس وقت کے زیادہ سخت اور بڑھی ہوئی ہون گی - اِس سبب سے وہان کا دربار اور سال کے

سے لیے ملتوی کر دیا گیا۔

اِن دنون مین صرف ایک امر ایسا ہے جسکے خیال و اندیشہ سے اِس ملک کے سب لوگون کا یکسان طور پر بلالحاظ اِس امر کے کہ وہ سرکاری ملازم ہین یا نہین، امیر ہین یا غریب۔ دل بھرا ہوا ہے۔ یعنی اندیشہ قحط۔ برسات کے موسم کی بارش جو اخیر ماہ جون سے شروع ہوکر کم سے کم شروع ماہ ستمبر تک رہا کرتی ہے۔ سال حال مین ان ممالک کے زیادہ رقبے مین ۲۰ جولائی تک شروع نہین ہوئی اور اِس پر بھی ۶ ہفتے سے کم مین بند ہو گئی۔ جو کوشش و سرگرمی زراعت پیشہ لوگون نے کاشتکاری کے کام مین اُسوقت ظاہر کی جب ایک مہینے تک بارش کے سخت انتظار کے بعد آخر کار آسمان کے دروازے کھلے اور مینھ برسنا شروع ہوا۔ وہ نہایت تعریف و تحسین کے قابل تھی۔ ان لوگون نے برابر ایسی سخت محنت و جانفشانی کی کہ فصل خریف ایک مہینہ کے عرصے مین قریب قریب اُسیقدر رقبہ مین بوئی گئی جسمین معمولی حالت مین دو مہینون مین ہوتی۔ اِس سبب سے اگست کے اخیر تک ہمکو بوجہ معقول یہ امید ہوئی کہ باوجود اس تاخیر کے جو بارش شروع ہونے مین ہوئی فصل خریف کی پیداوار کی مقدار معمولی ہوگی۔ اور نیز یہ امید ہوئی کہ غالباً معمول سے کسیقدر زیادہ رقبہ مین فصل ربیع کے اجناس بوے جاسکینگے۔ گذشتہ فصل ربیع مین بارش بہت کثرت سے جاری رہی جس سے گیہون اور بڑے بڑے اجناس کی فصل کو تو جو اُسوقت کٹی نہ تھی بہت نقصان پہونچا مگر اوسکی کاشت معمولی سے بہت زیادہ رقبے مین ہو سکی۔ اور ماہ اگست کے اخیر مین ہر طرح یہ امید ہوئی کہ اس رقبہ مین پیداوار معمول سے بھی بہت زیادہ ہوگی جیسے

جیسے ماہ ستمبر کے دن بغیر بارش کے گذرتے گئے۔ اُسیقدر ہماری پریشانی بڑھتی گئی۔ لیکن رعایا کو اُسوقت تک بھی برابر یہ امید بندھی رہی۔ کہ بارش ہوگی جب ستمبر کا مہینہ ختم ہوگیا۔ اور اُسوقت تک بھی ہماری امیدون مین ناکامی رہی۔ تو یہ ضرور ہوا کہ خشک سالی کے اثر سے محفوظ رہنے کے لیے احتیاط کی کاروائیان کیجاتین۔ لیکن اسوقت بھی ہماری یہ امید بالکل جاتی نہ رہی تھی کہ وقت پر بارش ہوجانے سے حالت سنبھل جائیگی۔ ستمبر تو بغیر بارش کے گذرا ہی تھا۔ اُسکے بعد اکتوبر مین بھی بارش نہ ہوئی اور اب وہ وقت گذر چکا۔ جب بارش سے خریف کے اجناس کو فائدہ پہونچ سکتا۔ بلکہ اب تو بہت سا حصہ ان اجناس کا کھیتون مین موجود بھی نہین ہے۔ اِس لیے اب ہم یہ تخمینہ کرسکتے ہین کہ اِس فصل کی پیداوار مین کسقدر کمی ہوئی۔ اگھنی کے دھان کی جسکی کاشت قریب قریب ۵۰ لاکھ ایکڑ آراضی پر تھی۔ اُسکی پیداوار بہت کم ہوئی۔ اور پچھاتی کا دھان جسکی کاشت کا رقبہ ۵۰ لاکھ ایکڑ سے زیادہ ہے۔ سوائے اُس حصے کے جس کی آبپاشی ہوتی ہے۔ اور جو کل رقبہ کا صرف آٹھوان حصہ ہے بالکل جاتا رہا۔ چند اضلاع مین مکا۔ جوار۔ اور باجرے کی پیداوار جو غریب لوگون کے کھانے کے خاص غلّے ہین۔ اور جنکی مجموعی کاشت قریب قریب ۷۰ لاکھ ایکڑ زمین پر ہوتی ہے۔ اوسط درجے کی ہوئی ہے۔ رقبہ زیر کاشت کے زیادہ حصہ مین اُنکی پیداوار معمولی پیداوار کے ۲۵ فیصدی سے زیادہ نہوگی۔ بلکہ بہت سے رقبون مین اِس سے بھی کم ہوگی۔ یہ عام حالات غلہ کی فصلون کے ہین۔ بڑے تجارتی اجناس یعنی کپاس کی جنس اُن مقامات مین جہان آبپاشی نہین ہوئی ہو کسیقدر

خراب ہے - اوکھ کی پیداوار اُس سے بھی کم ہوگی - کہ جسکی دو مہینے پہلے بطور معقول امید کیجاتی تھی - یہ امر کہ اوکھ کی پیداوار کسقدر ہوگی اُسوقت تک ٹھیک طور پر معلوم نہین ہوسکتا ہے - جبتک سال آیندہ کے شروع مین اوکھ کے پیرنے کا وقت نہ آئے - بعض ضلعون مین چارہ ابھی سے کمیاب اور بہت گران ہے - اور یہ اندیشہ ہے کہ ہر جگہ ایسا ہی کمیاب اور گران ہوجائیگا پس عام طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ فصل ضایع ہوگئی اور یہ امر قابل تعجب نہین ہے اسوجہ سے کہ غلہ کا ذخیرہ کم ہے - ان ممالک مین ہر جگہ نرخ گرانی کی شرح تک پہونچ گیا - بلکہ اُس سے بھی بڑھ گیا - ممالک پنجاب - بنگال اور برہما سے غلہ ان ممالک مین لایا گیا ہے - لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ممالک پنجاب سے غلہ آنا بہرحال بالفعل رُک گیا ہے - لیکن ہماری مشکلین صرف اِسی امر کے متعلق نہین ہین کہ فصل خریف مین کمی ہے - بارش کے جلد موقوف ہوجانے اور ستمبر واکتوبر دونون مہینون کے زیادہ تر حصّون مین پچھوا ہوا کے زیادہ چلنے کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ زمین کی نمی معمول سے بہت کم ہوگئی ہے - اُس آراضی کے بہت بڑے حصے مین جہان آبپاشی نہین ہوتی ہے - یہ امید نہین کی جاسکتی ہی - کہ بیج اُگ سکیگا - اور اسکا احتمال ہے کہ جس رقبہ مین فصل ربیع بوئی جاتی ہی وہ بہت کم ہوگا - اسکا اور بھی افسوس ہے کہ جن دریاؤن کا پانی ان ممالک کی نہرون مین آتا ہے - اُن مین سے بعض دریاؤن مین اِس سال پانی معمول سے کم ہے - اِس لیے جسقدر رقبہ ملک کا اس سال سے نہر سے سینچا جاسکیگا - وہ شاید اِس رقبہ سے کم ہوگا - جسکی آبپاشی گرانی کے پچھلے زمانون مین ہوئی تھی -

یہ تو موجودہ زمانہ کا افسوسناک پہلو ہے مگر برعکس اسکے چند آثار ہمت دلانیوالے بھی ہین یعنی رعایا نے ایسے صبر۔ ہمت۔ اور استقلال سے کام لیا ہے۔ کہ ہر شخص کی زبان سے بیساختہ تعریف نکلتی ہے۔ انھون نے اپنی ہمت اس امید پر قائم رکھی ہے کہ بارش ہوگی اور انھون نے یہ مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ آیندہ فصل سے جسقدر زیادہ پیداوار حاصل کرنا ممکن ہوگا۔ وہ اُسکے حاصل کرنے کے لیے کوئی دقیقہ کوشش کا اُٹھا نہ رکھین گے۔ چاہے جہان جائیے۔ آپ یہ دیکھین گے کہ سب گانٔون والے کھیتی کے کام مین لگے ہوے ہین۔ آبپاشی کے چند روزہ ذریعے بہت زیادہ بڑھائے جائین گے۔ اور اگر جاڑے مین بارش مناسب وقت پر ہوئی۔ تو ہم امید کرتے ہین کہ جو بیج بویا جائیگا اُس سے واقعی عمدہ فصل حاصل ہوگی گو اسکا افسوس ہے کہ کاشت کا رقبہ بہت کم ہوگا۔ اب تک یہ خبر کہین سے نہین آئی کہ لوگ کمزور اور دُبلے ہوگئے ہین۔ یا بڑے بڑے شہرون مین بھیک مانگنے والے معمولی تعداد سے زیادہ جمع ہوگئے ہین۔ یا لوگ پریشان اور بے ٹھکانے ادھر اُدھر پھر رہے ہین۔ سب سے اخیر کی رپورٹون سے معلوم ہوتا ہے کہ رعایا کی صحت اور تندرستی کی حالت معمول سے کسیقدر بہتر ہے۔ بالفعل مزدور مزدوری زیادہ پاتے ہین۔ اور اُنکو کام بہت ملتا ہے۔ سب باتون سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس گرانی کی مصیبت کو لوگ ایسے صبر اور استقلال کے ساتھ برداشت کرین گے جو قابل تعریف ہوگا۔ گورنمنٹ کو اس سخت تکلیف کے زمانے مین رعایا کے ساتھ بہت ہی ہمدردی ہے اور خود گورنمنٹ کے ہر صیغہ کے عہدہ دارون کا یہ مصمم ارادہ ہے کہ جہان تک اُنکے اختیار مین ہے وہ دل وجان سے اس تکلیف کے کم کرنے مین

کوشش کرینگے۔
جس وقت یہ بات معلوم ہوئی کہ فصل ضایع ہو جائیگی۔ سرکار نے یہ تجویز کیا
کہ رعایا کو بہت زیادہ روپیہ بطور تقاوی اس غرض سے دیا جائے کہ بیج خریدا جائے
اور کھیت تیار کیے جائین اور کچے کنوئین کھیتون کی آبپاشی کرنے کے لیے بنائے
جائین۔ اور بہت زیادہ مالگذاری آراضی کی ملتوی کیجائے۔ جس کی وجہ سے
اسامیون کا لگان بھی ملتوی ہوگا۔ گورنمنٹ ہند نے ان ممالک کی گورنمنٹ کو
ایک کروڑ ۴ لاکھ روپیہ کی بڑی رقم اس غرض سے سپرد کی ہے کہ رعایا کو تقاوی
دیجائے۔ یہ رقم اس طریقہ سے تقسیم کی گئی ہے کہ جو جو رقمین الگ الگ ہر شخص کو
دیجاتی ہین۔ اُنکی ذمہ داری گانوئن والون پر مشترک طور پر رہتی ہے۔ ان تمام
ممالک مین کل عہدہ داران ضلع یعنی کلکٹر اور جوائنٹ مجسٹریٹ اسسٹنٹ کلکٹر
اور ڈپٹی کلکٹر اور تحصیلون کے کل عہدہ دار ایک ۲ مہینہ سے زیادہ عرصہ سے تقاوی
تقسیم کرنے کے کام مین مصروف ہین۔ مین اس موقع پر علی الاعلان حکام ضلع
اور ضلع کے دیگر یوروپین و ہندوستانی عہدہ دارون سے اسکا اظہار کرنا چاہتا
ہون۔ کہ جس کوشش اور محنت سے وہ اس تقاوی کو تقسیم اور رقوم التوا
مالگذاری کی تشخیص مین بدل و جان مصروف رہے ہین۔ اُسکی گورنمنٹ بہت قدر
کرتی ہے۔ ماہ اکتوبر مین ڈیرون مین رہنے سے کبھی اچھی طرح آرام نہین ملتا ہے
اور اس سال تو سخت گرمی ہونے کی وجہ سے دورہ کرنا اور بھی باعث تکلیف
ہوا ہوگا۔ ان ممالک کے عہدہ داران ضلع اسکا یقین رکھین کہ اس تکلیف سے
جو اُنھون نے اٹھائی ہے اور تندرستی مین خلل ہونے کے اُس خطرے سے

جسمین وہ پڑے ہین۔ اُنھون نے رعایا کو بہت ہی فائدہ پہونچایا ہے۔ مجھ کو یقین ہے کہ ان عہدہ دارون کے کام کی قدر رعایا نے بھی ویسی ہی کی ہے جیسی گورمنٹ نے کی ہے۔ اُس مصیبت کے شروع زمانے مین جواب ہمارے سامنے موجود ہے گورمنٹ کے عہدہ دارون کے گانون مین جانے سے گانون کے لوگون کو اُس ہمدردی اور توجہ کا حال ظاہر ہوگیا ہے۔ جو گورمنٹ اُنکی خیر وعافیت کے متعلق رکھتی ہے۔ اِس کارروائی سے رعایا کو بہت تسکین ہی۔ اور چونکہ بالفعل لوگون کے واسطے بہت سا کام کرنے کے لیے ہو گیا۔ اِس وجہ سے گورمنٹ کو بھی موقع ہے کہ وہ بغیر گھبراہٹ اور انتشار کے اور تدبیرین کرے۔ اُس تقاوی کے علاوہ جسکا مین نے ابھی ذکر کیا صیغہ افیون نے بڑی رقمین فصل افیون کے لیے تقسیم کی ہین اور کورٹ آف وارڈس اور خاص خاص تعلقدارون اور زمیندارون نے بھی کسانون کو بہت روپیہ بطور تقاوی کے دیا ہے۔

دوسری کارروائی جو کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ مالگذاری اراضی کا ایک حصہ ملتوی کر دیا ہے۔ ابھی اسکا آخری طور پر فیصلہ نہین ہوا ہے کہ ٹھیک کس قدر رقم ملتوی کیجائیگی۔ لیکن جتنی رقم ملتوی یا معاف کر دینے کی تجویز ہے۔ وہ قریب ایک کروڑ ۵ لاکھ روپیہ کے ہوگی۔ تیسری کارروائی یہ ہے کہ گورمنٹ نے جنگلون مین گھاس کے گٹھے بندھوا کر اُن مقامون کو فروخت کے واسطے بھیجا ہی جہان چارہ سب سے زیادہ کمیاب ہے اور یہ بھی انتظام کیا ہے کہ سرکاری جنگلون مین مویشی چرانے کی اجازت دیجائے۔ ایسے زمانے مین جیسا اسوقت ہے کُل مویشیون کو بچا لینا ممکن نہین ہے اور یہ بہتر ہوگا کہ کسان یہ سمجھ لین کہ اُنکے لیے یہ مفید ہوگا

کہ انھین جانورون کے بچانے کی کوشش کرین - جو زیادہ اچھے اور زیادہ کارآمد
ہون - یہ تو ابتدائی تدبیرین ہین اور گورنمنٹ ایسی ہر قسم کی شروع کی کارروائیان
بھی کر رہی ہے - جو اس امر کا اطمینان کرنے کے لیے ضروری ہین - کہ جب قحط
شروع ہوجائے تو محتاج خانے کھولدیے جائین اور اُن لوگون کے لیے جو
محنت کرسکتے ہون (قحط کی تکلیف کی) آزمائش کے کام بہم پہونچائے جائین -
اور اُن لوگون کو جو کام کرنے کے قابل نہون - اُنکو گھر پر مفت امداد دیجائے -
ابھی تک سوائے اِس ضلع کی تحصیل میجا اور ضلع باندہ کے کسی اور جگہ یہ ضرورت
نہین ہوئی ہے - کہ آزمائش کے کام جاری کیے جائین - چند ضلعون مین محتاج خانے
کھل چکے ہین - اسکا اندیشہ ہے کہ کُل قسمت لکھنؤ اور کُل قسمت فیض آباد مین
اور اِس قسمت کے زیادہ حصہ مین اور قسمتہاے آگرہ روہیلکھنڈ کے بڑے حصون مین
جلد یا کچھ دیر کے بعد امداد قحط کی کارروائی کی ضرورت ہوگی - ان ممالک پورب کے
ضلعون کی حالت کسیقدر زیادہ اچھی ہے - قسمت بنارس اور قسمت گورکھپور
مین غالباً قحط کی تکلیف عام طور سے نہوگی - اگرچہ اِن قسمتون کے بعض ضلعون
مین کچھ امداد کی ضرورت ہوسکتی ہے - پہاڑی قطعون کی بلند زمین پر فصل اچھی
ہوئی ہے - لیکن نشیبی زمین پر خراب ہوئی ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑی
رعایا کے پاس روپیہ کی کمی نہین ہے - اور پہلے کبھی پہاڑ کے لوگ آزمائش کے
کامون پر نہین آئے - لیکن پہاڑی مقامون مین غلے کی کمی ایسی نہین ہے جو
باعث تشویش ہو - مگر یہ اطمینان کرنے کے لیے کہ وہان اور غلہ پہونچ جائے
کارروائی کرنے کی ضرورت ہوگی - مین نے کیمبل صاحب سی آئی - ای کمشنر کو

قحط مقرر کیا ہے۔ انتظام قحط کے اصول فیمین کوڈ (مجموعۂ ضوابط قحط سالی) مین
درج ہین۔ جو ایک بڑی کتاب ہے۔ اور یہ نہایت ضروری ہے کہ سب جگہ یکسان
کارروائی کرنے کی غرض سے ایک حاکم ہو۔ تاکہ اسکا اطمینان رہے۔
کہ ہر حصۂ ملک مین جہان قحط ہو امداد ایک ہی اصول پر دیجائے۔ لفٹنٹ گورنر
کے لیے یہ بات ناممکن ہے۔ کہ ان بہت سے دوسرے فرائض کے علاوہ
جو اس عہدے کی وجہ سے اُنکو انجام دینا ہوتے ہین۔ قحط کی کارروائی کی نسبت
ہر امر کی ایسی پوری نگرانی کرسکین۔ جس سے یہ اطمینان ہوجائے کہ ہر جگہ کی
کارروائی بالکل یکسان ہے۔ ایسے کمشنر قحط کے تقرر سے جنکی مستعدی اور چستی
مشہور ہے اور جنکو قحط کے کام کا بڑا تجربہ ہے۔ یہ نتیجہ ہوگا کہ اس بات کا اطمینان
ہوجائیگا۔ کہ ان ممالک کے ہر حصے مین ایک ہی اصول کے مطابق امداد دیجاتی
ہے۔ یہ کمشنر قحط خاص لفٹنٹ گورنر کی ماتحتی مین کام کرین گے۔ اور کمشنر قحط کے
تقرر سے انتظام قحط کے ہر کام کی بابت لفٹنٹ گورنر کی ذمہ داری اور توجہ مین
کسی طرح کمی نہ ہوگی۔ قحط زدہ لوگون کے ساتھ اپنی ہمدردی اور اُن لوگون کو جو
قحط زدہ لوگون کو مدد دے رہے ہین۔ ہمت دلانے کی غرض سے مین ہمیشہ جب
ہوسکیگا اُن مقامات مین جایا کرون گا۔ جہان قحط ہوگا۔

اب مین اس مدد کی نسبت کچھ کہنا چاہتا ہون جو عموماً ان ممالک کے
لوگ اور خصوصاً زمیندار گورنمنٹ کو اس کی اس کوشش مین کہ رعایا کی تکلیف
دور کیجائے دیسکتے ہین۔ سرکاری امداد کا اصول یہ ہے کہ اسمین صرف یہ قید
ہوگی۔ کہ رعایا کو جسقدر ضرورت ہو۔ اُتنی ہی مدد دیجائے۔ اگرچہ گورنمنٹ نے

یہ انتظام کیا ہے کہ جس شخص کو امداد کی ضرورت ہو۔ اُسکو امداد دینے سے انکار نہ کیا جائے۔ لیکن عام رعایا کی نفع کی غرض سے جس سے سرکاری آمدنی وصول ہوتی ہے۔ گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ امداد لوگون کو صرف اُس حد تک دیجائے جسقدر سخت ضرورت ہو۔ اس اصول کے مطابق امداد تقسیم کرنے سے ضرور بہت سے ایسے طریقے مدد دینے کے باقی رہجاتے ہین۔ جو وہ لوگ کام مین لاسکتے ہین جو اپنے طور پر خیرات کرنا اور غریبون کو فائدہ پہونچانا چاہتے ہون۔ زمیندار اپنی اسامیون کو تقاوی دیسکتے ہین۔ اور اُن لوگون کے ساتھ جو قرضدار ہون نرمی اور رعایت کرسکتے ہین۔ علاوہ اسکے زمیندار اس طرح مدد کرسکتے ہین کہ گانون مین چاہات بنائین۔ یا اور کام کرائین۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ چارہ اتنا مہنگا ہوگیا ہے کہ کاشتکار لوگ خریدنے کا مقدور نہین رکھتے ہین۔ تو زمیندار لوگ کاشتکارون کو چارہ خریدنے مین مدد دیسکتے ہین۔ تاکہ اُن کے سبب سے اچھے مویشی بچ جائین۔ ایسے سب لوگ جو خوشحال ہین ایسے محتاجون کی جو کام نہین کرسکتے ہین غلہ اور نقد دیکر اور پہننے کے کپڑے اور کمبل دیکر مدد کرسکتے ہین۔ غیر سرکاری کمیٹیان گورنمنٹ کی امداد قحط کی کارروائی مین اسطرح مدد دیسکتی ہین کہ محتاج خانون کی نگرانی کرین۔ اور محتاج خانون کو کھانا اور کپڑا بانٹین اور اُسکا انتظام کیا کرین۔ کہ اُن کے حلقون کے لوگون کو ضرور امداد پہونچا کرے۔ جن تک خاص گورنمنٹ کی طرف سے براہ راست امداد پہونچنا مشکل ہے۔ مین خاص طور سے یہان پر ان قسمون کا ذکر کرتا ہون۔ جنکا حال اُس رزولیوشن مین جو سر انٹونی مکڈانل صاحب نے ۱۹۰۶-۰۷ع کے قحط کے بعد جاری کیا تھا۔ الفاظ ذیل مین بیان کیا گیا ہے۔

عزت دار طبقہ کی عورتون کے لیے جو سلائی یا کشیدہ یا زردوزی یا اسی قسم کے اور کام کرکے اپنے خرچہ کی بالکل یا کسی قدر آپ کفیل ہونے کی عادی تھین اور اچھے خاندان کے مردون کے لیے جو کسی قسم کا محنت کا کام کرنے کے عادی نہین تھے اور ایسے بگڑے ہوے خاندانون کے لیے جنکی قلیل آمدنی قحط کے زمانہ کی گرانی کی وجہ سے گذر کے لیے کافی نہین ہوتی تھی۔ گھر پر کرنے کے واسطے مناسب قسم کا کام دیا گیا۔ جس سے اُن لوگون کی خودداری مین کچھ فرق نہین آیا جیسا کہ معمولی خیرات لینے کی صورت مین آتا۔ کسی طبقہ کے لوگ ان خاموش تکلیف اُٹھانے والون سے زیادہ ترس کے قابل نہین تھے۔ کیونکہ وہ خیرات ڈھونڈھنے یا قبول کرنے کی بہ نسبت اسطرح بھوکون مرجانا کہ کسی کو خبر نہ ہونے پائے زیادہ پسند کرتے تھے "۔

مجھے یہ یقین ہے کہ اِن کُل معاملات مین گورنمنٹ ان ممالک کے فیاض طبع اور سخی باشندون کی مدد اور اعانت پر بھروسہ کرسکتی ہے۔ اور ایسے لوگ بہت ہین۔ عام طور پر لوگون کا یہ خیال ہے کہ قحط اور طاعون ساتھ ساتھ نہین ہوتے ہین مگر مجھے افسوس ہے کہ یہ خیال صحیح نہین معلوم ہوتا ہے۔ اتنا تو ضرور ہے کہ ماہ جولائی سے ابتک طاعون کی بیماری سے موتین پچھلے سال کے مطابق کے مہینون سے کم ہوئی ہین۔ مگر پچھلے طاعون کے موسم مین بہت زیادہ موتین دسمبر اور مئی کے مہینون کے درمیان ہوئی تھین۔ اور اُس عرصہ مین ڈھائی لاکھ ادمیون کے قریب طاعون سے فوت ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ اگر اسکا احتمال بھی ہوتا کہ قحط کی وجہ سے طاعون جاتا رہیگا۔ یا کم ہوجائیگا ــ تو بھی یہ کافی وجہ اسکی نہین ہے

کہ سرکار اپنی ان کوششون مین کمی کردے جو وہ اس وبا کے دور کرنے کے لیے کر رہی ہے۔ یہی ایسا امر ہے۔ جسمین آپ سب صاحبون کو جو رعایا کے سرگروہ ہین۔ سرکار کو بہ نسبت اُس مدد کے جواب تک آپ سے ملی ہے زیادہ مدد دیسکتے ہین۔ یہان مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہین ہے کہ جو کوشش طاعون کے دور کرنے کے متعلق تدبیرون سے سرکار کر رہی ہے۔ وہ صرف اسی غرض سے ہے کہ رعایا کی جان بچے۔ مگر جاہل لوگ یہان تک کہتے ہین کہ یہ انتظامات اس غرض سے کیے جارہے ہین کہ رعایا مین طاعون پھیلے اور یہ کہ گورنمنٹ بجاے طاعون کے روکنے کی کوشش کے بہت سے طریقون سے اُسکو بڑھاتی ہے اسمین کچھ شبہہ نہین ہے کہ بدطینت شخص یہ افواہین اپنا کام نکالنے کی غرض سے پھیلایا کرتے ہین۔ مین یہ چاہتا ہون کہ ایسا ہو کہ نیک طینت اشخاص یہ سمجھنے لگین کہ یہ اُنکا فرض ہے کہ وہ بھی ایسی ہی مستعدی سے کام کرین۔ جیسے کہ یہ بدطینت لوگ کرتے ہین اور یہ کہ اُنکو ایسے نقصان رسان منصوبون کے بیکار اور بے اثر کر دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہین دینا چاہیے۔ علاوہ اسکے بعض چھوٹے چھوٹے ایسے مذہبی توہمات بھی ہین جنکے دور کرنے مین رعایا کے سرگروہ مدد دیسکتے ہین جیسے جین مذہب کے لوگ اور بعضے ہندو چوہے مارنا۔ بلکہ دوسرون کو بھی چوہے مارنے دینا بُرا سمجھتے ہین۔

اب سوال یہ ہے کہ ان دونون مین کون سا امر بہتر ہے۔ یعنی یہ کہ چوہے مارے جائین۔ یا یہ کہ آدمی مرین۔ ہندوؤن کے سرگروہ چوہے مارنے کے متعلق اس بیجا وہم کے دور کرنے مین لوگون کو نصیحت کرکے اور خود چوہون کے

مارنے کی کارروائی مین شریک ہوکر بہت کچھ مدد کرسکتے ہین - علاوہ اسکے مسلمانون مین بعض جاہل لوگون کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب اُنکے گھرون مین طاعون کی بیماری ہوتی ہے - تو وہ گھر چھوڑنے سے انکار کرتے ہین - کیونکہ اُنکا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مین اُنکو ایسی حالت مین گھر چھوڑنے کی ممانعت ہے - مجھکو معلوم ہوا ہے کہ یہ خیال غلط ہے - لیکن جن لوگون کا یہ عقیدہ ہے وہ سچے دل سے اُسکو مانتے ہین - اگر علماے اسلام یہ فتوی مشتہر کردین - کہ اُن لوگون کا طرز عمل جو مذہبی بنا کی وجوہ پر اپنے گھر خالی کردینا نہین چاہتے ہین قرآن کے حکمون کے مطابق نہین ہے تو اُنکی اِس کارروائی سے اُن کے ہم مذہب لوگون کو اور گورنمنٹ کو بھی مدد ملیگی -

مین بہت مختصر طور پر ان تجویزون کا ذکر کرنا چاہتا ہون - جو امپیریل یعنی گورنمنٹ ہند اور پراونشیل (یعنی اُن ممالک کی) مشیرانہ کونسلون کے قائم کرنے اور جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی لیجسلیٹو کونسل (یعنی کونسل واضع آئین و قوانین اور پراونشیل یعنی ان ممالک کی لیجسلیٹو کونسل) یعنی کونسل واضع آئین و قوانین کی توسیع کے بارہ مین بالفعل زیر غور و توجہ ہین - جو تجویزین کی گئی ہین وہ صرف آزمائشی ہین - اور گورنمنٹ لوگون سے عام طور پر یہ درخواست کرتی ہے کہ وہ آزادانہ طور سے اپنی رائے اُن کے بارے مین ظاہر کرین - جو اصلاحین تجویز کی گئین ہین - اُن سے مقصود یہ ہی کہ ایک پراونشیل ایڈوایزری کونسل یعنی ان ممالک کی کونسل مشورہ قریب ۲۵ ممبرون کے قائم کیجائے اور ان ممالک کی طرف سے قائم مقام ممبر امپیریل ایڈوایزری (یعنی ملک ہند کی

کونسل مشورہ) مین مقرر کیے جائین - اور جناب گورنر جنرل بہادر کی لیجسلیٹو کونسل کے اُن ممبرون کی تعداد مین اضافہ کیا جائے جو ان ممالک سے جائین اور پراونشل لیجسلیٹو کونسل کے ممبران منتخبہ کی تعداد بڑھا کر بجاے ۶ کے ۱۲ کردی جائے -

کسی شخص کے لیے یہ کہنے کی گنجائش نہین ہے کہ ان تحریرون مین حقیقت مین اور سچے دل سے اسکی کوشش نہین کیگئی ہے کہ ان ممالک کے لوگون کو ملک کے انتظامی کامون مین شرکت کا بہ نسبت پہلے کے زیادہ موقع حاصل ہو - اس امر کے تذکرے کا بھی یہ مناسب موقع ہے کہ دو طرح سے گورنمنٹ محصولات مقامی کے اخراجات مین ایسے خرچون کی جائز طور پر تخفیف کر سکتی ہے - جو اصول انتظام کے مطابق خود سرکار کے ذمہ ہونا چاہیے - میرا مطلب پولیس دیہی اور اُس پولیس کے اخراجات سے ہے جو ایسے قصبون مین رکھی جاتی ہے جنکا انتظام ایکٹ نمبر ۲۰ ۱۸۵۶ء کے مطابق ہوتا ہے - مین نے گورنمنٹ ہند سے یہ سفارش کی ہے کہ پولیس دیہی کے اخراجات سرکار کو ادا کرنا چاہیے - اور جو رقوم بالفعل ڈسٹرکٹ بورڈ اس کام مین خرچ کرتے ہین - وہ مقامی کامون مین خرچ کرنے کے لیے اُنکو دیے جائین - ممالک متحدہ کے ڈسٹرکٹ بورڈ پولیس دیہی کے قائم رکھنے مین قریب ۳۰ لاکھ روپیہ سالانہ صرف کرتے ہین - مگر بالفعل گورنمنٹ ایک رقم ۱۴ لاکھ روپیہ سالانہ کی کم آمدنی والے بورڈون کے لیے اس غرض سے دیتی ہے - کہ اُنکی آمدنی اخراجات کے لیے کافی ہو جائے -

پس جو تجویز اس بارہ مین گورنمنٹ ہند کے پاس بھیجی گئی ہے اُسکا یہ نتیجہ ہوگا کہ ممالک کے ڈسٹرکٹ بورڈون کو کارہاے تعلیم اور حفظ صحت و صفائی

اور سڑکون اور ایسے کامون کے لیے جو دیہات کے باشندون کے فائدے کے ہین - قریب ۸ لاکھ روپیہ سالانہ اُس رقم سے زیادہ ملنے لگیگا جو اب وہان کامون مین خرچ کرسکتے ہین - مجھکو امید ہے کہ گورنمنٹ ہند اس تجویز پر پسندیدگی کی نظر سے لحاظ فرمائیگی - اور اگرچہ یہ امید تو نہین کیجاسکتی کہ وہ تجویز اس سختی اور مصیبت (قحط) کے وقت مین منظور ہوجائیگی مگر مین توقع کرتا ہون کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ عمل مین آجائیگی جو تجویز ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۵۶ع کے زیر انتظام قصبون کے محصولات کے اخراجات مین تخفیف کے بارہ مین ہے - اسکی تکمیل کے متعلق کسیقدر زیادہ کارروائی ہوچکی ہے اُس امداد کی وجہ سے جو گورنمنٹ نے دی ہے - لوکل گورنمنٹ نے یہ قرار دیا ہے کہ یکم اپریل آیندہ سے وہ پولیس کا خرچ اپنے ذمہ لے لے جسکی تعداد قریب ۳ لاکھ روپیہ سالانہ کے ہے اور جو ابتک ایسے محصول سے ادا ہوتا رہا جو ایکٹ مذکور کے بموجب وصول کیا جاتا ہے پس تاریخ مذکور سے وہ رقم جو ابتک پولیس کی تنخواہ وغیرہ مین صرف کیجاتی ہے - اُن قصبون کی حفظ صحت و صفائی کی اصلاح مین خرچ کیجاسکیگی - جن سے ایکٹ مذکور متعلق ہے -

مین خیال کرتا ہون کہ جو طرز عمل گورنمنٹ نے ان چند امور مین اختیار کیا ہے - اور جو کارروائیان گورنمنٹ نے اِس تکلیف و مصیبت (قحط) کے کم کرنے کی غرض سے جسکا بالفعل ہمکو بڑا اندیشہ ہے اور اس تباہی و بربادی کو حتی الامکان روکنے کے لیے کی ہین جو پلیگ (طاعون) کی وجہ سے ہوتی ہے - وہ سب اِس بات کے ثابت کرنے کے لیے کافی ہین کہ بہرحال سرکار کو سب امور سے زیادہ رعایا کے امن و چین اور سلامتی کا خیال اور لحاظ ہے - اور گورنمنٹ کی

ہمیشہ یہی کوشش رہا کرتی ہے کہ رعایا کی حالت پہلے سے بہتر ہو حقیقت تو یہ ہے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ جسقدر خواہش خود رعایا کے قائم مقامون مین گورنمنٹ کو اِن مقصدون کے پورا کرنے مین مدد دینے کی اسوقت ظاہر ہوئی ہے اُس سے زیادہ اُن مین یہ خواہش پیدا ہو اور جسقدر اُنکی توجہ عام فائدے کے کامون مین عملی طور پر شریک ہونے کی اِسوقت ظاہر ہوتی ہے۔ اُس سے زیادہ اُنکی توجہ اسطرف ہو۔ مجھے افسوس ہے کہ اِس قسمت کے ڈسٹرکٹ بورڈون کے متعلق جو سب سے پچھلی ریورٹین آئی ہین۔ اُن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ممبر لوگ (بورڈ کے جلسون مین) کم آیا کرتے ہین اور (بورڈ کے) کام مین اچھی طرح دل نہین لگاتے اور نہ اُسکی طرف زیادہ توجہ کرتے ہین۔ یہی کیفیت ان ممالک کی گورنمنٹ کے صدر مقام کے ڈسٹرکٹ بورڈ کی بھی ہے۔ میونسپلیٹی کے کام مین لوگ زیادہ دل لگاتے ہین لیکن اِس قسم کے کامون مین بھی زیادہ ترقی کی گنجائش ہی۔ الہ آباد کے کاروبار کے معاملات مین اور بھی زیادہ سرگرمی اور مستعدی ظاہر کرنے کی گنجائش ہے۔ اور اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ملک کے فائدے کے کامون کی طرف توجہ کرنے کا ایسا سچا شوق بڑھے جو غیر مناسب قسم کا نہو۔ فی الحال لوگ اس اصول کو اچھی طرح نہین مانتے ہین۔ کہ شعار رعایا کا فرض صرف یہی نہین ہے کہ وہ گورنمنٹ کی مخالفت نہ کرین بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ گورنمنٹ کو عملی طور پر مدد دین۔

جس وقت بلا وجہ گورنمنٹ کو بُرا کہا جائے یا عہدہ دار بدنام کئے جائین تو لوگون کو یہ نہ چاہیے کہ بلا اظہار مخالفت یا محض بے پرواہی کے طور پر خاموشی سے

ایسی باتون کو سُنتے رہین - اگرچہ ملک ہند کے بعض حصون مین شورش اورضطراب پھیلا رہا - مگران ممالک مین بالکل سکوت رہا - اور یہان کی رعایا کا چلن اور رویہ اچھا رہا - مین چاہتا ہون کہ اِس موقع پر ممالک متحدہ کے باشندون کی وفاداری کی داد دون - اور اُنکے اس اعتماد اور بھروسے کا شکریہ ادا کرون - جو انھون نے گورنمنٹ کی نسبت ظاہر کیا -

مگر اس سال کے شروع شہر الہ آباد مین چند ایسے غیر ذمہ دار شخص ملکی معاملات پر بحث کرنے والے آ پہونچے - جو ان ممالک سے کوئی تعلق اور غرض نہین رکھتے تھے - اور جن کا مقصد صرف یہی معلوم ہوتا تھا - کہ آپ کے شہر کے باشندون کے دلون مین گورنمنٹ کی طرف سے مخالفت کے خیالات پیدا کرین مجھکو ہرگز اس بات کا یقین نہین کہ الہ آباد کے باشندون نے اُن سے ساتھ بھی ہمدردی ظاہر کی -

مگر سوال یہ ہے کہ کتنے شخص اس بات پر مستعد ہوے کہ علانیہ طور پر اُنکی رائے اور کارروائیون کی تردید کرین - مین خیال کرتا ہون کہ بہت ہی کم شخصون نے ایسا کیا - تاہم الہ آباد کے طالبعلمون کے خیالات کے بگاڑنے اور اُنکے جوش کے بھڑکانے کی کوشش مین جو ذلیل کارروائی اُنھون نے کی - اسکا اثر ایک ایسے شہر کے نوجوانون پر بہت ہی خراب پڑا - جو نہ صرف ان ممالک کا دارالحکومت ہی ہے - بلکہ یونیورسٹی کا مقام بھی ہے -

میرا بیشک یہ خیال بھی ہے کہ اگر وہ لوگ جو ان شخصون کے طریقون کو بُرا سمجھتے ہین - اپنی رایون کا اظہار کردیتے اور اگر آپ کی قوم کے چند سنجیدہ اور

مغزز سرگروہ اُنکی کارروائیون کی تردید علانیہ طور پر کر دیتے تو بہت نقصان جو آپکے لڑکون کو پہونچا ہے۔ نہ پہونچ سکتا۔ مجھ سے یہ کہا گیا کہ ان غلط اصول کے بُرے نیتجون کا اثر جو کچھ عرصے تک اِس مقام کے طالبعلمون کو سکھاے گئے تھے۔ رفتہ رفتہ دور ہو رہا ہے۔ اور مین امید کرتا ہون کہ بہت کچھ زیادہ عرصہ گذرنے سے پہلے یہ اثر بالکل ہی جاتا رہیگا۔ لیکن ملک ہند کے بعض دوسرے حصون مین آپ ابھی تک دیکھ سکتے ہین کہ طالب علمون کو اپنے اسکول یا کالج کے اُستادون کی نافرمانی کرنے اور گورمنٹ کو بُرا کہنے کی ترغیب دی گئی۔ اِس کا اثر طالب علمون پر کیسا بُرا پڑا ہے۔ وہ نوجوان جن کو ایسے خیالات کی تعلیم دی گئی ہو۔ ہرگز کسی ملک کی قابل قدر رعایا نہین بن سکتے ہین۔ کیونکہ ملک کے لیے اگر صنعت و حرفت کی ترقی منظور ہے۔ تو سب سے پہلے ضروری بات یہ ہے۔ کہ اس مین امن و امان قائم رکھا جائے۔ اور رعایا کے دل مین یہ خیال پیدا کیا جائے۔ کہ وہ ہر طرح سے مامون اور محفوظ ہین۔

آپ سب صاحبون پر جن کی اولاد نئی نسل کے نوجوان ہین۔ یہ فرض ہے کہ آپ اُن باتون کی جو آپ دیکھ رہے ہین۔ خبر لین اور جہان تک آپکے امکان مین ہو ان نقصان رسان خیالات کا تدارک کرین۔

ان ممالک مین باپ اور اُستاد کا حکم عام طور پر مانا جاتا ہے اور اُن کا رعب و داب قائم ہے اور لوگ سمجھتے ہین کہ لڑکون کو گھر مین اور نیز اسکول مین ادب و قاعدہ کے ساتھ رہنا چاہیے۔

27316 3

اور لوگ اس بات کی ایسی ہی پابندی کرتے ہین۔ جتنی کہ ملک ہند کے او

کسی حصہ مین کی جاتی ہے - بلکہ بہ نسبت بعض حصون کے زیادہ پابندی کرتے ہین
آپ سب صاحبون کو چاہیے - کہ آپ حکمون کی تعمیل اور ادب اور تعلیم کے خیالات
مین کمی نہ ہونے دین اور آپ میرے اس قول کو یقین سمجھیے کہ وہ لوگ جو اپنی جہالت
طالب علمی و کمسنی مین اُن معاملات مین دخل دیتے ہین - جن سے اُن کو تعلق
نہین ہے - ہرگز قابل قدر رعایا نہین بن سکتے -

جو لوگ قبل از وقت زمانہ طالب علمی ہی مین ملکی معاملات مین دخل دینے
لگتے ہین - اُنکے مزاج مین استقلال و استحکام اور اُنکے اصول مین پختگی ہرگز نہین
پیدا ہوتی - آپ صاحبون مین جو صاحب اولاد ہین اپنے اثر اور اپنے رویہ کی نظیر
سے اس امر مین بہت کچھ کر سکتے ہین - کہ ملک کے نوجوانون کے دلون مین لڑکپن
کے زمانہ مین غلط خیالات نہ جگہ پائین - اور خراب عقیدے پیدا نہ ہون - اور آپ کو
چاہیے کہ جہان تک آپکے امکان مین اپنے اس اثر کو کام مین لائین اور اپنی یہ نظیر
دکھلائین -

جیسی جیسی تعلیم کی ترقی ہوتی جائیگی - اور اس ترقی کے ساتھ لوگون کے
خیالات مین وسعت پیدا ہوتی جائے گی -
یہ ضروری امر ہے کہ اِس ملک کے لوگون کے دلون مین نئی نئی باتین اور
نئی نئی خواہشین اور حوصلے پیدا ہون -
کچھ لوگ ایسے ہین جو یہ کہتے ہین کہ گورنمنٹ رعایا مین سے اُن لوگون کے
خلاف ہے - جو تعلیم یافتہ ہین - اور ایسی ترقی کو ناپسند کرتی ہے - اور جو لوگ
ایسا کہتے ہین وہ آپکو بہکاتے ہین - اور جان بوجھکر بہکاتے ہین -

گورنمنٹ ہمیشہ اس بات کے لیے تیار رہے کہ ملک ہند کے لوگون کے جائز حوصلے پورے ہونے مین مدد دے - مگر گورنمنٹ کو رعایا کی شکایتون اور تکلیفون پر غور کرنے اور اصلاحون کے جاری کرنے کی ترغیب دینے کے دو طریقے ہین - جنمین سے ایک مناسب دوسرا غیر مناسب طریقہ ہی -

غیر مناسب طریقہ تو یہ ہے کہ گورنمنٹ کے ہر کام پر اعتراض کیا جائے اور گورنمنٹ کے ہر خیال کے ساتھ برُے ارادے منسوب کیے جائین - اور ہر طور پر اُس کو بدنام کرنے کی کوشش کی جائے -

اور اس بات کی کوشش کے لیے کہ لوگون کو دلون مین گورنمنٹ کی طرفسے نفرت پیدا ہو - کوئی موقع ہاتھ سے نہ دیا جائے -

یہ کارروائیان ایسی ہین - جنکی وجہ سے ہر ایسے شخص کی ہمدردی جو یہ چاہتا ہے کہ امن وامان اور مال کی حفاظت قائم رہے جاتی رہیگی - اور جو لوگ پابندی قانون وقواعد اور قیام امن وامان کے حامی ہین وہ اصلاح کے مخالفون کے ساتھ شریک ہو جائین گے -

دوسرا اور مناسب طریقہ یہ ہے کہ جو باتین آپ تکلیفون کے رفع کرنے یا اصلاحون کے جاری کیے جانے کی نسبت تجویز کرین - اُنکو آپ گورنمنٹ کے حضور مین شایستہ اور مناسب ومعقول الفاظ مین پیش کرین -

مین وعدہ کرسکتا کہ اِس قسم کی عرضداشتون پر یہان کی گورنمنٹ ہمیشہ غور وتوجہ کرے گی - اور جب کبھی یہ ثابت ہوگا - کہ کوئی امر واقعی قابل شکایت ہین - یا جب کبھی کسی ایسی اصلاح کی تجویز پیش کی جائے گی - جو کارآمد اور قابل عمل ہو تو

مین اس امر باعث شکایت کے دور کرنے اور اصلاح کے عمل مین لانے مین پوری کوشش جو میرے امکان مین ہوگی کرون گا۔

لکھنؤ کے دربار مین ہز آنر کی تقریر

(۱۸ جنوری سنہ ۱۹۰۹ء)

پندرہ مہینہ کا عرصہ ہوا کہ یہ دربار یہان پر ہونے والا تھا۔ لیکن اُس وقت جو مصیبت اس صوبے پر نازل ہوئی تھی اُس نے اُس کے ملتوی کرنے پر مجبور کیا۔ اب ہمکو امید کرنا چاہیے کہ ہم اس مصیبت سے ہمیشہ کے لیے آزاد ہو گئے۔ اسی عرصے مین بہت سے ایسے دلچسپ واقعات ہوے جو ہمارے لیے مفید تھے۔ اور ہر پہلو سے آج کا دن اس دربار کے لیے بہت مبارک ہے یہی رائے اُن تمام اصحاب کی ہے جو دربار مین شریک ہو سکے ہین۔

آج تخمیناً ایک ہزار آدمی اس جلسہ مین شریک ہین۔ اس سے قبل اتنے حاضرین اور کسی جلسہ مین نہین رہے ہین۔

ہم کو زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ ہم مین ایک کافی تعداد ہندوستانی فوجی افسران پنشن یافتہ وغیرہم کی ہے۔ مجھے اس بات پر ناز ہے کہ ایک ایسے معزز مجمع کی صدارت کا حق مجھکو حاصل ہے۔

ویسرائے کی آمد سے اودھ اور اُسکے دارالسلطنت لکھنؤ کے باشندون سرفرازی ہوئی ہے اور برٹش انڈین۔ ایسو۔سی۔ایشن کو اس بات کا فخر حاصل ہے۔ کہ ہز اکسلنسی نے ۱۹ نومبر کو ملکی رفارم اور بدامنی کے دور کرنے کے

متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کے ارادے کے اظہار کے لیے آپ ہی کے ہال کو منتخب کیا۔ اور اعلیٰ اور ادنیٰ امیر اور غریب اور ہر شخص شاہنشاہ کے قائم مقام کی جب وہ لکھنؤ تشریف لائے تو خیر مقدم کیا۔ اُس وقت کا فوری جوش ضرور قابل تعریف تھا۔

ہم کو بہت خوشی ہے کہ ویسرائے اور کونسل آف منٹو یہاں کے خیر مقدم سے بہت محظوظ گئے۔ اور ہاتھی کے جلوس نے شہر کے غریب باشندون کو اس خوشی مین حصہ لینے کا موقع دیا۔

بےچینی | ہندوستان کے برعظم مین گذشتہ سال کے واقعات جسکی طرف ہر شخص کے خیالات متوجہ ہین۔ اُن کا تعلق ہندوستان کے کچھ حصون کی بدامنی سے ہے تعلقدارون اور وفاداران اودھ اور باشندگان اودھ کی وفاداری ظاہر مین اُسی سے ہے ستمبر سنہ ۱۹۰۷ع مین برٹش۔انڈین۔ایسوسی۔ایشن نے اپنے ایڈریس مین جو نینی تال مین دیا تھا۔ اُس کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ شاہنشاہ کے پاس بھی بھیجدیا گیا تھا۔ جسکو کہ ہز مجسٹی نے قبول کرلیا۔

گذشتہ جولائی مین مین نے تعلقدارون اور عوام لکھنؤ کے سامنے ملکی حالت کا خاکہ کھینچا تھا۔ اب مجھے ان مسئلون کو زیادہ طول دینے کی ضرورت نہین ہے۔ اور جگہون پر جو کچھ ہوا ہو۔ لیکن یہان اسکا کچھ اثر نہین ہے۔ ایسا ہونا آپ لوگون کے لیے قابل تعریف ہے۔ اور آپ لوگ مطمئن رہیے کہ گورنمنٹ آپ لوگون کے خیالات کی مداح ہے۔

اودھ مین قحط | گذشتہ سال کے قحط مین اودھ کی حالت امسال کے قحط سے

بہت مختلف تھی - اسوقت صرف ہردوئی کے ضلع مین اسکا اثر زیادہ تھا اور اُسکے بعد لکھنؤ - رائے بریلی - اناؤ - سیتاپور کا نمبر تھا - دراصل قسمت لکھنؤ مین علاوہ کھیری کے کم و بیش اثر تھا قسمت لکھنؤ مین سب سے بڑی تعداد امداد پانے والون کی چار لاکھ ستر ہزار تھی - اور قسمت فیض آباد مین نوے ہزار - سال گذشتہ مین سات ضلعے ایسے تھے جن پر ہردوئی سے زیادہ اثر تھا - اور نو ضلعے ایسے تھے جن پر لکھنؤ سے زیادہ تھا جہان پر محض شہر مین اسکے آثار تھے - گو کہ سب سے بڑی تعداد تقسیم ایک دن قسمت لکھنؤ مین دو لاکھ سینتالیس ہزار تک پہونچ گئی تھی جنمین سے ایک لاکھ پنچانوے ہزار ضلع سیتاپور اور کھیری سے تھے - برعکس اسکے قسمت فیض آباد مین چار لاکھ ستاسی ہزار کی تعداد پہونچ گئی تھی جو کہ ۱۹۰۷ء سے پانچ گنا زیادہ تھی - سب سے خراب حالت اضلاع بہرائچ - گونڈا - اور کھیری کی تھی - ۱۹۰۸ء مین زیادہ سے زیادہ تعداد ان تین ضلعون مین امداد پانے والون کی پانچ لاکھ بیس ہزار تھی - ۱۹۰۷ء کے قحط مین دس ہزار ایسے لوگ تھے - اور بہرائچ جسمین کہ ۱۹۰۸ء مین قریب دو لاکھ اکسٹھ ہزار آدمیون نے تقاوی پائی - ۱۹۰۷ء مین بالکل قحط سے بچا رہا - قحط کے زیادہ اثر ایسے اضلاع مین ہونے سے جہان پر ۱۹۰۷ء مین بمقابلہ اور ضلعون کے کم اثر تھا - شروع مین تقاوی تقسیم کرنے مین بڑی دقتین ہوئی تھین - یہان کے لوگ فوراً نہین سمجھ سکے کہ وہ کس طرح پر اپنی مدد کر سکتے ہین - یہ وقت کسی طور سے دور ہوگئی اور بعد ازان لوگون کا سلوک قابل تعریف رہا - گذشتہ قحط مین اودھ کے اخراجات ۱۹۰۷ء کے قحط سے بہت زیادہ ہوئی یعنی ۱۹۰۸ء مین ۱۰۶ لاکھ تھا اور ۱۹۰۷ء مین ۴۹ لاکھ - جسقدر کہ روپیہ بیج - مویشی اور کنوان - اور زمین کی تیاری اور سینچنے اور اور سامان کے لیے دیا گیا تھا - اُسکی

میزان ۲۴۱ لاکھ سے زیادہ تھی- مالگذاری کے ۲۱ لاکھ معاف کیے گئے - اور ۸۰ ۱/۲
ملتوی کردی گئی -

مالگذاری کی معافی وغیرہ کے متعلق مجھکو کچھ کہنا ہے - ایک ضروری شرط تقاوی
کے لیے یہ ہے کہ جہان پر ایک مقررہ رقم زمیندار کو دیجاتی ہے وہان پر کاشتکارون کو بھی
ایک مقررہ رقم دینی چاہیے - صوبۂ آگرہ مین قانوناً اختیار دیا گیا ہے کہ وہ تناسب کے ساتھ
محاصل اور مالگذاری دونون مین کمی اور معافی کرین لیکن قانوناً کوئی ایسا مسئلہ نہین ہے -
اودھ کے زمیندارون نے وفاداری کے ساتھ جو کچھ تقاوی گورنمنٹ نے مناسب سمجھی
اُسکو مان لیا - اور اُسکے مطابق اپنے کاشتکارون کو مدد دی - ایچ - ایچ - مہاراجہ کپور تھلہ
نے بہرائچ کے ضلع مین اپنی ریاست کی فصل ربیع کے تمام محاصل معاف کردیے -
بعض زمیندارون نے اس شرط پر تقاوی لینے سے انکار کیا کہ اُنکو محاصل مین بھی کمی
کرنا پڑیگی - اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے - کہ چند نے گورنمنٹ کے شرائط
منظور کرنے پر بھی اپنی رعایا سے پوری مالگذاری وصول کرلی - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جو
کچھ آسانیان مد مین تھین وہ منسوخ کردی گئین - یہ ہمکو ماننا پڑیگا کہ مالگذاری کی معافی
اخلاقی انتظام کی پالیسی کا ایک حصہ ہے - جس کا ذکر لارڈ میکڈانل فیمین کمیشن مین
(سلطنت ہند کے منظور شدہ فیمین کوڈ) ہے اُن زمیندارون کے حرکات
سے جنھون نے تقاوی کے منظور کرنے اور اپنے کاشتکارون کو اسمین حصہ دینے
سے انکار کیا ہے - گورنمنٹ اس بات پر از سرنو مجبور ہوگی کہ اس کے متعلق آگرہ
اور اودھ کا قانون ایک کردے -

یہ مجھ سے بھی اور اخبارون مین بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ جب گورنمنٹ نے زمیندارونکو

تقاوی دیتی ہے تو انکو اِس بات پر نہ مجبور کرے کہ کاشتکارون کو بھی برابر امداد دین۔
بلکہ اُنکو اجازت دیدے کہ وہ جس طرح چاہین اُنہین تقسیم کردین۔ مین مان لیتا ہون کہ بہت سے
زمیندار ایسے ہین جو اِس کام کے سپرد کیے جانے کے قابل ہین لیکن یہ شکل بھی ساتھ
ہی ساتھ حسد انگیز ہوگی اگر کچھ لوگون کو یہ اختیار دیدیا جائے اور کچھ لوگون کو نہ دیا جائے۔
اور بہت سے زمینداروں کو نوکرون کے ذریعہ سے اِس کام کو انجام دینا پڑتا ہے جنپر
تنخواہ کم ہونے کی وجہ سے اعتبار نہین کیا جاسکتا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ ایسے آدمی
کاشتکارون پر ظلم کرین۔ اور انکو اُنکے حقوق سے محروم کرین۔ یا اُنسے بیجا طور پر روپیہ
وصول کرین۔ بغیر زمیندارون کو اطلاع کیے ہوے۔ اس وجہ سے گورنمنٹ اس رائے پر
عمل نہین کرسکتی کہ زمیندارون کو تقاوی تقسیم کرنے کے اختیارات اپنی خواہش کے
مطابق دیا جائے۔ لیکن مین اِس معاملہ پر غور کررہا ہون اور خاص خاص افسرون سے
رائے بھی لے رہا ہون۔ ممکن ہے کہ کسی حد تک اس قسم کے اشیاء کا اختیار اُن کو
دیا جائے۔ فی الحال تو میرے خیال مین مناسب نہین ہے۔ قبل اسکے کہ مین قحط
کے متعلق اپنی اسپیچ کو ختم کرون۔ مین پھر عوام الناس کے سامنے گورنمنٹ کا شکریہ
ادا کرتا ہون اُن اصحاب سے جنھون نے قحط کے مشکل کام مین مدد دی ہے اور دھوکے
ہون۔ اِس مجلس مین بہت سے لوگ اپنی جانفشانی کی داد پاچکے ہین اور بہت سے
لوگ کلکتہ مین دربار ہز اکسلنسی جو ویسرائے کی طرف سے آیندہ مہینہ مین ہونیوالا ہے
پائین گے۔ یہ مشکل ہے کہ ہر شخص کے خدمات کا صلہ دیا جائے۔ لیکن گورنمنٹ ہر
شخص کے خدمات کا اعتراف کرتی ہے۔ رعایا نے بھی اس مصیبت کو صبر کے
ساتھ برداشت کیا ہے اور مجھے ہر طرح سے یقین ہے کہ وہ گورنمنٹ اور اُن لوگونکی

جنھون نے اس زمانہ مین مدد کی ہے بہت شکر گذار ہے۔

پلیگ کے متعلق

اب مین اُس وبا کا ذکر کرونگا کہ جس نے ملک پر حملہ کیا ہے۔ پلیگ کے بار بار اشارہ کرنے کی بابت مین معافی مانگنے کی ضرورت نہین سمجھتا ہون۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ بہت سخت کوششون کے بعد یہ ممکن ہے کہ ہم طاعون کو نیست و نابود کر سکتے ہین۔

گذشتہ سال مین جو حالت پلیگ کی اودھ مین رہی ہے۔ اُس سے کچھ طمینان ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ موتین ۱۹۰۷ء مین ہوئی ہین یعنی ۵۶۶۸۸۔ اور سنہ ۱۹۰۶ء مین ۱۶۰۰۰۔ اور سنہ ۱۹۰۵ء مین ۹۰۰۰۴۔ اور سنہ ۱۹۰۴ء مین ۴۲۰۰۰۔ اور سنہ ۱۹۰۳ء مین ۲۸۰۰۰۔ لیکن سنہ ۱۹۰۸ء مین محض ۵۲۰۳۔ آدمی مرے ہین جنمین صرف ۱۲۵ موتین سال کے آخر مین آٹھ مہینون مین ہوئی ہین۔ شہر لکھنؤ اور فیض آباد مین جہان ۵۶۲۵۔ اور ۱۹۲۱ موتین ہوئی تھین سنہ ۱۹۰۸ء مین صرف ایک موت ہوئی سنہ ۱۹۰۸ء مین اس صوبے مین ۳۰۰۰۰ ٹیکے دیے گئے تھے لیکن سنہ ۱۹۰۷ء مین ٹیکون کی تعداد ۵۰۰۰ سے کم تھی۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو رقم گورنمنٹ نے طاعون کے متعلق صرف کی ہے وہ ضائع نہین ہوئی۔ اور جو کوششین گذشتہ ۱۸ مہینون مین ہوئی ہین وہ سب بے سود نہین نکلین۔ ہر طرح کے تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکہ مفید ہے اور صوبۂ آگرہ مین بہت سی ایسی مثالین موجود ہین۔ کہ اگر چوہون کے گرنے پر آدمیون مین بیماریون کے آثار نمودار ہونے پر فوراً مقامی افسرون کو خبر کر دی گئی ہو تو طاعون روک دیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ پلیگ حال مین ہونے کی وجہ سے آپ لوگ اس کے روکنے کی کوشش سے ہاتھ نہ اُٹھائین گے۔ پہلے یہ بات کرنا چاہیے کہ

کہ یورپین بھی ہندیون کی طرح اسمین مبتلا ہوے - اور کئی یورپین فوجین بالکل ہی چند دنون کے لیے بیکار ہوگئین - ایک شہر مین تو بجز سول سرجن کے کوئی محفوظ نہین تھا اسکا اثر گھوڑون پر بھی پڑا - اور ایک فوج مین ۵۰ فیصدی گھوڑے بخار مین مبتلا ہوے اور سب سے عجیب بات اسمین یہ تھی کہ یہ بخار مین اُن ضلاع مین زیادہ پھیلا - جہان پر قحط نہ تھا - اور قسمت ہاے میرٹھ و آگرہ و روہیلکھنڈ مین اسکی بہت زیادتی تھی - ان تینون کمشنریون کے ۱۸ اضلاع مین سے صرف تین ضلع مین قحط تھا - حالانکہ قسمت میرٹھ کے باہر چارون طرف قحط کا زور تھا - لیکن ملیریا سے ۳۰ فیصدی اموات بمقابلہ پہلے آٹھ مہینون کے زیادہ ہوے - گو کہ اودھ صوبہ آگرہ مین سختی نہ تھی - پھر بھی ضلع ہردوئی مین جہان دوران قحط مین ۵ ر۲ سے زیادہ خرچ نہین کیا گیا - ملیریا کا زیادہ اثر تھا اور ضلاع مین تو خیر - لیکن بہرائچ مین جہان اسکا اثر ۲۵ فیصدی تھا - اس بخار کا سخت حملہ نہ تھا -

اگرچہ اس بات کی تحقیقات کی جا رہی ہے کہ ملیریا کے پھیلنے کے کیا اسباب ہین - لیکن ابھی خاطر خواہ کوئی نتیجہ نہین نکلا ہے - لیکن یہ امر واقعی ہے کہ ۱۸۷۹ء اور ۱۹۰۰ء کے سالہاے قبل مین قحط تھا - البتہ سنہ ۱۸۷۹ء اور سنہ ۱۹۰۰ء مین دونون بارشین خوب ہوئی تھین - اسکا انتظام خاص طریقون سے کیا گیا تھا کہ کونین قحط زدہ ضلاع مین مفت تقسیم ہوا اور دوسرے ضلاع مین بخار کے شروع ہوتے ہی مفت تقسیم شروع ہوگئی - مگر ملیریا کا اثر روز افزون ترقی کرتا رہا - بھلا ایسی حالت مین کیا امید ہے کہ لوگون کو کونین ملی ہوگی - گو یہ صحیح ہے کہ شفاخانہ کے گرد وپیش والون نے تو وہان سے دوا لے لی ہوگی - اور دیہاتون مین تقسیم کنندہ مقرر تھے - لیکن بھلا کب امید ہو سکتی ہے

کہ یہ لوگ ۱۵۰۰۰ ہزار گانوؤن مین کو نہین تقسیم کر سکے ہون گے - جبکہ یہ بہت ممکن ہے کہ انہین سے کتنے خود اِس مرض مین مبتلا ہو گئے ہون گے - گورنمنٹ رعایا کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوے افسوس کرتی ہے کہ مصیبت زدگان ملیریا کو زیادہ مدد نہ پہونچ سکی -

اصلاحات کونسل

جو اصلاحات بڑے دن کے قبل صاحب وزیر ہند نے مشتہر کیے ہین - اُن سے لوگون کو گونہ اطمینان ہو چلا ہے - جن کاغذات مین کہ ان اصلاحات کے متعلق عوام لوکل گورنمنٹ و اعلیٰ گورنمنٹ اور وزیر ہند کے نتائج درج ہین اُن سے اچھی طرح مادی حالت معلوم ہو سکتی ہے اور وہ نہایت دلچسپ ہین - اُن کاغذات کی جلد دوم مین میری رائے درج ہے - اور مجھے اسکی خوشی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے بلا ردوبدل میری رائے صاحب وزیر ہند کے پاس بھیجدی - پبلک میری دانست مین اس خیال سے خوش ہو گی کہ گورنمنٹ نے ہر طبقہ کو نیابتی حقوق عطا کیے ہین - اور مجھے امید ہے کہ مین بہت جلد لجیسلیٹو کونسل کی ممبری مین ایک ممبر برٹش انڈین - ایسوسی - ایشن کا اور ایک ایک ممبر قسمت ہاے لکھنؤ - اور فیض آباد اور ایک ممبر خاص شہر لکھنؤ کا دیکھون گا -

اودھ خاصکر ایک زراعتی صوبہ ہے اور ۲/۳ حصہ آبادی کا ایسے دیہاتو مین ہے جنمین کُل ۱۵۰۰ آدمی رہتے ہین اور لکھنؤ کو ملا کر صرف ۵ ہزار ایسے ہین جہان ۲۰۰۰ سے زیادہ آبادی ہے اِس لیے ضروری ہے کہ نیابت مین کل حصے جائز حقوق پائین -

اور مین یہ سمجھتا ہون کہ یہ بات ایک نیابت برٹش انڈین - ایسوسی - ایشن کو دینے اور ڈسٹرکٹ بورڈ کو میونسپل بورڈ کے ساتھ منقسمی نیابت مین رائے کا حق

دسینے سے حاصل ہوجائے گی۔

حفاظت جائداد تعلقہ داران اودھ پر گورنمنٹ کے خیالات

گورنمنٹ کو اسکی بہت فکر ہے کہ صاحبان جائداد کے حقوق محفوظ رہین۔ اور وہ ہر ایسا کام کرنے کے لیے مستعد ہے جس سے وہ مثل زمانہ گذشتہ کے اپنی ریاستون مین منتفع بہ ہوسکین۔ ایک بات مجھ سے ہر وقت کھٹکتی رہتی ہی کہ یہان اکثر جائدادون کے بیکار جھگڑے حصہ داریون کے متعلق اٹھا کرتے ہین۔ جس سے اور بھی انھین نقصان پہونچتا ہے پچھلے برسون کے جیسے جیسے مقدمے حصہ دارون کے اُٹھے۔ وہ دل ہلا دینے والے ہین۔ میری دانست مین آپ لوگ بھی اسکا احساس کرتے ہین لیکن فرداً فرداً تعلقدار اسمین کچھ نہین کرسکتے اور مجبوراً چارہ سازی عدالت سے انفصال قضایا چاہتے ہین۔ حالانکہ اُنھین جاننا چاہیے کہ مقدمہ بازی مین نہ صرف رسوم اور فیس وکلا کے جائز اخراجات بڑھتے ہین۔ بلکہ اور بھی دوسرے خرچ فریقین کو پریشانی مین ڈالنے والے ہوتے ہین۔ حکام گورنمنٹ ہمیشہ اسکے لیے مستعد رہین گے۔ کہ ثالثی سے جھگڑے طی کردیے جائین اور مجھے یقین ہے کہ برٹش۔ انڈین۔ ایسوسی۔ ایشن۔ بھی اسمین مدد دیگا۔

تعلقہ اورنگ آباد ضلع سیتاپور کا یہ واقعہ بہت مایوس کرنے والا ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنر کی سخت کوششون کے باوجود بھی اسکا خوف ہونے لگا تھا۔ کہ فریقین ثالثی سے انکار کرین۔ تعلقہ کی تباہی کی باعث سب سے زیادہ آپ لوگون کی تقسیم وراثت کی افسوسناک حالت ہے۔

تعلقہ دارون کے متعلق ایک خاص بات اسوقت زیر غور ہے۔

ایکٹ تعلقہ داری اودھ سنہ ۶۹ء کو عدالتون نے بہت سے ایسے مضمون مین استعمال کیا جو اسکا مفہوم نہ تھا - اس بنا پر برٹش انڈین - ایسوسی - ایشن کی عرضداشت پر سر جمیس لاٹوش نے تعلقہ دارون اور سرکاری افسرون کی ایک کمیٹی مقرر کی تھی کہ اس ایکٹ کی ترمیم پر غور کرین - گذشتہ فروری مین اس کمیشن نے گورنمنٹ مین اپنی رپورٹ بھیجی - جس کے بعد افسران ضلاع متعینہ اودھ کی رائے کمیٹی کی تجویز پر پوچھی گئی - جس کے بعد مین نے کمیٹی کے چند ممبرون کے ساتھ ملکر دو مسودے تیار کرکے گورنمنٹ ہند مین بھیجے تاکہ ایکٹ تعلقہ داری اودھ سنہ ۶۹ء اور سنہ ۱۹۰۰ء مین مناسب ترمیم ہو جائے - ان مسودات کا منشا یہ ہے کہ تعلقہ دار یا مورث اور اسکے ورثا اپنی جائداد پر اسطرح قابض ہو سکین - جو کہ اصلی منشا ایکٹ سنہ ۶۹ء کا ہے - علاوہ برین انمین اور بھی فروعی باتین ہین جنکے اعادے کی ضرورت نہین - بس اتنا کہدینا کافی ہے کہ مین نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ تعلقہ دارون کی رائے جو برٹش انڈین - ایسوسی - ایشن نے پیش کی ہے - انھین کی بنیاد پر یہ نئے مسودات طیار کیے جائین -

مجھے حال ہی مین معلوم ہوا ہے کہ اسی ۱۶ جنوری کو یہ مسودات وزیر ہند کے پاس روانہ کر دیے گئے اور غالبا جلد کونسل مین پیش ہون گے -

دوسرا ذریعہ گورنمنٹ نے ان جائدادون کی حفاظت کے لیے یہ سوچا ہے کہ مقروض جائدادین یا ایسی جائدادین جنکا انتظام اچھی طرح نہین ہوتا - کورٹ اوف وارڈس کے متعلق ہو جائین - اس ایکٹ کی رو سے یہ اختیار ہے کہ نابالغ ورثا او عورتین اور ایسے مرد جنھین عدالت دیوانی نے فاتر العقل مانا ہے - اور ایسے اشخاص جنھین لوکل گورنمنٹ کسی دماغی یا جسمانی کمزوری کے باعث یا سزایابی کیوجہ سے

انتظام کے قابل نہ سمجھے تو انکی جائداد کورٹ ہوسکتی ہے۔ البتہ اس ایکٹ سے وہ لوگ فائدہ نہین حاصل کرسکتے جنھون نے بلاکسی عذر شرعی کے محض فضول خرچی اور اصراف کی بدولت اپنی جائداد کو زیربار کیا ہے۔ مین اسے تسلیم کرتا ہون کہ بعض حالتون مین کورٹ کی کارروائیان کچھ زیادہ مفید ثابت نہین ہوئین۔

لیکن آنریبل مسٹر بیلی ممبر بورڈ اوف ریونیو اور منتظم کورٹ اوف اڑدس کی کامل نگرانی سے مجھے امید ہے کہ کورٹ کا انتظام خاطرخواہ مفید ہوگا۔ علاوہ برین کورٹ کے اعلی انتظام مین توکوئی شک نہین اور اسکا پتہ کورٹ کی سالانہ رپورٹون سے ظاہر ہوتا ہے اسوقت اودھ مین ۷ ہ زیر کورٹ ہین جسمین اجودھیا کی بڑی ریاست ہے جسمین ۸۰۰ گانون ہین۔ چھوٹی بڑی زمینداریون تک ہین۔ اور گورنمنٹ ہی ہرطرح انکے مالکان اراضی کو سمین مدد دیتی ہے۔ کہ انھین تحفظ جائداد مین آسانیان ہون لیکن ناممکنات کا ممکن بنانا گورنمنٹ کے حیطۂ اختیار سے باہر ہے۔ اسکے متعلق مجھے ایک سوال یاد آگیا۔ جو تعلقہ دارون مین خاص دلچسپی پیدا کررہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کیا تعلقہ حلیسی انگر کورٹ ہوسکتا ہے۔ اس تعلقہ مین ۵۰ مواضع ہین۔ اور تقریبًا اٹھائیس لاکھ قرض ہے ایک عرضداشت کی روسے تعلقہ دار کے چند اعزہ نے مجھپر یہ ظاہر کیا کہ یہ کل ابتری صرف تعلقہ دار کی بجرائی اور بے پروائیون اور بے انتظامیون سے ہے۔ اور اس مین شبہہ نہین کہ یہ وجہ صحیح بھی ہے۔ ۱۹۰۷ء مین تعلقہ دار نے کورٹ ہونے کی درخواست دی تھی۔ لیکن یہ ناممکن شرائط رکھے تھے کہ کوئی موضع بغیر ادائے قرضہ واجب الدین فروخت نہو۔ یعنی چار پانچ برس تک فروخت نہو۔ بورڈ آف ریونیو نے کاغذات کی جانچ کرکے تبلایا کہ محاصل اتنا نہین ہے کہ زرسود بھی ادا ہوسکے۔ اور اگرچہ مین

تعلقہ کی فروختگی کا مخالف ہون ۔ لیکن پھر بھی اُسکی محافظت میری دانست مین ناممکن ہے
اِس معاملہ پر چند تعلقہ دارون کی وساطت سے پھر غور کیا گیا ہے ۔ اور بہت سی تدبیرین
سوچی گئی ہین کہ وہ بڑا قرض جسکے سود مین جائداد و تعلقہ مستغرق و مکفول ہے ادا کردیا
جائے ۔ لیکن تدبیر قابل عمل ثابت ہوتے نظر نہین آتی ۔ اب تعلقہ دار نے اپنے شرائط
اُٹھا لیے ہین ۔ اور دوبارہ جانچ سے ظاہر ہوا کہ موجودہ آمدنی تعلقہ کی ایک لاکھ تیئیس ۲۳
ہزار روپیہ ہے ۔ اور ضروری خرچ مع سود ۶ فیصدی سالانہ کے حساب سے ۲۸ لاکھ زر
قرضہ کا ۲ لاکھ روپیہ ہے ۔ اِس طرح ۰۰۰ ۶ ہزار روپیہ سالانہ کی کمی ہے ۔ یہ درست ہے
کہ تعلقہ مین اگر انتظام ہو تو آمدنی بڑھ سکتی ہے ۔ لیکن انتظام اور ترقیون کے لیے وقت کی
ضرورت ہے ۔ حالانکہ سرگرم طرفدارون کا یہ خیال ہے کہ انتظام بذریعہ کورٹ جلد اور
اچھا ہو سکتا ہے ۔ اور محاصل مین بے انتہا ترقی ہو سکتی ہے ۔ لیکن یہ طریقہ بھی ذرا
مشکل نظر آتا ہے ۔ کیونکہ تعلقہ کا زیادہ حصہ رہن مین مکفول و مستغرق ہے اور اُسکی
واگذاشت بغیر خاطرخواہ انتظام اور آمدنی نہین ہو سکتا ۔ میری دانست مین بہترین تدبیر
یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح تعلقہ کا کچھ حصہ مالک تعلقہ کے لیے بچانا چاہیے ۔ لیکن مجھے
ابھی پوری امید نہین ہے کہ گورنمنٹ اسمین خاطرخواہ مدد دیسکیگی ۔

تعلقہ دارون کی عام ناقابلیت

واقعہ تعلقہ علیسی نگر سے میرے اُن الفاظ کی تائید ہوتی
ہے ۔ جو مین نے تعلقہاے اودھ کے متعلق کہا ہے ۔ یہ درست ہے کہ بہت سے
تعلقہ دار یہان عمدہ انتظام کرتے ہین اور جسکا نتیجہ یہ ہے کہ وہ خوش حال ہین اور اپنی حالت
درست کیے ہوے ہین ۔ لیکن ہم اسے نظرانداز نہین کر سکتے ۔ کہ بہت سے ایسے تعلقہ دار
اور صاحب جائداد ہین جو بالکل انتظام نہین کر سکتے اور بالکل اپنے خودغرض ماتحتون کے

ہاتھون مین دیدی ہین - جو ایک طرف رعایا لوٹتے اور دوسری طرف اپنے مالک کو بناتے رہتے ہین - اسکا بس یہی علاج ہے کہ تعلقہ دار صاحبان کوشش کرکے خود کو اور آئندہ نسلون کو قابل کار بنائین - مجھے افسوس ہے کہ یہان ایک عجیب خیال سب کے دلون مین گھر کیے ہے کہ (میان جو ہوگا سو ہوگا) جیسا ہوتا آیا ہے اور جو بات ابتک مفید رہی ہے - وہ آئندہ بھی مفید ہوگی -

مجھے یہ دیکھکر بہت صدمہ ہوتا ہے کہ جمہور تعلقدار اپنی اولاد کو یہ سمجھکر تعلیم نہین دلاتے کہ آئندہ چلکر اُنکو کسی منصب پر پہونچنا ہے - یاد رکھیے کہ اگر تعلیم کا خیال نہ کیا گیا - تو آپکی جماعت کو نقصان عظیم پہونچیگا - اگر آپ وقت کے ساتھ ساتھ نہ چلین گے تو دوسری جماعتون سے جو حکومت اور منصب کے لیے جد و جہد کر رہی ہین بہت پیچھے رہجائینگی -

جبکہ قوائے دماغی کمزور نہین بلکہ صرف تھوڑی اصلاح اور تربیت کی ضرورت ہے جب کہ آپ مین وراثتاً انتظام اور حکومت کا مادہ ہے - یہ درست ہے کہ اب بزرگون کے قدم بقدم چلنے مین فلاح نہین ہے - بلکہ آپکو اپنی عزت اور بچون کی تعلیم کا خیال کرنا چاہیے - دیکھیے بچون کی تعلیم ضروری ہے - اور اسکے لیے مین اور کہنا چاہتا ہون -

کالون اسکول تعلقہ داران

کالون اسکول جو فی الحال برٹش انڈین - ایسوسی - ایشن کے انتظام مین ہے - آج ۷ ابرس سے جاری ہے - تعلقہ دارون کے بچے اور دیگر عزا تعلیم پائین اور دوسرے اعلیٰ زمیندارون کے بچے بھی داخل ہو سکین - بشرطیکہ فیس زیادہ ادا کر سکین -

ایک تجربہ کار کمیشن کی رائے ہے کہ اگر اسکول کی کامیابی اور تعلقہ دارون کی آئندہ بہبود مد نظر ہے - تو افسران ضلع کا فرض ہونا چاہیے کہ اپنا اخلاقی اثر زمیندارون پر

ڈالیں اور اُنھیں ایسی مدد دین کہ وہ اپنے بچون کو لکھنؤ کے مدرسہ مین بغرض تعلیم بھیجین۔ سر اکلنڈ کالون مرحوم کا یہ فیصلہ تھا کہ تعلقہ دارون پر کسی قسم کا ناجائز دباؤ نہ ڈالنا چاہیے۔ البتہ ایسا اثر اُن پر ڈالنا چاہیے کہ وہ بچون کو اس مدرسہ مین بغرض تعلیم بھیجین لیکن زیادہ تر یہ کام صرف مدرسہ کی عمدگی پر چھوڑنا چاہیے۔ کوئی شخص اس عمدہ فیصلہ سے انحراف نکریگا۔ لیکن مجھے خوف ہے کہ اس اسکول سے جو امیدین کی گئی تھین وہ حاصل نہ ہوئین۔ اور تعلقہ دارون کے لڑکون کی ایسی تعداد بہت زیادہ ہے جو اس اسکول مین پڑھ سکتے ہین۔ مگر پڑھتے نہین۔ تاہم تعلقہ دارون کی بے پروائیان صرف اس خرابی کا باعث نہین ہین۔ بلکہ اسکول کی حالت بھی کچھ زیادہ اچھی نہین۔ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی رپورٹ سے ہے کہ اس مدرسہ کی تعلیم ایک گورنمنٹ اسکول سے کہین خراب ہے حالانکہ فیس تیس روپیہ سے پچاس روپیہ تک لیجاتی ہے اور سائنس مطلق نہین پڑھایا جاتا۔ غالبًا تعلقہ دارون کے بہت سے طلبا انھین کمیون کی وجہ سے یہان نہین پڑھتے۔ علاوہ برین کچھ تعلقدار اپنے بچون کو گھر پر خانگی تعلیم دلاتے ہین حالانکہ یہ لوگ وہ تعلیم نہین حاصل کرتے ہین۔ جو مدرسہ مین پاسکتے ہین۔ اور اُنھین وہ تربیت و راحت جو طلبا کو مدرسہ اور کھیل مین یکجائی سے ہوتی ہے۔ نہین حاصل ہو سکتی۔ غالبًا آپ سے یہ کہنے کی ضرورت نہین۔ کہ انگلستان مین صاحب جائداد کس طرح اپنے بچون کو جو اُنکے بعد وارث ہون گے اسکولون مین تعلیم دلاتے ہین۔ آپ کا پہلا فرض یہ ہونا چاہیے کہ اسکول کو ترقی دیجیے۔ مدرسین کی حالت درست کیجیے۔ اور اُسکا سامان درست کیجیے مثل امسال کے اسے سررشتہ تعلیم کی باضابطہ نگرانی مین رکھیے۔ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی رائے ہے کہ ۲۵۰۰۰ ہزار روپیہ فی الفور کمرے۔ سامان سائنس۔ اور راحت مین

صرف کرنا چاہیے - اور مجھے معلوم ہے کہ کمیٹی نے ہمین دس ہزار روپیہ دینا منظور کیا ہے - ڈائرکٹر کی رائے ہے کہ ۱۱۰۰۰ روپیہ سالانہ کا ضرور خرچ بڑھتا ہے - مین امید کرتا ہون کہ برٹش انڈین ایسوسی ایشن اِس اسکول کی درستی کا سامان کریگا - اور مین اُن سے یہ چاہتا ہون کہ اُن تعلقہ دارون سے جن کے بچے یہان تعلیم نہین پاتے ہین اصرار کرنے مین میری مدد کرین - اور خود بھی یہ مسئلہ پیش کرنے والا ہون کہ جو نابالغ بچے تعلقہ دارون کے کورٹ کی نگرانی مین ہون وہ بجز اِس مدرسہ کے دوسری جگہ بغیر اجازت گورنمنٹ تعلیم نہ پائین -

کیننگ کالج

دوسری تعلیم گاہ برٹش انڈین - ایسوسی - ایشن کے اندر کیننگ کالج ہے جسے تعلقہ دارون نے لارڈ کیننگ کی یادگار مین قائم کیا تھا - اور اُس وقت کے وزیر ہند سر چارلس وڈ نے یہ منظور کیا تھا - کہ گورنمنٹ ہند ۲۵۰۰۰ ہزار روپیہ سالانہ جتنا تعلقہ دار دینے پر طیار ہین دین - فی الحال تعلقہ دارون سے سالانہ چندہ ۳۵۰۰۰ ملتا ہے - اور فیس کے ۱۰۰۰۰ روپیہ ملا کر کل ۷۰۰۰۰ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے - لیکن بدقسمتی سے کالج موجودہ زمانے کے لائق نہین ہے - یونیورسٹی کے مقرر کردہ معائنہ کنندون نے رپورٹ کی ہے کہ عمارت ناکافی ہے اور اُستادون کی کمی ہے - اُسوقت بادشاہ باغ مین کالج بنانے کے لیے نقشہ مرتب کیا جا رہا ہے اور چندہ جمع ہو رہا ہے جس مین مہاراجہ بلرام پور کا فیاضانہ عطیہ قابل قدر ہے مجھے برٹش انڈین - ایسوسی ایشن کی یہ خواہش معلوم ہے - گورنمنٹ پُرانی عمارت کو خرید لے - اور مین طیار ہون کہ جب صوبہ کی مالی حالت اجازت دے تو خرید لون - میری نیت ہے کہ اسمین ایک کتبخانہ اور عجائب خانہ صوبہ کا رکھا جائے - جسکے لیے موجودہ عمارت ناکافی ہے - کالج کی عمارت کا

تخمینہ لاکھ کا ہے - لیکن سیمین کمی نہین ہو سکتی ہے کل عطیات کا اور اُس روپیہ کا جو یہان عمارت کی فروخت کا ملیگا - خیال کرتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو لاکھ کی اور بھی ضرورت باقی رہیگی - ہوسٹل کے متعلق یونیورسٹی کے انسپکٹرون کی یہ رائے ہے کہ تمام ملک مین نہین تو صوبہ مین بہترین عمارت ہے اور مجھے امید ہے کہ کالج بھی یہی مثال پیش کریگا -

یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے یہ بھی رائے ظاہر کی ہے کہ اُستادون کی کمی بہت جلد پوری کرنی چاہیے اور ایک انگریزی کا زائد پروفیسر اور ایک تاریخ کا پروفیسر اور کیمسٹری کا ایک زائد پروفیسر اور ایک ریاضی کا پروفیسر یہان جلد آنا چاہیے - اور میری رائے مین ایک بیالوجی پروفیسر کی بھی ضرورت ہے -

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کیننگ کالج کو میور کالج الہ آباد کا ہم پلہ بنانے کے لیے ۴۵۰۰۰ روپیہ سالانہ کا زائد صرفہ پڑے گا - کالج کے متعلق اخبارون مین بہت رائے زنی ہوئی ہے - کسی کی یہ رائے ہے کہ گورنمنٹ اِس کالج کو لے لے - اور کسی کی یہ رائے ہے کہ سائنس کو اُٹھا دے -

مین ان دونون رایُون سے متفق نہین ہون - میری رائے ہے کہ اودھ مین کم از کم ایک کالج کل حالتون سے درست و تمام فنون و علوم کی تعلیم دینے والا رہے اور چونکہ لکھنؤ مین طبی کالج قائم ہو رہا ہے - اِس لیے مین نہین چاہتا کہ یہان سے سائنس اُٹھایا جائے - بلکہ یہ خواہش ہے کہ اسمین اعلیٰ تعلیم فلسفہ جدیدہ کی دیجاے - مین یہ بھی نہین چاہتا کہ گورنمنٹ کالج ہو جائے - کیونکہ یہ کالج یادگار مین لارڈ کیننگ کے جو اودھ کے بہی خواہ اور سچے دوست رہے ہین - بنا ہے - اسلیے رائے ہے

کہ یہ کالج پبلک کی خواہش کے مطابق پرائوٹ اور ایڈڈ کالج رہے - البتہ اُس کی ضرورت ہے کہ اِسکا تعلیمی معیار موجودہ زمانہ کے موافق ہوجائے - اور برٹش انڈین ایسو-سی-ایشن سے امید ہے کہ اسکے لیے وہ چندہ کریگا - مین کالج کمیٹی سے استمزاج کرکے اسکے لیے بھی طیار ہوسکتا ہون - کہ نصف خرچ اِس کالج کا گورمنٹ دیا کرے - بشرطیکہ برٹش انڈین - ایسو-سی-ایشن تعلقہ دار کالج کے لیے ... آروپیہ سالانہ کا سامان کالون اسکول کی درستی کے لیے کردے - مین برٹش انڈین کی بھلائی کے لیے یہ راے دون گا کہ ایسوسی-ایشن - اور تعلیمی اخراجات کا جو چندہ ایک فی صدی کے حساب سے کل اقسام جمع پر لیا جاتا ہے - اُٹھا کر ایک عطیہ اِس زیادہ حساب سے اصلی جمع پر لیا جاے - اگر یہ ۱/۲ فیصدی کے حساب سے ہوتا تو کسی کو معلوم و گران بھی نہ ہوتا - اور ایسو-سی-ایشن عمدہ تعلیم بھی دلا سکتی - اور اگر کوئی شخص اودھ مین اسوقت کوئی عطیہ کہین دینا چاہے تو مین یہی کہون گا - کہ کیننگ کالج کی عمارت اور کالون اسکول کی لیبوریٹری اور زائد کمرے اس کے خاص محتاج ہین -

کینگ کالج مین قانونی تعلیم کی ضرورت

کیننگ کالج کے متعلق ایک بات ضروری یہ ہے کہ یونیورسٹی کمیشن نے اپنی رپورٹ مین یہ لکھا تھا کہ ہر یونیورسٹی مین ایک قانون کا مرکزی مدرسہ ہونا چاہیے - اور کمیشن کی بھی یہ خواہش ہے کہ ایسا قانونی کالج بنجانے کے بعد تمام سے قانونی درجے توڑ دیے جائین - اور صرف قانون کی وہین تعلیم ہو - جہان باضابطہ تعلیم ہوسکے - الہ آباد مین گورمنٹ کی امداد سے ایک قانونی کالج تیار ہوگیا ہے - جسمین فی الحال ۴۸ طلبا یعنی ۸۸ سال اول ۶۰ سال

دویم مین ہین - اِس وقت کیننگ کالج مین ایک لا کلاس ہے اور اگرچہ ۹۵ طلبا
یہان تعلیم پاتے ہین لیکن مجھے اسکی کوئی کافی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ الہ آباد کالج کے
ہوتے ہوے یہان اسکی تعلیم جاری رکھی جائے - اور علاوہ برین گورنمنٹ کا عطیہ
ملنے کے لیے یہ شرط بھی ہے کہ کیننگ کالج سے لا کلاس اُٹھا دیا جائے - اِس سے
طلبا کو بھی زیادہ نقصان نہین پہونچے گا - بلکہ الہ آباد کالج سے کل ممالک متحدہ کو
اُسی طرح فائدہ پہونچے گا جیسے طبی کالج لکھنؤ سے کل صوبے کو -

محرم | مجھے اس وقت اپنے موجودہ مسلمان دوستون سے کچھ کہنا ہے - گذشتہ
چند برسون مین شیعہ اور سُنی مین اکثر فساد اور جھگڑے ہوتے رہے ہین - یہ بہت
بُری بات ہے - کہ صرف ملتی اسباب موجب نزاع اور ملال ہون - حالانکہ اُن کی
بہتری کے لیے اسکی ضرورت ہے کہ دونون ملکر رہین - زیادہ تکلیف دہ یہ امر ہے
کہ بنا رمخاصمت ایک سانحہ ہے جسکی یاد دونون سنی و شیعہ کے نزدیک مشترک ہے
گذشتہ اکتوبر مین مین نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی جسمین دو سُنی اور دو شیعہ - دو ہندو
اور دو عیسائی ممبر تھے - مین نے اُسی مہینہ مین ایک رزولیوشن کے متعلق اُس
کمیٹی کی رپورٹ دیکھی ہے - مجھے اس پر بیحد افسوس ہے کہ ممبران کمیٹی مین ہمخیالی
و ہم جنسی نہین ہو سکی - لیکن مین نے اُنکی سفارشون پر خاص غور کیا ہے - اور مجھے
یقین ہے کہ دوران محرم مین جو احکامات صادر ہوے ہین منصفانہ تھے اور مین
ہر سُنی و شیعہ گروہ سے کہنا چاہتا ہون کہ وہ اپنی اپنی جماعتون کو یہ سُنا دین کہ ان
احکام کی پابندی لازمی ہے -

خاتمہ | اِس دربار مین ۴۸ ملین باشندگان صوبہ مین سے صرف معدودے چند جمع

ہین۔لیکن ہمین ہمیشہ انکا خیال رکھنا چاہیے۔ جن کی ہم نیابت کر رہے ہین۔
دولت خاندانی ہو یا خود پیدا کردہ منصب ملازمتی ہو یا موروثی۔ ہمیشہ اختیارات
ذمہ داریان اور طاقت اپنے ساتھ رکھتے ہین۔ اِسوقت کسانون کے لیے ضرورت
ہے کہ ہمیشہ اپنے پیشہ مین مصروف ہین۔ اب نوابی کی حالت نہین ہے۔ بلکہ زمین
وآسمان کا فرق ہے۔ مین اسوقت سب سے زیادہ مُسن ۸۸ برس والے بوڑھے تعلقہ دار
ٹھاکر جواہر سنگھ کی چٹھی سے جو آپنے مجھے اعلان شاہنشاہ قیصر ہند سُنکر لکھی ہے۔
آپکو سناتا ہون۔ آپ لکھتے ہین کہ۔

مین قدرتی فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ مین وہ زمانہ دیکھے ہوے ہون۔
جب کہ اِس ملک مین سابق کی بے امنی اور طائف الملوکی کا دور دورہ تھا۔ اور
موجودہ زمانہ کا امن و امان بھی میری نظرون کے آگے ہے۔ اور سوا اُن لوگون کے
جنمین حرارت زیادہ اور خون جنکا بہت گرم۔ سب اسکا اقرار کرینگے کہ انگریزی کے
یہ پچاس سال ایسے گذرے ہین جنکی نظیر تاریخ عالم کی کسی سلطنت مین نہین ملسکتی۔
مین یقین کرتا ہون کہ برٹش سلطنت کا جیسا جیسا زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ رعایا
خوشحال ہوتی جاتی ہے۔ اور مجھے پوری طرح معلوم ہے کہ زراعت پیشہ طبقہ اب
پہلے سے زیادہ مادی ترقیان کر رہا ہے۔ اور اپنی حفاظت اور بہتری کا سامان
اپنے پاس رکھتا ہے۔ اور اُنھین اسکا اعتبار ہے کہ گورنمنٹ اُنکی مدد کر رہی ہے۔
اور وہ گورنمنٹ اور تعلقہ دارون کی امداد کو قدر کی نگاہون سے دیکھتے ہین۔ یہ
ہمارا فرض ہونا چاہیے کہ ہم پر بھروسا کرنے والے کسی طرح ہماری بے پروائیون سے
نقصان نہ اُٹھائین۔ اے تعلقہ دار صاحبان و افسران صوبہ اودھ مین امید کرتا

ہون کہ آپ پر جس کام کا انحصار و دار و مدار ہے۔ اُن پر توجہ اور غور سے کام کرینگے یعنی رعایاے اودھ کی بہبود کا خیال آپکے مقدم آپکے اور فرائض سے ہوگا۔

آگرہ کے دربار مین ہز آنر کی تقریر

۱۳ فروری ۱۹۰۹؁ کو ہز آنر بالقابہ نے قسمت آگرہ کے صدر مقام پر جو دربار منعقد فرمایا۔ وہ بہت عالیشان تھا۔ اُسمین ہز آنر نے ذیل کی تقریر سے دربار کو خطاب کیا تھا

راجگان و درباریان آگرہ!

اس دربار مین آپ سے ملنے کی مجھے بہت مسرت ہے۔ اس لیے کہ عام فوائد پر آپ سے کچھ باتین کرنی ہین۔

ترمیم حدود کمشنری

پہلی بات خاص دلچسپی کی حدود کمشنری مین ترمیم ہے حال ہی مین عام رائے اِس مسئلہ کے متعلق طلب کی گئی تھی۔ کہ آیا بندیلکھنڈ مین ایک علیحدہ کمشنری قائم کیجائے۔

میری دانست مین اِس سے سب متفق ہون گے کہ بندیلکھنڈ ایک ایسی جگہ ہے۔ جہان بغیر ایک خاص کمشنری کے کام نہین چل سکتا۔ لیکن اِس کمشنری کے قائم کیے جانے سے سرحدی کمشنریون کے حدود مین بہت کچھ ترمیم کرنی ہوگی۔ بندیلکھنڈ کے نکل جانے کے بعد قسمت الہ آباد مین اتنے اضلاع باقی نہ رہ جائین گے۔ کہ ایک کمشنری کے لیے وہ کافی ہون۔ اسکے علاوہ کمشنری میرٹھ کے لیے کام بہت ہے۔ اِسی بنا پر گذشتہ اکتوبر مین پبلک کے سامنے

یہ ترمیم پیش کی گئی تھی - کہ ضلاع فرخ آباد - اٹاوہ کمشنری الہ آباد مین - اور ضلع علی گڈھ کمشنری آگرہ مین شامل کر دیئے جائین -

اِس ترمیم سے ہر کمشنری مین بجاے چھ کے پانچ ضلعے رہجائینگے - جو کہ انتظامی پہلو سے ہر حال مین مفید ثابت ہوگا - اِس ترمیم سے بندیلکھنڈ والون کو جہان ہر طرح کا آرام ہوگا - وہان دوسرے اضلاع منتقل شدہ کے باشندون کو بھی کوئی خاص دقت نہ ہوگی - فرخ آباد اور اٹاوہ اگرچہ دور ہین - تاہم ریلوے نے اُنھین بہت قریب کر دیا ہے - لیکن علیگڈھ والے اس ترمیم سے خوش ہونگے - کیونکہ گورنمنٹ پر ایسا ظاہر کیا گیا ہے - مگر یہ اسکیم ابھی صرف عوام کی راے لینے کے لیے ظاہر کی گئی ہے - اس تجویز کے چھپنے سے یہ منشا نہین ہے کہ لوکل گورنمنٹ ضرور بالضرور اسے حکام بالادست تک بھیجکر اس کے نفاذ کی سفارش کرے گی -

بڑے تعلقدارون کی حفاظت جائداد کا قانون

مین نے حال ہی مین دربار لکھنؤ مین بیان کیا تھا کہ گورنمنٹ کا یہ منشا ہے کہ تعلقداران اودھ کی حفاظت کرے - اور اُنکی جائداد ضایع نہ ہونے دے - مجھے اِسکا اطمینان دلانے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی کہ گورنمنٹ صوبۂ آگرہ کے اعلی خاندانون کی حفاظت کے لیے مثل اودھ کے طیار ہے - آپ لوگون کو یاد ہوگا کہ لارڈ مکڈانلڈ کے زمانہ مین اودھ اسٹیٹس ایکٹ پاس ہوا تھا - جسکی ضرورت تعلقہ دارون نے بوساطت برٹش انڈین ایسوسی ایشن سر چارلس کراسٹویٹ لفٹنٹ گورنر صوبۂ آگرہ کو ۱۹۹۴ء مین دکھائی تھی -

اِس قانون کا منشا یہ ہے کہ تعلقہ دارون کی جائداد محفوظ رہے - اور کم از کم

کچھ جائداد کا حصہ ہر حالت مین اُنکے پاس رہے۔

اکتوبر ١٩٠٦ء مین زمینداران ایسو-سی-ایشن صوبۂ آگرہ نے ایک
ایڈریس سر جمیس لاٹوش کی خدمت مین علیگڈھ پیش کیا تھا - اِس ایڈریس مین بیان
کیا گیا تھا - کہ تقسیم و تفریق کی غیر محدود قوتون نے بہت سے پُرانے خاندانون کو تباہ کردیا
جس سے نہ صرف پرانے صاحب شوکت وسطوت خاندانون کا اثر نیست و نابود ہوا
بلکہ ان خاندانون کے غریب افراد یہان تک سمجھ بیٹھے کہ گورنمنٹ ہی ہماری تباہی کا
باعث ہے - اور یہ خواہش ظاہر کیگئی تھی کہ -

(١) جائداد موروثی ناقابل انتقال سمجھی جائے -

(٢) یہان بھی اودھ کے قانون تعلقہ داری کے اصول پر خاندانی جائداد کی
تقسیم و تفریق ناجائز ٹھہرائی جائے - اور

خیر - اس واقعہ کو چند برس گذر گئے - یہان تک کہ اپریل ١٩١٠ء مین نواب
تاج الدولہ سر فیاض علی خان نے لیجسلیٹو کونسل لفٹنٹ گورنر صوبۂ متحدہ کے
اس مین یہ ثابت کیا - کہ زمینداران صوبۂ آگرہ بھی اُس قانون کے مستحق ہین جو
ال اودھ مین ہے - اِس سے پہلے لارڈ مکڈانلڈ نے اِس قانون کی ضرورت
اعتراف کیا تھا - اور سر جمیس لاٹوش نے بھی اسکے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے
ایک واقعی عذر پیش کیا تھا کہ چونکہ گورنمنٹ کے سامنے کوئی مکمل اسکیم پیش نہین کیگئی
اور نہ زمینداریون اور ریاستون کی فہرست دی گئی ہے - اِس لیے ضرورت ہے
کہ ممبران زمیندار ایسو-سی-ایشن صوبۂ آگرہ پہلے ایک فہرست اس کے متعلق
طیار کرین - لیکن ہر خاندان کے مختلف رسم و رواج کا بھی خیال رکھین -

سر جیمس لاٹوش نے یہ بھی فرمایا کہ اِس قانون کے نفاذ کے پہلے ہمین دیکھنا چاہیے کہ آیا یہ قانون شرع محمدی اور دھرم شاستر کے خلاف تو نہین ہے۔ جنکا نفاذ اِس صوبے مین ہے۔ غرض انھین سب باتون کا خیال کرتے ہوے سر جیمس لاٹوش نے یہ دیکھکر کہ اِس قانون کے نفاذ مین دیر ہوگی۔ صرف اتنا وعدہ کیا کہ مین اسے اپنے جانشین کے لیے چھوڑ جاتا ہون۔ اِسے ڈھائی برس گذر گئے اور پھر گورنمنٹ مین کوئی عرضداشت پیش نہین ہوئی۔ مین جانتا ہون کہ اس وقت اسکی خواہش پھر کیجارہی ہے۔ اور مین آپ سے متقاضی ہون کہ اسمین دیر نہ کیجیے۔ مین بذاتہ اسکا خواہشمند ہون کہ زمینداران صوبہ آگرہ تباہی سے بچین۔ اِس طبقہ کی سلامتی اور طاقتور رہنے پر بہت کچھ امن وامان کی امید ہے اور گورنمنٹ کو حکومت مین آسانیان ہین۔ اسکے علاوہ یہ طبقہ خود اُس ملک کے لیے مفید ہے جسمین یہ موجود ہے۔

قحط اور وسائل آبرسانی مجھے افسوس ہے کہ قسمت آگرہ مین ان دو برسون مین جب سے مین لفٹننٹ گورنر ہون رعایا خوشحال نہین ہے۔ یہ درست ہے کہ فصل خریف سنہ ۱۹۰۶ء اور فصل ربیع سنہ ۱۹۰۷ء یہان اچھی ہوئی۔ پھر بھی یہ کمشنری اُس مصیبت سے نہ بچ سکی۔ جو عموماً کل اضلاع مین بوجہ نہ ہونے فصل خریف سنہ ۱۹۰۷ء کے پڑی تھی۔ لیکن خوش قسمتی سے نہ تو دوسرے اضلاع کی سی یہان سختی تھی اور نہ سنہ ۱۸۹۷ء کی سی زیادتی قحط۔ جب کہ تعداد امداد گیارہ ملین تک پہنچ گئی تھی۔ اور بڑی سی بڑی تعداد امداد وقتی ۱۹۰۰۰ تھی۔ حالانکہ سنہ ۱۹۰۸ء مین صرف ۸ ۳/۴ ملین مجموعی تعداد۔ اور وقتی تعداد ۷۵۰۰ تھی۔

اِس کمشنری مین کمزور اضلاع جہان قحط کا اثر زیادہ پڑ سکتا ہے۔ آگرہ۔

متھرا- اور کچھ حصہ ضلع اٹاوہ کا ملے - بقیہ تین اضلاع مین کنوئین اور نہرون کی بدولت
آب رسانی کا سامان کافی ہے - اور اس سے قحط کا اثر بھی زیادہ نہ تھا- فی الحال آگرہ
اور متھرا مین کوشش کی گئی ہے - کہ ان اضلاع کی حالت درست ہو - فتحپور سکری
کی نہر ۲۰ ا میل اور بڑھائی گئی ہے - جو طیاری پر ۴۴۰۰۰ - ایکڑ کی سالانہ آبپاشی کرے گی -
اب تک اس سے فصل ربیع کو فائدہ ہوتا تھا - اور ۱۶ ہزار ایکڑ مین پہونچتا رہا ہے - اسکے
علاوہ ہاترس کی شاخ کو اپر گینجز کینل (بالائی نہر گنگ) سے ملانے کی تجویز فی الحال افسران
بالادست کی خدمت مین ملاحظہ اور منظوری کے لیے بھیجی گئی ہے - یہ شاخ ۲۲۵ میل
طویل ہو گی - اور یہ تجویز ہے کہ اس سے ایک لاکھ نو ہزار ایکڑ آراضی سیراب کیجا سکے -
اور اسمین سے ۶۵۰۰۰ - ایکڑ قسمت آگرہ مین ہے - منجملہ اُسکے چار چھوٹی شاخین اور
نکالی جائینگی جو ۸۳ میل تک جائین گی - اور اضلاع آگرہ و متھرا ۴۰۰۰۰ ایکڑ زمین کو
نفع پہونچائین گی - یہ بھی خیال تھا کہ تحصیل خیرگڈھ ضلع آگرہ تالاب سے آب رسانی مین
مدد لیجائے لیکن اسکے متعلق مسٹر نمید رسول قائم مقام چیف انجنیر محکمہ نہر کی رپورٹ
امید افزا نہین ہے -

اس وقت بڑے سے بڑا مسئلہ غور طلب یہ ہے کہ کسی طرح اندرونی سطح زمین
مین اصلاح اور ترقی کی صورت نکالی جائے - کیونکہ اس قطعہ مین بہت سے پکے کنوئین
ہین - جو یون معمولی زمانون مین تو اچھی طرح کام دیتے ہین - لیکن خشک سالی مین بالکل
خشک ہو جاتے ہین - اِس قطعہ کے اندرونی سوتے صرف اسی قطعہ کے جمع شدہ
آب باران سے بنتے ہین - کیونکہ اسکے تین طرف ریگستانی پہاڑیان ہین - وادی کی
زمین مجوف ہے - اور سطحی نشیب بہت ہے - اور قدرتی چشمہائے آبپاشی اتنے گہرے

ہین۔ کہ بالوئی وادی اندرونی سطح آب مانسون کے اختتام کے چند ہی ہفتے بعد
۱۲ سے ۱۵ فٹ تک اور نیچے چلی جاتی ہے۔

اخراجات قحط مین علاوہ خاص خاص اخراجات کے گورنمنٹ زمیندارون اور زراعت پیشیون کی بھی امداد کرتی ہے تاکہ وہ مصیبت کے دن گذار سکین چنانچہ ۹½ لاکھ کے قریب صرف آگرہ اور متھرا مین لگان سرکاری واگذاشت ہوئی۔ اور کوئی ۸½ لاکھ اضلاع اٹاوہ۔ آگرہ اور متھرا مین ملتوی رہی۔ اور خرید آلات و مویشی اور آبپاشی فصل ربیع و خریف ۱۹۰۸ء کے لیے تقریباً ۳۱ لاکھ روپیہ قرض دیا گیا۔ لیکن اب بجز متھرا کے چند پرگنون کے اور کہین قحط کا اثر نہین ہے۔ اور گو کہ اس سال بھی اچھی بارش نہین ہوئی۔ لیکن امید ہے کہ فصل ربیع اچھی ہوگی۔ اور غالباً آیندہ چلکر پھر سرسبزی و شادابی نمایان ہو۔

پلیگ | قحط کے ذکر کے ساتھ اُس وبا کا بھی خیال آجاتا ہے جس نے بدقسمتی سے آپ لوگون کو نہایت استحکام سے گھیر رکھا ہے۔ ۱۹۰۱ء سے اس قسمت کے مغربی حصے مین پلیگ سختی سے نمودار ہوا۔ اور اول اول اضلاع آگرہ و اٹاوہ تک محدود رہا۔ ۱۹۰۴ء مین اموات طاعون ۲۰ ہزار اور ۱۹۰۵ء مین ایک لاکھ پانچ ہزار تک پہونچ گئے۔ صرف متھرا مین فی میل ۶۲ آدمی مرے۔ اور مجموعی تعداد ۸۰ ہزار تھی۔ آگرہ کا کل صوبے مین چوتھا نمبر خراب اضلاع مین تھا۔ اور ۱۹۱ آدمی فی میل کے حساب سے مرے۔ ۱۹۰۶ء مین تعداد تین ہزار کسر سے زائد تھی لیکن ۱۹۰۷ء مین ۲۷ ہزار ہوگئی۔ مگر ۱۹۰۸ء مین ۵۶۰۰ رہ گئی۔ اسوقت بھی ہر ضلع مین کچھ نہ کچھ اسکا اثر ہے۔ لیکن اکثر صورتون مین حکام مقامی کو اطلاع دیگئی ہوتی

تو غالباً اسکا اثر رک جاتا۔

اس طاعون مین قابل غور بات یہ ہے کہ شہر آگرہ کل آباد شہرون کے برخلاف محفوظ رہا ہے۔ یہان ۱۹۰۲ء سے لیکر ۱۹۰۹ء تک چارسو اموات سے زیادہ نہین ہوے بہرحال موجودہ حالت امید افزا ہے۔ اور اس اٹھارہ ماہ کی کمی پر نظر ڈالتے ہوے یہ نظر آتا ہے کہ اسکا اثر گھٹ رہا ہے۔ لیکن میری دانست مین اسکی کمی اور تنزل کا خیال کر کے اسکے دفعیہ کا خیال چھوڑ نہ دینا چاہیے بلکہ ہر جگہ مقامی حکام اور دانشمند اور لائق غیر سرکاری ممبرون کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ ہر ممکن صورت سے ایسی بات رائج کرنے کی کوشش کرین جس سے پلیگ کے دفعیہ کی امید ہو سکے۔

ملیریا | اس صوبہ مین خصوصاً اسکے مغربی حصص مین ایک فصلی بیماری ملیریا طاعون سے بھی سخت ثابت ہی رہی ہے۔ اسکا اثر قسمت آگرہ پر سخت تھا۔

جنوری سے اگست تک کے مہینون مین جبکہ کل ضلاع مین قحط کا کام جاری تھا۔ گذشتہ چار مہینون مین اس بیماری سے ۲ لاکھ ۱۸ ہزار جانین تلف ہوئین یعنی آخری ۴ ماہ مین بقیہ سال سے ۶۳ فی صدی تعداد اموات زیادہ تھی۔ ضلع آگرہ مین ستمبر سے دسمبر تک پچاس ہزار اموات۔ اور متھرا مین ۴۱ ہزار اموات تھے لیکن آبادی کا لحاظ کرتے ہوے متھرا مین زیادہ سختی اور زور تھا۔ جہان کہ یوروپین اور ہندوستانی یکسان اسمین مبتلا ہوے۔ متھرا مین قحط بھی سخت تھا۔ لیکن زمانہ قحط مین تعداد اموات ۱۸ ہزار تھی۔ جو اُس تعداد کی نصف تھی جو کہ بقیہ چار ماہ مین ہوئی۔

اس بیماری مین زیادہ تکلیف دہ بات یہ تھی کہ بچون پر اسکا خاص اثر رہا۔ گورنمنٹ کو اسکے دفعیہ کی فکر مین بھی بہت دقتین واقع ہوئین۔ کیونکہ یہ عارضہ روز افزون اور

عالمگیر تھا۔ اور اسقدر جلد بڑھا کہ تقسیم کونین کافی نہ ہو سکی۔ یہان تک کہ خود تقسیم کنندہ اسمین مبتلا ہو گئے۔ اِس بات کے جاننے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ملیریا کے اسباب کیا ہین لیکن ابتک خاطر خواہ ترقی نہین ہوئی۔ البتہ کونین سے تسکین ہوتی ہے۔ مگر عوام جلد اِس بلا سے نجات پاکر سنبھل گئے۔ یہ بات بھی تشفی بخش ہے کہ لوگون نے اِس مصیبت کو صبر سے برداشت کیا اور اگرچہ اسکا اثر سخت تھا لیکن سب مریضون پر اسکا کوئی دیرپا اثر نہین رہا۔

ابتدائی تعلیم فی الحال جو معاملات گورنمنٹ کے پیش نظر ہین۔ اُنمین تعلیم سے زیادہ کوئی اہم مسئلہ نہین۔ اِس لیے مین کچھ اپنی کمشنری کی تعلیم پر کہنا چاہتا ہون۔ ابتدائی تعلیم سر دست میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے متعلق ہے۔ اور یہ کمشنری صوبہ کی دوسری کمشنریون سے ابتدائی مدارس اور اوسطاً حاضری طلبا کا خیال کرتے ہوئے کسی طرح پیچھے نہین ہے۔ لیکن چونکہ اِس صوبہ کے ہر دس دیہات کے ساتھ ایک مدرسہ ہے پس باین لحاظ ابتدائی تعلیم مین ابھی تک افسوسناک کمی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایسا کافی سرمایہ نہین ہے کہ تعلیم مین لگا سکے لیکن مجھے امید ہے کہ وہ دیہاتی طلبا کی عمدہ تعلیم ابتدائی کا خیال کرینگے۔ اور دیہاتی مدرسون کی عمارات کا جنمین بہت کچھ کمی ہے۔ خاص خیال کرین گے۔ البتہ میونسپلٹیون کے اندر ابتدائی تعلیم کی بہت کمی ہے۔ خاص یہ شہر آگرہ دوسرے بڑے شہرون سے اس معاملہ مین پیچھے ہے۔ گذشتہ ۳۱ مارچ کو ورناکیولر اسکول کے ابتدائی درجون مین ۸۷۷ طلبا تھے۔ اور انگریزی اسکول مین ۱۸۵۵۔ اس تعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ ورناکیولر مدارس مین بہ نسبت سال ماسبق کے کمی ہے

یہ تعداد آگرہ کی میونسپلیٹی کا لحاظ کرتے ہوئے بہت کم ہے - اور مجھے امید ہے کہ اسپر خاص خیال کیا جائیگا - دوسری میونسپلٹیان بھی اس سے کچھ اچھی حالت مین نہین ہین - اور اسکی ضرورت ہے کہ ابتدائی تعلیم پر زیادہ خیال کیا جائے -

قسمت آگرہ مین دوسری بات ابتدائی تعلیم مین یہ ہے کہ تعلیمی معیار کم ہے جسکی کوئی وجہ سمجھ مین نہین آتی - سوائے اسکے کہ جانچ اور معائنہ مین اسکا خاص خیال نہین کیا جاتا - مجھے امید ہے کہ رائے بہادر گیا نندرناتھ صاحب چکرورتی انسپکٹر مدارس متعینہ آگرہ اس کا خیال کرین گے - اور اپنے ذاتی تجربات اور قابلیتون کو صرف فرماکر اسکے دور کرنے کی کوشش کرین گے -

تعلیم نسوان | اس کمشنری مین مثل دوسری قسمتون کے تعلیم نسوان مین بہت کم ترقی ہوئی ہے - بہت سی باتین اسکی ترقی مین ہارج بھی ہین جنمین سب سے زیادہ وجہ یہ ہے کہ معلمہ اچھی نہین ملتی ہین - لیکن مجھے امید ہے کہ گورمنٹ کے حسب منشا جو کمیٹی اسکی ترقیون کے لیے مستعد ہوئی ہے وہ ایسی کوشش کرے گی - کہ جو مشکلات مانع ترقی ہین دور ہوجائین -

گذشتہ سال کے فینانشیل اسٹمنٹ پر بحث کرتے ہوے مین نے کہا تھا - کہ گورمنٹ ہرطرح تعلیم نسوان کی مدد کے لیے طیار ہے - لیکن ضرورت ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اور عوام اس پر خیال کرین - اور اسکا آغاز کرین - مجھے افسوس ہے کہ اس قسمت کے دو ضلاع فرخ آباد و اٹاوہ مین کمیٹیان قائم کی گئی ہین - اور بقیہ اضلاع مین کمیٹیان قائم ہونے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عوام کو اس سے دلچسپی

نہین - اور نہین چاہتے کہ گورنمنٹ آئین کوئی حصہ لے -

سکنڈری یا تعلیم متوسط اس بات کی عام شکایت ہو رہی ہے کہ سکنڈری مدرسے بہت بھر گئے ہین - گورنمنٹ کی اسکے متعلق یہ پالیسی ہے کہ ہر ضلع مین ایک مدرسہ مثل نمونے کے قائم کرے - جسکی طرز پر عوام ذاتی کوششون مین اور ذریعون سے سکنڈری مدرسے کھولین - اور اگر یہ مدرسے تعلیمی معیار مین پورے ہون تو گورنمنٹ بھی اُنکی امداد کرے - چونکہ اسوقت خصوصاً اس صوبہ مین متوسط تعلیم کے لیے بڑی کوششین ہین - اس لیے اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ ایسے مدرسے نہ جاری رہین - طلبا کی تعلیمی حالت درست نہ ہو سکے - اور صنعتی تعلیم دینے والون اور دیگر تعلیمی رواج کی خاص کمی نہو - اور گورنمنٹ کبھی اُن مدرسون کو مدد نہین دیسکتی جنمین ان باتون کا خیال نہ رکھا جائے - اسکے ساتھ ہی یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جن مدرسون مین تعلیم قواعد کے مطابق نہین ہے - وہان کے طلبا اسکول لیونگ مین شریک نہین ہو سکتے -

اس وقت بڑی ضرورت اسکی ہے کہ سائنس کی تعلیم کا خاص خیال کیا جائے - اس قسمت مین کئی انگریزی مدرسے ہین - جنمین سائنس کی تعلیم ہوتی ہے - لیکن کوئی بھی عمدہ تعلیم نہین دیتے اور تقریباً کل ایسے ہین - جہان زمانۂ موجودہ کے ضروریات کے موافق عمدہ تعلیم نہین دیجاتی - اور گورنمنٹ نے جو سائنس کے لیے منظور کیا ہے - وہ اتنا نہین ہے کہ کل مدرسون کے ضروریات کے لیے کافی ہو - بلکہ ضرورت ہے کہ آزاد قوم اپنی فیاضیون سے اس اہم کام مین گورنمنٹ کا ہاتھ بٹائے کہ سکولون کی حالت زمانۂ موجودہ کے ضروریات کے موافق درست ہوجائے -

کالج کی تعلیم

تقریباً ایک برس گذرے ہون گے کہ مین نے آگرہ کالج مین ایک ہوسٹل کھولا - اور موقع کو غنیمت سمجھکر مین نے اُس کالج سے خاص دلچسپی ظاہر کی - اُسوقت اسکول اور کالج کی علیحدگی کا مسئلہ درپیش تھا - اور گورنمنٹ کے اِس ارادے پر بہت کچھ بدگمانیان پھیل رہی تھین - یونیورسٹی کمیشن نے اسکول اور کالج کو نامناسب سمجھا ہے اور عہدہ داران یونیورسٹی بھی اسے اچھا نہین سمجھتے - یہ یہ اسکول اور کالج دونون کے لیے مضرت رسان اور اسکول کی تہذیب اور پابندیون کے لیے بہت نقصان دہ ہے - میرا اِس علیحدگی سے صرف یہ منشا تھا کہ اسکول اور کالج دونون اعلی مدارج پر پہونچ جائین - کالج کی ترقیون کے ضروریات نے میری توجہ کو خاص طور سے اپنی طرف رجوع کیا ہے - یونیورسٹی انسپکٹرون نے اپنے معائنہ مین اِس کالج مین پایا کہ لڑکے زیادہ ہین اور کمرے چھوٹے - پروفیسرونکی تعداد کم ہے اور کام زیادہ - اور ایک زائد پروفیسر علم اقتصاد کی سخت اور فوری ضرورت تھی -

منتظمان کالج کی یہ رائے کہ اسکول گورنمنٹ کے سپرد کر دیا جائے - قابل تعریف ہے - کیونکہ اسکی وجہ سے نہ صرف آگرہ کو ایک اعلی درجہ کا اسکول ملیگا - بلکہ یہ کالج الہ آباد یونیورسٹی کی خواہش علیحدگی مین پوری کردیگا - اس قسمت کی بڑی بدنامی ہے - اگر یہ کالج کسی طرح دوسرے کالجون سے پیچھے رہا - لیکن اسکول کو گورنمنٹ کے حوالے کرنے کے لیے اُنھین عدالت ضلع مین ایک درخواست دینا ہوگی اور حکم لینا ہوگا - اور گو کہ اسکول کے نکل جانے کے بعد ٹرسٹیان کالج کو کالج مین ترقی دینے کا موقع اور ذریعہ ہاتھ آئیگا - لیکن جب تک کہ عدالت

ضلع سے اجازت نہ بلجائے انھین مالی دقیتین پیش آئینگی۔ مگر مجھے امید ہے کہ مین چند روزہ امداد دیسکون گا۔

اسوقت کالج مین ایک درجہ تعلیم قانون کے لیے بھی ہے۔ جس مین چالیس لڑکے ہین اور ایک پروفیسر تعلیم دیتا ہے۔ لیکن الہ آباد مین گورنمنٹ نے ایک قانونی کالج اس بنیاد پر کھولا ہے۔ کہ تعلیم قانون صدر مقام پر دیجاے۔ اور مختلف کالجون مین جو تعلیم قانون کے ناکافی طریقے رائج کیے ہین بند کر دیے جائین۔ اس لیے مجھے امید ہے کہ ٹرسٹی صاحبان بہت جلد اسکے بند کرنے کا خیال کرینگے۔ اور اس بات کو ذہن نشین رکھین گے کہ الہ آباد مین نہایت عمدہ اصول سے تعلیم قانون دیجائیگی۔

میرے سامنے یہ تحریک پیش کیگئی ہے کہ اگر کالج مین ایک پروفیسر بیالوجی کا مقرر کیا جائے۔ گو کہ مین خود بھی اسکا موید ہون کہ سائنس کی تعلیم عام ہو۔ لیکن میرا یہ بھی خیال ہے کہ پہلے یہ دیکھا جائے کہ جن علوم کی تعلیم دیجاتی ہے وہ ابھی مکمل طریقہ پر ہے یا نہین۔

لیکن کئی اور بھی وجوہات جنکے بدولت مین نہین چاہتا۔ کہ اگر کالج مین بیالوجی کا پروفیسر رہے۔ جب تک کہ کالجیٹ اسکول یہان رہیگا۔ کافی کمرے بیالوجی اور اُسکے سامان و لیبوریٹری کے لیے مل نہین سکتے۔ علاوہ برین یہان سے چند قدمون پر سینٹ جان کالج ہے۔ جہان ڈاکٹر ہنٹلے بیالوجی کے قابل پروفیسر موجود ہین۔ میری راے مین یہ مناسب ہے کہ قریبی کالج مختلف مضامین کی تعلیم دین۔ اور اُس مضمون کی تعلیم نہ دین جسکی ممتاز تعلیم دوسرے قریبی کالج مین ہے۔

سینٹ کالج کی ترقی جب سے کہ ریورنڈ مسٹر ہابھار نوبٹ پرنسپل ہین بہت

کچھ قابل تعریف ہے - یہان کا تعلیمی اسٹاف قسم دوم کے کالجون کے مقابل ہے -
ذمہ داران کالج نے بیالوجی مین خاص ترقی کی ہے - اور دوسرے علوم فلسفہ جدید
کی ترقی مین نمایان کوشش کر رہے ہین اور مجھے امید ہے کہ اس مقصد کے لیے مین
صوبہ کی آمدنی سے کچھ مدد دیسکون گا - عملی تعلیم مین بھی یہان نمایان ترقی دکھلائی جارہی
ہے - مجھے خوشی ہے کہ اس کالج نے گورنمنٹ کے عطیے اور امداد کو اچھی طرح خرچ کیا ہے
لیکن طلبا کی روز افزون زیادتی سے جگہ ناکافی ہے - اور اس بات کی خوشی ہے
کہ کالج کے لیے ایک نئی عمارت بننے کا نمونہ طیار ہے - جس سے کالج اور سکول
الگ الگ ہوجائینگے - ان دونون کی علیحدگی ضروری ہے - اور مسٹر ہابتھار ہیڈ
کی اس معاملہ مین جو کچھ امداد کیجائے کم ہے - کالج کی اس نئی رپورٹ کے لیے زیادہ
اہنین کی ضرورت ہوگی - اور مجھے افسوس ہوگا - اگر کالج کی موجودہ زمین جو طلبا کی
تفریح کے لیے چھوٹی ہوئی ہے - اس مصرف مین لائی گئی -

طبی تعلیم

ایک تعلیم یہان خاص ہے - جسکے لیے آگرہ صوبے بھر مین ممتاز ہے -
یہان ایک مڈیکل اسکول ہے - جو ۱۸۵۵ء مین کھولا یا گیا تھا - دوران غدر مین
مین بھی اسکول جاری تھا - فی الحال یہان ۲۷۰ لڑکے اور ۶۸ لڑکیان تعلیم پاتی ہین -
یہ مدرسہ چھپن برس ہوئے ٹامسن کے ساتھ اس صوبے کے ایک مشہور لفٹننٹ
گورنر کی یادگار مین کھولا گیا تھا - علاوہ ان دو مقامون کے جنمین سے ایک کے متعلق
بورڈنگ ہاوس بھی ہے - کئی عمارتین یہان ڈفرن فنڈ کے زیر انتظام جو کسی حالت
مین ہندوستان کی دوسری عمارتون سے کمتر درجہ پر نہین ہین - یہان زنانہ اسپتال
بہت عمدہ ہے - اور عورتون کی تعلیم کے لیے اسپتال کھولا گیا ہے ان

سب عمارتون مین ۸ ½ لاکھ کا خرچ ہوا ہے۔ یہ ہاسپٹل اور اسکول بوجہ صوبہ مین ہونے کے کل صوبہ کا سمجھا جاتا ہے۔ اور لوکل گورنمنٹ بوقت ضرورت امداد کے لیے طیار رہے۔

آگرہ میونسپلٹی

اب مجھے چند باتین آگرہ میونسپلٹی کی مالی حالت پر بیان کرنی ہین جسکی حالت اطمینان بخش نہین ہے۔ اور مجبوراً مجھے گورنمنٹ مین یہ رپورٹ کرنی پڑی ہے۔ کہ قرضہ شہر کی وصولی کچھ دنون کے لیے ملتوی کردیجاے۔ لیکن یہ حالت ہمیشہ نہین رہیگی۔ اور آپکا شہر تجارتی معاملات مین ترقی کرجائیگا۔ کیونکہ اب آپکے یہان ایک صدر مال گودام ہے۔ اور کلکتہ بمبئی اور شمالی ہندوستان سے ریلوے لین سے سیدھا راستہ ہوگیا ہے اور کیون نہ اب میونسپلٹی کی بہبود کی امید کیجاے۔ اب تک چنگی خاص ذریعہ آمدنی تھا۔ اور اب ایک کمیٹی اسکے متعلق تجاویز سوچنے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ آگرہ مین جتنی آمدنی چنگی سے ہوتی ہے اسکا ⅘ حصہ واپس ہوجاتا ہے۔ کیونکہ بہت سی چیزین باہر فروخت کے لیے بھیجی جاتی ہین۔

آگرہ دیوان تجارت نے میرے پاس ایک یادداشت اس سال چنگی کے متعلق بھیجی ہے۔ اس یادداشت مین بہت سی غلط باتین دکھائی گئی ہین۔ اور بہت سی شکایتین جو میونسپل بورڈ کی کیگئی ہین غلط نکلی ہین۔ لیکن اس یادداشت مین کچھ اس قسم کے ٹیکس کا بھی ذکر ہے جس سے مجھے ہمدردی ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اکثر مقامون پر چنگی کی وجہ سے خاص رکاوٹ تجارتی کاروبار مین ہوتی ہے۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ میونسپلٹی کے ادنی ملازمین

وقت اور موقع کی تلاش رکھتے ہین کہ ناجائز رقوم وصول کرین مجھے سوپرنٹنڈنٹ کمیٹی سے جو کہ اسوقت یہان تشریف رکھتے ہین - یہ پتہ چلا ہے کہ یہ سب باتین پایۂ ثبوت کو پہونچگئی ہین - لیکن دقت یہ ہے کہ چنگی کی طرح دوسرا ٹیکس کوئی نظر نہین آتا - اور چنگی مین جو آسانیان ہین وہ بھی ظاہر ہین - اور یہ بھی ظاہر من الشمس ہے - کہ استعمال کنندہ اشیاء کو (یعنی خریدار کو) اپنے جیب خاص سے یہ ٹیکس ادا کرنا نہین ہوتا - مجھے امید ہے کہ عوام اسکا خیال کرین گے - کہ یہ فائدے بڑی مشکلون سے حاصل ہوتے ہین - اور چنگی سے بہتر محاصل کے متعلق غور کرین گے -

تاج محل | ہز مجسٹی ملک معظم کی آمد کے وقت سے اس بات کا خاص خیال کیا جا رہا ہے - کہ زمانہ گذشتہ کے آثار قدیمہ جو آگرہ - فتحپور سیکری اور سکندرہ مین ہین - محفوظ رکھے جائین - یہ خیال خود بادشاہ عالیجاہ کا تھا - اور اسکا پہلا اثر قلعہ کے اس کتبہ سے ظاہر ہے - جو لارڈ لٹن نے آج ۳۰ برس پہلے لکھا تھا - اور جسمین اسکا اعادہ ہے کہ سرجان اسٹریچی نے تاج محل اور دوسری عمارتون کی حفاظت کی کوشش کی ہے -

آثار قدیمہ کے تحفظ اور نگرانی مین لارڈ کرزن سے زیادہ کوئی سرگرم نہ تھا - اور آپکے آخری کامون سے ظاہر ہے کہ یہ دلچسپی کسی طرح کم نہین ہوئی تھی - آپنے ایک قیمتی لیمپ ہدیہ کیا ہے کہ ممتاز محل اور شاہجہان خلد مکان کے مقبرون پر لٹکایا جائے - اور یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے - کہ میری آگرہ کی اس آمد مین لیمپ اپنی جگہ پر لٹکایا جائے -

میری دانست مین سلطنت کا فرض یہ ہے کہ صرف آگرہ کی عمارتون کا خیال نہ کرے بلکہ اُن سب آثارات قدیمہ کو ملحوظ خاطر رکھے جو ملک کے دوسرے حصہ مین ہین۔

برٹش انڈیا کے شہرون مین آگرہ کا خاص درجہ ہے۔ یہان جدھر نگاہ ڈالیے۔ شاہان مغل کے زمانۂ اقبال کے آثار نمایان ہین۔ یہ ریاستہاے راجپوتانہ کی سرحد پر ہے۔ جہان کہ مغل بادشاہون کے زمانہ مین اُسکے بعد پنڈارے اور مرہٹہ کے وقتون مین بھی آزادی رہی ہے۔ اب بھی بہت سے سرداران راجپوتانہ او وسط ہندیہان قیام پذیر رہتے ہین۔ ہمارا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس مشہور شہر کو ہر طرح درست اور خوشحال بنائین تاکہ دیسی حکمرانون کے لیے ایک مثال قائم ہوجائے۔ اور مسافران مشرق و مغرب پر جو کہ یہان بغرض سیر و تفریح آتے رہتے ہین واضح ہوجائے کہ گورنمنٹ ہر طرح آثار قدیمہ کو قائم رکھنے کی فکر کرتی ہے اور آیندہ نسلون کے لیے ایک عمدہ سبق چھوڑتی ہے۔

اول اول جب مین آگرے آیا ہون۔ جسے آج تیس برس ہوے عمارات قدیمہ کی مرمت اور حفاظت کا کام شروع ہوچکا تھا۔ اور میرے قیام ہی کے زمانہ مین خاص ترقی ہوچکی تھی۔ لیکن آگرہ کی اصلی ترقی کا خیال لارڈ مکڈانلڈ کے زمانہ لفٹننٹ گورنری تک نہین شروع ہوا۔ مکڈانلڈ پارک جو اُس مقام پر ہے جہان کہ تاج اور قلعہ کے درمیان پانی رہا کرتا تھا۔ آپکی محنت اور خیال کا خاص ثبوت ہے درستی اور تعمیر کا کام سرجیمس لاٹوش کے عہد حکومت مین بھی جاری رہا۔ اور مین بھی حتی الوسع اسمین مدد دون گا۔ لیکن سچ یہ ہے کہ جتنا مین کرون گا اُس سے

بھی زیادہ کرنا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اسوقت ایک سڑک بنائی جائے۔ اور ملکہ آنلڈ پارک کو وسعت دینے کی کوشش کر رہے ہین۔ لیکن اس اہم کام مین ترقی قدرتاً جلد نہین ہو سکتی۔ اور غالباً میرا یہ خیال میرے سامنے مکمل نہین ہوگا کہ یہ پارک قلعہ سے مال روڈ تک بڑھا دیا جائے۔ البتہ مجھے امید ہے کہ پیپل پارک سول لائن اور شہر کے درمیان مین میرے سامنے بنجائیگا۔

بیشک ایک دن یہ سب ترقیان مکمل ہو جائینگی۔ مجھے امید ہے کہ اعلیٰ گورنمنٹ اس خیال سے مدد کریگی۔ کہ آگرہ اس صوبہ مین ممتاز درجہ رکھتا ہے۔ لیکن مجھے اسکی اطلاع دی گئی ہے کہ اسکے متعلق کل اخراجات صرف صوبے کے خزانے سے دیے جا سکتے ہین۔ ہمین اپنی نازک مالی حالت کا خیال کرتے ہوے ان کامون مین قدم رکھنا چاہیے۔ اور قدم رکھتے ہوے یہ ذہن نشین رکھنا چاہیے۔ کہ ہماری مالی پستیان ہمین زیادہ قدم بڑھانے نہ دین گی۔

لارڈ کرزن نے ایک پرائوٹ چٹھی مین تاج کے عطیہ لیمپ کا ذکر کرتے ہوے یون لکھا ہے۔

"آگرہ اکتنے تاریخی وقعات تجھے دیکھکر یاد آ جاتے ہین۔ گرم دن تھکانے والی سیر و تفریح اور سرگرم تجسس اُس حُسن غیر فانی منظر کے حُسن متانت اور سکوت کے سامنے کچھ بھی نہین ہین"

جو کچھ لارڈ کرزن نے لکھا ہے اُسکا خاص اثر مجھ پر بھی ہے خود یہان میری زندگی چہار سالہ خدمات کے ساتھ شروع ہوئی۔ ایک نوجوان کے لیے ہندوستان مین اس سرزمین سے زیادہ کہین جوش اور خیال ترقی پذیر نہین ہو سکتا۔ مجھے

آگرہ مین وہ لطف آتا ہے اور آگرہ مجھ سے اُن باتون کا اعادہ کرتا ہے۔ جو ہند کی دوسری سرزمین نہین کرتی۔ جہان کہین رہا ہون ہمیشہ آگرہ دیکھنے کی خواہش رہی ہے۔ اور شاید ہی کوئی سال گذرا ہوگا کہ مین یہان نہ آیا ہون۔ جبکہ وہ وقت آئیگا کہ مین مشرق کو ہمیشہ کے لیے خیرآباد کہون۔ تو مین اقرار کرتا ہون کہ میرے دل مین آگرہ اور باشندگان آگرہ کی خاص جگہ ہوگی۔

میرٹھ کے دربار مین ہز آنر کی تقریر

(۲۳ فروری ۱۹۰۹ء)

تعلیمی حالت | مین خوش ہون کہ اِس موقع سے فائدہ اُٹھاکر کچھ آپ کی قسمت کے باشندون کی بہبود کے متعلق کہون گا۔ اندنون معاملات تعلیمی خاص طور سے قابل ذکر ہین۔

ایک زمانے سے اِس صوبے کی نسبت کہا جاتا تھا کہ یہ تعلیمی حالت مین پیچھے ہے۔ لیکن شکر ہے کہ اب یہ کمی دور کی جارہی ہے۔ جس سے تلافی مافات کی امید ہے۔ یہ کمشنری صوبے کے اور حصص سے تعلیمی حالت مین کچھ اچھی حالت مین ہے اور بڑی خوشی اسکی ہے کہ عوام مین ترقی کا خیال پیدا ہے۔

آگرہ سے یہان آتے ہوے مین نے دو درسگاہون کا معائنہ کیا۔ ایک "علی گڈھ کالج" اور دوسری "اڈورڈ کارونیشن ہائی اسکول خورجہ" اور یہ دونون تعلیم گاہین صرف عوام کی کوششون کا نتیجہ ہین۔ میرٹھ مین بھی اسکول

اور کالج الگ الگ کر دیے گئے ہین - اور کالجیٹ اسکول کی جگہ گورنمنٹ اسکول کھولا جائیگا - اور گو کہ کالج مین بہت سی باتون کی کمی ہے - پھر بھی میری گذشتہ آمد سے اسوقت تک مابہ الامتیاز ترقی ہوئی ہے - اور آیندہ کی ترقیون کے لیے خاص اور نمایان راستہ کھول دیا گیا ہے -

شروع شروع مین نانک چند ٹرسٹ کے متولیون نے یہ کوشش کی تھی کہ ایک اسکول قایم کرین - چنانچہ اُسکی عمارت بھی طیار کر لی تھی - بعد ازان یہ ظاہر ہوا کہ متولیون نے اپنی حیثیت سے زیادہ حوصلے سے کام لیا - اُنکے پاس اتنا سرمایہ نہین رہا کہ وہ اسکول کو چلا سکین - اِس وقت گورنمنٹ نے اُنکا ہاتھ بٹایا اور ایک اعلیٰ درجے کا اسکول بالاشتراک قائم کرنا چاہا - متولیون نے تو اسے منظور کر لیا - لیکن مشیر قانون سرکار نے رائے دی کہ دفعات ٹرسٹ اس اتحاد اور شمولیت کے خلاف ہین - اب پھر دقت پڑ گئی - لیکن وہ یون حل ہوئی کہ منتظمین کالج نے نانک چند اینگلو سنسکرت اسکول کی عمارت کو خرید لیا - اور گورنمنٹ نے اپنا اسکول قائم کرنے کا قصد کر لیا جسکی عمارت کا نقشہ وغیرہ طیار ہے - اب متولیان نانک چند ٹرسٹ ایک دوسری عمارت اپنے اسکول کے لیے بنایا چاہتے ہین - اور مجھے بہت خوشی ہوگی کہ مین اُسکا سنگ بنیاد رکھون گا -

اس ردوبدل مین باشندگان میرٹھ کا فائدہ ہو گیا - کیونکہ اب بجاے ایک کے دو اسکول ہو گئے - اور کالج کو وسیع اراضی اور کافی موقع ملا - کہ آیندہ ترقی کرے اور پھلے پھولے - اور اسکول کی قربت اُسکے کام مین خلل انداز نہ ہو - جب یہ سب انتظامات مکمل ہو جائینگے - تو میرٹھ میری پہلی آمد سے (جسے دو برس ہو گئے) تعلیمی

معیار مین بہت کچھ ترقی کرجائیگا - مگر یہ ترقیان صرف اسکول مین ہون گی کالج مین باوجود روز افزون ترقیون کے ایسے ذرائع نہین کہ یونیورسٹی کے ضروریات کو پورا کرسکین - اور سنڈیکیٹ نے منتظمین کالج کو آگاہ کردیا ہے کہ اگر معلمون کی تعداد نہ بڑھائی گئی تو مضامین کی تعلیم اُٹھا دینا پڑے گی -

کالج کو اسوقت بہت مالی امداد کی ضرورت ہے - گو کہ قسمت کے خاص خاص میونیسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ نے اسکی مدد کی ہے - ایسی نقدی امداد کی میزان ۴۰۰ ۱۲ روپیہ سالانہ ہے - اسمین ۱۲۰۰ روپیہ ڈسٹرکٹ بورڈ و میونیسپل بورڈ ضلع میرٹھ سے عطا کیا جاتا ہے - مین نے پہلی دفعہ بھی دوسرے ڈسٹرکٹ بورڈون کو کالج کی امداد پر توجہ دلائی تھی اور اب مین پھر بھی خاص طور سے اُنھین اس طرف متوجہ کرتا ہون کہ مرکزی کالج کی امداد مین فیاضی دکھانی بہتر ہے - اور مجھے افسوس ہی کہ صوبے کی مالی حالت اسکی متقاضی نہین کہ فی الحال صوبہ سے کچھ اسے دیا جائے لیکن مین امید دلاتا ہون کہ آیندہ چلکر اگر مالی حالت متقاضی ہوئی تو مین ضرور اس کالج کی مدد کرون گا - اسوقت خاص ضرورت سائنس کے لیبوریٹری کی ہے جسکی درستی کے لیے سنڈیکیٹ الہ آباد یونیورسٹی پر کالج انسپکٹرون کی رپورٹ کا اتنا اثر پڑا تھا کہ اُسنے صرف کچھ میعادی مہلت اُسکی ترقی کے لیے دی ہے - یہ میعاد اب ختم ہونیوالی ہے اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے کہ سائنس کی تعلیم بغیر لیبوریٹری مین عملی کام جانے ہوئے مکمل نہین ہوسکتی - اس لیے مین امید کرتا ہون کہ اگر فیاض طبع اصحاب تعلیمی کامون پر کچھ خرچ کرنا چاہتے ہون تو پھر اس موقع کو ہاتھ سے ندین -

مین دیکھتا ہون کہ گذشتہ چار برسون مین ۲۲ طلبا جسمین ۵ گریجویٹ

اور ۱۷ - انڈر گریجویٹ قانون پڑھتے تھے - فی الحال ایک قانونی معلم ہے - اور یہ ظاہر ہے کہ یونیورسٹی کمیشن کی رائے کے مطابق یہ کالج قانونی تعلیم کے لیے کافی سامان نہین کر سکتا - اس لیے مین منتظمین کالج سے یہ استدعا کرتا ہون کہ جب اُنکے طلبا الہ آباد کے قانونی کالج مین داخل ہو جائین - اس درجہ قانون کو اپنے کالج سے نکالدین -

سکنڈری یا تعلیم متوسطہ پر نگاہ ڈالتے ہوے اس قسمت مین ابھی ہائی اسکول قائم کیے جانے کی ضرورت نظر آتی ہے - اب تک ہر ضلع کے صدر مقام پر ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے ایک ہائی اسکول قائم ہے - لیکن یہ ارادہ ہے کہ ان اسکولون کو گورنمنٹ اپنی نگرانی مین لیکر نمونے کے اسکول قائم کرے گی اس کمشنری مین صدر مقامات کے علاوہ اکثر دوسرے مقامات پر بھی اچھے پیمانے پر اسکول قائم کیے گئے ہین - مثال کے طور پر ہم خورجہ کا ذکر کرتے ہین جہان سیٹھ رائے نتھی مل بہادر اور لالہ رامیشی مل اُنکے بھائی نے نہایت عمدہ عمارتین مدرسے کی بنوائی ہین - لیکن اب بھی بہت سے اضلاع ایسے ہین جہان ضرورت ہے کہ اسکول کھولے جائین - مثلاً ڈسٹرکٹ اسکول علی گڈھ کی ذمہ داریان بہت بڑھ گئی ہین اور طلبا کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے - اور ہوسٹل بھرے ہوے ہین - اور ضرورت ہے کہ وہان کوئی دوسرا مدرسہ قائم کیا جائے -

اس کمشنری کے اسکولون کی تعلیم سائنس ناقص ہے اور جبتک اسکی اصلاح نہ ہو گی اسکول لیونگ کی تعلیم وہان نہین دیجا سکتی - آپ میرے اس کہنے پر کہ اس کمشنری مین ۱۵ اسکولون مین سائنس کی تعلیم ہوتی ہے - لیکن ایک مین

بھی سائنس کے لیے ایک کمرہ نہین ہے - خود سمجھ جائین گے کہ کیسی خراب اور نکمی تعلیم ہوتی ہوگی - کیونکہ سائنس کی تعلیم بغیر عملی تعلیم بالکل نکمی رہ جاتی ہے گورنمنٹ ہر طرح اُسکی ترقی مین کوشان ہے - لیکن بغیر عام امداد کے تکمیل ہونی ممکن نہین - اسکی ضرورت ہے کہ کل کمشنری بھر مین سائنس کی تعلیم کا خاص خیال کیا جائے - مجھے خوشی ہے کہ ورناکیولر تعلیم اس قسمت مین خاطر خواہ ترقیان کر رہی ہے - اور گو بہت سے ورناکیولر مڈل سکولون کی عمارتین اچھی ہین اور بورڈنگ ہوس کی ضرورت ہے - پھر بھی ڈسٹرکٹ بورڈون نے اسکے متعلق بہت کچھ کیا ہے - اور اس معاملہ مین قسمت میرٹھ کل صوبون کے آگے ہے - جس کے لیے مین ڈسٹرکٹ بورڈون کو مبارکباد دیتا ہون -

ابتدائی تعلیم مین بھی اس کمشنری کا ممتاز اور اعلیٰ درجہ ہے - یہان کے مدرسون مین لڑکون کی کافی تعداد ہے - اور یہان لڑکے اوسط فیصدی کے حساب سے زیادہ تعداد مین تعلیم حاصل کرتے ہین - بجز قسمت فیض آباد کے یہان کے اپر پرائمری مدرسے اور سب قسمتون سے تعداد مین زیادہ ہین - البتہ تعلیم نسوان کے لحاظ سے یہ دوسرے صوبون سے کوئی خاص امتیازی حالت نہین رکھتا - لیکن مجھے خوشی ہے کہ عوام کو تعلیم نسوان کا خیال ہونے لگا ہے - کچھ دن پہلے فیصدی ایک لڑکی بھی علیگڈھ کے مدرسہ مین شریک نہین ہوتی تھی - لیکن اب اُسی ضلع مین ۲۴ مدرسے زنانے موجود ہین - ڈیرہ دون کا کنیا پاٹ شالہ مسٹر جوٹیس اسروپ کے انتظام اور نگرانی مین دوسرے مقامات والون کی اپنی آپ مدد کرنے کی ترغیب دلا رہا ہے اور مجھے امید ہے

کہ جو لوکل یا مقامی کمیٹیان تعلیم نسوان کی اشاعت کے لیے مقرر کی گئی ہین وہ لڑکیون کی تعلیمی آسانیون کا خیال رکھینگی۔

اسکولی ماسٹرون کی حالت | مین کچھ اُن اسکولی ماسٹرون کی طرز واطوار کے متعلق کہنا چاہتا ہون جو کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے اندر ہین۔ گو کہ یہ بات صرف اسی کمشنری کے ماسٹرون پر عائد نہین ہوتی۔ لیکن چونکہ یہان بہت بین اور نمایان ثبوت ملا ہے۔ اِس لیے ذکر کرتا ہون۔ مجھے افسوس ہے کہ ماسٹرون نے اپنی حالت اور ذمہ داریون کا خاص خیال نہین رکھا ہے۔ عام رعایا کی طرح ایک اسکول ماسٹر بھی اپنی خاص پولٹیکل یا سیاسی رائے رکھ سکتا ہے۔ لیکن اُسے اپنی حالت کا لحاظ کرکے اُسکے اظہار مین خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اگر وہ یہ سمجھے کہ مین اپنے جذبات کو روک نہین سکتا تو بہتر ہے کہ مستعفی ہو کر عام رعایا کی طرح اپنی زبان سے اپنے خیالات ظاہر کرنے کا حق حاصل کرے مگر جب تک وہ ایک مدرس ہے اُسے احتیاط رکھنا چاہیئے۔ کہ طلبا کے کیا حقوق اور ذمہ داریان اُسکی ذات سے وابستہ ہین۔ اور کبھی اپنی تقریر اور طرز انداز سے ایسا سبق نہ دینا چاہیے۔ کہ طلبا احکامات اور حکام کی مناسب رائے پر نہ چلین۔ اسکول کے لڑکون سے بڑھکر اور کون پیروی اور اطاعت کرنے مین اپنی نظیر آپ ہوسکتا ہے۔ ہر مدرس کو سمجھنا چاہیئے کہ طلبا افعال۔ اقوال۔ طور اطوار مین اُسکی پابندی کرین گے۔ اِس زمانہ مین جبکہ چند خاص نفوس کا یہ ارادہ ہے کہ طلبا کو جادۂ مستقیم سے ہٹا دین۔ مدرسون کو اِسکا خیال چاہیے کہ وہ طلبا کے گمراہ کرنے مین ساعی نہ ہون۔ شہرون کا کیا پوچھنا۔ دیہاتون مین

دیکھا جا رہا ہے۔ کہ طلبا کے طور طرز مین بین فرق ہے۔ اور جسکی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ مدرسین نے اپنی ذمہ داریون کا خیال نہین کیا۔ اور اپنے قابو مین رکھنے کی کوشش نہین کی۔

مین انھین اطراف کے چند واقعات بیان کرون گا جن سے ثابت ہوگا کہ مدرسون نے اپنے فرائض اور ذمہ داریون کا پورا خیال نہین کیا۔ ایک مدرس ایک دوسرے مدرسے کے لڑکون کو اُنکے والدین کے خلاف مرضی اس طرح بھڑکاتا ہوا تبایا گیا کہ وہ تعلیم سے کنارہ کش ہوکر پنجاب کے ایک پولٹیکل ایسوسی ایشن مین بحیثیت والنٹیر ملازمت قبول کرلین۔ بہت سے مدرس شورش انگیز اخبارات منگاتے ہوے پائے گئے۔ جن سے طلبا پر برا اثر پڑنے کی امید تھی۔ اور طلبا ان اخبارون سے منتفع بہ ہوتے تھے۔ رات کے مدرسے جو اس غرض سے کھولے گئے تھے۔ کہ جو لوگ دن کو فرصت نہین پاتے۔ رات کو پڑھا کرین۔ پولٹیکل سوسائیٹیون مین تبدیل ہوکر بالکل سیاسی پہلو پر آ رہے ہے۔ بہت سے مدرس جو ایک خاص مذہب کے منادتھے۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ملازم تھے۔ یہ کوشش کرتے ہوے پائے گئے۔ کہ طلبا جس مدرسے مین پڑھتے تھے۔ اُنھین چھوڑ کر خاص اُنکے مدرسون مین شامل ہون۔ ایک مدرس اپنے مدرسے مین چند ایسے اشخاص کی یادگار رکھے ہوے تھا جو سڈیشن کے جرم مین سزا پا چکے تھے۔ انمین سے تقریبًا کل مدرس ایسے تھے جو سرکار انگریزی کے جانی دشمن تھے۔ ان واقعات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسکولونمین ایسی ہوا چلی ہوئی ہے جسکی وجہ سے طلبا مین اُس سلطنت اور حکومت کی

طرف سے کبھی اچھا خیال نہین پیدا ہوسکتا جسکی حکومت مین وہ زندگی بسر کر رہے ہین۔

ہر مذہب جسکا تاریخ عالم مین کوئی مہتم بالشان حصہ ہے حاکم وقت کی اطاعت واجبات سے تصور کرتا ہے۔ اور جب اصول تعلیم مین حکمرانی کی عزت نہین سکھلائی جاتی۔ اُس سے کچھ فائدہ مترتب نہین ہوسکتا۔ گورنمنٹ اب ہر ڈسٹرکٹ اسکول کو لیکر صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی ماتحتی مین دیدیگی اور جبکہ اسکول سلطنت کے انڈر آجائیگا۔ تو مدرسون کی کامل نگرانی ہوسکیگی۔ اور امدادی مدرسون مین گورنمنٹ گشتی انسپکٹرون کے ذریعے سے اُسکا اطمینان کرلیگی کہ سلطنت کو نقصان پہونچانے کی فکر نہین کی جاتی۔ اور چونکہ علی العموم ابتدائی مدرسے ڈسٹرکٹ بورڈ کی ماتحتی مین ہوتے ہین اسلیے مین بورڈ کے ہر ممبر کو ادھر متوجہ کرتا ہون کہ اپنی زیر نگرانی مدرسون کی کامل نگرانی کرین۔ اور آیندہ نسلون کو خراب ہونے سے بچالین۔

ملکی بیچینی

مجھے افسوس ہے کہ مین گزشتہ موسم برشکال مین جبکہ مین نے ملک کی سیاسی حالت کے اظہار کے لیے اکثر شہرون مین دربار کیا تھا۔ یہان نہین آسکا لیکن آپ لوگ اُس سے واقف ہین۔ کیونکہ اُسکی نقل تمام صوبے مین بھیجدی گئی تھی۔ آپکو یاد ہوگا کہ مین نے علی گڑھ کے واقعات کا خاص طور سے ذکر کیا تھا۔ اب اُن لوگون کو مناسب سزائین مل گئین جنھون نے علیگڈھ مین شورش پھیلانے کی کوشش کی تھی۔ یہ بہت تعجب انگیز امر تھا کہ ایک مشہور شورش انگیز کو ویدک آشرم مین ٹھہرنے کی جگہ دی گئی تھی۔ جو آریا سماج طلبا کے

ہائی اسکول علی گڑھ کے لیے بورڈنگ ہوس تھا اور اُسنے سپرنٹنڈنٹ آشرم کی
وساطت سے طلبا مین ایک یورپ کے شایع شدہ پمفلٹ کی اشاعت سے
اس بات کی کوشش کی تھی۔ کہ انگریزون کو قتل کرنا چاہیے۔ لیکن شکر ہے کہ
علی گڑھ کا فتنہ بلا کسی خاص اثر کے دفع ہوگیا۔ مجھے یہان پر صرف اس بات پر
زور دینا ہے اور یہی دکھلانا ہے کہ اکثر باشندگان قسمت میرٹھ اور خصوصًا
شہر میرٹھ نے اسی مفسد کو اپنے یہان پناہ دی اور حکام کو اسکی کوئی اطلاع نہ دی
بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایسے شخص کے چال چلن سے یہ لوگ ناواقف رہے
ہون گے۔ ایک شخص کی ڈائری سے اُسکے احباب اعزا اور شناسائیون کا
پتہ چلا ہے۔ جنمین سے زیادہ تر قسمت اور شہر میرٹھ کے باشندے ہین۔ میری
دانست مین ایسون کو ٹھہرانے یا حوصلہ دلانے مین کوئی خاص فرق نہین ہے۔
اور جنھون نے اُسے ٹھہرایا اور ملتے جلتے رہے اُنکو یہ ماننا پڑیگا کہ ہر طرح اُسکی
امداد کی۔ مجھے امید ہے اگر آیندہ خدانخواستہ ایسا ہو تو حکام کو اطلاع دینے مین
سستی نہ کیجائیگی۔ اور یہی قصہ پھر نہ دوہرایا جائیگا۔ مین اس موقع پر جب کہ
لوگون کو اطلاع نہ دینے کی شکایت کرتا ہون۔ مین خوشی کے ساتھ اُن اصحاب کی
امداد کا اعادہ کرتا ہون جنھون نے پولیس کو بمقام آگرہ اُسکی تفتیش مین مدد دی۔
راجپوتون اور جاٹون نے پولیس کو مقدمہ کی تفتیش مین باوجود اخفا کی کوششون
کے بھی نہایت صفائی اور راستی سے کل معاملہ بیان کردیا۔ مسٹر ریسی۔ برا ملی
اور پولیس متعلقہ کا کام اس مقدمے کے چلانے مین بہت اچھا رہا۔ اور اگرچہ
اس قسمت مین سڈیشن پھیلانے کی کوشش بہت کچھ قابل افسوس کارروائی

تھی۔ لیکن ہر شخص کو اسپر خوش ہونا چاہیے کہ اسکا پوری طرح سے استیصال ہو گیا۔

پلیگ | اس قسمت مین ۱۹۰۳ء سے آج تک طاعون کا بہت زور شور رہا ہے۔ سنہ ۱۹۰۲ء مین تعداد اموات ۵۰۰ تھی۔ سنہ ۱۹۰۳ء مین ۶۰۰۰ ہزار ہوئی۔ سنہ ۱۹۰۴ء مین ۲۰ ہزار اور سنہ ۱۹۰۵ء مین ۵۲ ہزار ہوئی۔ سنہ ۱۹۰۶ء مین گھٹ کر کل ۷۰۰ رہ گئی۔ لیکن سنہ ۱۹۰۷ء مین ۱۱۰۰۰ ہو گئی۔ اور سنہ ۱۹۰۸ء مین کل ۲۷۵۰ موتین ہوئین۔ لیکن خوشی کا مقام ہے کہ سنہ ۱۹۰۹ء مین خاص اثر طاعون کا باقی نہین رہا۔ ان اطراف مین طاعون سے زراعت پیشہ کو خاص نقصان پہونچا ہے لیکن سنہ اور سنہ مین طاعونی ٹیکے کا خاص خیال کیا گیا۔ اور سال گزشتہ مین ۲۵ ہزار کو ٹیکہ لگایا گیا۔ جنمین سے ۱۶ ہزار ضلع میرٹھ کے باشندے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ لوگون نے اس ٹیکے کی کامیابی کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور مین اصرار کرتا ہون کہ اگر ذرا بھی طاعون کا اثر ظاہر ہو آپ فوراً ٹیکہ لیلین کیونکہ یہی ایک طریقہ حفاظت کا ہے۔

ملیریا | اس قسمت مین بھی آگرہ او روہیلکھنڈ کی کمشنریون کی طرح کل صوبے سے زیادہ ملیریا کا اثر رہا ہے۔ گذشتہ سال شروع ۸ ماہ مین ایک لاکھ تیس ہزار موتین ہوئین۔ لیکن آخری چار ماہ مین یہ تعداد بڑھکر دو لاکھ دس ہزار تک پہونچ گئی۔ چونکہ کل اموات سالانہ کی ۶۱ فیصدی ہوئی۔ اضلاع بلند شہر اور علی گڈھ مین جہان ان چار ماہ مین پچاس ہزار سے زیادہ موتین ہوئین۔ اسکا بہت زور تھا۔ میرٹھ مین جہان کہ آبادی بہت زیادہ ہے ۸۴ ہزار موتین ہوئین۔

جیسا مین اور مقامات پر بیان کر چکا ہون۔ اب تک کوئی قابل اطمینان وجہ

اس مرض کی معلوم نہین ہوتی ۔تیس برس قبل مین بلند شہر مین تھا ۔اُس وقت بھی ۱۸۷۹ء مین ایسی ہی بیماری ہوئی تھی ۔اُس وقت ۵ مہینے مین ایک ملین آبادی مین سے ایک لاکھ آدمی اس مرض مین فوت ہوے تھے ۔علی گڈھ مین یہی حالت تھی ۔پھر بھی ۱۹۰۸ء کی سی سختی نہ تھی ۔

اسپتال اور شفا خانے | ایک بات مین میرٹھ صوبے کے بہت سے شہرون سے پیچھے ہے ۔یہان مریضون کے لیے عمدہ بندوبست نہین ہے ۔موجودہ اسپتال ناکافی اور موجودہ زمانے کے ضروریات سے بہت پیچھے ہے ۔زنانہ اسپتال کی عمارت اگرچہ عمدہ ہے لیکن اچھے موقع پر نہین ہے ۔مراد آباد کو دیکھیے یہان سے ہر حالت مین چھوٹا ہے لیکن اسپتال کا انتظام بہت عمدہ اور آپ لوگون کے لیے قابل تقلید ہے ۔ٹاون ہال کے قریب موقع اور جگہ عمدہ ہے ۔جہان زنانے اور مردانے اسپتال بہت موزون ہوسکتے ہین ۔ایک اسپتال پر جسمین ۵۶ مریض جنرل وارڈ اور ۴ مریض پرائوٹ وارڈ کے رہ سکین ۔ ۱½ لاکھ صرف ہوگا ۔اس ضلع کے کمشنر اور کلکٹر دونون اس تجویز سے بہت ہمدردی رکھتے ہین ۔لیکن مجھے مسٹر پورٹر سے یہ سُنکر افسوس ہوا کہ اُنکے چندے کے اپیل پر خاص شنوائی نہ ہوئی ۔یہ بات میرٹھ کے دولتمند باشندون کو دیکھتے ہوے کچھ قابل تعریف نہین ۔اور مین یہ چاہتا ہون کہ کمشنری کا صدر مقام ہونے کی حیثیت سے پوری قسمت سے اسکو مدد دیجائے ۔

مین موقع دربار پر چندہ کی استدعا موزون نہین سمجھتا ہون ۔لیکن پھر بھی میرا یہ فرض ہے کہ آپ لوگون کو اس مفید امر مین چندے کی تحریک اور جوش دلاؤن

منٹ مجھے بڑی خوشی ہوتی اگر میرے اسنے اور اس امر کے اظہار کی وجہ سے حوصلہ مندوں کی عنایت سے اس نیک کام اور امداد مصیبت زدگان میں ترقی ہوتا اور جب مجھے معلوم ہو جائیگا کہ عوام نے اسکے لیے کوشش کی اور تعمیر اسپتال کا قصد کر لیا تو کوشش کروں گا کہ گورنمنٹ بھی اس میں مدد کرے - لیکن جب تک خود رعایا اسکا خیال نہ کریگی - میرے لیے یہ ناممکن ہوگا کہ میں اپنی طرف سے امداد دینے کا ارادہ کروں -

قحط میرٹھ

میرٹھ ڈویژن میں قحط کی سختیوں کا خوف کم ہے - ایسے ممالک متحدہ کا نہایت اچھا حصہ ہوگا - کیونکہ جب تمام صوبے میں قحط کی کیفیت ہوتی ہے - یہاں کے کاشتکار و زمیندار غلہ نکال کر خوب روپے وصول کرتے ہیں - لیکن سال گذشتہ میں قصبہ میرٹھ بھی نہیں بچا - ۱۸۹۶ء کے قحط میں میرٹھ میں ۸۹ فی صدی اجناس گذشتہ دو سالہ پیداوار میں ۶۰ فی صدی اور مجموعی اوسط ۷۰ فیصدی پیداوار ہوئی تھی - مگر ۱۸۹۷ء میں بلند شہر میں ۵۴ فیصدی اور مظفر نگر میں ۴۳ فیصدی تھی - یعنی کل کمشنری میں ۴۰ فیصدی پر تھا - ۱۸۹۷ء میں فصل ربیع سہارنپور میں ۳۵ - اور دہرہ دون ۱۲ فیصدی کی پیداوار تھی - اور مجموعی اوسط پیداوار ۳۰ فیصدی تھی - حالانکہ کل صوبہ میں ۶۰ فیصدی کا اوسط تھا - اس طرح گویا ۱۸۹۶ء کی طرح آپ کمزور باشندوں کی صورت نہ تھی - لیکن امداد صرف دہرہ دون کے چند پہاڑی حصوں میں دی گئی - اور بقیہ کمشنری کی حالت ۱۸۹۶ء سے بہتر معلوم ہوتی تھی - تو بھی گورنمنٹ نے اپنی امداد کی - اور ۱/۲ لاکھ مالگذاری سرکاری معاف ہوئی - ۱/۲ لاکھ تقاوی تقسیم الگ روپیہ - غلہ - مویشی - اور آبپاشی

کے لیے قرض دیا گیا۔

نہرون کے ذریعے سے آبپاشی ۱ ½ ملین ایکڑ یا کل قسمت کا ⅓ حصہ آراضی دوران خشک سالی مین سیراب کیا گیا۔ لیکن بدقسمتی سے نہرون کا پانی دریاؤن کی خشکی سے باعث کفایت نہ کر سکا۔ فی الحال ایک پیمایش سارد ا۔ گنگا۔ جمنا۔ کے مشترک نہر کے متعلق ہو رہی ہے۔ جو اگر پوری اُتر گئی تو اس سے اضلاع میرٹھ اور مظفر نگر کو بہت فائدہ ہوگا۔ اور ان قسمتون کا بھی اس سے فائدہ ہے جو گنگا کے بالائی یا زیرین اطراف مین ہین۔ ہاتھرس شاخ کے نکل جانے سے ضلع علی گڑھ مین ۴۴ ہزار ایکڑ آراضی سیراب ہو سکیگی۔ اور اسمین یہ بھی امید ہے کہ دیرہ دون مین بھی نہرون کا سلسلہ بڑھایا جائیگا۔

پمپ کے ذریعے سے چھوٹے دریاؤن سے آبپاشی حکام محکمہ نہر اس بات مین ساعی ہین کہ چھوٹی ندیون سے پمپ کے ذریعے سے پانی آبپاشی کے لیے لیا جائے ضلع مظفر نگر مین کاٹھی ندی اور اضلاع مظفر نگر میرٹھ اور بلند شہر مین کالی ندی اور ہندنی ندی اس مصرف کے لیے موزون معلوم ہوتی ہین۔ لیکن مظفر نگر کے اکثر لوگون نے کالی ندی سے پمپ کے ذریعے سے آبپاشی کی کوشش کی۔ خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی۔ اس لیے ضرورت ہے کہ اس کو عملی پیمانے پر لانے کے لیے گورنمنٹ پہلے کامیابی اور کفایت کا خیال کریگی۔

چاہات آبپاشی اس قسمت کے اکثر حصے پختہ کنوؤن کے لیے موزون ہین اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جا بہ جا کنوین بھی بنوا دیے جائین۔ ضلع میرٹھ مین اسکے متعلق بہت ترقی ہوئی ہے۔ اور ۴ لاکھ روپیہ صرف پختہ چاہات کی

تعمیر کے لیے دیے گئے ہین - لیکن دوسرے اضلاع مین اسپر زیادہ خیال نہین کیا جاتا - اگر اس بات کا لحاظ رکھا گیا کہ کنوؤن کی دیوالہ ایسی بنائی جائے کہ بیلون کے بدلے انجن کام کر سکے - تو صوبہ مدراس کی طرح یہان بھی بہت ترقی ہوگی -

ریلوے اور پختہ اور خام سڑکین

ذرایع آبپاشی کی طرح ذرایع درآمد و برآمد و آمد و رفت مین بھی یہان بہت ترقیان ہوئی ہین تیس سال قبل ۲۶۱ میل ریلوے لائن تھی - اب ۵۶۵ میل ہے اور بجاے ۳۰ اسٹیشنون کے اب ۱۹۶ اسٹیشن ہین - فی الحال ہابوڑ سے راج گھاٹ تک ریل نکالنے کی پیمایش ہو رہی ہے تیس برس پہلے ۲۴۵۰ میل سڑک تھی - اب ۳۰۰۰ میل ہے - لیکن یہ ترقیان صرف اضلاع میرٹھ اور دیرہ دون مین ہوئی ہین - لیکن ابھی صوبے مین سڑک نکالنے کے بہت سے موقع ہین - ڈسٹرکٹ بورڈون کو چاہیے کہ جہان جہان ضرورت سمجھین موافق آمدنی سڑک بنانے کی کوشش کرین - اور اسکا التزام کرین کہ مختلف اضلاع کے خاص خاص مقامات مین سڑک کے ذریعے سے سلسلہ قائم کرین آپ چند حضرات واقف ہون گے کہ صوبہ مدراس مین ڈسٹرکٹ بورڈ نے لائٹ ریلوے (چھوٹی گاڑیان) نکالی ہین - وہان کے قانون کے مطابق ڈسٹرکٹ بورڈ کے پاس ایک مد اخراجات ریلوے کے نام سے ہے - اور اُسی کی ذمہ داری پر وہان چھوٹی چھوٹی ریل گاڑیان نکالی گئی ہین - جو بہت مفید ہین - اسمین یہ ضروری نہین کہ ریلوے کے مد کا روپیہ اسمین ضرور صرف کیا جائے - بلکہ اسکا مصرف صرف یہ ہے کہ اگر کبھی ریلوے کے محاصل مین نقصان ہوئے تو اس مد سے پورا کیا جائے - اِس قسمت کے زرخیز مقامات اس مصرف کے لیے

بہت کار آمد ہین - یہان بہت سے اطراف مین ہلکی ریلوے سے کام لیا جا سکتا ہے - جس سے آمدنی و ذرائع آمد و رفت مین ترقی ہو سکتی ہے -

مویشی | اس قسمت مین کاشتکار محنتی اور مشقت پیشہ ہین - زمین سرسبز - ذرائع آبپاشی وسیع ہین - اور وسائل آمد و رفت دوسری قسمتون سے زیادہ ہین اور زیادتی کی امید ہے - زراعت - تجارت - منفعت بخش لیکن صرف ایک بات جس پر آیندہ کے لیئے خوف کا سامنا نظر آتا ہے یعنی دستیابی مویشیان - ایک صدی پیشتر زراعت چند خاص خاص مزرعات تک محدود تھی - اور ہر گانون کے قرب و جوار مین بہت سی آراضی بلا کاشت پڑی رہتی تھی - اور گھاس خود رو اُسپر اُگی رہتی تھی - جس سے بہت سے کاشتکار اپنی مویشی کی داشت بھی کرتے تھے - اس زمانہ ترقی مین کاشت کا خیال زیادہ ہونے لگا - اس لیے ہر آراضی دار نے اپنا فرض سمجھ لیا ہے کہ کاشت مین زیادہ زمین رکھے - جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ غیر کاشت آراضی مین سے زیادہ تو اُسے دیگئی اور بقیہ قابل چراگاہ بہت کم آراضی بچ رہی ہے - اسی وجہ سے اب مویشی گران قیمت ہین - اور اتنے عمدہ نہین جتنے کہ ماقبل مین تھے - اکثر لوگون نے اسکی طرف خیال کیا ہے - اور اب وقت آگیا کہ زراعت پیشہ اور زمیندار صحاب اس غلطی پر جو زیادہ قابل کاشت آراضی رکھنے اور چراگاہون کے کم کرنے سے ہوئی ہے - توجہ کرین - اُنھین یہ بھولنا نہ چاہیے کہ مویشیون کی گرانی اور کمزوری آگے چلکر اُنکی آمدنی مین بہت کچھ باعث نقصان ہوگی اسلیے پہلے ہی کچھ نقصان برداشت کر لینا اولی اور انسب ہے - اُنھین اسپر بھی خیال کرنا چاہیے کہ بہت سی زمین خاص کر دریا کے نشیبی کنارون کی زراعت کے لیے

بالکل موزون نہین - بلکہ قدرتاً چراگاہ کے لائق ہے - پھر چند روپیون کے فائدے کے لیے ایک جائداد یا ذریعہ معاش کو نقصان پہونچانا کسی طرح مناسب حال نہین ہے - دوسری بات یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ آیندہ چلکر صرف انہین کمیاب ور محدود آراضی پر مویشیون کا گزارہ نہ رہیگا - بلکہ لازمی طور پر کاشت کردہ آراضی سے اُنہین چارہ مہیا کرنا ہوگا - جو خود مضرت رسان ہے - مویشیون کی کمیابی سے دودھ اور گھی گران ہو رہا ہے جسکا اثر کل آبادی پر یکسان پڑ رہا ہے - مجھے زراعت مین مدد دینے والی اور دودھ دینے والی مویشیون کا خاص خیال ہے - اور اسی لیے میری رائے ہے کہ لکھنؤ مین برسات کے موسم مین ایک کانفرنس زمینداران ممالک متحدہ اور دوسرے قابل صاحبان کی منعقد کرون - کہ گورنمنٹ اِسمین کیا کرے - اور زمیندارون کو کیا کرنا چاہیے - مسٹر بیلی جو نیر ممبر بورڈ آف ریونیو اسکے صدر انجمن ہون گے - کیونکہ اِس سے اُنھین خاص دلچسپی ہے - اور مسٹر مورلینڈ اپنی ذاتی واقفیت اور تجربے سے اسمین مدد دین گے - اور مجھے امید ہے کہ اس کانفرنس سے ملک مین عملی فائدے ہون گے -

بنارس کے دربار مین ہز آنر کی تقریر

ہز آنر نے ۲۴ نومبر ۱۹۰۹ء کو بنارس کے دربار مین یہ تقریر ارشاد فرمائی

یور ہائنس وراجگان و درباریان قسمتہاے بنارس و گورکھپور

دو سال گزشتہ مین جو درباران ممالک مین مختلف قسمتون کے واسطے

منعقد ہوے۔ اُنکے سلسلہ کا یہ آخر دربار ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اسوقت سے پہلے اس دربار کا انعقاد ممکن نہ ہوا۔ مگر تاخیر سے بدرجۂ اقل ایک فائدہ تو ضرور ہوا۔ یعنی یہ کہ اب ہم ایسے وقت جمع ہوے ہین کہ ہر قسمت مین فصل خریف اچھی پیدا ہوئی ہے۔ دراصل ربیع کے لیے زمین تیار کرنے کے واسطے معمول سے زیادہ موافق حالتین موجود ہین۔ اور اپنر لحاظ کرنے سے یہ امید ہوتی ہوتی ہے کہ اگر آیندہ بھی سب باتین حسب مراد ہون گی تو معمول سے زیادہ ربیع مین اچھی فصل پیدا ہوگی۔ ان دو قسمتون مین باستثناے تھوڑے سے قطعات کے قحط کا اُسقدر سخت اثر نہین ہوا۔ جیساکہ ان ممالک کے بہت سے اور قطعات مین تھا۔ قسمت بنارس مین صرف دو ضلاع یعنی مرزاپور اور جونپور ضلاع قحطزدہ قرار دیے گئے۔ اور باقی تین اضلاع گرانی کے ضلعے تھے۔ قسمت گورکھپور مین ضلع بستی ایسا تھا جسمین قحط سخت تھا۔ اعظم گڈھ مین محض گرانی خفیف قسم کی تھی۔ اور گورکھپور ان کل ممالک کے اُن آٹھ ضلعون مین داخل تھا جنمین قحط یا گرانی کا بالکل اثر نہین ہوا۔ ضلع مرزاپور کے بعض حصون مین قحط بہت سخت تھا۔ اور اس ضلع کے بعض قطعات یعنی کیرامنگرور اور بجے گڑھ مین اور ضلع بستی کی تحصیل ڈومریا گنج مین سنہ ۱۹۰۹ع کی گرمی کے موسم مین پھر ضرورت امداد قحط کی ہوئی۔ سنہ ۱۹۰۸ع اور سنہ ۱۹۰۹ع کے درمیان خاص امداد قحط کی کارروائیون کا خرچ قسمت بنارس مین قریب چھتیس لاکھ روپیہ کے اور قسمت گورکھپور مین قریب ساڑھے چھ لاکھ روپیہ کے ہوا۔ جو رقوم تقاوی سنہ ۱۹۰۸ع کی فصل ربیع اور فصل خریف کے لیے دیئے گئے۔

اُنکی تعداد قسمت بنارس مین ساڑھے تیرہ لاکھ روپیہ اور قسمت گورکھپور مین ساڑھے گیارہ لاکھ روپیہ تھی - مالگذاری اراضی قسمت بنارس مین بقدر پانچ لاکھ روپیہ کے اور قسمت گورکھپور مین بقدر چھ لاکھ روپیہ کے ملتوی کی گئی - اور ان دو قسمتون مین مالگذاری بقدر اڑھائی لاکھ روپیہ کے معاف کی گئی - اِس مین کچھ شک نہین کہ جو جنگلی کم آبادی والے قطعات ضلع مرزاپور کے جنوبی حصہ مین واقع ہین - اُنہین امداد قحط کا پہونچانا ان سب کارروائی ہاے قحط سے زیادہ مشکل تھا جو ان ممالک مین کی گئی - اس کام کو ونڈہم صاحب کلکٹر نے جو اس قطعہ کے باشندون اور وہان کے تمام حالات سے اسقدر واقفیت رکھتے ہین کہ اس امر مین کوئی انکی برابری نہین کرسکتا اور اُن لوگون نے جو انکے زیر حکم مامور تھے - نہایت خوبی سے انجام دیا - اُن قطعات مین جنمین سنہ ۱۹۰۹ع مین قحط کا اثر پہونچا تعداد اُن اشخاص کی جنکو امداد قحط کی حاجت پڑی کسی وقت زیادہ نہین بڑھی اور اسوقت قحط وغیرہ کا اثر بالکل جاتا رہا ہے -

اب مین اسی قسم کی دوسری سخت مصیبت یعنی طاعون کا ذکر کرتا ہون جسکی وجہ سے ممالک ہذا کے شرقی حصہ کے لوگون کو عرصہ دراز سے سخت تکلیف اُٹھانی پڑی ہے - اس گورنمنٹ کے رزولیوشن مورخہ ۲۹ - اگست سنہ ۱۹۰۸ع مین یہ لکھا گیا تھا کہ سنہ ۱۹۰۲ع سے سنہ ۱۹۰۷ع تک کے چھ سال کے عرصہ مین ضلع بلیا مین مجموعی تعداد اموات طاعونی کی فی ہزار اسی سے زیادہ اور غازیپور مین قریب ترین فی ہزار اوراعظم گڈھ مین اڑتیس فی ہزار تھی - سال گزشتہ مین ضلع بلیا مین چار ہزار سے زیادہ موتین طاعون سے ہوئین اور یہ تعداد اُن ممالک کے

کل اموات طاعونی کی تعداد کے نصف سے زیادہ ہے۔ عموماً ایسا ہوتا رہا ہے کہ برسات کے موسم کے شروع مین طاعون کی بیماری تھوڑے عرصہ کیلیے بالکل جاتی رہتی ہے۔ یکم جولائی سنہ ۱۹۰۸ء سے ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء کی درمیانی مدت مین جو ایک تہائی حصہ سال کا ہے۔ ان کل ممالک مین طاعونی موتون کی تعداد تین سو سے کم درج ہوئی۔ اس سال یہ حالت بدل گئی ہے۔ کیونکہ اس سال مصرحۂ بالا مہینون مین اس مرض سے بہت موتین وقوع مین آئین منجملہ انکے پانچ ہزار چھ سو اموات طاعونی کے جو ان ممالک مین درج ہوئے۔ ایک تعداد کثیر اموات کی یعنی چار ہزار سات سو ضلاع بلیا و اعظم گڈھ و گورکھپور مین واقع ہوئی۔ اور صرف ایک ضلع بلیا مین اموات کی تعداد بہت ہی زیادہ یعنی تین ہزار ہوئی۔ اسوقت بلیا مین اس وبا کا بہت زور ہے اور تعداد اموات فی ہفتہ سات سو سے بڑھی ہوئی ہے۔ اب تک اسکی کوئی قابل اطمینان وجہ نہین ظاہر کی گئی کہ ہر سال اس وبا یے طاعون کی ابتدا ضلع بلیا مین کیون ہوا کرتی ہے اور یہ مرض صوبے کے جنوبی شرقی حصہ مین کس وجہ سے بہت زیادہ زور پکڑتا ہے اسباب آب و ہوا کے متعلق یا (بمقابلہ دیگر مقامات کے) وہان باہر سے بیماری کا زیادہ اثر پہونچنے کے معلوم نہین ہوے۔ اور اگرچہ یہ صحیح ہے کہ اس حصہ ملک کی آبادی نہایت گنجان ہے اور اسوجہ سے بیماری کا اثر ایک گانون سے دوسرے گانون تک جلد پہونچ جاتا ہے۔ مگر اسی قسم کی بہار کے ان قطعات کی آبادی مین جو وہان سے قریب ہین۔ طاعون کا زور اسقدر نہین ہوا۔ بہر حال یہ امر بالکل صاف ظاہر ہے کہ ان ممالک کے مشرقی حصے کے بعض قطعات

مین اور بالخصوص ضلع بلیا مین جاڑے کے موسم کے شروع مین طاعون کی بیماری زیادہ پھیل جایا کرتی ہے اور نیز یہ کہ طاعون کے وہان پھیلنے کا یہ نتیجہ ہوا کرتا ہے کہ وہان سے ان ممالک کے دوسرے حصون مین یہ مرض بہونچکر پھیل جایا کرتا ہے (پس) ضلع بلیا اور اُسکے قرب و جوار کے اضلاع کے باشندون کا فرض ہے کہ نہ صرف اپنی حفاظت کے لحاظ سے بلکہ بقیہ حصص صوبہ کی حفاظت کے لحاظ سے بھی طاعون سے محفوظ رہنے کے لیے خاص تدبیرین اختیار کرین۔ اگر اس قطعہ مین اس مرض کی بیخ کنی نہ کردیجائے گی تو اسمین شک نہین کہ بقیہ ممالک ہندا مین مرض کے پھیل جانے کا ہمیشہ خطرہ رہا کرے گا۔ افسوس ہے کہ کچھ عرصے تک ایسا ہوتا رہا۔ کہ ان تدابیر حفاظت کی طرف سے جو گورنمنٹ نے تجویز کیے اور بالخصوص حفاظت طاعون کے ٹیکے سے جو میری رائے مین سب سے زیادہ کارگر اور مفید تدبیر ہے غفلت کی گئی۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اُس سے گریز کیا گیا۔ اُس زمانہ مین اکثر یہ خبرین آیا کرتی تھین۔ کہ رعایا کو طاعونی ٹیکہ لگانے والے کا دیکھنا بھی گوارا نہ تھا۔ یہان تک کہ وہ اُسکو مار پیٹ کی دھمکی دینے پر آمادہ ہوجاتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس بارہ مین رفتہ رفتہ بعض لوگون کے خیالات مین اب ایسی تبدیلی ہوگئی ہے۔ جو باعث اطمینان ہے۔ ۳۰ جون ۱۹۰۸ء کو جو سال ختم ہوا اسمین ضلع بلیا مین قریب گیارہ ہزار آدمیون کے اور اضلاع اعظم گڈھ و غازیپور مین قریب چھ چھ ہزار آدمیون کے ٹیکہ لگا۔ اسکے بعد کے بارہ مہینون مین ضلع بلیا مین قریب چوبیس ہزار آدمیون کے اور گورکھپور مین آٹھ ہزار سے زیادہ آدمیون کے

ٹیکہ لگا۔ سب سے آخر کی اطلاع سے جو حال مین ملی ہے۔ یہ اطمینان بخش قیاس ہو سکتا ہے کہ ٹیکہ کے خلاف باطل خیال (لوگون کے دلون سے) کم ہوتے جاتے ہین۔ جہان پچھلے سال یہ حال تھا کہ لوگ ٹیکہ لگانے والے کے آتے ہی لاٹھیان لیکر نکل آیا کرتے تھے۔ اب سنا جاتا ہے کہ وہین کے لوگ خوشی سے خود ہی ٹیکہ لگواتے ہین۔ یہ گورنمنٹ وقتاً فوقتاً ایسے کاغذات تقسیم و مشتہر کرتی رہی ہے۔ جنمین ایسی خاص مثالین درج کیجاتی ہین جن سے ٹیکہ کا مفید ہونا ثابت ہوتا ہے۔

حال مین میرے ایک دوست مسٹر بنرجی دادابھائی مینجر الیمپریس ملس مقام ناگپور کی ایک چٹھی اخبارون مین چھپی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مل کے کارخانہ مذکور مین مزدورون اور کاریگرون وغیرہ کو ٹیکہ لگانے سے کیا نتیجہ ہوا۔ جو حالات اس چٹھی مین درج ہین اُنسے (ٹیکے کے مفید ہونے کا) ایسا اثر دل مین پیدا ہوتا ہے کہ مین نے اُس چٹھی کی نقلین اپنی اس اسپیچ کے ترجمہ کے ساتھ اس غرض سے شامل کرادی ہین کہ آپ سب اُسکے مضمون پر بوقت فرصت غور سے نظر کرین۔ آپ کو اس چٹھی مین ایسی خاص خاص مثالین لکھی ہوئی ملینگی جنمین ٹیکہ کا نفع نمایان طور پر ظاہر ہوا مگر اصلی امر قابل توجہ یہ ہے کہ اس کارخانہ مین کام کرنے والے قریب پانچہزار آدمیون کے ٹیکہ لگا اور ٹیکہ لگے ہوئے آدمیون مین سے صرف تین کی نسبت یہ معلوم ہوا کہ وہ طاعون سے مرے۔ حالانکہ بغیر ٹیکہ لگے ہوئے آدمیون مین سے نوے آدمی اس بیماری سے فوت ہوئے۔ مین دعوے کے ساتھ کہتا ہون کہ جو شخص مسٹر بنرجی

دادا بھائی کی چٹھی کو انصاف کی نظر سے دیکھے گا - اسکو ضرور اسکے پڑھنے سے اس امر کا کامل یقین ہو جائیگا کہ ٹیکہ لگوانے سے مرض طاعون سے بہت ہی بڑی حفاظت ہو جاتی ہے - مجھکو پورا یقین ہے کہ اس چٹھی مین لکھے ہوے واقعات کو پڑھکر ان صاحبون مین سے جو اس دربار مین موجود ہین یہ سنجیدہ و سلیم الطبع صاحبون کا جلسہ ہی - ہر ایسے صاحب کو جنکو اب تک اس بارہ مین کچھ شکوک ہون گے - اسکا اطمینان کلی ہو جائیگا - کہ جب کسی شہر یا قصبہ یا گانوٗن مین طاعون پھیلا ہو - اُسکے پھیلنے کا اندیشہ ہو تو اُن تدبیرون مین سے جو ہمکو معلوم ہوئی ہین ٹیکہ لگوانا سب سے بہتر تدبیر حفاظت کی ہے - مین آپ صاحبون سے جو یہان موجود ہین - بتاکید یہ کہتا ہون کہ جب طاعون پھیلنے کا اندیشہ ہو - یا یہ مرض کہین شروع ہو جائے - تو آپ اپنے رسوخ کو عمل مین لاکر اور لوگون کو سمجھا بجھا کر انکو ٹیکہ لگوانے پر راغب کرین - اسکی توقع تو رکھنا فضول ہے - کہ لوگ عام طور پہ ایسی حالت مین ٹیکہ لگوانے پر راضی ہون گے - جبکہ اس بیماری کے دور ہونے کا اندیشہ نہ ہو - مگر جب واقعی اندیشہ وبا کے پھیلنے کا ہو تو جسقدر جلد ٹیکہ لگوا کر حفاظت حاصل کیجائے اُسیقدر بہتر ہے - اور ضلع بلیا کے اُن قطعات مین جنمین برابر معین وقت پر ہر سال طاعون پھیلا کرتا ہے - سال کی آخر سہ ماہی مین اس بیماری کا خطرہ اسقدر زیادہ ہوا کرتا ہے (وہان کے) سر برآوردہ و ذی رسوخ اصحاب کے لیے یہ امر بہت مناسب ہے کہ لوگون کو اسپر راغب کرین کہ اس زمانہ مین جہان تک ہو سکے سب ٹیکہ لگوالین - گو طاعون شروع نہوا ہو -

بنارس مین فیصد پر نہ ایسے شخصون کا جو لکھ پڑھ سکتے ہین ان ممالک کے

ہر دو کے غیر کوہستانی ضلع سے بڑھا ہوا ہے اور اسوجہ سے یہان امور تعلیمی جن پہ ہر جگہ کے لوگ توجہ کر رہے ہین - خاص طور پر لحاظ کے قابل ہین - یہان دو کالج ایسے ہین جو آرٹس (یعنی شعبہ علوم ادب و تواریخ وغیرہ) ہین یونیورسٹی سے باضابطہ متعلق ہین اور نیز سنسکرت کالج قدیم جسکا افتتاح ۱۷۹۱ء مین ہوا ایسی خاص توجہ کے قابل درسگاہ ہے - جسکی نسبت مین کچھ کہنا چاہتا ہون - کچھ عرصہ ہوا کہ گورنمنٹ کے حضور مین یہ شکایت کی گئی کہ جو سالانہ امتحان سنسکرت کالج کے پروفیسر لیا کرتے ہین - انمین ہمیشہ دوسری درسگاہون کے تعلیم پائے ہوئے امیدوارون کے ساتھ انصاف کا برتاؤ نہین ہوتا ہے - نتائج امتحانات سے جو سال بہ سال گورنمنٹ گزٹ مین مشتہر ہوتے رہتے ہین - یہ شکایت صحیح نہین پائی جاتی - مگر اُن قابل اعتراض امور کے دور کرنے کی غرض سے جنسے ایسا طریقہ امتحانات جسکی رو سے ایک ہی درسگاہ کے اشخاص ممتحن مقرر کیے جائین پورے طور پر ہرگز محفوظ نہین رہ سکتا - گورنمنٹ نے ایک رجسٹرار مقرر کیا اور یہ حکم صادر کیا کہ ممتحنون مین سے ایک معقول تعداد مناسب ملک کے مختلف حصون کے نامی اور تجربہ کار پنڈتون مین سے منتخب کیجائے - یہ احکام متعلق امتحانات ۱۹۰۹ء کے عمل مین لائے گئے - اور سات پنڈتون نے جن کو سنسکرت کالج سے کسی قسم کا تعلق نہ تھا ممتحن ہونا منظور کیا -

یہ ممکن نہین ہے کہ گورنمنٹ بغیر اسکے کہ امیدوارون سے فیس امتحان لیجائے - عام امتحانون کا طریقہ جاری رکھے - بہ تعلق سنسکرت کالج کے اسکا بہت خیال رکھا گیا - کہ جہان تک کہ امتحان کے بخوبی انجام پانے کے

لحاظ سے ممکن ہو۔ شرح فیس امتحان نہایت کم رکھی جائے۔ مگر پھر بھی بعض لوگون نے یہ شکایت کی کہ فیس کا لیا جانا ایسا دستور جدید ہے جس سے کم مقدور طلبہ بہت زیر بار ہوتے ہین۔ اور ان ممالک مین آیندہ تعلیم سنسکرت کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ درصل ان اشخاص کا خوف بے بنیاد ثابت ہوا۔ ۱۹۰۹ء مین نوسو اڑتالیس امیدوار مختلف امتحانون مین شریک ہوے۔ امتحان درجۂ آچاریہ مین جسکے لیے سب سے زیادہ یعنی امتحان کے ہر حصے کے لیے پانچ روپیہ فیس لیجاتی ہے۔ بارہ درسگاہون سے اٹھائیس امیدوار امتحان مذکور مین شریک ہوئے تھے۔ جو فیس امیدوار سے لیجاے وہ بطور امر لازمی اُس فیس کے کسیقدر متناسب ہونی چاہیے۔ جو ذی لیاقت ممتحن کو پرچۂ سوالات کے تیار کرنے اور جوابات کے جانچنے کے لیے دیجاتی ہے۔ اور بہ تعلق فیس ممتحان بعض اشخاص کو یہ معلوم ہونے سے شاید تعجب ہو کہ ایم۔ اے کے امتحان مین سنسکرت کا پرچہ سوالات تیار کرنے کی بابت یونیورسٹی الہ آباد ایک سو روپیہ دیتی ہے۔ اور امتحان آچاریہ کے پرچہ سوالات کی بابت سنسکرت کالج سے صرف دس روپیہ ملتے ہین۔

اسکے علاوہ سنسکرت کالج مین یہ بھی نقصان پایا جاتا ہے کہ وہان کے طریقہ ہاے درس وغیرہ اور نصاب ہاے تعلیم پُرانے ہونے کی وجہ سے زمانۂ حال کی ضرورتون کے مطابق نہین ہین۔ یہ خواہش کیجاتی ہے کہ اسمین زمانۂ حال کے کالج کے طریقون کے مطابق اصلاح ہونی چاہیے اور یہ کہا جاتا ہے کہ بجاے اس آزادی کے کہ اُستاد مختلف شعبہ ہاے علم سنسکرت کی تعلیم دے

پروفیسرون مین سے ہرایک کو علیحدہ علیحدہ ایک ایک شعبہ علم کی تعلیم کا کام سپرد کیا جانا چاہیے۔ نیز بعض اشخاص نے یہ خواہش کی ہے کہ جو چھ سال کا نصاب تعلیم آچاریہ کی ڈگری کے لیے مقرر ہے۔ اسکو گھٹا کر تین سال کردینا چاہیے تاکہ وہ اُس مدت کے قریب قریب ہوجائے۔ جو زمانہ حال کی یونیورسٹیون مین ڈگری کے لیے مقرر کیجاتی ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ جو لوگ اس قسم کی نکتہ چینیان کرتے ہین۔ اُنھون نے ملک ہند کے پُرانے طریقہ تعلیم کے نہایت قابل قدر اصول کا لحاظ نہین کیا۔ آج کل زمانہ کا رجحان یہ ہے کہ اُستاد بھی مثل اُس بیجان کتاب کے جسکا وہ درس دیتا ہے (اپنے شاگردون کے ساتھ) کچھ سروکار (سوا پڑھا دینے کے) نہ رکھے اور وہ اخلاقی تعلقات جو تعلیم دینے اور تحصیل علم (یعنی رشتہ اُستادی وشاگردی) اسکے ساتھ وابستہ ہین۔ نظر انداز ہورہے ہین۔ طریقہ قدیم مین شاگرد کو ہمیشہ زیادہ قوی تعلقات (اخلاقی) مذکور کی یاددہانی ہوتی رہتی ہے۔ اگرچہ ممکن ہے کہ اپنے گرو کی ہدایت کے بموجب اُسکو جیسے جیسے کہ اُسکے علم مین ترقی ہوتی جائے۔ ایک اُستاد سے دوسرے اُستاد کے پاس بغرض تحصیل علم جانا پڑے۔ اور اکثر ایسا ہوا ہی کرتا ہے۔ میری رائے مین ہمکو اسکی بہت احتیاط رکھنی چاہیے۔ کہ کوئی امر ایسا نہ کرین جس سے اُن قوی تعلقات مین خلل پڑے۔ جو گرو اور اُسکے شاگرد کے درمیان قائم ہین۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن لوگون نے جو آچاریہ کی ڈگری کے لیے مدت تعلیم کو کم کردینا چاہتے ہین۔ اس طریقہ تعلیم کے مقصد اصلی کو نظر انداز کردیا ہے۔ نو عمر طالب علم سنسکرت کو صرف یہی

نہین کرتا ہے کہ وہ اپنی کتابون کے مضمون کو سمجھ لے بلکہ اسکو اصل کتاب کی
عبارت اور قدیم تشریح معنی بھی ٹھیک ٹھیک حفظ یاد کرنی ہوتی ہے ممکن ہے
کہ بادی النظر مین یہ معلوم ہو کہ اس طریقہ مین غیر ضروری محنت اور تضییع اوقات ہوتی
ہے۔ لیکن اسمین شک نہین کہ اسکے ذریعہ سے علوم سنسکرت کے ماہر پنڈتون کا
ایک ایسا گروہ آج تک موجود ہے جنکی طرف زمانہ حال کے متعلم کو باوجود ان کل
کتابون کے جنسے وہ مدد لے سکتا ہے مشکلات مین آنے کے وقت ضرور رجوع کرنا
پڑتا ہے۔ پس کمال و پختگی عام کے لحاظ سے مناسب ہے کہ قدیم طریقہ ہائے تعلیم کو
جسقدر زیادہ عرصے تک ممکن ہو زمانہ حال کے ان خیالات کے اثر سے محفوظ
رکھا جائے جنمین صرف معمولی قسم کے یا فوری نفع کا لحاظ کیا جاتا ہے لیکن جس
طرح طریقہ قدیم کا قائم رکھنا مناسب ہے اسی طرح یہ مناسب ہے کہ اسکے ساتھ ساتھ نیا
طریقہ بھی یعنی اہل یورپ کی طرز پر تحصیل علم و تحقیقات مسائل علمی اختیار کی جائے
ساٹھ سال سے زیادہ عرصہ ہوا کہ جیمس ٹامسن صاحب نے جو اس زمانہ مین لفٹنٹ
گورنر تھے یہ خیال کیا تھا کہ اس امر کی ضرورت ہے سنہ ۱۹۰۴ء مین سر جیمس لاٹوش
صاحب نے ایک صاف اور مفصل تجویز اس کارروائی کے متعلق ظاہر کی
جو اسوقت گورنمنٹ ممالک ہذا عمل مین لانے پر آمادہ تھی اور انھون نے اسکا
انتظار کیا کہ اس کام کی ابتدا رعایا کی جانب سے کیجائے۔ یہ امر موجب مسرت ہے
کہ منشی مادھولال نے اس تجویز کے ایک حصہ کی تائید فوراً اس طور پر کی۔ کہ
سنسکرت کی اعلی تعلیم کے لیے ایک وقف بنام امانت وقف سادھولال
اسکالرشپ (یعنی) وظائف یادگار سادھولال قائم کیا جسمین ۴۰ ہزار روپیہ

لگایا ہے - ان وظائف کے لیے ایسے طالب علم منتخب کیے گئے جو پرانے طریقہ کے مطابق سنسکرت کی تعلیم اچھی طرح حاصل کر چکے تھے - جدید طریقون کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ابتدائی تدابیر اُنکے لیے یہ نکالے گئے - کہ وہ زبان ہاے پالی اور پراکرت کی تحصیل کرین - اور زبان جرمن کی تعلیم بھی اِس غرض سے شروع کرائی گئی کہ وہ خود مصنف کی زبان مین اُن اعلیٰ تصنیفات مین سے بعض کو پڑھ سکین جو ممالک یورپ مین ماہران سنسکرت نے لکھے ہین - امانت وقت سادھولال کے ایک وظیفہ دار نے ایک پرانی کتاب متعلقہ مذہب بودھ جو بلحاظ انکشاف حالات تواریخی قابل دلچسپی ہے بغرض طبع مرتب کی ہے اور اُسکو ملک انگلستان کی پالی ٹیکسٹ سوسائٹی - (جماعت اشاعت کتب قدیم زبان پالی) نے پسند کر کے اُسکا طبع و شایع کرنا قبول کیا ہے -

(لوگون کی) یہ خواہش کہ بنارس مین تعلیم سنسکرت کو ترقی دیجائے - اُس جلسہ آرکین مین اور بھی زیادہ ظاہر ہوئی - جو سنہ ۱۹۰۶ع مین منعقد ہوا تھا - اُس جلسہ مین یہ تجویز قرار پائی کہ چندہ کے ذریعہ سے روپیہ اکھٹا کر کے ایک کتبخانہ اِس غرض سے تعمیر کیا جائے کہ اُسمین قلمی کتابون کا وہ قابل قدر ذخیرہ جو گورنمنٹ کالج کی ملکیت ہے - مناسب طور پر حفاظت سے رکھا جائے - اور لوگون کو بطرز انسب اُنکے مطالعہ کا موقع ملے - (اِس تعمیر کے لیے) دولہن رام کنور رئیسہ اوسان گنج نے نہایت فیاضی سے ایک عمدہ قطعہ اراضی کا دے دیا ہے - ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بنارس نے تیس ہزار روپیہ چندہ دیا اور منشی مادھولال نے

علاوہ اُن پچیس ہزار روپیہ کے جو اُنھون نے بطور چندہ دیا۔ یہ بھی وعدہ کیا کہ اگر وہ رقم جو چندہ سے جمع ہوگی۔ ایک لاکھ روپیہ سے کم ہوگی جو اُسوقت کے تخمینہ کے بموجب کتبخانہ مذکور کے لیے درکار تھا۔ تو وہ اپنے پاس سے اور روپیہ دیکر اِس کمی پورا کردینگے۔ اب یہ تخمینہ کیا جاتا ہے کہ عمارت اور اُسکے متعلقات مین ڈیرھ لاکھ روپیہ سے زیادہ خرچ ہوگا۔ جب مین ۱۹۰۷ء مین یہان آیا تھا تو مین نے اُس نئے کتب خانہ کا سنگ بنیاد نصب کیا تھا۔ جو ہر رائل ہائنس پرنسیس آف ویلز کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ ابتک صرف کتب خانہ ہی کے لیے روپیہ کا انتظام ہورہا ہے اور طلبہ سنسکرت کے مکان کے لیے اور اشیاء قدیم متعلقہ مذہب ہنود کے عجائب خانہ کی عمارت کے واسطے روپیہ کا انتظام ہنوز نہین ہوا۔ مین امید کرتا ہون کہ جسقدر روپیہ کی ضرورت ہے اُس کے بہم پہونچانے کی خاص طور پر کوشش کیجائیگی۔ اور نیز یہ کہ عمارت کی تیاری مین بہ نسبت سابق کے زیادہ عجلت کیجائیگی۔

ان ممالک کے ہر جگہ کے لوگون مین تعلیم انگریزی کی خواہش بہت بڑھ گئی ہے اور اسوجہ سے اُسکے ذریعون کی توسیع و صلاح کی بہت ضرورت ہے۔ اور تعلیم انگریزی کیطرف دلی رغبت و توجہ قسمت ہاے شرقی مین ان ممالک کی کسی اور جگہ سے کم نہین ہے۔ فی الواقع تعلیم انگریزی حاصل کرنے کی خواہش لوگون مین اسقدر بڑھ گئی ہے کہ اُسکے لیے کافی بندوبست کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ جن اصول پر گورنمنٹ بہ تعلق سکینڈری (یعنی ابتدائی سے اوپر کے درجہ کی تعلیم کے عمل کرتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ سرکار اِس سے زیادہ کچھ

کرنا چاہیے کہ وہ نمونہ کے اسکول قائم کر دے - سرکار یہ نہین کر سکتی ہے کہ اُن
کل اشخاص کے لیے جو تعلیم انگریزی حاصل کرنا چاہین سرکاری سکنڈری اسکول
قائم کر دے گورنمنٹ کا طریق عمل یہ ہے کہ ہر ضلع کے صدر مقام مین ایک ہائی
اسکول بطور نمونہ کے اسکول قائم رکھے اور لوگون کو اس بات کی ترغیب دے
کہ وہ خود اور ایسے زائد اسکول قائم کرین جنکی ضرورت ہو اور جب ممکن ہو سرکاری
ہائی اسکول مین دیجائے - اسمین طلبہ کو حتی الامکان کامل استعداد حاصل ہو جائے
اور یہ امر یقینی ہو جائے کہ وہ زمانہ مابعد مین عملی طور پر اُنکے لیے مفید ہوگی -
اور اس سے صرف یہ مقصد نہ ہوگا کہ امتحانون مین کامیابی حاصل ہو جائے
اس غرض کا لحاظ رکھکر گورنمنٹ اپنے حتی الامکان یہ کوشش کر رہی ہے
کہ اُن انگریزی کے اسکولون مین جو صرف گورنمنٹ کے خرچ سے قائم ہین -
تعلیم زیادہ کامل طور کی اور زیادہ عملی قسم کی اور زیادہ اچھی طرح دیجائے زبان
انگریزی مین گفتگو کرنا صحیح طور پر سکھانے کی طرف اور سائنس (علوم و فنون)
کی زیادتی علمی تعلیم اور ہاتھ کے کام کی مشق و صفائی بڑھانے کی طرف خاص
طور پر توجہ کی جا رہی ہے - اور ان تینون امور کی طرف خاص توجہ کرنے سے
منشا یہ ہے کہ لڑکون مین یہ قابلیت پیدا ہو جائے کہ وہ اپنی استعداد علمی کو زندگی
کے ضروریات روزمرہ مین زیادہ اچھی طرح کام مین لا سکین اگر ان امور مین ترقی
منظور ہے تو یہ نہایت ضروری ہے کہ ہر طالب علم کی طرف خاص طور سے
زیادہ توجہ کیجائے اور ایسے اسکولون مین جہان طلبہ کی تعداد گنجائش سے زیادہ
ہے - اور سامان تعلیم و تعداد مدرسین ناکافی ہے - ان مقاصد کے حسب دلخواہ

حاصل ہونے کی امید نہین کی جاسکتی ہے - یہ ضروری ہے کہ اُن طلبہ کی تعداد محدود کردی جائے - جنکو ایک درجہ مین تعلیم دیجا سکتی ہے اور اسکول مین درجون یا درجون کے سکشنون کی تعداد اُن کمرون کی تعداد کے لحاظ سے جو تعلیم کے لیے موجود ہون اور اس امر کے لحاظ سے مقرر کردیجائے - کہ ہیڈ ماسٹر کس قدر نگرانی کرسکتا ہے - صرف ایسے ہی انتظامات کے ذریعہ سے یہ ہوسکتا ہے - کہ جو سرکاری انتظام مین ہین یہ غرض حاصل ہو کہ وہ بطور نمونہ کے کام دین - پس اس امر کی قابل اطمینان تدبیر کہ طلبہ کی تعداد مناسب تعداد سے نہ بڑھنے پائے - یہی ہے کہ اور نئے اسکول قائم کیے جائین - نہ کہ یہ کہ موجودہ اسکولون مین طلبہ کی تعداد بلا کسی حد و قید کے بڑھتی رہے - بنارس مین علاوہ گورنمنٹ ہائی اسکول کے دو مشن ہائی اسکول اور ایک ہائی اسکول متعلقہ ہندو کالج اور ایک ایڈیڈ (امدادی) ہائی اسکول واقع بنگالی ٹولہ موجود ہین اور ایک ہائی اسکول حال ہی مین چھتریون کے لیے کھولا گیا ہے - جس کے قائم کرنے کا خرچ تقریبًا بارہ لاکھ روپیہ ہوگا - اور یہ سب روپیہ راجہ صاحب بھنگا نے فیاضی سے عطا کیا ہے - لیکن اب بھی تعداد اُن طلبہ کی جو اسکولون مین داخل ہونا چاہتے ہین - ان اسکولون کی گنجائش سے زیادہ ہے - اور مین امید کرتا ہون کہ بنارس کے لوگ اپنے قریب کی قسمت یعنی گورکھپور کے لوگون کی قائم کی ہوئی نظیر پر عمل کرین گے - جنھون نے اُسوقت جب گورنمنٹ ہائی اسکول مین طلبہ کی تعداد زیادہ ہوگئی - فورًا نہایت قابل تعریف کوشش کرکے ایک دوسرا ہائی اسکول قائم کردیا -

ابتدائً یہ ارادہ تھا کہ جب اُن کُل ہائی اسکولون کا خرچ جو ضلعون کے صدر مقامون مین واقع ہین - اخراجات مدپراونشیل مین ڈال دیا جائیگا (یعنی گورنمنٹ ممالک ہذا اُسکو اپنے ذمہ کر لیگی -) تو اسوجہ سے اُن رقوم امدا دمین جو ڈسٹرکٹ بورڈون کو دیے جانے کے لیے مقرر کیے گئے ہین - ترمیم نہ کیجائیگی - یعنی انمین سے ہائی اسکولون کے خالص خرچ کی رقم منہا نہ کیجائیگی - بلکہ وہ رقم ڈسٹرکٹ بورڈون کی آمدنی مین اضافہ کے طور پر قائم رکھی جائینگی - اور بورڈہاے مذکور کو یہ ہدایت کیجائیگی کہ وہ سکواولا اسکینڈری ورناکیولر (درجہ ابتدائی سے اوپر کے زبان دیسی کے) اسکولون کے لیے (جسقدر کہ اُنکے لیے ضرورت ہو) اور بعدازان پرائمری (ابتدائی) اسکولون کی توسیع کے لیے کام مین لائین - لیکن چونکہ لوکل گورنمنٹون کی مالی حالت بہت ہی زیادہ ناقابل اطمینان ہوگئی - اس لیے اس معاملہ پر غور کرنے کی ضرورت ہوئی - پس بورڈون کو جنوری سنہ ۱۹۰۱ع مین یہ اطلاع دی گئی کہ جب ہائی سکولون کا خرچ اخراجات مدپراونشیل مین شامل کر لیا جائیگا - تو اُن معینہ رقوم امداد مین سے جو انکو دیے جاتے ہین ہائی اسکولون کے خالص خرچ کی تعداد منہا کر لی جائیگی -

حال مین اخبارات مین ایسے بیانات مشتہر ہوے ہین - جنکا مطلب یہ ہے کہ گورنمنٹ نے براہ راست یا بذریعہ حکام ماتحت قسمت بنارس کے ڈسٹرکٹ بورڈون کو - خصوصاً ڈسٹرکٹ بورڈ بنارس کو - یہ حکم دیا ہے کہ اپنے اخراجات متعلقہ تعلیم مین تخفیف کرین - اس موقع پر حالات واقعی کا بیان

کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے - تاکہ وہ غلط فہمی جو اِس بارہ مین ہے - دور ہو جائے - ڈسٹرکٹ بورڈون کی آمدنی کا ایک حصہ محصولات مختص المقام سے حاصل ہوتا ہے - مگر محصولات مختص المقام ڈسٹرکٹ بورڈون کے کل اخراجات کے لیے کافی نہین ہوتے اور اُنہین پراونشل آمدنی سے بذریعہ رقوم امدادی اضافہ کرنا ہوتا ہے - موجودہ رقوم امداد عرصہ تین سال کے لیے مقرر کیے گئے تھے - اور بورڈون سے یہ معاہدہ ہوا تھا کہ وہ اپنے ایسے اخراجات کی تعداد جو معمولاً ہمیشہ ہوا کرتے ہین - اسقدر رکھین گے کہ اُنکی آمدنی سے بعد منہائی اخراجات مذکور ایک معین رقم تعمیرات ابتدائی کے واسطے ہمیشہ بچتی رہے - عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ بہ پابندی شرط مذکور کے ڈسٹرکٹ بورڈون کو یہ اجازت ہے کہ اپنی آمدنی جسطرح چاہین خرچ کرین - ڈسٹرکٹ بورڈہاے جونپور و غازیپور و بنارس نے اُن شرائط کی خلاف ورزی کی جنکی پابندی سے وہ رقوم امداد اُنکے لیے مقرر کیے گئے تھے - ڈسٹرکٹ بورڈ جونپور نے اپنا ہمیشہ کا حسب معمول خرچ تعلیم اس قدر بڑھا دیا کہ گورنمنٹ کو اُسکی امداد کے لیے تقریباً تیرہ ہزار روپیہ سالانہ دینا پڑا - ڈسٹرکٹ بورڈ غازیپور نے بھی ایسا ہی کیا اور گورنمنٹ کو ایک گشتی چیٹھی اس مضمون کی ڈسٹرکٹ بورڈون کے نام جاری کرنی پڑی کہ اگر وہ بغیر اسکے کہ پہلے یہ سمجھ لین جو زیادہ رقم مطلوب ہوگی وہ کہان سے آئیگی - اپنے معمولی ہمیشہ ہونے والے اخراجات بڑھائینگے - تو اُسکا نتیجہ سوا اسکے کچھ نہین ہو سکتا کہ اُنکو اپنے خرچ کے رقوم ادا کرنے کی

استطاعت نہ رہیگی۔ کیونکہ جو روپیہ گورمنٹ کے پاس ڈسٹرکٹ بورڈون کو بطور امداد قوم امداد دینے کے لیے ہے۔ وہ تھوڑا ہے۔ بالاخر ڈسٹرکٹ بورڈ بنارس نے اگرچہ سال ماقبل مین بورڈ فنڈ کو رمتبہ کردیا گیا تھا۔ کہ اُس کا معمولی ہمیشہ ہونیوالا خرچ بہت ہی زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اپنے اخراجات متعلقہ تعلیم کو اسقدر بڑھانا تجویز کیا کہ اُسکو گورمنٹ سے ایک خاص عطیہ کے لیے اِس غرض سے درخواست کرنی پڑی۔ کہ گزشتہ سال حسابی کے آخر مین اُسکا خرچ اُس رقم سے نہ بڑھ جائے۔ جو اُسکے نام جمع ہو۔ ان واقعات کے بیان سے یہ امر پورے طور پر واضح ہوگا کہ اگر خاص خاص مقامات مین ذریعہ ہاے تعلیم مین توسیع کرنے کے وعدے کیے گئے۔ یا اُسکی امیدین دلائی گئین اور وہ پوری نہین ہوئین۔ تو یہ قصور اُن بورڈون کا ہے۔ جنھون نے بلالحاظ اس امر کے کہ اُنکے پاس اُنکے پورا کرنے کے لیے سرمایہ ہے یا نہین۔ ایسے وعدے کیے۔ یا ایسی امیدین دلائین۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جو تحقیقات گزشتہ موسم سرما مین اس بارہ مین کی گئی۔ کہ مختلف ڈسٹرکٹ بورڈون کو کن کن ابتدائی تعمیرات کی ضرورت ہے۔ اُس سے صاف طور پر ظاہر ہوا کہ موجودہ معاہدات کے عمل مین آنے کے وقت ڈسٹرکٹ بورڈ ہاے قسمت بنارس کے ساتھ بمقابلہ اکثر دیگر ڈسٹرکٹ بورڈون کے زیادہ رعایت کا برتاؤ ہوا۔ یہ صریحاً خلاف انصاف ہوگا۔ کہ جن ڈسٹرکٹ بورڈون نے سمجھ بوجھکر اپنے معاہدات کی خلاف ورزی کی اُنکو نفع پہونچانے کی غرض سے ان ڈسٹرکٹ بورڈون کی رقم مقررہ مین کمی کر دیجائے۔ جنھون نے پورے پورے

طور سے اپنے معاہدون کی تعمیل کی اور اپنے معمولی ہمیشہ ہونے والے اخراجات
کو ان رقوم سے بڑھنے نہ دیا جو اُنکے اختیار مین تھے۔ اگر دیہات مین تعلیم ابتدائی
کی ترقی کی غرض سے جماعتہاے مختص المقام کی آمدنی مین اضافہ کرنے کے
واسطے گورنمنٹ کے پاس رقم غیر محدود موجود ہوتی تو مجکو بہت خوشی ہوتی۔ مگر
جبتک کہ اس کام کے لیے روپیہ کی تعداد ایسی ہی محدود رہیگی جیسی کہ بالفعل ہر
مجکو لازم ہے کہ ہر بورڈ سے اسکی ذمہ داری کی تعمیل کراؤن کہ اپنا خرچ آمدنی کے
مطابق رکھے۔ مجکو امید ہے کہ جب گورنمنٹ کی مالی حالت (بہ نسبت حال
کے) بہتر ہوجائیگی۔ تو یہ ممکن ہوگا کہ ڈسٹرکٹ بورڈون کو ذریعہ ہاے تعلیم کی
اصلاح و توسیع کے لیے کچھ اور زیادہ روپیہ دیا جائے۔

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ میونسپل بورڈ بنارس کو یہ حکم دیا گیا کہ اپنے
اخراجات تعلیم مین تخفیف کرے۔ بورڈ مذکور نے ۹-۱۹۰۸ء کی بابت اپنا
بجٹ مرتب کرنے اور اپنے اخراجات کے بڑھانے مین دور اندیشی نہ کی اور
اس غرض سے کہ آخر سال مین بمقابلہ آمدنی کے خرچ کی رقم زیادہ نہ نکلے صرف
یہی تدبیر ہو سکتی ہے کہ اُسکے ذمہ کے قرضہ جات کے اقساط کا ادا کرنا ملتوی
کر دیا جاتا۔ پس اس غرض سے کہ آمد و خرچ برابر ہوجائین۔ بورڈ مذکور کو یہ ضرور
تھا کہ یا تو اپنے خرچ مین کمی یا آمدنی مین اضافہ کرے۔ اور اس صورت مین
گورنمنٹ کو یہ حکم دینا لازم ہوا کہ بورڈ اپنا خرچ آمدنی کے مطابق رکھے۔

اب مین تھوڑی دیر کے لیے اُن محصولات کا ذکر کرنا چاہتا ہون۔ جو
میونسپلٹیان لیتی ہین۔ ممالک ہذا مین بالفعل اکثر میونسپلٹیون کی آمدنی کا

خاص ذریعہ محصول چنگی ہے۔ بعض وجوہ سے محصول چنگی کو لوگ بہ نسبت اور محصولات کے زیادہ پسند کرتے ہین۔ ان لوگون کو جو ایسے شہرون یا قصبون مین رہتے ہین۔ جہان محصول چنگی تو عائد کیا جاتا ہے۔ مگر کوئی محصول خود انھین لوگون سے نہین لیا جاتا جن پر محصول کا بار واقعاً پڑتا ہے۔ بعض اوقات یہ غلط خیال ہوتا ہے کہ وہ کوئی محصول نہین ادا کرتے۔ وہ ایسے محصول کا دینا نہایت ناپسند کرتے ہین جسکی بابت کچھ زر نقد خود اُنکو محصل ٹکس کے ہاتھ مین دینا پڑے۔ مگر اُنکو یہ خیال نہین رہتا کہ اگر ان ضروریات زندگی کے آزندہ کو جو اُنکو خریدنا ہوتے ہین۔ چونکہ چنگی پر کچھ محصول ادا کرنا ہوتا ہے۔ تو (اُسکے عوض ہین) وہ اپنے مال کے خریدارون سے اسقدر تو ضرور وصول کر لیتا ہے جسقدر اُسنے دیا ہے اور گمان غالب یہ ہے کہ اُس سے بھی زیادہ لے لیتا ہے۔ چنگی کے انتظام کے عملدرآمد مین بہت سخت ناجائز کارروائیون کا موقع ملتا ہے اور یہ خرابی بھی ہوا کرتی ہے کہ بیوپاریون کو واجبی اور مناسب محصول کی بہ نسبت بہت زیادہ رقم کی زیر باری ہوتی ہے اور یہ رقم بالآخر اُن لوگون کے ذمہ پڑتی ہے۔ جو مال کو خرید کر کام مین لاتے ہین۔ جو اشیا کا محصول چنگی خواہ مخواہ بالآخر محصول ادا کی ہو جاتا ہے۔ جو محصول چنگی وصول ہو چکا ہے۔ اُسکا بہت بڑا حصہ بعد مین واپس کرنا ہوتا ہے اور چنگی کے چھوٹے اہلکارون کو جو یہ محصول وصول کرتے ہین۔ ناجائز کارروائیان کرنے کے بہت زیادہ موقع ملتے ہین۔ ان سب خرابیون کی وجہ سے محصول چنگی آمدنی میونسپلٹی کی ہمرسانی کا ایک بہت قابل اعتراض ذریعہ ہے۔ ان دو قسمتہاے بنارس اور گورکھپور مین بڑے شہر زیادہ نہین ہین۔ البتہ

خود شہر بنارس بہ لحاظ وسعت آبادی کے ممالک ہند میں سوائے ایک شہر کے اور
کل شہروں سے بڑا ہے میونسپل بورڈ بنارس کی سالانہ خالص آمدنی محصول
چنگی کی تین لاکھ روپیہ ہے۔ مگر حدود میونسپلٹی کے باہر چھوٹی چھوٹی منڈیاں
قائم ہو گئی ہیں۔ جنکی وجہ سے شہر کی تجارت کو بہت نقصان پہونچتا ہے سال گذشتہ
میں میں نے ان ممالک کی میونسپلٹیوں کے انتظام محصولات کے متعلق تحقیقات
کرنے کے لیے ایک کمیٹی بصدارت ہوپ آسن صاحب مقرر کی تھی۔ اس کمیٹی
کا یہ کام تھا کہ ان امور کی نسبت تحقیقات اور غور و خوض کرے کہ مختلف شہروں
کے موجودہ قواعد و نقشہ جات محصول چنگی کے متعلق ہر شہر میں کون کون سے
قاعدے اور محصول ایسے ہیں جو وہاں کی تجارت و کاروبار میں بہت زیادہ حارج
و مخل ہیں۔ اور آیا یہ ممکن ہے کہ محصول چنگی بالکل موقوف کر دیا جائے۔ اور
اگر ایسا ہو سکتا ہے تو اسکی جگہ بذریعہ محصول آمدنی حاصل کرنے کا کیا عام اصول
قائم کیا جائے۔ اور یہ کہ محصول چنگی کے خاص خاص شہروں میں موقوف کر دینے
سے اور (عام طور سے) نقشہ جات محصول چنگی کے ترمیم کرنے سے اور ضابطہ
کارروائی کی اصلاح سے موجودہ خزانوں کے انسداد کے متعلق کیا نتیجہ ہوگا۔ میں
صدر انجمن صاحب و ممبران کمیٹی کا جنھوں نے بہت قابل قدر رپورٹ تیار کی
نہایت شکرگذار ہوں اور یہ رپورٹ اطلاع عام کے لیے مشتہر ہو چکی ہے کمیٹی
مذکور نے اپنی تحقیقات سے یہ نتیجے نکالے ہیں کہ یہ نہایت مناسب امر ہے کہ
محصول چنگی ہر جگہ سے موقوف کر دیا جائے۔ اور یہ کہ جو کچھ اصلاح موجودہ
طریقہ میں ہو سکتی ہے۔ اسکا صرف یہ قدر نتیجہ ہو سکتا ہے کہ بہ نسبت حال کے

تقسیم کرنے کے مسئلہ پر غور و خوض کر رہی ہے جس سے قسمت گورکھپور کے
رہنے والون کو بہت غرض و تعلق ہے۔ اس ضلاع کی مردم شماری قریب تیس
لاکھ کے ہے اور یہ تعداد سوائے ضلع بستی کے ان ممالک کے بڑے بڑے ضلعون
کی آبادی سے دوچند ہے۔ قسمت گورکھپور مین (صرف) تین ضلع ہین مگر
اُسکی مردم شماری سوائے قسمت فیض آباد کے اور ہر قسمت کی مردم شماری سے زیادہ
ہے اور قسمت فیض آباد مین چھ ضلع ہین۔ گورکھپور مین کئی لائق اور نہایت
جفاکش کلکٹر یکے بعد دیگرے آئے۔ جنمین سے ملونی صاحب اور ہوپ کمسن صاحب
خاصکر قابل ذکر ہین۔ مگر ان سب کو وہان کی کلکٹری کا کام بہت زیادہ معلوم ہوا
چنانچہ ضلع مذکور کے تقسیم کرنے کے مسئلہ پر غور و خوض کرنے کے لیے گذشتہ
موسم سرما مین ایک ایسی کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس کے صدر انجمن سنیر ممبر بورڈ مال
تھے۔ اور کمشنر گورکھپور اور کلکٹران گورکھپور و بستی اور تین اشخاص غیر ملازم
سرکار اُسکے ممبر تھے۔ یہ مسئلہ بہت دشوار ہے اور مجکو یہ یقین نہین کہ اب تک
اُسکے حل کرنے کا کوئی بھی ایسا طریقہ تجویز ہوا۔ جو فی الواقع قابل اطمینان ہو
بہر حال یہ تو صاف ظاہر ہے کہ کلکٹر گورکھپور کے کام کو کم کرنے کی قوی ضرورت
ہے۔ مگر ہنوز اس بات کا طی کرنا باقی ہے۔ کہ آیا کام ہلکا کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے
کہ ضلع کے حدود مین ترمیم کیجائے۔ یا یہ کہ معمول سے زائد ماتحت اس غرض
سے مقرر کیے جائین۔ کہ معمولی قسم کے کامون سے کلکٹر کو سبکدوشی ہو جائے۔
چنانچہ مین اس معاملہ پر بہت توجہ سے غور و خوض کر رہا ہون۔

جب مین گورکھپور گیا تھا جسکو تقریباً دو سال کا عرصہ ہوا۔ اُسوقت

مجکو یہ بات سُنکر تعجب بلکہ افسوس ہوا کہ ضلع مذکور مین قریب تیس کے ایسے ریلوے اسٹیشن تھے کہ (مقامات قرب وجوار سے) اُن اسٹیشنون تک جانے کے لیے پختہ سڑکین موجود نہ تھین - اسمین شک نہین کہ اُس ضلع مین ریل تو بہت سے مقامون مین پہونچ گئی ہے - مگر سڑکین بہت کم ہین - چنانچہ مین نے ڈسٹرکٹ بورڈ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ بشرط امکان اس بارہ مین مین اُسکی مدد کرون گا - حال مین وے صاحب اور ایکمین صاحب نے اُن ممالک کے ڈسٹرکٹ بورڈون کی ضرورتون کی تحقیقات کی ہے - اور یہ تخمینہ کیا گیا ہے کہ (ضلع گورکھپور مین) پکی سڑکین (سب ملاکر) قریب ۱۰۰ میل کے اور کچی سڑکین (سب ملاکر) قریب ۸۰ میل کے اور بنائی جانی چاہیے - جدید انتظام آمد و خرچ کی رو سے جسکا عملدرآمد اگلے سال مالی سے شروع ہوگا - تقریبًا ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کا اضافہ اُس رقم مین کیا جا رہا ہے - جو ڈسٹرکٹ بورڈ گورکھپور (بالفعل) اپنے ذریعہ ہائے آمد و رفت (یعنی سڑکون وغیرہ) کے قائم رکھنے کے کام مین لگا سکتا ہے - لیکن اس معاملہ مین ایک دشواری یہ ہے کہ کنکر یا اور چیز سڑک کے پختہ کرنے کی مشکل سے دستیاب ہوتی ہے -

کاشی کے شہر متبرک کی عظمت ملک ہند کے کُل حصون مین مانی جاتی ہے - اول تو بہت سے والیان ملک کے مکان اس شہر مین گنگا کے کنارے پر موجود ہین - اور علاوہ اسکے یہان کے بہت سے مندرون کی بہت کچھ امداد ملک ہند کے دور دور کے ہنود اپنی فیاضی اور مذہبی پاک خیالی کیوجہ سے کرتے ہین - ہر ہندو کو یہ خواہش و تمنا ہوتی ہے کہ وہ یہان کے جاترا کیلیے

آئے۔ اور دوسرے مقامات کے بہت سے باشندے اپنی اس آرزو کو پورا کرنے کے لیے وہ اس متبرک شہر کے حدود کے اندر وفات پائین۔ یہین مستقل طور پر سکونت اختیار کر لیتے ہین۔ کچھ عرصہ سے بودھ مذہب کے لوگ سال بسال بہ تعداد روز افزون اس شہر مین بدین غرض آنے لگے ہین۔ کہ اُس متبرک مقام کی زیارت کرین۔ جہان بدھ نے پہلا وعظ کہا تھا۔ ان وجوہ سے یہ شہر مختلف قومون اور فرقون کے اشخاص مرکز ہو گیا ہے۔ اور اُس پر اُن حالات کا اثر پڑ سکتا ہے۔ جو ممالک ہذا کے باہر ملک ہند کے اور حصون مین پیدا ہوتے ہین۔ کہ گذشتہ دو سال مین بلکہ اُس سے کچھ زیادہ مدت مین جبکہ فتنہ انگیز اشخاص نے ملک ہند کے دوسرے حصون مین مشکلات برپا کیے۔ وہ لوگ بنارس کے باشندون کے خیالات خراب کرنے کی کوشش سے بھی نہ چوکے۔ گورنمنٹ اس سے واقف ہے کہ ہمارے بد اندیش یہان موجود ہو گئے تھے۔ اور گورنمنٹ اس بات کی قدردانی کرتی ہے کہ یہان اُنکی کوششون کا اسقدر کم اثر ہوا ہین اس موقع پر بسر عام اس امر کا اعلان و اعتراف کرتا ہون۔ کہ ایسے وقت مین جب باشندگان شہر بنارس کو بد اعمالی پر راغب کرنے کی کوششین کی گیئن۔ بالعموم یہان کے لوگون کی طرز عمل قابل تعریف رہی اور مین یور ہائنس کا اور نیز اس شہر کے اُن سر بر آوردہ اشخاص کا جنکی رائے کی لوگ وقعت اور تقلید کرتے ہین۔ شکریہ ادا کرتا ہون۔ کہ آپ سب صاحبون نے قانون دامن خلائق کی طرفداری اختیار کی اور اپنی قوی و پُر اثر اعانت سے سرکار کی اعانت سے سرکار کی حمایت کی۔ اُس جلسۂ عام سے جو یہان ۲ ستمبر ۱۹۰۸ء کو منعقد ہوا اور اُن رزولیوشنون سے

جو آئین صادر کیے گئے۔ باشندگان شہر بنارس نے اپنے خیالات وفاشعاری کو بہت قوی طور سے ثابت کر دیا ہے۔

آپ سب واقف ہین کہ پارلیمنٹ کا وہ ایکٹ جس کے بموجب گورنر جنرل اور صوبون کے گورنرون و لفٹنٹ گورنرون کی کونسل کے واضع آئین وقوانین کی توسیع کی گئی ہے۔ ہفتہ گزشتہ مین نافذ ہوگیا۔ ممالک ہذا کی توسیع شدہ کونسل کے لیے انتخابات کے متعلق ابتدائی کارروائیان شروع کیجا چکی ہین۔ ضوابط مشتہر کر دیے گئے ہین۔ لیکن وہ کسیقدر مطول ہین۔ اور شاید لوگون کو اس سے مدد ملیگی۔ کہ مین اس موقع پر مختصر طور سے یہ بیان کر دون کہ ان اصلاحات کا اثر ممالک متحدہ مین کیا کیا ہوگا۔ سب سے پہلے مین امپیریل (یعنی گورنر جنرل کی) کونسل کے لیے ممالک ہذا کی جانب سے ممبرون کے منتخب کیے جانے کا ذکر کرتا ہون۔ منجملہ اُن ۲۵ ممبرون کے جو ابھی ہند کے کل ممالک کی طرف سے منتخب کیے جائین گے۔ چار ممبر ممالک متحدہ کی جانب سے ہون گے ایمین سے دو کو لفٹنٹ گورنر کی کونسل کے ایسے ممبر جو ملازم سرکار نہ ہون منتخب کرین گے۔ اور ایک کو صوبہ آگرہ کے زمیندار اور برٹش انڈین ایسوسی ایشن (انجمن تعلقداران اودھ) باری باری سے منتخب کیا کرین گے۔ صوبہ آگرہ کے صرف وہ زمیندار منتخب کرنے کے مجاز ہون گے جنکو قابلیت مصرحہ (ضوابط) حاصل ہو۔ جنمین سے بڑی قابلیت یہ ہے کہ وہ زمیندار مالگزاری آراضی کی بابت دس ہزار روپیہ ادا کرتا ہو اور چوتھے ممبر کو مسلمانان ممالک متحدہ منتخب کرینگے لفٹنٹ گورنر کی کونسل مین علاوہ خود لفٹنٹ گورنر کے معمولاً ۴۶ ممبر ہون گے۔

انمین سے ۲۶ ممبر لفٹننٹ گورنر کے مقرر کیے ہون گے لیکن منجملہ انکے ۲۰ سے
زیادہ ملازمان سرکار ممبر نہین مقرر کیے جا سکتے ہین - اور ایک ممبر ایسا شخص غیر
ملازم سرکار ہوگا - جو ہندوستانی تاجرون کی جماعت کے قائم مقام کے طور پر
پسند کر لیا جائے - منتخب کیے ہوے ۲۰ ممبرون مین سے ایک کو یونیورسٹی
الہ آباد اور ایک کو اپر انڈیا چیمبر آف کامرس (یعنی انجمن جماعت تجارت شمالی
ہند) منتخب کرے گی - جیسا کہ اب تک ہوتا تھا - ممالک ہذا کے آٹھ بڑے
شہرون یعنی الہ آباد و لکھنؤ و بنارس و کانپور و آگرہ و بریلی و میرٹھ و فیض آباد
سے باری باری سے چار چار شہرون کی جانب سے چار قائم مقام ہون گے -
یعنی ہر ایک شہر کی طرف سے ایک ایک قائم مقام ہوگا - جسکو میونسپل بورڈ
متعلقہ منتخب کرے گا - کونسل کی پہلی مدت کے لیے (یعنی پہلی باری مین)
انتخاب شہرہاے الہ آباد و لکھنؤ و آگرہ و میرٹھ کی جانب سے ہوگا - مالی قسمتون
مین سے سواے کمایون کے ہر قسمت کے ڈسٹرکٹ بورڈون اور میونسپل بورڈون
کے ڈیلیگیٹ ایک ممبر منتخب کرین گے - ممالک متحدہ مین اُن شہرون اور
قصبون کی آبادی جہان میونسپل بورڈ قائم ہین - تقریباً بیس لاکھ اور دیہاتی
رقبون کی آبادی تقریباً چار کرور چالیس لاکھ ہے - اُن قاعدون کی رو سے
جنکے مطابق قبل ازین کونسل کے لیے انتخابات کی کارروائی کی جاتی تھی -
تعداد اُن میونسپل بورڈون کی جو کونسل کے لیے ایک ممبر منتخب کرنے کے
واسطے اپنے قائم مقام منتخب کرتے تھے - بہ نسبت اُن میونسپل بورڈون
کی تعداد کے کم ہے - جنکو اب یہ حق دیا گیا ہے - علاوہ اسکے اِس انتظام

جدید کے) موقع پراُن شہرون کے بورڈون کو جو زیادہ بڑے ہین اور اُن اضلاع کو جنکی آبادی زیادہ ہے- زیادہ حق اس طور پر دیا گیا ہے کہ ڈلیگیٹون کی تعداد آبادی کی تعداد کے لحاظ سے مقرر کی ہے- یہ انتظام کیا گیا ہے- کہ ایسے قصبون یا شہرون کے میونسپل بورڈ جنکی آبادی بیس ہزار سے زیادہ نہو ایک ڈلیگیٹ نامزد کرین- اور ایسے قصبون یا شہرون کے جنکی آبادی بیس ہزار اور پچاس ہزار کے درمیان ہو- دو ڈلیگیٹ اور ایسے شہرون کی جنکی آبادی پچاس ہزار اور ایک لاکھ کے درمیان ہو تین- ڈلیگیٹ اور ایسے شہرون کے جن کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہو- چار ڈلیگیٹ نامزد کرین- جو شہر اپنے ہی میونسپل بورڈون کے ذریعہ سے اپنے خاص قائم مقام منتخب کر سکتے ہین- وہ قسمت کے ممبر کے لیے ووٹ دینے کے واسطے ڈلیگیٹ اُس حالت مین نامزد کر سکین گے جب خود اُن کا ایک ممبر کونسل کے لیے موجود ہو- ڈسٹرکٹ بورڈون کی جانب سے ووٹ دینے کا طریقہ مختصر یہ ہے کہ ضلع متعلقہ مین آبادی کے ہر ڈھائی لاکھ اشخاص کی بابت ایک ڈلیگیٹ نامزد کیا جائیگا- لیکن کسی ضلع کے ڈلیگیٹون کی تعداد دو سے کم یا سات سے زیادہ نہو گی- ایسے انتخابات کی صورت مین جو بڑے شہرون کی جانب سے ہون- اور نیز قسمت کے رقبون کے قائم مقامون کے انتخاب کے لیے ان انتظامات کے بموجب جماعت انتخاب کنندگان مین بالکل وہ اشخاص ہون گے- جنھون نے میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈون کا کام کرنے مین دلچسپی ظاہر کی ہو- اس قسم کا تعلق (کا ممبری بورڈ سے) ایسے امیدوارون کے لیے تو ضروری ہے جو بڑے میونسپل بورڈون

کی طرف سے منتخب ہونے کے امیدوار ہوسکتے ہین اور کسی ایسے امیدوار کی نسبت بھی جو کسی قسمت سے امیدوار انتخاب ہو تعلق مذکور ملکیت جائداد کی قابلیت کے مساوی ہوجائیگا۔ اعلی حضرت ملک معظم کے صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ کا یہ منشا ہے کہ میونسپل بورڈون اور ڈسٹرکٹ بورڈون کا تعلق کونسل ہاے واضع آئین وقوانین کے ساتھ بہ نسبت سابق کے بڑھا دیا جائے۔ تاکہ لوگون کو لوکل سیلف گورنمنٹ (معاملات مختص المقام کے متعلق حکومت خود اختیاری) کے کام کی طرف حسب دلخواہ شوق وترغیب پیدا ہو۔ اور یہ منشا اس انتظام انتخاب ممبران سے حاصل ہوجائیگا۔ کونسل مین زمینداران آگرہ واودھ کے دو قائم مقام خود زمینداران مذکور کے منتخب کیے ہوے ہون گے یعنی ایک وہ ممبر جسکو ایسے زمینداران صوبۂ آگرہ منتخب کرین گے جنکی خاص قابلیت یہ ہوگی کہ وہ پانچ پانچ ہزار روپیہ بطور مالگزاری آراضی ادا کرتے ہون اور دوسرا وہ ممبر جسکو برٹش انڈین ایسوسی ایشن منتخب کریگی۔ مسلمانان (ممالک ہذا) کو چار قائم مقام منتخب کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ جنمین سے ایک کو قسمت ہاے میرٹھ وآگرہ کے انتخاب کنندگان مجاز منتخب کرین گے۔ اور دوسرے کو قسمت ہاے روہیلکھنڈ وکمایون کے انتخاب کنندگان مجاز منتخب کرین گے۔ اور تیسرے کو قسمت ہاے لکھنؤ وفیض آباد کے انتخاب کنندگان مجاز منتخب کرین گے۔ اور چوتھے کو قسمت ہاے الہ آباد وبنارس وگورکھپور کے انتخاب کنندگان مجاز منتخب کرین گے۔

جو مزید اختیارات ایکٹ کونسل اور اُسکے بموجب مرتب کیے ہوے

ضوابط کی رو سے نئی کونسل کو دیے گئے ہین۔ اُنکی تحقیر کی طرف ملک ہند کے بعض حصص کے اخبارات مائل ہین۔ مگر اِس قسم کی نکتہ چینی بے بنیاد ہے اور اُسکو ایسے انصاف پسند اشخاص جنکو اپنے ملک کی تواریخ اور اُسکے طریقہ انتظام سے واقفیت ہے۔ صحیح و درست نہ سمجھین گے۔ ایک نہایت اہم کام جو گورنمنٹ کو کرنا ہوتا ہے۔ سالانہ بجٹ کا مرتب کرنا ہے۔ جسمین ملک کی آمدنی کے صرف کا انتظام کیا جاتا ہے۔ زمانہ گذشتہ مین یہ اکثر کہا جاتا تھا کہ جو بحث بجٹ کے متعلق کی جاتی ہے اُس سے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا۔ کیونکہ وہ ایسے وقت ہوتی ہے جبکہ بجٹ قریب قریب مختتم طور پر طے ہو جاتا ہے۔ جن لوگون نے ان امور پر نظر رکھی ہے جو اُسوقت کے بعد سے عمل مین آئے ہین۔ جب کونسلون کو کیفیت آمد و صرف کے متعلق مباحثہ کرنے کا اختیار عطا کیا گیا تھا وہ اِس سے واقف ہون گے۔ کہ جو نکتہ چینیان غیر سرکاری ممبرون نے کین۔ اُنکی نسبت بے اعتنائی اور عدم توجہی نہین کی گئی۔

مگر اب تو اِس بارہ مین اور بھی بڑی اصلاح کی گئی۔ اور آیندہ سے گورنمنٹ کو تخمینہ جات کے قطعی طور پر طے ہونے سے پہلے دو مرحلون پر عام رعایا (کے قائم مقامون) کی راے معلوم کرنے کا موقع حاصل ہوگا۔ اول تو کونسل کی ایک سب کمیٹی جسمین چھ ایسے ممبر ہون گے۔ جنکو کونسل کے غیر ملازم سرکار ممبر منتخب کرین گے۔ اور چھ ملازم سرکار ممبر ہون گے پورے مباحثہ کے بعد تخمینہ جات سال متعلقہ کی بابت اپنے تجاویز پیش کرے گی۔ بعد ازان پوری کونسل کو یہ موقع دیا جائیگا کہ تخمینہ جات کی نسبت بحث کرے۔ اور اُن مدات کے

متعلق جو اُسمین درج ہون رزولیوشن صادر کرے۔ بالآخر بجٹ گورنمنٹ ہند کی منظوری کے بعد کونسل مین پھر پیش ہوگا۔ جیسا کہ اب تک ہوتا رہا ہے! ایک دوسرے معاملہ کے متعلق بھی ایک جدید طریقہ کارروائی اختیار کیا گیا ہے آیندہ سے کونسل کے ہر ممبر کو اختیار ہوگا کہ کسی ایسے امر کی نسبت جس سے لوگون کو تعلق اور دلچسپی ہو اور جس کا تعلق ان ممالک کے نظم ونسق سے ہو۔ کسی رزولیوشن کی تحریک کرے۔ اور جب اُس امر کی نسبت پورے طور پر مباحثہ ہو جائیگا تو رزولیوشن کے متعلق ووٹ لیے جائینگے۔ سوالات کرنے کا اختیار بھی اس طور پر بڑھا دیا گیا ہے کہ اب (اصلی سوال کے متعلق) ضمنی سوالات بھی کیے جا سکتے ہین۔

اور علاوہ ان مزید بڑھائے ہوئے اختیارات کے کونسل ممالک ہذا مین رعایا کے قائم مقامون کی تعداد بہت کچھ بڑھ گئی ہے۔ یعنی کل تعداد ممبرون کی کل تعداد سے چھبیس ممبر اشخاص غیر ملازم سرکار ہون گے۔ اور ممبران ملازم سرکار بشمول لفٹنٹ گورنر صرف اکیس ہون گے۔

منجملہ اُن تبدیلیون کے جو اُسوقت سے ابتک ہوئی ہین جبکہ یہ ملک تاج انگلستان کے زیر حکومت آیا۔ یہ حال کی تبدیلیان سب سے زیادہ وسیع الاثر ہین۔ یہ تبدیلیان اس اعتماد کامل کے ساتھ کی گئی ہین کہ جیسی کشادہ دلی سے وہ حقوق جنھین ان تبدیلیون کے ذریعہ سے وسعت دی گئی ہے عطا کیے گئے۔ ویسی ہی کشادہ دلی سے وہ قبول کیے جائین گے۔ جو نکتہ چینی انصاف کے ساتھ بعد کامل واقفیت حالات متعلقہ کی جاتی ہے وہ

ہمیشہ بنظر وقعت دیکھی جاتی ہے - زمانہ گزشتہ مین بھی اس ملک مین حکمرانون کے مشیر ہوا کرتے تھے - جن سے وہ برسر عام صلاح و مشورہ لیا کرتے تھے لیکن یہ کام موجودہ گورنمنٹ ہی نے کیا - کہ اس بارہ مین اور آگے قدم بڑھایا - اور رعایا کے قائم مقامون کو اور بھی زیادہ اختیارات عطا کیے - میری آرزو دلی اور توقع واثق ہے کہ ان اختیارات کی قدردانی کیجائیگی - اور وہ ملک کی بہبود کے لیے اسی طور پر عمل مین لائے جائین گے - جس طرح کہ زمانہ سابق کے وہ اختیارات جو مقابلتاً ان سے کم تھے عمل مین لائے گئے - اور مین اعتماد و یقین کرتا ہون کہ جو صاحب آج کے اس دربار مین موجود ہین اُن سب کو بھی یہی آرزو و توقع اُسی طرح صدق دلی اور وثوق کے ساتھ ہی جسطرح مجکو ہے -

الہ آباد کے دوسرے دربار مین ہز آنر کی تقریر

ہز آنر بالقابہ نے یہ تقریر ۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ع کو الہ آباد کے دوسرے دربار مین فرمائی تھی - اِس تقریر مین نہایت اہم اور ضروری مسائل صوبہ ہذا پر ہز آنر بالقابہ نے تبصرہ فرمایا ہے - جسکا حرف حرف قابل غور و فکر ہے -

راجگان و نوابان و درباریان قسمت الہ آباد -

پچھلے مرتبہ جب مین نے آپ صاحبون سے دربار مین ملاقات کی تھی اُس کو تین برس سے بھی کچھ زیادہ زمانہ گذرا - اُسوقت مین نے یہ کہا تھا - کہ مین ان صوبون کی مختلف قسمتون کے صدر مقامات مین باری باری سے دربار کرون گا - چنانچہ مین اب قسمت وار دربارون کا وہ سلسلہ ختم کرچکا اور وہ

وقت آگیا کہ مین باشندگان قسمت الہ آباد سے دوسری مرتبہ دربار مین ملاقات کر رہا ہون ۔ جسوقت آپ سے اور مجھ سے پچھلی مرتبہ دربار مین ملاقات ہوئی تھی اُس وقت ہم پر ایک نہایت سخت مصیبت (قحط) کے نازل ہونے کے آثار پائے جاتے تھے ۔ اور مین نے اُس موقع پر اُس وقت کی حالت موجودہ بیان کر کے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ جو مصیبت ہمارے صوبے پر آنے والی تھی اُسکی سختی کم کرنے کی غرض سے گورنمنٹ کیا کارروائی و تدبیر کرنا چاہتی ہے ۔ جس مصیبت قحط کا اُس وقت اندیشہ تھا ۔ واقعی قحط کی مصیبت اُس سے کسی طرح کم نہ نکلی اور اسوقت کے بعد کے موسم خریف تک ان صوبون کے زیادہ تر حصہ مین سخت تکلیف رہی ۔ ہم کو خداوند کریم کا شکر کرنا چاہیے کہ اب ہمکو ملاقات کا موقع ایسے وقت ملا ۔ جبکہ پہلے کی حالت مصیبت بالکل بدل کر حالت سرسبزی قائم ہو گئی ہے ۔ (قحط کی مصیبت کے بعد) ہمارے صوبہ مین تین متواتر فصلین اچھی ہوئین اور انمین سے ایک (یعنی سال گزشتہ کی فصل ربیع) تو نہایت ہی عمدہ تھی اور اگلی فصل ربیع کے بھی بہت اچھے ہونے کے آثار معلوم ہوتے ہین ۔ جس طرف نظر ڈالیے سرسبزی و خوشحالی کے نشانات دکھلائی دیتے ہین ۔ جن کے دیکھنے سے نہایت خوشی ہوتی ہے ۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ قحط کی خرابیان قریب قریب بالکل نیست و نابود ہو گئین ۔ مجھکو نہایت مسرت ہے کہ سب صاحبون سے دربار مین دوسری مرتبہ ایسے وقت مین ملاقات کی نوبت آئی کہ یہ صوبہ سرسبزی و شادابی کی حالت مین ہے ۔ اور میری توقع و آرزو ہے کہ یہ زمانہ خوشحالی جس کی ہمارے صوبے مین ابتدا معلوم ہوتی ہے بہت مدت تک قائم رہے ۔

چند امور ایسے ہین جن کا اس قسمت کے لوگون سے خاص تعلق ہے اور ہین انکو اس موقع پر بیان کرنا چاہتا ہون - سب سے پہلے مین اس قسمت کے اُس حصہ کی بابت کچھ کہون گا - جو بندیلکھنڈ کے نام سے مشہور ہے - چند سال سے لوکل گورنمنٹ کی بہت زیادہ توجہ اس حصہ ملک کی طرف ہوئی ہے - بندیلکھنڈ سے میری مراد اُس حصہ ملک سے ہے جسمین ضلع الہ آباد کی وہ تین تحصیلین جو دریاے جمنا کے جنوب مین واقع ہین - (یعنی تحصیل ہاے میجا - وبارا - وکرچھنا) اور چار اضلاع جھانسی وجالون وہمیرپور وباندا داخل ہین - ممالک متحدہ مین جس قدر قطعات ایسے ہین جنکی پیداوار کی نسبت بھروسا نہین ہو سکتا - آئین سے اس قطعہ کی حالت سب سے زیادہ غیر قابل اطمینان رہا کرتی ہے - اس حصہ مین سنہ ۹۷-۱۸۹۶ع مین اور پھر سنہ ۱۹۰۶ع مین اور بعد ازان سنہ ۱۹۰۸ع مین سخت قحط پڑا - مگر سنہ ۱۹۰۸ع کا قحط بندیلکھنڈ مین بہ نسبت سنہ ۹۷-۱۸۹۶ع کے قحط کے بہت کم سخت ہوا - باوجودیکہ سنہ ۱۹۰۸ع مین فصل زیادہ خراب ہو گئی تھی - اسکا سبب کسیقدر تو یہ تھا کہ جب سنہ ۱۹۰۷ع کی فصل خریف اور سنہ ۱۹۰۸ع کی فصل ربیع بہت خراب ہوئی - تو اس سے پہلے جو فصلین ہوئی تھین وہ اُسقدر خراب نہ تھین جسقدر کہ وہ فصلین تھین جو سنہ ۹۷-۱۸۹۶ع کے قحط کے پہلے ہوئی تھین مگر اسکے سوا سنہ ۱۹۰۸ع کے قحط کے کم سخت ہونے کے اور بھی اسباب تھے - کیونکہ ان دو بڑے قحطون کے وقت کے درمیان جو زمانہ گذرا - اُسمین لوکل گورنمنٹ نے بہت بڑی کوششین اور تدبیرین اس غرض سے کین کہ بندیلکھنڈ کے فرقہاے زراعت پیشہ کی تکلیفین کم ہو جائین - چنانچہ تین مختلف طریقے اختیار

کیے گئے۔ اول یہ کہ لوکل گورنمنٹ نے زمینداروں کو قرضہ کے بہت بڑے بار سے سبکدوش کرنے کی غرض سے بندیلکھنڈ کی قرضدار زمینداریوں کا ایکٹ اور بندیلکھنڈ کا انتقال آراضی کا ایکٹ صادر کیا۔ جنکا منشا یہ تھا کہ اراضی کاشتکاری پیشہ لوگوں کے ہاتھ سے دوسرے لوگوں کے پاس نہ جانے پائے۔ دوسرے یہ کہ لوکل گورنمنٹ نے مالگذاری آراضی کے بار کی تخفیف کرنے کے لیے بہت کچھ کیا تھا۔ یہ مقصد تین مختلف طریقوں سے حاصل ہوا۔ ۱۹۰۲ء مین تشخیص کی ہوئی مالگذاری مین سرسری طور پر تخفیف کی گئی۔ اور اس کارروائی کے بعد بندوبست آراضی مین یہ ترمیم کی گئی کہ میعاد بندوبست بجائے تیس سال کے پانچ سال کردی گئی۔ جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ بندیلکھنڈ کے زمیندار کو اب برابر تیس سال تک ایک ہی مقررہ تعداد مالگزاری کی دینا واجب نہین ہوتا بلکہ نامبردہ کی مالگذاری کی تعداد کے پانچوین سال نظر ثانی کیجاتی ہے اور اس نظر ثانی مین ایسے اصول اختیار کیے جاتے ہین جنمین زمیندار کے ساتھ رعایت کرنے کا بہت خیال کیا جاتا ہے اور اگر رقبہ مزروعہ مین کچھ کمی ہوجاتی ہے تو مالگذاری کی تشخیص مین اُسکا پورا لحاظ کیا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے ایسی صورت کی نسبت کہ کوئی دیہات کسی ایسی مصیبت مین مبتلا ہون۔ جو بہت دور تک پھیلی ہو یا صرف وہی ہو۔ اور زیادہ رعایت کا طریقہ رقم معافی کا حساب لگانے سے حاصل ہوتی ہے وہ بجائے اسکے کہ آئندہ وصول کیے جانے کے لیے (صرف) ملتوی کردی جائے۔ فوراً معاف کردی جاتی ہے۔ ایک تیسری تدبیر اور بھی کی گئی ہے جس سے حال کے برسون مین بندیلکھنڈ کے اشخاص

زراعت پیشہ کی حالت بہت بہتر ہوگئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ذرائع آبپاشی مین توسیع کی گئی ہے۔ دس سال سے زیادہ عرصہ سے ممالک متحدہ کے صیغۂ آبپاشی کی توجہ بندیلکھنڈ کی طرف بمقابلہ دیگر حصون کے جو صیغۂ مذکور کو سپرد ہین زیادہ خصوصیت کے ساتھ رہی ہے۔ اور توسیع آبپاشی مذکور مارش صاحب اور میکلوڈ صاحب کی عاقلانہ ہدایت سے اور اُنکی نگرانی مین بہ اعانت لائق اور جفاکش انجینیرون کے عمل مین آئی ہے۔ سنہ ۱۸۹۶-۹۷ع مین ان ممالک مین سوائے نہر بیتوا کے کوئی اور ایسی نہر نہ تھی جو قحط سے محفوظ رکھنے کی غرض سے طیار ہوئی تھی۔ سالہائے مذکور کے قحط سے پہلے بندیلکھنڈ کی سخت قسم کی زمینون کی آبپاشی کے متعلق نہر بیتوا محض ایک آزمائشی ذریعہ آبپاشی سمجھی گئی تھی اور جسقدر فائدہ کی توقع اس نہر سے کی گئی تھی۔ وہ پوری نہین ہوئی تھی۔ مگر قحط مذکور مین یہ نہر جیساکہ لارڈ میکڈانل صاحب نے تحریر فرمایا ضلع جالون کے لیے ذریعہ زندگی ثابت ہوئی۔ کمیشن آبپاشی نے اس امر پر زور دیا تھا کہ ایسے تعمیرات کے جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ جن سے قحط سے حفاظت ہو۔ اور کمیشن مذکور نے اپنی اُس فہرست مین جو اُس نے ایسے تعمیرات کی طیار کی تھی۔ بندیلکھنڈ کی ضرورتون کا تخمینہ ۹۰ لاکھ روپیہ کا کیا تھا۔ اِس قسم کے تعمیرات نہرین اور بڑے حوض اور تالاب و کھیتون کی حفاظت کے پشتے ہین۔ بندیلکھنڈ مین پچھلے چھ سال مین تعمیرات حفاظتی کی بابت رقم مذکورہ سے قریب قریب دوچند خرچ ہو چکا ہے۔ جو تعمیرات اور کام وہان طیار کیے گئے۔ اُنمین سب سے بڑے یہ ہین اول نہرکین (یعنی

دریاے کین کی نہر جس کا افتتاح سر جیمیس لاٹوش نے کیا۔ جسکو عرصہ چار سال کا
ہوا اور نہر ڈھسان اور ڈھکوان کا ویئر یعنی پختہ بند نہر بیتوا کی حالت کی صلاح کے
لیے۔ چونکہ نہر کین کے پانی کی بہت زیادہ مانگ تھی۔ لہذا یہ قرار پایا کہ بمقام گنگاؤ
ایک اور باندھ پانی کے روکنے کی غرض سے طیار کیا جائے۔ یہ تعمیر دو سال مین ختم
ہوجائیگی۔ اور اُسوقت نہر کین سے ضلع باندا مین قریب ۱۲۰۰۰۰ ایکڑ رقبہ کی آبپاشی
ہوا کرے گی۔ اِس کام کا خرچ شامل کرکے نہر کین کی لاگت قریب ۷۵ لاکھ روپیہ
کے ہوگی۔ نہر ڈھسان دریاے ڈھسان سے بمقام لچورا واقع ضلع ہمیر پور نکالی
گئی ہے۔ اسکی ایک شاخ چند روز مین کھول جائیگی اور امید کیجاتی ہے کہ کل
نہر اگلے سال کے جاڑے کے موسم سے پہلے پوری ہوجائیگی اور اُسوقت سے
وہ آبپاشی کے کام مین آسکے گی۔ اِس نہر کی لاگت کچھ کم ۴۵ لاکھ روپیہ ہوگی اور
اُس سے بہ لحاظ موسم ۵۰۰۰۰ ایکڑ سے لیکر ۹۷۰۰۰ ایکڑ تک کی آبپاشی ہوسکیگی۔
نہر بیتوا کی حالت کی صلاح اس طرح کی گئی ہے کہ ایک نیا ویئر یعنی پختہ بند بمقام
ڈھکوا بنایا گیا ہے اور بمقام پاریچھا سابق کے ویئر کی سطح اونچی کی گئی ہے۔ ڈھکوان
کے ویئر مین ۲۴ لاکھ روپیہ صرف ہوا اور وہ سنہ ۱۹۰۹ء مین مکمل ہوگیا۔ اُس سے
اسقدر رقبہ کی آبپاشی ہوسکیگی۔ جو ۷۰۰۰۰ ایکڑ اور ۹۰۰۰۰ ایکڑ کے درمیان
ہوگا۔ پاریچھا کے ویئر کی صلاح کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ آبپاشی کا رقبہ دو چند ہوگیا
ہے۔ اور اس کی تعداد پچھلے سال مین ۱۰۸۰۰۰ ایکڑ تک پہونچی۔ نہر بیتوا کی تعمیرات
ابتدائی مین ان اضافون کے ہوجانے سے نہر مذکور سے ۲۰۰۰۰۰ ایکڑ سے
زیادہ کی آبپاشی ہوسکتی ہے حالانکہ پہلے صرف تقریباً اسکے چوتھائی رقبہ کی

آبپاشی ہوسکتی تھی - جو مزید پیمائش و تحقیقات عمل مین لائی گئی ہے - اُس سے ثابت ہوتا ہے - کہ جنوبی رقبہ کی کامل حفاظت کے لیے کمیشن آبپاشی کے تخمینہ سے بہت زیادہ رقم درکار ہوگی - ایک جدید تجویز تعمیرات جس مین ۲ کرور ۸۰ لاکھ روپیہ صرف ہوگا صیغۂ آبپاشی نے طیار کی ہے اور اسکو گورنمنٹ ہند نے منظور کرلیا ہے - (علاوہ اسکے) بہت سی بالکل نئی تجویزین بھی طیار ہورہی ہین - مگر وہ رقم جو کل ممالک ہند مین تعمیرات حفاظتی کی بابت خرچ ہونے کے لیے مل سکتی ہے - محدود ہے اور اس رقم کو (مختلف صوبون کے واسطے) تقسیم کرنے مین گورنمنٹ ہند کو ملک ہند کے کل حصون کی ضرورتون کا لحاظ کرنا ہوتا ہے - پس قبل اسکے کہ یہ سب تجویزین مکمل ہون ہمکو غالباً زیادہ عرصے تک انتظار کرنا ہوگا - مگر لوکل گورنمنٹ کا یہ قصد مصمم ہے کہ اپنے حتی الامکان ان تجاویز کے عمل مین لانے مین جو بندیلکھنڈ کی حفاظت کے واسطے ہین عجلت کرے -

مین مشورہ دیتا ہون کہ آپ نمایش کے طبقہ آبپاشی کو جاکر دیکھین آپ وہان ایسے نمونے دیکھ سکینگے - اور انمین سے بہت سے کام کرتے ہوے دکھلائے جائینگے - جن سے زیادہ قابل توجہ تعمیرات آبپاشی کی کیفیت معلوم ہوگی - یعنی اُس مقام کی تعمیرات جہان سے نہر نکلتی ہے اور جہان نہر کو پہاڑی نالے اور دریا کے پار لے جانے کے تعمیرات اور تالابون کے باندھ اور نہرون اور تالابون سے آبپاشی کرنے کی مختلف چیزین اور اُس کے طریقے اور نیز نمونے اُن خاص خاص قسمون کے پھاٹکون کے جو پانی کی آمد کی

روک کرنے اور اُسمین کمی بیشی کرنے کی غرض سے استعمال کیے جاتے ہین
اور نیز نمونے مختلف اقسام کی ایسی تعمیرات کے جو دریا کے پانی کو قابو مین رکھنے
کے لیے ہوتی ہین۔ علاوہ اُنکے یہ چیزین بھی وہان دکھلائی جائینگی۔ یعنی آٹھ سینے
کی نہر کی پنچکّی کے چلتے ہوئے نمونے۔ پانی کی آمد و رفت کم و بیش کرنے کے
ایسے پھاٹک جو خود بخود چلتے ہین اور ایک ایسا نمونہ ایجادی گب صاحب
انگزیکیوٹو انجنیر صیغۂ آبپاشی پنجاب کا جسکے ذریعہ سے ہر حالت مین مقررہ مقدار
پانی کی نکلتی رہتی ہے۔ اِن صوبون مین آبپاشی نہر کے طریقے کی ابتدا و ترقی
اور اُسکی حالت موجودہ اور توسیعات مجوزہ اور اُنکے فوائد کی کیفیت و حالتین
تصویرون اور نقشون کے ذریعہ سے دکھلائی جائینگی اور فوٹوگراف کی تصویرین
کے ایک سلسلہ کے ذریعہ سے نہرون اور دریاؤن کی خاص خاص قابل توجہ
حالتین دکھلائی جائینگی۔ طبقۂ آبپاشی کے قریب کے رقبۂ طبقۂ زراعتی مین
بہت سی قسمون کے ایسے پمپ (یعنی پانی کھینچنے کے نل) چلتے ہوے دیکھنے
مین آئینگے۔ جو ہاتھ کے یا جانورون کے ذریعہ سے پانی اُٹھاتے یا کھینچتے ہین
یا ہوا یا گیاس یا تیل یا بھاپ کے انجنون کے ذریعہ سے چلتے ہین اور اُنکے
کام کی واقعی مقدار زمین اور قریب کے کھیتون کی آبپاشی کرکے دکھلائی
جائے گی۔ سنہ ۱۹۱۰ع تک تین ضلعون جھانسی اور جالون اور نیز للت پور
کی جو اب حصہ ضلع ہی ایک جداگانہ کمشنری تھی۔ مگر اُس سال سے وہ قسمت
الہ آباد مین شامل کردیے گئے ہین۔ تجربہ سے معلوم ہوا کہ قسمت آگرہ با وجود حالت
موجودہ ایسی بڑی قسمت ہے کہ اُسکا اہتمام ایک کمشنر بہ آسانی نہین کرسکتے۔

کیونکہ بالفعل اُسمین سات ضلعے ہین جنکا رقبہ قریب سترہ ہزار مربع میل کے
ہے - اور اسوجہ سے کمشنر کے لیے یہ امر قریب قریب غیر ممکن ہے کہ بندیلکھنڈ
کے انتظام کی طرف خاص طور سے اُسقدر توجہ کرسکین جتنی کہ ضرورت ہے
چنانچہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ع مین یہ تجویز کی گئی کہ بندیلکھنڈ کی ایک ایسی کمشنری ازسرنو
قائم کیجاے جسمین موجودہ اضلاع جھانسی و جالون و ہمیرپور و باندا ہون اور ایک
نیا ضلع ہو جسمین موجودہ ضلع باندا کی دو تحصیلین اور ضلع الہ آباد کی وہ تین تحصیلین
ہون جو جمنا پار یعنی اُسکے جنوب مین واقع ہین اور تجویز مذکور لوگون کے اظہار راے
کی غرض سے شایع کی گئی - جن عہدہ دارون و اشخاص معتمد کو اس معاملہ سے تعلق
تھا - اُن سبنے اُس پر بہت توجہ سے غور کرنے کے بعد مجھ سے اپنی یہ راے
ظاہر کی کہ الہ آباد کی ان تینون تحصیلون کے باشندے ان تحصیلون کے ضلع
الہ آباد سے نکال دیے جانے کی نسبت اعتراض کرتے ہین اور اُنکے اعتراض
کے وجوہ بہت معقول ہین - سال گذشتہ کے ماہ جنوری مین نمایش ضلع کے
افتتاح کے وقت یہ اعلان کردیا کہ ان تین تحصیلون کے الہ آباد سے نکالے
جانے کا خیال چھوڑ دیا گیا - جب یہ تجویز زیر غور تھی اُسوقت یہ راے بھی پیش
کی گئی کہ ضلع الہ آباد کی دو تحصیلین (سراتھو اور منجھن پور) ضلع فتحپور مین ملادی
جائین - مگر چونکہ ان مقامون کے باشندون کو یہ راے پسند نہ تھی لہذا اُسپر عمل کرنا
بھی مناسب نہین سمجھا گیا - پس جو تجویز ایک (جدید) قسمت بندیلکھنڈ یا جھانسی
کے قائم کیے جانے کی نسبت بحضور گورنمنٹ ہند بسفارش لوکل گورنمنٹ
ارسال کی گئی ہے اُسکے بموجب ضلع الہ آباد بدستور بحالت موجودہ قائم رہیگا -

رائے یہ ہے کہ قسمت آلہ آباد مین ضلاع الہ اباد وکانپور وفتحپور واٹاوہ و فرخ آباد ہون اور مجھ کو توقع ہے کہ یہ تجویزین (بجدید قسمت ہاے جھانسی و والہ آباد کے قائم کیے جانے کی نسبت) گورنمنٹ ہندا اور صاحب سکریٹری آف اسٹیٹ بہادر ہند کے حضور سے جلد منظور ہوجائیگی

کچھ عرصے سے یہ رائے زیرغور تھی کہ ضلع کانپور مین تحصیلون کی تعداد کم کردی جائے۔ بالفعل ضلع مذکور مین آٹھ تحصیلین ہین اور انمین سے بعض تحصیلون مین کام بہت کم ہے۔ چنانچہ جو تجویز اس بارہ مین صاحبان کلکٹر وکمشنر نے پیش کی تھی۔ اور بورڈ مال نے پسند کی تھی اُسکی منظوری کا حکم حال مین صادر ہوگیا۔ اِس حکم کے بموجب تحصیل ہاے نرول وشیو راجپور دوسری تحصیلون مین ملادیجائینگی۔ اور ضلع مین صرف چھ تحصیلین رہ جائینگی۔ جو تحصیلین اس طرح ازسرنو قائم ہون گی۔ اُنمین سے کسی تحصیل مین نہ تو کام مناسب مقدار سے زیادہ ہوگا اور نہ صدر مقام تحصیل کا فاصلہ بہت سے رقبے یا دیہات متعلقہ سے بہ نسبت حال کے بڑھنے پائیگا۔

حال مین یہ طے ہوا کہ ضلع فتحپور کا بندوبست جدید شروع کردیا جائے۔ آپ کو معلوم ہے کہ بندوبست کی معمولی میعاد تیس سال ہے اور اس ضلع کے مختلف حصون کے پچھلے بندوبست کی میعاد سنہ ۱۹۰۵ع اور سنہ ۱۹۰۶ع اور سنہ ۱۹۰۷ع مین ختم ہوگئی۔ مگر میعاد مذکور سنہ ۱۹۰۰ع مین دس سال کے لیے اس سبب سے بڑھادی گئی کہ مالی امور کے لحاظ سے کوئی ایسے وجوہ معلوم نہ ہوئے کہ بندوبست کی نظرثانی مناسب سمجھی جاتی۔ اور نیز اِس سبب سے کہ گو بعض بعض مقامات مین بیشک پرتہ جمع

بندوبست ہر جگہ مساوی نہ تھا تاہم اُسمین (اُسوقت) اِس قدر اختلاف معلوم نہ ہوا۔ کہ امور انتظامی کی بنا پر ترمیم بندوبست مناسب قرار دیجا سکتی۔ مگر جو تحقیقاتین بعد مین ۱۹۰۹ء مین کی گئین اُن کے نتیجے سے ثابت ہوا کہ پرتہ جمع سرکاری کی کمی بیشی بہ مقامات مختلف اُس قدر سے بہت زیادہ ہے جسقدر پہلے سمجھی گئی تھی۔ اور ضلع کے بعض حصون مین جمع سرکاری مناسب سے بہت زیادہ ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگرچہ اِس ضلع مین (بہ تعلق زراعت و پیداوار وغیرہ) ترقی کی حالت بہ تدریج حاصل ہوئی۔ مگر وہ ترقی ایسی جلد جلد نہین ہوئی جیسی امید کی گئی تھی۔ (باین وجوہ) بورڈ مال اور صاحب کمشنر اور صاحب ڈائرکٹر کاغذات آراضی و زراعت نے یہ سفارش کی کہ عام نظر ثانی مالگذاری کی کی جانی چاہیے اور گورنمنٹ ہند نے اس رائے کو منظور کرلیا ہے۔ چنانچہ ۱۹۱۱ء کے موسم سرما مین ایک مہتمم بندوبست مقرر کیا جائیگا۔ مگر از سر نو پیمائش نہین کیجائیگی۔

چند روز ہوئے کہ الہ آباد کی میونیسپل کمیٹی نے ویسرائے بہادر سابق کے حضور مین ایڈریس پیش کیا تھا۔ اُسوقت مین وہان موجود تھا۔ ایڈریس مذکور مین میونیسپلٹی کی مالی حالت کے بیانات تھے اور گورنمنٹ ہند اور صوبہ کی گورنمنٹ کی امداد کی درخواست کی گئی تھی۔ مین نے حالات مذکور کو بغور و توجہ اور دلی ہمدردی سے سُنا۔ جیسا کہ ہونا چاہیے تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ حال مین محصول پانی اور محصول مکان کی نظر ثانی کی گئی ہے اور اُسکی وجہ سے آمدنی کچھ زیادہ ہوگئی ہے۔ لیکن لوگ بہت ناراض اور شاکی ہین۔ ایسی ناراضگی محض ایک فطرتی امر ہے اور لندن مین بھی جہان تمام تندرستی و حفظان صحت وغیرہ کے لحاظ سے اسباب

لطف و آسائش زندگی اُس حالت سے بہت بڑھے ہوے ہین - جسکے یہان حاصل ہونے کی ہم امید کرسکتے ہین مشکل سے کوئی محصول ادا کرنے والا ایسا ہوگا - جو کوئی کونسل کا (جو محصول مقرر کرتی ہے) شاکی نہ ہو - لیکن مین نے اپنا اطمینان نسبت اس امر کے کرلیا ہے کہ محصول مکان اور محصول پانی کے متعلق لوگون کی شکایت واجبی نہین ہے - کیونکہ نظرثانی کامل طور سے طریقہ ہاے مندرجہ قانون کے مطابق کی گئی ہے - جو ابتک پورے طور سے عمل مین نہین لائے گئے تھے - میری ذاتی راے یہ ہے کہ میونسپل جماعتون کو گورنمنٹ سے امداد پانے کا کسی قدر حق ضرور حاصل ہے اور کچھ زیادہ عرصہ نہین گذرا کہ مین نے اپنی یہ راے عملاً اس طور پر ظاہر کی کہ میونیسپلٹی الہ آباد کو ڈھائی لاکھ روپیہ اس غرض سے دیا کہ وہ شہر کی اصلاح و ترقی کی ایک تجویز کی ابتدا کرسکے - مین یہ بھی تسلیم کرتا ہون کہ لوکل گورنمنٹ کا صدر مقام ہونے کی وجہ سے الہ آباد کو گورنمنٹ کی امداد کا خاص طور پر استحقاق حاصل ہے - مجھے معلوم ہوا ہے کہ میونیسپل کمیٹی مین یہ تجویز درپیش ہے کہ نل کا صاف کیا ہوا پانی بہ نسبت حال کے زیادہ مہیا کیا جائے - اور اس انتظام کے لیے قریب ڈھائی لاکھ روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہوگی - اسکے علاوہ غلاظت وغیرہ کے نکاس کی ایک تجویز بھی زیر غور ہے - ابتدائی تجویز جسکے خرچ کا تخمینہ قریب بیس لاکھ کے کیا گیا تھا - میونیسپل بورڈ نے اسوجہ سے نامنظور کردی کہ اُس کے تفصیلات کی جانچ سے معلوم ہوا کہ وہ ناقص و ناکافی ہین - وہ تجویز یہ تھی کہ شہر کا میلا پانی وغیرہ نالاپون اور فلٹرون (یعنی چھاننے کے تعمیرات) مین لاکر کئی مقامات پر دریا مین پہونچا دیا جائے - اور نکاس کے اس طریقہ پر بورڈ نے اس وجہ سے اعتراض کیا کہ اُس مین خرچ

بہت زیادہ ہوتا اور بورڈ کو یہ یقین نہین ہوا کہ اس تجویز کا نتیجہ حسب مراد ہوگا۔ اب ایک اور تجویز بالکل مختلف طرز کی گورنمنٹ کے سنیٹری انجنیر کی نگرانی مین طیار کی گئی ہے اور اسکی لاگت کا تخمینہ مع اخراجات عملہ اور کل دیگر اخراجات اتفاقی کے ۱۸ لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔ تجویز مذکور یہ ہے کہ کل میلا پانی وغیرہ ایسٹ انڈین ریلوے کے جمنا کے پل کے قریب ایک مقام پر جمع کیا جائے۔ اور وہان سے دریا کے پار کے کسی مناسب قطعہ زمین تک بذریعہ پمپ کے پہونچایا جائے۔ اور وہان وہ اُس مقام زراعت کی آبپاشی کے لیے استعمال کیا جائے۔ جو میلے پانی کے کام مین لانے کے واسطے ہوگا۔ جیسا کہ آج کل لکھنو اور آگرہ دونون مقامات مین کیا جاتا ہے۔ جہان اُس سے حسب دلخواہ نتیجے پیدا ہوے ہین۔ مین نے یہ قرار دیا ہے کہ سنہ ۱۲-۱۹۱۱ء مین میونسپلٹی کو دو لاکھ روپیہ دیا جائے۔ اور اُس کو یہ روپیہ ان دو تجویزون مین سے کسی ایک کے شروع کرنے مین لگانے کا اختیار ہوگا اگر ان ممالک کی حالت خزانہ کے لحاظ سے ایسا ممکن ہوتا تو مین بخوشی اس سے زیادہ روپیہ دیتا۔ شہر مین بہ نسبت سابق کے زیادہ سرگرمی اور ترقی کی علامتین پائی جاتی ہین۔ اور اُنھین سے ایک علامت یہ ہے کہ صحبتیا باغ کے قطعات آراضی تعمیرات کے واسطے لے لیے گئے ہین۔ مجھے امید ہے کہ اس سے ان لوگون کو آسایش و سہولت ہوجائیگی۔ جو وہان مکانات تعمیر کرنے کا صرف گوارا کرسکین گے۔ اور یہ بھی توقع ہے کہ یہان نمائش کے قائم ہونے سے اس شہر کی مرفہ حالی مین کچھ مدد ملیگی۔

غالباً آپ سب صاحبون کو معلوم ہوگا کہ اس بڑی نمائش کے طبقہ

زراعت کے اخراجات جس کا افتتاح ابھی حال مین ہوا ہے۔ گورنمنٹ ممالک متحدہ نے مہیا کیے ہین۔ طبقہ مذکور کے اخراجات کی تعداد ایک لاکھ روپیہ ہے۔ گورنمنٹ نے یہ اخراجات اس لیے برداشت کیے ہین کہ ممالک ہذا کے زراعت پیشہ لوگون کو یعنی زمیندارون اور خوشحال کاشتکارون اور نیز چھوٹے کاشتکارون کو دکھلا یا جائے۔ کہ کلون کے ذریعہ سے اور اور طرح سے طریقہ کاشت مین کیا کیا اصلاحین اور ترقیان کی جا سکتی ہین۔ اس ملک کا سب سے بڑا حرفہ (اور ذریعہ معاش) زراعت ہی ہے۔ اور بالضرور ہمیشہ یہی رہیگا۔ کاشت کے طریقون کی ایسی اصلاح جس سے کہ ہماری خام پیداوارون کی مقدار مین اضافہ ہو۔ یا اُنکی حیثیت مین ترقی ہو کاریگرون کے فوائد کے لیے جو اُس پیداوار کو کلون کے ذریعہ سے کام مین لاتے ہین (اور اُس کے اشیا طیار کرتے ہین۔) نہایت ضروری ہے اور اسی طرح اُن کاشتکارون کے منافع کے لیے بھی ضروری ہے جو اِس لیے دھرتی کی سیوا کرتے ہین کہ پیداوار بہ افراط ہو۔ اس سے بڑھکر اور اِس سے زیادہ ضروری اور کوئی کام فرض نہین ہے اور گورنمنٹ کو اِس سے زیادہ کسی اور کام کو اپنے ذمہ لینے کی خواہش و رغبت نہین ہے کہ پیشہ کاشتکاری کے متعلقہ کل امور اور چیزون مین اصلاح کیجائے۔ کیونکہ کاشت کے طریقون کی ہر بڑی اصلاح کا اثر خواہ مخواہ ملک کے کل فرقون تک پہونچتا ہے۔ جو ذریعے کاشت کی اصلاح و ترقی کے اس نمائش مین پیش نظر ہین۔ اُن کو دیکھنے اور اُن پر غور و توجہ کرنے کا یہ بے نظیر اور انمول موقع ہے۔ جو ہمیشہ حاصل نہین ہو سکتا۔ اور مین دل سے توقع اور آرزو کرتا ہون کہ زراعت

پیشہ لوگ اس موقع سے فائدہ اُٹھائینگے اور اُن ذریعون کو غور و توجہ سے دیکھین گے
مین خوب جانتا ہون کہ ہند کے کاشتکارون کے حالات بہت سے امور کے
لحاظ سے ایسے ہین کہ انکی وجہ سے وہ طریقہ ہاے کاشت کی اصلاح و ترقی کے
ذریعون کو جلد اختیار نہین کر سکتے۔ ملک ہند کے کاشتکار دنیا کے اور بہت
سے ملکون کے کاشتکارون کی طرح اپنے ہی قدیم طریقون کا قائم رکھنا پسند
کرتے ہین۔ مگر اسکے ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ اس زمانے کے کاشتکار بہ نسبت
دس بیس ہی سال قبل کے کاشتکارون کے بھی اپنے کاشتکاری کے کام مین
زیادہ توجہ اور ہوشیاری کرتے ہین اور اُن سابق کے کاشتکارون سے زیادہ
ہمیشہ اس امر پر آمادہ رہتے ہین کہ اگر کوئی خاص مفید حالت کسی موسم مین پیدا ہو
تو وہ اُس سے اپنے فائدے کا کام نکالین۔ لیکن اگر کاشتکار یہ امور اختیار
کرین کہ اپنی محنت کو (عمدہ کلون وغیرہ کے استعمال سے) ہلکا کرین اور کھیتی
کی متعلقہ چیزون کی زیادہ احتیاط و خبر گیری کرین تاکہ وہ ضایع نہ ہونے پائین اور
زمین کے جوتنے بونے کا بہتر طریقہ اختیار کرین اور کھیت مین ایسے اجناس
ایک دوسرے کے بعد بوئین۔ جو قاعدہ علمی کے بموجب زمین کی طاقت قائم
رکھنے کے لیے زیادہ مناسب ہون اور بہتر قسم کا بیج بوئین۔ اور آراضی مین
اور زیادہ عمدہ طور پر کھاد دین۔ تو ملک کی آراضی کی پیداوار بیحد بڑھ جائے اور
ہر جماعت کے لوگون کو بے شمار نفع پہونچے۔ اِس ملک کے متعلق کوئی
مسئلے اُن مسئلون سے بڑے اور زیادہ ضروری یا زیادہ قابل غور و توجہ دلی
نہین ہین۔

-جو ذریعہ ہاے معاش اور وسائل دولت سے تعلق رکھتے ہین اور انمین بھی میری رائے مین زمین کی پیداوار کے بڑھانے کا مسئلہ سب سے زیادہ اہم ہے- اسی امر کے لحاظ سے آج مین انجمن ہاے امداد قرضہ کی نسبت کچھ کہنا چاہتا ہون- کیونکہ کاروبار کے لیے بہ نسبت حال کے کم شرح سود پر روپیہ کا مل جانا نہایت ہی ضروری ہے- زراعت مین کامیابی اور ترقی اس بات پر منحصر ہے کہ قرضہ آسانی سے مل سکے اور تمام دنیا مین کاشتکارون کو اپنی اراضی سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کے لیے قرض لینے کی ضرورت پڑا کرتی ہے- اِس قرض کی اِس ملک مین مختلف کامون کے لیے ضرورت ہوتی ہے- کنوان کھودنے اور پشتون کی طیاری کے لیے بمقابلہ اور ضرورتون کے زیادہ روپیہ درکار ہوتا ہے اور اِس سے کم مویشی اور معمولی آلات اور اوزارون کے خریدنے کے لیے اور اُس سے بھی کم کھیت کے جوتنے اور بیج کی خریداری اور کھیتی کے متفرق کامون کے لیے درکار ہوتا ہے- یہ ضرورتین ہمیشہ سے رہی ہین- لیکن اُنکے علاوہ حال مین مزدوری کی شرح بڑھ جانے کی وجہ سے اس امر کے لیے روپیہ کی ضرورت بڑھتی جاتی ہے کہ زراعت کے متعلق سستی قسم کی کلین خریدی جائین جیسی کہ ہماری نمایش مین دیکھنے مین آئین گی اور انمین ایسی بہت سی کلین ہون گی جو اب تک اس نواح مین نہین آئین-

بالفعل زراعت کے کامون کے لیے روپیہ قرض ملنے کا بڑا ذریعہ یہی ہے کہ گانوٗن کے مہاجن سے قرضہ لیا جائے- یہ صحیح ہے کہ بعض علاقون مین زمیندار لوگ کاشتکارون کو مناسب شرح سود پر روپیہ قرض دیا کرتے ہین- یہ ایک نہایت ہی

قابل تعریف طریقہ ہے اور اگر اس طریقہ کو کل ایسے زمیندار جن کے پاس روپیہ ہو اختیار کرین تو اُنکو بہت نفع ہوگا - گورنمنٹ نے بھی حال کے برسون مین اس بارہ مین بہت کارروائی کی ہے - کہ قدیم طریقہ تقاوی یعنی سرکاری قرضہ متعلقہ اغراض زراعتی کے ملنے مین آسانی ہوجائے - اور بیشتر سے زیادہ رقوم اس طرح مل سکین - لیکن عام طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اِس ملک کے کاشتکارون کو اِس قسم کی مدد نہین مل سکتی ہے - جو ممالک یورپ مین اکثر ایسے روپیہ والے اشخاص دیا کرتے ہین - جو شراب یا ریشم یا اِس قسم کی اور بہت سی چیزون کا کاروبار کرتے ہین - پس زیادہ تر لوگون کو قرض ملنے کا ذریعہ مہاجن ہی ہے - اگرچہ یہ ناکافی ذریعہ ہے یہ ذریعہ زیادہ تر اسوجہ سے ناکافی ہے کہ خود اُن مہاجنون کے پاس ہی سرمایہ کم ہوتا ہے - علاوہ اسکے چونکہ مہاجنون کے پاس زیادہ روپیہ قرض دینے کے لیے نہین ہوتا - اور اُنکو اسی لین دین سے اپنی گذر کرنی ہوتی ہے اور جو نقصان اس کاروبار مین اُٹھانے پڑتے ہین اُنکے معاوضہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے اِسوجہ سے وہ خواہ مخواہ سود بہت زیادہ شرح سے لیا کرتے ہین - دو برس ہوے کہ رجسٹرار انجمن ہاے امداد قرضہ نے تحقیقات کی تھی - جس سے یہ ظاہر ہوا - کہ اُس سود کی اوسط شرح جو ایسے کاشتکارون کو دینا پڑتا ہے - جو حقوق ملکیت نہین رکھتے قریب ۳۶ فیصد سالانہ ہے - باستثناء اُن مقامون کے جو اِن ممالک کی مغربی سرحد پر واقع ہین - جہان سود شرح مذکور سے کچھ کم ہے - بعض صاحبون نے تو یہ تخمینہ کیا ہے - گو خود میری راے مین اِس تخمینہ مین مبالغہ معلوم ہوتا ہے - کہ ان ممالک کے زراعت پیشہ لوگون کے قرضہ کی اوسط تعداد

سال کے کل مطالبہ لگان سے کم نہین ہوا کرتی ہے۔بیشک بہت سے
کاشتکاری پیشہ لوگ ایسے بھی ہین جو مقروض نہین ہین۔مگر جب تک سود کی
شرح اسقدر زیادہ رہیگی۔یہ امید کرنی فضول ہے کہ کاشتکار لوگ اس قدر سے
زیادہ قرض لین گے۔جو ان کی اُسی وقت کی ضرورتون کے لیے مطلوب ہو۔
ظاہر ہے کہ وہ صرف وقت موجودہ کی واقعی ضرورتون کے لیے جو ان کو پیش
ہوتی ہین قرض لیتے ہین۔اور اگر وہ (ترقی زراعت کے) آزمایشی طریقون مین
روپیہ لگانے کی غرض سے قرض لینے مین پس وپیش کرین تو وہ قابل الزام نہین
گو اُن آزمائشون کی کامیابی کی بہت زیادہ امید پائی جاتی ہو۔علاوہ اس کے
بہت سے ضلعون مین کاشتکارون کو اس روپیہ کے ملنے مین دشواری ہوتی
ہے۔جو انکو درکار ہوتا ہے اور اس وجہ سے وہ مجبوراً اپنی جوت کی آیندہ پیداوار
پہلے ہی سے اُن لوگون کے ہاتھ جو انکو روپیہ قرض دیتے ہین ایسے نرخ سے فروخت
کر دیتے ہین جس سے اُن کاشتکارون کا بہت نقصان ہوتا ہے اس طرح اکثر
زیادہ قیمتی اجناس کے پیداوار کی نسبت عمل کیا جاتا ہے۔علاوہ اس کے
کاشتکارون کو اکثر مجبوری سے خراب بیج بونا پڑتا ہے اور وہ اکثر بیج ایسی
شرطون پر لیتے ہین جنکی وجہ سے اُنکو بدلے مین پیداوار کا واجبی سے زیادہ
حصہ مہاجن کو دینا پڑتا ہے۔یہ امر آسانی سے سمجھ مین آسکتا ہے کہ ان حالتون
کی وجہ سے زراعت کی ترقی مین بہت ہرج وخلل واقع ہوتا ہے اور یہ فوراً
ذہن نشین ہوسکتا ہے کہ اس ملک کی زراعت کے لیے سب سے زیادہ ضرورت
اس امر کی ہے کہ اور زیادہ سرمایہ کم سود اور معقول شرطون پر قرض دینے کے

لیے مہیا کیا جائے۔ اور ایسا انتظام کیا جائے کہ ہر کاشتکار کو اس طرح قرضہ مل سکے۔ اگر روپیہ کم سود پر مل سکے تو اور زیادہ کنوئین طیار ہون اور زمین زیادہ اچھے طور پر جوتی جائے اور بہتر قسم کے اجناس بوئے جائین۔ اور پیداوار بھی فی ایکڑ اس سے زیادہ ہو۔ جو اسوقت ہوتی ہے۔ پس جس جس کو زراعت کی آمدنی مین سے حصہ ملتا ہے یعنی گورنمنٹ اور زمیندار اور کاشتکار سب کے نفع کی یہ بات ہے کہ زمیندار کے کاروبار کے لیے بہ نسبت حال کے زیادہ آسانی سے کم سود پر روپیہ مل سکے۔ اور یہ بات صرف اُسوقت ہوسکتی ہے کہ اُس سرمایہ مین اضافہ ہو جائے جسمین سے کاشتکارون کو قرضہ مل سکتا ہے یہ مسئلہ صرف ملک ہند کے لیے مخصوص نہین ہے بلکہ وہ پچھلے پچاس برس کے اندر قریب قریب ہر ایسے ملک مین پیدا ہوا ہے جہان ملک ہند کسی طرح اراضی کی کاشت چھوٹی چھوٹی جوتون مین تقسیم ہوکر کیجاتی ہے۔ اور اس مسئلہ کے حل کرنے کے مختلف طریقون سے کوشش کی گئی ہے۔ اِس مسئلے کے کسیقدر حل کرنے کے متعلق ایک تدبیر جو شروع ہی سے ملک ہند کے حالات کے مناسب معلوم ہوئی۔ یہ ہے۔ کہ ایسی انجمنین قائم کیجائین جو انجمن ہائے امداد قرضہ کے نام سے مشہور ہین۔ ان انجمنون کا خاص مقصد یہ ہے کہ کاشتکارون کی وہ مشکلین رفع ہو جائین۔ جو اُنکو سرمایہ کی قلت اور قابل اطمینان کفالت نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہین۔ اِس قسم کی انجمنون کے قائم کرنے سے جس فائدے کے حاصل ہونے کی بظن غالب امید ہوسکتی تھی۔ اُس کو سب سے پہلے سر فریڈرک نکلسن نے اُس رپورٹ مین صاف طور سے ظاہر کیا جو اُنھون نے

آراضی وزراعت کے متعلق بنکون کی نسبت تحریر کی اور نیز ڈوپرنے صاحب نے
اپنی کتاب موسومہ بیپلس بنکس فار نادرن انڈیا (یعنی شمالی ہند کے رعایا کے
بنک) "مین واضح طور پر ظاہر کیا - دس برس کا عرصہ ہوا جبکہ ان ممالک مین
ایسی انجمنون کے قائم کرنے کی آزمائش شروع کی گئی تھی اور یہ انجمنین باقاعدہ طور
سے اُس زمانہ مین قائم کی گئین جو سنہ ۱۹۰۴ع سے شروع ہوا جس سال مین کہ ان
انجمنون کے متعلق ایک ایکٹ صادر ہوا - اور پہلا رجسٹرار انجمن ہاے امداد قرضیہ
مقرر کیا گیا -

یہ امر بہ آسانی سمجھ مین آسکتا ہے کہ انجمن امداد قرضہ سے کیا مراد ہے -
ہر شخص یہ یقین کرتا ہے کہ بہ لحاظ نیت کے معمولی کاشتکار کی دیانت مین کچھ شک
نہین - یعنی جب وہ روپیہ قرض لیتا ہے تو اُسکا یہ ارادہ ہوتا ہے کہ ٹھیک وقت پر
اُسکو ادا کر دے - مین آپ سے یہ بیان کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ یہ امر کہ اس یقین
کی معقول بنیاد ہے کبھی اِس سے زیادہ صاف طور پر ثابت نہین ہوا جیسا کہ ان
کاشتکارون کی اُس طرز عمل سے ثابت ہوا جو اُنھون نے اپنے قرضہ تقاوی
کے ادا کرنے مین ظاہر کی - جو قرضہ اُنکو سنہ ۱۹۰۸-۰۷ع کے قحط کے زمانہ مین دیا گیا تھا
اور جس کی مقدار بہت بڑی یعنی سوا دو کروڑ روپیہ کی تھی پس اس حد تک تو کاشتکار
کی ساکھ اُسکی نیت کے لحاظ سے اچھی ہوتی ہے - مگر اُسکے پاس اُسکے کام
کے لیے سرمایہ بہت کم ہوتا ہے اور اُسکی حالت کی بھلائی بُرائی حادثون پر منحصر
ہوتی ہے - جنکی وجہ سے ہر وقت ایسا اتفاق ہو سکتا ہے کہ وہ اس قابل نہ رہے
کہ اپنا قرضہ ادا کر سکے - مثلاً ایسا ہو سکتا ہے کہ اُسکے ہل کے بیل مر جائین - علاوہ

اسکے اُسکو خاص کر غمی یا خوشی کے موقعون پر فضول خرچ کرنے کی بہت رغبت ہوتی ہے اور ایسے وقت مین یہ ہوسکتا ہے کہ وہ اُس روپیہ کو خرچ کر ڈالے جو اسے اپنے مہاجن کو دینا چاہیے تھا۔ پس جو شخص جُدا جُدا کاشتکارون کو قرضہ دیتا ہے اُسکو ہر کاشتکار کی نسبت یہ تحقیق کرنا ضرور ہوتا ہے کہ اُس کا چال چلن کیسا ہے اور اُس کی مالی حالت کیسی ہے اور شرح سود مقرر کرنے مین اِس تحقیقات کے خرچ اور تضیع وقت کا ضرور بہت اثر ہوتا ہے اور علاوہ اسکے وہ شرح خواہ مخواہ ایسی ہونی چاہیے کہ اُن نقصانون کا معاوضہ ہوسکے جو بعض قرضون کے وصول نہ ہونے کی وجہ سے ہون۔

لیکن اگر چالیس یا پچاس کاشتکار جن مین سے ہر شخص ایک دوسرے کے چال چلن اور مالی حیثیت سے واقف ہو۔ ایک دوسرے کے قرضہ کے اس طرح ذمہ دار ہوجائین کہ وہ ساری جماعت اکٹھی ذمہ دار ہو اور ہر شخص الگ الگ بھی تو مہاجن جماعت مذکور کو اُسکے مشترکہ ذاتی اعتبار پر بہ نسبت اُس شرح سود کے جس پر کہ وہ جماعت مذکور کے اشخاص کو علیحدہ علیحدہ قرضہ دیتا بہت کم شرح سود پر بہ اطمینان قرضہ دیسکتا ہے۔ (اِس طریقہ سے) اول تو کسی قرضے کے وصول نہ ہوسکنے کا خوف اسوجہ سے بہت کم ہوجاتا ہے کہ بجاے ایک شخص کے بہت سے شخص اُسکے ذمہ دار ہوجاتے ہین اور دوسرے یہ کہ اُسکو اُس بات کی فکر اور معلوم کرنے کی ضرورت نہین ہوتی کہ اُن شخصون مین سے ہر شخص کی علیحدہ علیحدہ مالی حالت کیا ہے جو کہ جماعت مذکور مین شریک ہین۔ حقیقت مین ایسی انجمن کا پہلا اصول یہ ہے کہ اسکا ہر ممبر اُس مین کامیابی کی

کوشش اپنے اوپر لازم سمجھے - انجمن مذکور اپنی ضرورت کے لائق یکمشت قرض لے لیتی ہے اور اُس سرمایہ کو اپنے ممبرون مین اُنکی ضرورتون کے مطابق تقسیم کردیتی ہے اور اُن سے اُس شرح سود سے جو کہ وہ خود ادا کرتی ہے کچھ زیادہ وصول کرتی ہے اور جو منافع اس طور پر ہوتا ہے اُس سے اپنے اصلی سرمایہ مین اضافہ کرتی ہے اور نیز اس غرض سے کہ اُسکی ساکھ بڑھ جائے - ایک جداگانہ بچت کے سرمایہ کے قائم کرنے مین لگاتی ہے - اسکے سوا انجمن مذکور اپنے ممبرون سے مقررہ میعادون پر چھوٹی چھوٹی رقمین خواہ بطور رقوم امانت خواہ حصون کی قیمت کے طور پر لیا کرتی ہے - اور اس طور پر وہ رفتہ رفتہ خود اپنا سرمایہ قائم کرلیتی ہے پس جیسے جیسے کہ اُس کالج کا سرمایہ بڑھتا جاتا ہے - اُسکو قرض لینے کی ضرورت کم ہوتی جاتی ہے - اور اِس وجہ سے رفتہ رفتہ اُس کو اور بھی کم شرح سود پر قرضہ مل سکنے کی امید ہوسکتی ہے - مگر اس کے لیے ایک زمانہ چاہیے کہ ایسی چھوٹی چھوٹی انجمنین اپنے کام مین لگے ہوے سرمایہ کے کسی بڑے جزو کی خود ہی مالک ہو جائین - اور شاید سب سے بڑا تردد جو اس تحریک کی ابتدائی حالتون مین پیش آیا - وہ یہ تھا کہ آیا انجمن ہاے مذکور کے کام کے لیے ایسی شرح سود پر جو تعداد مناسب سے زیادہ نہ ہو کافی سرمایہ کا (قرض) ملنا ممکن ہے - یا نہین - یہ تردد بظاہر اس طور پر رفع ہو گیا ہے کہ ایسے سنٹرل بینک یعنی صدر بینک قائم ہو گئے ہین - جنکا اصلی منشا یہ ہے کہ گانوٗن کی انجمنون کے لیے سرمایہ مہیا کرین - تجربے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ان بینکون کے حصے مقام متعلقہ کے لوگون مین بک جاتے ہین اور یہ کہ اُنکے کام مین لگے ہوے سرمایہ مین رقوم

امانت اور ڈبنچرون کے ذریعہ سے رقم کثیر کا اضافہ ہوسکتا ہے - اور یہ کہ بعض صورتون مین ان بینکون کو معمولی جائنٹ اسٹاک (یعنی مشترکہ سرمایہ رکھنے والے) بینکون سے مزید قمین مل سکتی ہین - یہ ثابت ہوگیا ہے کہ اگر ان صدر بینکون کا احتیاط کے ساتھ انتظام کیا جائے تو حصہ دارون کو ایک مناسب رقم منافع کی مل سکتی ہے اور ایک معقول سرمایہ بچت کا کام مین لگے ہوئے سرمایہ سے علیحدہ قائم کیا جا سکتا ہے -

متفقہ کوشش کے اصول سے صرف یہی مقصد نہین ہے کہ ساکھ اور اعتبار بڑھ جائے - ملک کے اکثر فرقون مین اور کاروبار کے ہر شعبہ مین لوگون کی ایک ایسی جماعت جو متفقہ طور پر کسی مشترک غرض کے لیے کوشش کرے - بہ نسبت اُسکے زیادہ کامیابی حاصل کر سکتی ہے جو اُنھین اشخاص کو علیحدہ علیحدہ کوشش کرنے کی حالت مین حاصل ہوسکتی ہے - دنیا کے اور حصون مین کاشتکارون کی انجمن ہاے امداد قرضہ نے بہت سے مختلف طریقون سے (امور منفعتی مین) کامیابی حاصل کی ہے - یعنی ایسی چیزون کی مشترکہ خریداری سے جن پر پیداوار منحصر ہے - مثلاً بیج یا کھاد - کلون کی مشترکہ ملکیت کے ذریعہ سے جیسا کہ گھی اور دودھ وغیرہ کے مشترکہ کارخانون مین ہوتا ہے - باہمی ذمہ داری پر مویشی کا بیمہ کرانے کے ذریعے سے اور اپنی پیداوار کو بغیر کسی درمیانی شخص کے وسیلے کے فروخت کرنے کے ذریعہ سے دنیا کے ایک بڑے حصہ کی زراعتی ترقی کی حال کی کیفیتون سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ معمولاً زراعت پیشہ لوگ شروع مین ایسے کام کے لیے متفق ہوتے ہین جسکی اُسیوقت مین اُنکو سخت ضرورت

لاحق ہوتی ہے - خواہ وہ کام کچھ ہی ہو اور ایک مرتبہ اس طور پر اتفاق باہمی قائم ہو جانے کے بعد وہ اپنی کوششون کو دوسرے کامون کی طرف جیسا جیسا کہ موقع آتا جاتا ہے رجوع کرتے ہین - اس بات کے آثار موجود ہین کہ ان ممالک مین بھی یہی کیفیت ہوگی - (یہان کے لوگون کو) بالفعل تو فوری اور اشد ضرورت اس امر کی ہے کہ بہ نسبت حال کے کم شرح سود پر قرضہ مل سکے او اسی مقصد کے حاصل کرنے کے لیے انجمن ہاے امداد قرضہ قائم کی گئی ہین مگر صیغۂ زراعت کے کاغذات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی سے انجمن ہاے مذکور نے مختلف امور کی بابت صیغۂ مذکور سے صلاح لینا شروع کر دی ہے یعنی نئے قسم کے اجناس کی کاشت اور جدید طرز کے آلات اور اوزار - اور (کاشت وغیرہ کی) نئی ترکیبون کے جاری کرنے کی نسبت اور اپنی پیداوار کی تھوک فروشی اور اور ایسی تدبیرون کی نسبت جن سے انجمن ہاے مذکور کے ممبرون کی خوشحالی مین ترقی ہو - صیغۂ زراعت کو ایک بہت بڑی علمی دقت اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ جب کبھی زراعت کے کام مین کسی طریقۂ اصلاح و ترقی کے جاری کیے جانے کی خواہش کیجاتی ہے - تو کاشتکارون کو جنکی تعداد نہایت کثیر ہے (فرداً فرداً) اُس سے واقف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اسمین کچھ شک نہین کہ انجمن ہاے قرضہ کے قائم ہو جانے کی وجہ سے سب سے بہتر کاشتکارون کے گروہون کو اس طرح واقف کرنے مین آسانی ہو جائیگی - اور یہ ان ممالک کی زراعت کی ترقی مزید کے لیے ایک ایسی بات ہوگی جو نہایت درجہ ضروری اور مفید ہے -

اب تک مین نے انجمن ہاے امداد قرضہ کے صرف وہی حالات
بیان کیے ہین جو زراعت سے تعلق رکھتے ہین - لیکن جسقدر کہ زراعت کے
لیے روپیہ کی ضرورت صاف ظاہر وعیان ہے - اُسیقدر قدیمی ویسی صنعت
وحرفت کی ترقی اور جدید صنعتون اور پیشون کے قائم کرنے کے لیے بھی روپیہ کی
حاجت ہے - درحالیکہ ترقی ذرائع معاش ودولت کے متعلق سب سے
پہلے یہ بڑا اور ضروری امر ہمارے پیش نظر ہے - کہ اس ملک کی خام پیداوارون
کی مقدار اور حیثیت مین افزائش وترقی کیجائے - اسکے ساتھ ہی یہ دوسرا امر
بھی کچھ کم ضروری نہین ہے کہ ان مختلف قسمون کی خام پیداوار کو کام مین لانے
اور اُسکی چیزین طیار ہونے کی غرض سے صنعتون اور حرفتون کی حالتون مین
اصلاح وترقی اور اُنمین افزائش کیجائے - پس ان ممالک کے شہرون اور قصبون
مین بھی باہمی امداد قرضہ سے فائدہ اُٹھانے کی گنجائش ویسی ہی زیادہ ہے
جیسی کہ دیہاتون مین ہے - سرمایہ کی ضرورت کاریگرون کے لیے بھی اُسیقدر
زیادہ ہے کیونکہ چھوٹے چھوٹے کاروبارون مین عمدہ قسم وجدید طرز کے اوزارون
وغیرہ کا استعمال کرنا اور بہتر طریقون اور سامان کا جاری کرنا اور کام مین لانا زیادہ
تر اسپر منحصر ہے کہ کاریگر سمجھدار ہون اور جو سرمایہ اُنکو درکار ہو وہ آسانی سے مل
سکے - ظاہر ہے کہ شہرون کے کاریگرون کو بھی بغیر کسی طریقہ امداد باہمی کے اُنھین
وجوہ سے کم سود اور مناسب شرائط پر سرمایہ دستیاب نہین ہوسکتا - جن وجوہ سے
دیہات کے لوگون کو اُس کا ملنا مشکل ہوتا ہے - تجربہ سے معلوم ہوا ہے
کہ سرمایہ ضلع کے بینکون سے مل سکتا ہے اور سب سے بہتر تدبیر اس امر کی

کہ کاریگرون کی سمجھ اور تجربہ بڑھے اور اُنکو اپنے کام مین ترقی کا شوق پیدا ہو یہی سبب ہے کہ اُنکی انجمنون کی کارروائی و نگرانی کی ذمہ داری بالکل اُنھین پر ڈالدیجائے اور اب تک اس سے بہتر تدبیر اس بارہ مین معلوم نہین ہوئی۔ ان صوبون مین کاریگرون اور پیشہ ورون اور سوداگرون کی امداد و بہبود کے لیے پچاس سے زیادہ انجمنین اب بھی موجود ہین۔ اور یہ خاصکر بنارس اور ریاست بریلی مین زیادہ ہین۔ ان دو شہرون مین جنکا ابھی ذکر ہوا جوتہ بنانے والون اور چمڑا پکانے والون اور چونہ بنانے والون اور پیتل کا کام کرنے والون اور میز کرسی وغیرہ سامان آرایش تیار کرنے والون اور کپڑا بُننے والون اور مختلف قسم کے اشیا کے سوداگرون کی انجمنین موجود ہین۔ ٹانڈا کے کپڑا بُننے والون مین کئی انجمنین قائم کی گئی ہین۔ جو قصبہ اسوجہ سے مشہور ہے۔ کہ وہان کی بُنی ہوئی ململ اور تنزیب عمدہ ہوتی ہے۔ خاص الہ آباد مین بھی ایک نہایت عمدہ چھوٹی سی انجمن موجود ہے جسکو ہمیلٹن صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے بہت چھوٹے درجے کے ملازمان میونسپلٹی اور خانگی نوکرون (خدمتگارون وغیرہ) کے فائدے کی غرض سے قائم کیا ہے مثل دیہات کے شہرون اور قصبون مین بھی اگر ایسے صاحب جو ملازمان سرکار نہین ہین پہلے سے زیادہ تعداد مین اس بارہ مین کوشش کرین تو اُن کا یہ کام بہت پسندیدہ اور قابل شکریہ ہوگا۔ درحقیقت اس بات کا کہنا غلط نہ ہوگا۔ کہ مشکل سے کسی قسم کا کوئی کاروبار یا پیشہ ایسا ملیگا۔ جسکے متعلق امداد باہمی کا اصول اختیار کرنا مفید نہ ہو۔

امداد باہمی کی تحریک کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ اگرچہ یہ تعلق دیہات کے

اُس سے مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ لوگون مین کفایت شعاری کی عادت بڑھجائے
اس انتظام کا اصلی مقصد یہ ہے کہ دولت اور پیداوار بڑھانے کے کامون کے
واسطے سرمایہ مل سکے۔ اور یہی حالت کاریگرون مثلاً کپڑا بننے والون کی صورت
مین بھی ہوتی ہے۔ جنکو اس غرض سے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ خام
اشیا خریدین۔ اور اپنا طیار شدہ مال مناسب موقع پر زیادہ نفع سے بیچ سکین
لیکن شہرون اور قصبون کے رہنے والون کے متعلق زیادہ صریحی نفع اس
تجویز کا یہ ہے کہ علاوہ اسکے کہ لوگون مین برابر روپیہ پس انداز کرتے رہنے کی
عادت بڑھے۔ اُن کو یہ بھی عادت ہو جائے۔ کہ اپنے بچت کے روپیہ کو بیکار نہ رہنے
دین۔ بلکہ اُسکو نفع کے کامون مین لگاتے رہین۔ لوگون کے بعض گروہون مین
مثلاً محررون اور کلرکون اور کارخانہ جات کے ملازمون اور مزدورون مین اِن
عادتون کے بڑھانے کی سخت ضرورت ہے۔ کفایت شعاری کی ترغیب اتنی
زیادہ کسی امر سے نہین ہو سکتی جتنی کہ سیونگس بنکون یعنی بچت کے بنکون
کی ترقی سے ہو سکتی ہے جو امداد باہمی کے طریقے کے مطابق قائم کیے جائین
اور جن مین ہر ممبر اپنی آمدنی کا تھوڑا سا حصہ مقررہ اوقات پر برابر جمع کیا کرے
اور اس رقم کی بابت اُسکو سود ملا کرے اور اِس طور پر اُسکا ایک ایسا سرمایہ
جمع ہو جائے جسمین سے وہ سخت ضرورت کے وقت روپیہ لے سکے۔
اِس معاملے مین بھی ایسے اشخاص کو جو ایسے طبقون مین اثر رکھتے ہین جن
لوگون کو برابر کچھ روپیہ پس انداز کرنے کا مقدور ہے خلائق کو نفع پہونچانے کا
بڑا موقع حاصل ہے۔ اور اگر وہ سرمایہ جو ایسی انجمنین جمع کرین گی مقامی

صنعت وحرفت کے کاروبار مین یا قرب وجوار کی زراعت کے کام مین لگایا جائیگا - تو یہ طریقہ ضرور جماعت مذکور کی دولت کی ترقی کا ایک بڑا باعث ہوگا -

پس امداد باہمی کی تحریک کی طرف دو پہلوؤن سے نظر کی جاسکتی ہے ایک تو اس پہلو سے کہ چونکہ بچت کے روپیہ سے آمدنی ہونے لگتی ہے لوگون مین کفایت شعاری سے روپیہ پس انداز کرنے کی عادت بڑھجاتی ہے اور دوسرے اس پہلو سے کہ اُسکی وجہ سے زراعت اور اور فائدے کے کاروبار مین سہولتین پیدا ہوجاتی ہین - کیونکہ وہ سرمایہ جو اُنکے لیے درکار ہوتا ہے بہم پہونچ جاتا ہے - علاوہ ان دونون پہلوؤن کے ایک تیسرا پہلو بھی ہے - یعنی وہ اثر جو خود ایسی انجمنون کے ممبرون کے عادات پر پہونچتا ہے - جو تجربہ دوسرے ملکون مین حاصل ہوا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اثر ہر حالت مین عمدہ ہی ہوتا ہے - ہر انجمن امداد باہمی کے ممبر زیادہ کفایت شعار ہوجاتے ہین اُنکو اپنا کام خود ہی کرنے کی عادت ہوجاتی ہے اور اُن کا حوصلہ بڑھ جاتا ہے اور اپنی طبیعت کو قابو مین رکھنے کی زیادہ عادت ہوجاتی ہے - اور اس امر سے کسی کو بھی انکار نہ ہوگا - کہ ان صفتون کے بڑھ جانے سے ان ممالک کے لوگون کی ہمت وقوت مین بڑی ترقی ہوگی -

بہ لحاظ اس امر کے کہ ایکٹ انجمن ہاے امداد قرضہ کو جاری ہوئے ابھی صرف چھ سال کے قریب گذرے ہین - اسمین کچھ شک نہین ہوسکتا - کہ اس تحریک مین غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے - انجمن ہاے امداد قرضہ کے رجسٹرارون کی جو کانفرنس ماہ نومبر سنہ ۱۹۰۹ع مین ہوئی تھی - اُسکی

کارروائی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماہ جون سنہ ۱۹۰۹ء کے آخر تک ملک ہند مین ۲۰۰۰ انجمنین موجود تھین۔ جن مین ۱۸۵۰۰۰ ممبر تھے اور اُن کا سرمایہ تقریباً ۸۱ لاکھ روپیہ تھا۔ اسمین شک نہین کہ جو نتیجے اس سال کے جلسہ مین جو آیندہ جنوری مین بمقام الہ آباد منعقد ہوگا۔ ظاہر ہون گے۔ وہ اور بھی زیادہ قابل اطمینان ہونگے اور الہ آباد ایسا مقام ہوگا جہان گورنمنٹ ہند کے صدر مقام کے علاوہ رجسٹرارون کی کانفرنس منعقد ہوگی۔ ہمارے صوبون مین ابتک قریب ۸۰۰ دیہاتی انجمنون کی رجسٹری ہوچکی ہے اور اُن کا سرمایہ ۱۳ لاکھ روپیہ سے زیادہ ہے۔ آیندہ زمانہ مین جو کام کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ انجمن ہاے امداد قرضہ کی توسیع اور اُنکے مناسب انتظام کا بندوبست کیا جائے۔ گورنمنٹ نے اس طریقہ کی مثال قائم کردی ہے اور اُسکی ترتیب و انتظام کا ایسا نمونہ طیار کردیا ہے۔ جو گورنمنٹ کے نزدیک حسب دلخواہ ہے۔ لیکن یہ کام رعایا ہی کا ہے کہ اس طریقہ کو اِن ممالک مین پھیلادیا جائے۔ اِس کام کے لیے ایسے صاحبون کی اعانت درکار ہے۔ جو انجمن امداد باہمی کی کیفیت اور فائدے کاشتکارون کو سمجھائین اور ایسے اشخاص کو جو اس کام کی لیاقت رکھتے ہون۔ آپس مین شریک کرکے اُنکی انجمنین قائم کرادین اور انتظام کے شروع زمانہ مین (صلاح و ہدایت وغیرہ سے) اُن کو مدد دین اور جب ضرورت ہو تو صدر بنک قائم کرکے اُن مین جو روپیہ لگائین۔ اور اُن کا انتظام کرین۔ یہ سب ایسے طریقے ہین کہ اُن پر عمل کرنے کے ذریعے سے ذی اثر سربرآوردہ لوگون اور ایسے نوجوانون کے لیے خیرخواہی خلائق کے اظہار کا بہت وسیع میدان کھلا ہوا ہے۔

انجمن ہاے موجودہ کا معائنہ ونگرانی کرین اوراس تحریک کے اصول و طریقون کے شایع کرنے مین مدد دین۔(اس تحریک کے متعلق) ہر قسم کے کام کے لیے مدد کرنے والون کی سخت ضرورت ہے اور جو غیر ملازم سرکار اشخاص آج اس دربار مین موجود ہین۔اُن سب صاحبون کو یہ صلاح ومشورہ دیتا ہون کہ وہ نمائش کے طبقہ زراعت مین اُس حصہ کو جاکر دیکھین جو امداد باہمی کے طریقے کے متعلق ہے۔وہان اُن کاغذات مین جواب تک کی کارروائی کے متعلق ہین۔اور اُن تحریرات مین جن مین آیندہ ترقی کے طریقے تجویز کیے گئے ہین۔آپ کو بہت سی ایسی باتین معلوم ہون گی جو آپ کی توجہ اور دلچسپی کے قابل ہون گی۔مجھے امید ہے کہ آپ کے وہان جانے کا یہ نتیجہ ہوگا۔کہ جن صاحبون نے اب تک ایسا نہین کیا ہے۔وہ بھی اس بات پر راغب ہو جائینگے کہ عملی طور پر اور سرگرمی سے طریقہ امداد باہمی کی تائید کرین۔

بجٹ کی تقریرین

گورنمنٹ ہوس مین ہز آنر کی تقریر

۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۸ع کو بجٹ کے پہلے موقع پر ہز آنر نے ذیل کی تقریر گورنمنٹ ہوس مین فرمائی تھی۔

آج مین کونسل کی کارروائی شروع کرنے سے پہلے سابق کے دو آنریبل ممبرون کی وفات حسرت آیات کا افسوس ظاہر کرنا چاہتا ہون جنکے غم مین سب حضرات شریک ہون گے۔ یعنی سر پرتاب نراین سنگھ صاحب بہادر تعلقدار اجودھیا اور مسٹر ہوپر نے جو پچھلے اجلاس کونسل مین شریک تھے۔ افسوس ہے کہ وفات پائی۔ مہاراجہ پرتاب بہادر مرحوم اس کونسل کے قائم ہونے کے شروع زمانہ مین چار سال تک ممبر رہے۔ مجھکو افسوس ہے کہ جب مین ان صوبجات مین آنے والا ہوا تو وہ انتقال کر گئے۔ یون تو ہر شخص اُنکی عزت کرتا تھا۔ لیکن خاص طور سے اُنکے ہمعصر تعلقدارون کو انکی وفات کا غم ہوگا۔

مسٹر ہوپر مرحوم نے سلسلہ زمانہ ملازمت تک نہایت احتیاط سے

ساتھ اپنے فرائض منصبی پورے کیے۔ ممالک آگرہ و اودھ کے مالی انتظام مین انکی واقفیت عامہ اور پیچیدہ معاملات کے سلجھانے مین انکی دستگاہ بینظیر تھی اور صوبہ ہذا کے دونون حصون سے انھین کمال ہمدردی تھی۔ صوبہ ہذا کے سابق لفٹنٹ گورنر صاحب کا اعتماد مرحوم مسٹر ہوپر پر بہت تھا۔ اور واقعاً آپ سے زیادہ کوئی دوسرا اس اعتماد کا مستحق نہ تھا۔ ہمکو افسوس ہے کہ ۳۵ برسون کی باکار اور لگاتار ملازمت سرکاری کے بعد انھین آرام و راحت اٹھانے کی فرصت نہ ملی۔ اب مین اسکا فخر کرتا ہون کہ مین اس کونسل کا سب سے پہلے پریسیڈنٹ ہوتا ہون اور ممبر جنمین کئی صاحب میرے قدیم شناسا ہین۔ کونسل مین میرے ساتھ تشریف فرما ہین۔ اور مین آپ لوگون سے خواہ سرکاری یا غیر سرکاری عہدہ دار ہین اپنے زمانہ لفٹنٹ گورنری مین امداد کی توقع کر سکتا ہون۔ مجھے یقین ہے کہ اس ایوان کونسل مین جملہ مباحث ہمیشہ اتفاق کے ساتھ طے ہون گے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ ہم سب لوگ اس صوبہ کی زرخیزی اور یہان کی رعایا کی فلاح و بہبود مین اپنی کل قابلیت صرف کرین گے۔

مین اسکا اعتراف کرنا چاہتا ہون کہ آنریبل ممبر کونسل اپنے معاملات مین سرگرم اور سچے ہین اور انھون نے جو نکتہ چینی کی اور جو مشورہ دیا وہ نہایت خلوص سے دیا۔ آنریبل مسٹر ہوز صاحب نے آپکے سامنے وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے کہ اس صوبہ کی موجودہ مالی حالت کیسی ہے۔ ایک سال پہلے جب آپ لوگ اس کونسل مین شریک ہوئے تھے۔ آپ کا یہ اندازہ تھا کہ آمدنی کے مقابلے مین ہمارے اخراجات ۲۸ لاکھ زائد ہون گے۔ اور آخر

سال مین ۱۱ لاکھ بقایا کی مد مین رہین گے۔

اِس کا مطلب بجز اسکے اور کیا ہو سکتا تھا کہ ہمارے صوبے کا دیوالہ ہو جائیگا۔ ہم گورنمنٹ ہند کے ممنون ہین کہ اُسنے قحط مین ہماری امداد کی۔ بادی النظر مین ہمارے صوبے کی مالی حالت جیسی ہے۔ ویسی قابل اطمینان نہین ہے۔ اسوقت زیادہ غور طلب یہ مسئلہ ہے کہ گورنمنٹ ہند کب تک ترمیم بندوبست منظور فرمائے گی۔

مجھے آنریبل ممبر صاحب مال متعلق کونسل نواب گورنر جنرل سے معلوم ہوا ہے کہ آئندہ سال سے ایسا عملدرآمد ہوگا۔ اور اِس صوبہ مین بھی شرائط بندوبست وہی قرار پائین گے۔ جو اور دوسرے صوبون مین ہین جس سے گورنمنٹ کو نصف آمدنی ملے گی۔

ہمارے صوبے کی حالت

اِسوقت ہمارے صوبہ کی حالت عام طور سے اچھی ہے حال ہین مین نے صوبے کا دورہ کیا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ وبار طاعون سے اس صوبے کی آسودگی اور اُسکے اطمینان مین فرق آگیا ہے۔ گورنمنٹ پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ اسنے سخت سے سخت انسدادی تدابیر کیون نہین عمل مین لائے۔ ۹۹-۱۸۹۸ع کی طاعونی کمیشن نے اپنی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ رعایا پر احکامات مدافعت طاعون کے واسطے جبر کرنا کوئی قابل عمل بات نہین ہے۔ جبر اور دباؤ کی جتنی تدبیرین ہین وہ سب ترک کرنے کے قابل ہین۔ جبتک مین ان صوبجات مین ہون رعایا کو ہرگز خوف نہین کرنا چاہیے۔ کہ مین کسی قسم کا جبر یہ طریقہ انسداد طاعون مین اختیار کرون گا۔ لیکن اِس صوبے کو طاعون سے سخت نقصان

پہونچلی ہے - اور حتی الامکان اسکے دفیعہ مین رعایا کی امداد لیجائے گی سنہ ۱۹۰۴-۵-۶
اور سنہ ۱۹۰۶ع مین اس متحدہ صوبہ مین ۵ لاکھ سے زائد موتین ہوئین - امسال شروع
کے ۱۲ ہفتون مین ایک لاکھ موتون کی خبر آچکی ہے - اور نوجوان موتین زیادہ ہوئین -
اب تک سوائے اسکے کہ ٹیکہ لیا جائے اور کوئی کارگر علاج اور طریقہ انسداد طاعون
کا پیش نہین کیا جا سکتا - یا یہ کہ طاعون زدہ مقامات سے ہٹجائین - مین امید کرتا
ہون اس کونسل کے غیر سرکاری ممبر اور باشندگان صوبہ ٹیکہ لینے اور مکان خالی
کر دینے کے فوائد پر لحاظ رکھین گے -

گورنمنٹ کی مالی حالت ایسی نہین ہے کہ جب لوگ مکانات چھوڑ کر باہر رہنا
شروع کرین - تو اُنکے باہر رہنے کا پورا پورا انتظام کر دے - مین نے اس بڑے شہر کو
مستثنیٰ کر کے جہان اتنے لوگ خرچ کے طور سے اپنے رہنے کا انتظام نہین کر سکتے
تیس ہزار روپیہ کی منظوری دی ہے - کہ جو لوگ شہر باہر رہنا چاہین اُنکا انتظام کر دیا جاے

شکر سازی آنریبل پنڈت مدن موہن مالوی نے نظم ونسق عامہ کے متعلق
جو جو باتین بیان کی ہین - اُن پر اس وقت کافی طور سے بحث کی جائے یہ ناممکن ہے
لیکن یہ ضرور کہون گا کہ شکر سازی کا تحفظ اس صوبہ مین ضروری ہے - غیر ملکی
شکر کی درآمد پر چنگی کا محصول لیا جائے - یہ معاملہ گورنمنٹ ہند سے واسطہ رکھتا
ہے - مگر اسکو ہر شخص پریشانی سے اندازہ کرے گا - کہ غیر ملکون سے چقندر کی
شکر یا نیشکر کس قدر آتی ہے - لیکن اگر مین اس صوبے کی شکر سازی کے تحفظ
کا وعدہ نہ کرون گا - تو مین اپنی ذمہ داریون سے قاصر رہون گا -

مڈیکل کالج آنریبل رائے نہال چند صاحب بہادر یہ معلوم کرنا چاہتے ہین - کہ

ڈیکل کالج کے متعلق کیا کارروائیان ہو رہی ہین - دسمبر ۱۹۰۵ء مین حضور شاہزادہ صاحب ویلیس نے میدان شاہ مینا مین اسکا سنگ بنیاد رکھا تھا - اگر آپ لوگون کو منظور ہے کہ میڈیکل کالج اپنا کام اچھی طرح انجام دے - تو اُس کے ساتھ ایک اعلیٰ درجے کا ہسپتال بھی ہو - جہان زمانۂ حال کے جدید آلات کافی طور سے فراہم کیے جائین - اور طلباء کو عملی جراحی اور تجربات امراض کا موقع ہو - لکھنؤ مین ایسا ہسپتال نہین - میڈیکل کالج کے علاوہ یون بھی گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ لکھنؤ مین کوئی اعلیٰ درجے کا ہسپتال ہو - جہان ۲½ لاکھ کی آبادی ہے -
کرنیل سر سوئنٹین صاحب نے کالج اور ہسپتال کی عمارتون کا نقشہ تیار کیا - اور جملہ اخراجات کا اندازہ گیارہ لاکھ کیا گیا ہے - اور اگر ڈاکٹرون کے رہنے کا مکان اور بجلی کی روشنی کا انتظام کیا گیا تو ۲۰ لاکھ - کالج کی مرمت اور اخراجات کے واسطے گورنمنٹ ۳ لاکھ سالانہ دیا کرے گی -

ریاست اجودھیا | چند روز پہلے اپنی وفات کے مہاراجہ اجودھیا نے گورنمنٹ سے استدعا کی تھی - کہ گورنمنٹ اُنھین مدد دے - اور پریشانیون سے بچائے اسیوجہ سے انکی آمدنی اور خرچ کی تحقیقات کی گئی - اسی اثنا مین مہاراجہ نے انتقال کیا - آپکی وصیت کے مطابق آپکی دوسری رانی صاحبہ ریاست کی مالک رہین گی - اور اُنکو متبنیٰ کرنے کا اختیار ہے جو اُنکے بعد ریاست کا مالک ہے گورنمنٹ کو اختیار دیا کہ اگر ضرورت ہو تو انتظامات ریاست کی نگرانی کے لیے ایک ایجنٹ یعنی انگریزی افسر مقرر ہو - معلوم ہوا کہ ریاست ۶۱ لاکھ کی قرضدار ہے جسمین ۵ لاکھ - ۶ روپیہ فیصدی کی شرح سود پر ہے - جو آٹھ سال کے اندر ادا

ہونا چاہیے - بقیہ روپیہ ۶ فیصدی سے ۲ فیصدی شرح تک لیا گیا محکمہ مال نے ریاست کی آمدنی کا تخمینہ قریب ۱۰ لاکھ ۶۱ ہزار کے کیا ہے - اب ریاست کے متعلق تمامی معلومات موجود ہین - پس تمامی امور پر غور کرنے کے بعد یہ نہین کہا جاسکتا کہ آمدنی مین کب اضافہ ہوسکتا ہے - اخراجات کا تخمینہ قریب ۱/۲ ۷ لاکھ کے ہے ریاست اجودھیا کی حالت اور مہاراجہ سرمان سنگھ کے خدمات پر نظر کرتے ہوے میرے پیشرو اور مین نے ریاست کو تباہی سے بچانے کے لیے ہر طرح کوشش کی - بہترین صورت یہ ہے کہ ریاست کورٹ کی جائے - اور ریاست کا کوئی حصہ علیحدہ نہ کیا جائے - یہ بھی انتظام ہے کہ مہاراجہ صاحب بلرام پور سے ۳ لاکھ اور راجہ صاحب جہانگیر آباد سے ۲ لاکھ قرض لیا جائے - کم سود پر اس وقت قرض کا ملنا مشکل ہے - اِس لیے بیرونجات مین ریاست کی جو جائداد ہے وہ فروخت کیجائے -

صنعتی ترقی | گزشتہ اجلاس کونسل مین آنریبل پنڈت مدن موہن مالوی نے صنعتی ترقی کے متعلق چند سوالات کیے تھے اور میری اس تقریر کا حوالہ دیا - جو مین نے بہ حیثیت ممبر نواب گورنر جنرل بہادر کی کونسل کی تھی - مین اپنے ان خیالات سے انحراف نہین کرتا - اور مین اسکی (صنعتی) تحقیقات کے لیے مسٹر چیٹرجی جنٹ مجسٹریٹ جونپور کو متعین کیا ہے - اور وہ صوبے کی ہر صنعت وحرفت کی فہرست اور ضروریات پر رائے دین گے - اِس کے بعد گورنمنٹ دیکھیگی - وہ کیا کرسکتی ہے -

مسٹر چیٹرجی کی کارگذاری | سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ صنعت وحرفت کی

ترقی کی راہ مین کیا چیزین سدراہ ہین - مثلاً غیر ملک کی چیزون کا مقابلہ - موزون سامان صنعت کا کمیاب ہونا - مناسب وزارا اور آلات کا نہ ہونا - طولانی طریقہ عمل اور اشتہارات وغیرہ کی آسانیان - دوسری بات یہ دیکھنا ہے کہ دستکاری اور صنعت عامہ کو کس طرح فروغ دیا جائے کہ زیادہ آدمیون کو کام کرنے کا موقع ملے اور مشترکہ سرمائے سے ایسی کمپنیان قائم ہون - اور تیسری بات یہ کہ گورنمنٹ مذکورہ بالا رکاوٹون کو کس طرح دور کر سکتی ہے - مسٹر چیٹرجی صاحب اس کام کے واسطے صوبے کے تجارتی مرکزون مین دورہ کرین گے - اور کارخانہ دارون اور کاریگرون اور بیوپاریون سے دریافت حال کرین گے مجھے امید ہے کہ صاحب موصوف کی تحقیقات سے گورنمنٹ کو صاف طور سے معلوم ہو جائیگا - کہ وہ صنعت اور دستکاری کو کس حد ترقی دینے مین مدد دے سکتی ہے - ہم نے ۲۵ ہزار کی رقم بجٹ مین دیسی دستکاری اور صنعت کو ترقی دینے مین مدد دینے کے واسطے علیحدہ کر دی ہے - اور جبتک ہم پوری طرح تحقیقات نہ کر لین گے - اس سے زیادہ رقم منظور نہین کر سکتے - آنربیل مسٹر میک رابرٹ نے دریافت کیا ہے کہ یہ قلیل رقم کن کامون مین صرف ہوگی - جب تک مسٹر چیٹرجی کی تحقیقات پوری نہ ہولیگی - ہم اسکو نہین بتا سکتے

صنعتی و حرفتی تعلیم گزشتہ ہفتہ آنریبل پنڈت مدن موہن مالوی نے صنعتی تعلیم کی کمیٹی مین چند باتون کی سفارش کی تھی - جو عملی طور پر ناقص ہین اور کئی تجارت پیشہ حضرات نے بھی یہی راے دی - میری راے ہے کہ اس صوبہ مین صنعتی و حرفتی ترقی کے لیے عملی تدبیرین کرنی چاہیے - اور اسکے لیے نینی تال مین ہائیکورٹ

کی تعطیلون مین ایک جلسہ شوری منعقد کرون - اور اسمین اس کونسل کے چند سرکاری اور غیر سرکاری ممبر ضرور شریک ہون گے -

مسٹر ٹلر صاحب ڈپٹی کمشنر لکھنؤ ماہ جون سے اس خاص کام پر تعینات ہون گے - کہ اس مسئلہ کے متعلق جملہ کاغذات کا معائنہ کرکے نتائج زیر بحث کو پیش کرین - اور مختلف مقامات کو بھی جو ظاہر کیے گئے ہین ملاحظہ مین لائین - مجھے امید ہے کانفرنس سے کچھ روز پہلے یہ کاغذات ممبران کانفرنس مذکور کو غور و خوض کے واسطے ملجائین گے - ہمین امید ہے کہ اب ہم اس صوبے کی صنعتی ترقی کے لیے کوئی باقاعدہ تجویز مناسب کرین گے -

بجٹ سنہ ۱۹۰۸ء کے موقع پر ہز آنر کی تقریر

وفات | گذشتہ سال سے اسوقت تک ہمکو اس کونسل کے دو سابق ممبرون کی وفات کا ماتم کرنا پڑا - یعنی آنریبل پنڈت بشمبر ناتھ اور نواب یوسف علی خان کے مرنے کا غم ہے - اول الذکر اس کونسل کے چھ سال تک ممبر رہے اور آخر الذکر دو سال تک - یہ دونون ممبر اپنے ملک اور اپنی حکمران قوم کے نزدیک معزز تھے - حال مین اس صوبے کے تین سابق حاکمون نے انتقال کیا - اول سر جان اسٹریچی اودھ کے چیف کمشنر اور اس صوبے کے لفٹنٹ گورنر تھے دوم سر جارج کوپر اودھ کے چیف کمشنر اور ممالک مغربی و شمالی کے بھی لفٹنٹ گورنر تھے - سوم سر اکلینڈ کالون تھے -

صوبہ کا بندوبست | پچھلی دفعہ جب ہم صوبے کی مالی حالت پر بحث کر کے جدا

ہونے کو ستھے تو ہمین امید تھی کہ اب زمانہ ناموافق کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ وزیر مال نے وعدہ کیا تھا کہ وہ سنئے بندوبست کا کام بہت جلد شروع کرین گے۔ اور اُسکے بارے مین جو خط وکتابت ہوئی تھی اُسمین منجانب گورنمنٹ ہند آنریبل مسٹر بیکر۔ اور مسٹر مسٹن اور منجانب صوبجات متحدہ مسٹر ہوپرز اور اینجانب خود شامل ستھے۔ جب مین شملہ سے اس کام کے بعد واپس آیا تو مین نہایت خوش تھا۔ کہ گورنمنٹ ہند نے ان صوبجات کی ضرورتون پر حتی الامکان کافی طور سے غور کیا۔ امسال کا بجٹ ان اعداد اور شمار پر منحصر ہے جو انتظامات مال کے لیے مقرر ہین۔ لیکن بقول آنریبل مسٹر گیلن چونکہ سکریٹری گورنمنٹ ہند نے ابھی تک اس نقشہ کو منظور نہین کیا ہے۔ اس لیے ابھی ہم نہین کہہ سکتے کہ اسپر حسب خواہش کب عملدرآمد ہوگا۔ گورنمنٹ ہند کا ارادہ تھا کہ اس بندوبست کا نفاذ سنہ ۹-۱۹۰۸ء سے کیا جائے۔ اور اسکی نوعیت نیم استمراری ہو۔ بشرطیکہ گورنمنٹ ہند کو اُسکی نظر ثانی کا اختیار ہو۔ اور یہ اختیار اسیوقت کام مین لایا جائیگا۔ کہ جب مقررہ آمدنی اور مصارف مین کچھ ایسی کمی یا بیشی واقع ہو کہ پھر گورنمنٹ ہند یا مزید ٹیکس مقرر کرے۔ اور یا اس صوبہ سے طلبگار مدد ہو۔

تحفظ قحط کا سرمایہ

اس سال کے بجٹ تیار کرنے مین بہت سی دقتین پیش آئی تھین جنکو آنریبل مسٹر گیلن نے نہایت قابلیت کے ساتھ دور کیا۔ بات یہ ہے کہ قحط نے ہمارے وسائل آمدنی کو برباد کردیا۔ اسکی وجہ سے خریداری اجناس کی مد مین بہت کچھ اضافہ کرنا پڑا۔ اور رفع تکالیف قحط کے مختلف کامون مین بھی ہمین بہت کچھ خرچ کرنا پڑا۔ اس بدقسمت صوبے کے مالی انتظامات کے معاملہ

اخراجات قحط کے پورا کرنے کے
مین ہمیشہ "کل اور کل اور کل" ہوتا رہا ہے - اخراجات قحط کے پورا کرنے کے
لیے سوچا گیا تھا - کہ گورنمنٹ ہند سے ہماری لوکل گورنمنٹ ایک مقررہ رقم سالانہ
لیا کرے - اور پھر یہ رقم مد چھتیسوین بابت تحفظ بذریعہ قرض کی رو سے واپس
کردی جایا کرے - ایک انتظام یہ بھی تھا کہ اگر قحط ایسی ابتدائی حالت مین ہو جبکہ
اسکے سرمایہ انسدادیہ مین کچھ فاضل رقم نہو تو اسکے پانچ سال پہلے کے صرف
شدہ سرمایہ کو شاہی رقم قرار دین - اس طرح کے سرمایہ قحط کا کام اس رقم پر
منحصر ہے - جو سالانہ ایسے کام کے واسطے صوبہ وار نکالی جاتی ہے - صوبجات
متحدہ کے واسطے ۴½ لاکھ کی رقم مقرر کیگئی تھی - اور پراونشیل گورنمنٹ کے پاس
کل تعداد اس رقم کی ۳۰ لاکھ ہوئی - سر جیمس لاٹوش نے گورنمنٹ ہند سے پرزور
الفاظ مین تحریک کی تھی کہ یہ رقم ناکافی ہے - گزشتہ سال کے ایک اجلاس مین
راجہ صاحب محمود آباد نے نہایت کام کی بات کہی تھی - کہ صرف ساڑھے چار لاکھ
سالانہ کے پس انداز سے ہمارے سرمایہ مین معقول اضافہ نہین ہوسکتا - آنریبل
مسٹر ہوز نے بھی اشارہ کیا تھا کہ ۳۰ لاکھ روپیہ ناکافی ثابت ہوگا - اور آنریبل مسٹر
سری رام نے بھی ایسے ہی خیال ظاہر کیے تھے - ہمکو صرف ۴½ لاکھ کی رقم مین سے
رفع قحط کا کام سے ہے جسکا تخمینہ ۱۷۰ لاکھ کیا جاتا ہے - اسکے واسطے گورنمنٹ
ہند نے پہلی مرتبہ ۲۲½ لاکھ یعنی ہماری سالانہ مقررہ رقم سے پانچ حصہ زیادہ
دیا - اور بقیہ مین نصف لوکل گورنمنٹ کو اور نصف گورنمنٹ عالیہ کو دینا ہوگا
ہمارے پاس روپیہ نہین ہے - ہمکو گورنمنٹ ہند سے توقع ہے کہ وہ بجٹ مین ہماری
آمدنی اور ہمارے خرچ کو برابر کردے گی -

خود گورنمنٹ ہند کے ذرائع آج کل ایسے وسیع نہین ہین جیسے ادھر کے چند سال حال ہین وسیع تھے۔ مجھکو یقین ہے کہ کل صوبہ اس لحاظ سے کہ اسنے اِس بجٹ کو اِس صورت مین پاس ہوجانے کی اجازت دی مشکور ہوگا۔ میرے کہنے کا یہ مطلب نہین ہے کہ مین ان اعداد و شمار پیش شدہ سے بہت کچھ توقعات رکھتا ہون نہین۔ جس طرح اس کونسل کا اور کوئی ممبر ناامیدی ظاہر کرسکتا ہے۔ مین بھی اسی طرح ناامید ہون۔ تاہم ہمکو یہ اطمینان ہے کہ جو روپیہ ان معاملات سے علیحدہ کیا گیا ہے۔ وہ مصیبت اور تکلیف کے دور کرنے مین صرف کیا جا رہا ہے مین نے جو تقریر نومبر مین الہ آباد کے دربار مین کی تھی اور جنوری گذشتہ مین رفع قحط کے موقع افتتاح پر کی تھی۔ انسان مین مشرح تجویزین رفع قحط کی بیان ہوچکی ہین۔

تقاوی | مالگذاری کی وصولی کا التوا اور اُسکے تخفیف یا تقسیم تقاوی کا کام بورڈ آف ریونیو کے تعلق ہے۔ سر انیٹونی میکڈانل کی کمیشن نے جسکو "اخلاقی صف آرائی" کہا ہے۔ یعنی جسکو بُری فصل کی مدافعت سے تعلق ہے۔ اسکا ذکر آنریبل مسٹر پورٹر نے کونسل مین کیا ہے۔ مین اس کے بارہ مین یہ کہنا چاہتا ہون کہ "اخلاقی صف آرائی" کو شکست دینے مین تقسیم تقاوی کی کثرت بہت کچھ اثر رکھتی ہے۔ اور جنکو دیجائے اُنکو یہ جتایا جائے کہ یہ انھین واپس کرنی ہوگی۔ جبتک واپسی کی ضرورت نہوگی۔ لیکن جہان تقاوی اِس لیے دیگئی کہ اِس سے فصل کی تخم ریزی کیجائے۔ اور فصل ایسے وقت مین کاٹی گئی کہ جب قیمتین گران قدر ہون۔ تو گورنمنٹ جس نے قرض

دیا - اور کاشتکار جس نے تقاوی لی - دونون کو مناسب ہے کہ اس سے کچھ معاوضہ لیا جائے - ہم نے ہر ضلع کے حالات پر غور کر کے جملہ امور طے کر لیے ہین - یہ افسران ضلع پر ہے کہ زمانہ ربیع مین کس موضع سے کسقدر تقاوی وصول کی جائے -

عام طور سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس فصل مین ہم ایک مناسب رقم وصول کرین گے - اور بقایا آیندہ خریف و ربیع ۱۹۰۹ء مین اگر فصل اچھی تو وصول کرین گے لیکن بعض اضلاع کی حالت ایسی خراب ہے کہ ربیع مین کچھ وصول کرنا محال معلوم ہوتا ہے -

خیراتی ریلیف فنڈ

مجھے امید ہے کہ آپ صاحب مجھ سے اس امر مین اتفاق کرین گے - کہ گورمنٹ قحط زدون کی رفع تکلیف اور تحفظ مویشیان مین کچھ کم کوشش نہین کر رہی ہے - آنریبل پنڈت مدن موہن مالوی کے نکتہ چینی کے جواب مین مین خوشی سے کہتا ہون کہ امسال مویشیون کی حالت گذشتہ قحط کے ایام سے اچھی رہی - ہمارے امکان مین جہان تک ہے وہان تک مویشیون کے تحفظ مین مدد دے رہے ہین - خیراتی ریلیف فنڈ کو جو اس صوبے مین آخر جنوری مین قائم ہوا ہے - بہت کچھ مدد مل رہی ہے - چند دن ہوتے ہین کہ ہز اکسلینسی حضور وائسراے کلکتہ مین تمامی ہند کے قحط فنڈ کے جلسۂ اعظم کے صدر نشین تھے اور ہم کو انڈین پیلیشن فیمین ٹرسٹ فنڈ سے دو لاکھ روپیہ وصول ہوے - مہاراجہ بلرام پور صاحب کے نیک کامون کو مین شہرت دینا چاہتا ہون - جو اپنی ریاست کے کل سامان "ریلیف" (رفع قحط) کو سنبھالے ہین - ابھی ہفتہ مختتمہ ۲ مارچ

مین ۵۰۰۲۹ ہزار آدمیون کو مختلف طریقون سے امداد دے رہے تھے۔

قحط کی ترقی | یکم دسمبر کو گونڈے اور بہرایچ کے اضلاع قحط زدہ قرار پائے اور آخر ماہ تک پانچ اضلاع کم وبیش قحط زدہ قرار پائے۔ اور بارہ اضلاع مین گرانی کیوجہ سے خیراتی امداد کی ضرورت پڑی۔ اِس مہینہ کی ۲۸ تاریخ ۲ لاکھ ۶۶ ہزار ۷ آدمی ریلیف کے کام پر تھے اور ۲۹۶۵ خیراتی مدمین۔ جنوری مین چھ اور ضلعون مین قحط پڑا اور خیراتی امداد اٹھارہ اضلاع مین جاری کی گئی۔

یکم فروری کو ریلیف اور دیگر آزمائشی کام پر ۳۸۹۷۵۴ تھے۔ اور خیراتی مدمین ۱۹۰۶۴۶ تھے۔ اِس مہینے کی ۲۹ تاریخ تک جب دس ضلعون مین ریلیف کا کام تھا۔ تو کل تعداد خیراتی متوسلین کو ملاکر ۱۲۲۹۱۴۸۴ تھی۔

مقابلہ وموازنہ ۹۷-۱۸۹۶ء | کے قحط مین ۱۹۰۰ء کی طرح فصل خریف کو اسی طرح نقصان پہونچا تھا لیکن رفع تکالیف کے سامان فراہم کرنے کی ضرورت نہین ہوئی تھی۔ ۱۸۹۶ء کے آخر تک تعداد ۳۵۱۰۹۳ تک پہونچ گئی تھی جنوری ۱۸۹۷ء کے آخر تک ۱۲ لاکھ ۵ ہزار ۱۲۱۷ تک تعداد پہونچ گئی تھی۔ اور آخر فروری تک ۱۶ لاکھ ۹۶ ہزار ۲۲۷ تھی۔

غرض ۱۸۹۷ء مین ایسی تعداد کا نمبر بہت بلند رہا۔ اور مارچ کے شروع مین یہ تعداد بہت کم ہونے لگی۔ پھر ربیع کی فصل مین زیادتی شروع ہوئی۔ اور ۴ مارچ تک ۱۱۴۱۷۹۶ ہوگئی۔ اسکے بعد جب فصل کٹنے کا زمانہ شروع ہوا تو پھر اس تعداد مین کمی آئیگی۔

موازنہ سال حال اور سنہ ماضی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بودھ کی ترائی کی

آبادیون مین قحط زور پر تھا - بہرائچ مین جسکی بابت میرا خیال ہے قحط نے کبھی نہین ستایا تھا - ڈھائی لاکھ کے قریب ریلیف کے کام پر تھے - مجھے افسوس ہے کہ اِن بدقسمت ضلاع مین نہ صرف موسم بہار کی کاشت کم رقبہ مین کی گئی - بلکہ پیداوار فصل بھی اچھی نہین ہوگی -

خیراتی ریلیف | قحط کے موجودہ خیراتی انتظام پر کچھ غور کرنے کی ضرورت ہے گیہون اور چانول کا نرخ ۱۸۹۷ء سے کہین گران ہے - گرانی کا اثر خاص کر پس پردہ زیادہ ہوا ہے - اور ان معزز طبقون مین ہوا ہے جنکی آمدنی کم ہے اور جن سے امید نہین کہ وہ امدادی کام مین کچھ کام کرسکین - فروری ۱۸۹۷ء کے آخر مین مفصلات مین ۲۶۳۹۵ لوگ ریلیف پر تھے - اور محتاج خانون مین ۵۱۴۳۵ فروری ۱۹۰۸ء کے آخر مین ۳۱۴۲۲۲ خیراتی ریلیف پر دیہاتون مین تھے اور ۵۸۴۸ محتاج خانون مین - آخری اعداد آوارہ کی کمی کا ثبوت دیتے ہین - اور یہ اِس سال کے قحط مین ایک خاص بات ہے - ہمنے بلاشک ضرورت سے زیادہ محتاج خانے کھول رکھے ہین - لیکن اِس تعداد مین ایسی کمی کرنا جس سے غیر مستحقین کو امداد قحط سے فائدہ اُٹھانے کا موقع نہ ملے - کچھ آسان کام نہین ہے مارچ کے صوبے کے مشرقی تہائی حصہ مین بہت کچھ غلہ مین ارزانی ہوئی اور جب یہی صورت صوبے کے اور بقیہ حصون مین ہوجائے گی - تو ممکن ہے کہ ہم قحط مین امدادی کامون کے متعلق اپنی پالیسی بدل دین - اگر گیہون کی نرخ قیمت گھٹتی گئی اور اسکے ساتھ ہی معمولی اناج کا نرخ بھی کم ہوجائے گا تو وہ زمانہ جلد آجائے گا - کہ ہم خیراتی امداد ان لوگون کو دینا بند کردین جنکی آمدنی گرانی

اشیا کی وجہ سے اُنکے ضروریات کے لیے ناکافی تھی - بہر نوع یہ یقینی ہے کہ تا آغاز بارش مستحقین امداد کی تعداد زیادہ رہیگی -

یتیم | آنریبل ممبرون سے کئی مرتبہ سوال کیا کہ یتیمون کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جاتا ہے مین اسکو نہین پسند کرتا کہ گورنمنٹ کل صوبے کے لیے ایک یتیم خانہ کھولدے - آنریبل پنڈت مدن موہن مالوی نے جو باتین محتاج خاتون کی بابت بیان کی ہین وہ کمشنر صاحب محکمہ قحط کے پاس پہونچا دی جائینگی - قابل شکریہ امر ہے کہ اس سال کے قحط مین یتیمون کی تعداد بہت کم رہی - میرا خیال ہے کہ بعد اختتام قحط یتیمون کا انتظام قوانین منضبطہ کے موافق کیا جائے -

گڑھوال مین قحط | آنریبل ممبر لوگ واقف ہون گے کہ ہر سال موسم بہار مین کیدار ناتھ اور بدری ناتھ مین چالیس پچاس ہزار جاتری جمع ہوتے ہین - گڑھوال مین ربیع کی فصل خراب ہو گئی اور اس لیے گورنمنٹ کو روپیہ دینا ہوگا - کہ وہان کے باشندے اپنے کھانے پینے کا سامان کر سکین - دکانداروں نے غلے کی دکانین کھولنے سے اپنی مجبوری ظاہر کی ہے - اور گورنمنٹ ایسا انتظام نہین کر سکتی کہ ایسے بلند کوہستانی مقام پر غلہ بہم پہونچا سکے - ایسی حالت مین ۲۰ مارچ کو طے پایا - کہ لوگ جاترا سے باز رکھے جائین - اور کمشنر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ پل لچھمن جھولے کو بند کر دینا ضروری ہے - جس سے گنگا عبور کرتے وقت جاتری گزرتے ہین مجھے خیال ہے کہ اگر یہ تدبیرین عمل مین نہ آئینگی تو بہت زیادہ تعداد مین جاتری پہونچ جائین گے - اور پھر اس سے جاتریون کے جان کا خطرہ ہے - بدری ناتھ کے راول نے کمشنر صاحب کو ایک چٹھی لکھی ہے جسکو عام طور سے

مشتہر کیا جائیگا - اسمین استدعا کی گئی ہے کہ لوگ اس سال جاترا کو نہ جائین - مین نے جاترے کی ممانعت نہایت مجبوری اور افسوس کے ساتھ کی ہے - اور وہ صرف اسوجہ سے کہ جاتریون کی زیادہ تعداد جن مین بہت سے تنگ حال ہون گے - ان پہاڑی مقامات پر پہونچ جانے سے جو دور افتادہ ہین سخت تکلیف مین مبتلا ہو جائین گے -

فصل | ابھی مین گزشتہ سال کی فصل خریف کا ذکر کر چکا ہون جسکی حالت اپنی جگہ سنہ ۱۸۹۶ع سے کچھ اچھی نہین تھی - سال روان مین کاشت ربیع کا رقبہ سنہ ۱۹۰۶-۷ع کے مزروعہ سے بہت کم ہے - موجودہ سال مین اس صوبہ مین ۲۹ اگست سے ۱۰ جنوری تک کچھ بھی بارش نہین ہوئی - بحیثیت مجموعی معمولی فصل کے ۳/۴ رقبہ کاشت ۹۰ فیصدی پیداوار کا تخمینہ کیا جاتا ہے - مرزاپور - کھیری - بہرائچ - گونڈا - اور اضلاع بندیلکھنڈ مین فصل ناقص ہوگی - کمایون - اور گڑھوال مین اس سے بھی زیادہ حالت خراب ہوگی - ان پہاڑی مقامات مین بارش نہین ہوئی - اسوجہ سے فصل کو بہت نقصان پہونچا -

طاعونی اموات | گذشتہ چھ سال مین یہ تعداد رہی -

سنہ ۱۹۰۲ع	۴۰۲۲۳
سنہ ۱۹۰۳ع	۸۴۴۹۹
سنہ ۱۹۰۴ع	۱۷۹۹۸۴
سنہ ۱۹۰۵ع	۳۸۳۸۰۲
سنہ ۱۹۰۶ع	۶۹۶۶۰

سنہ ۱۹۰۶ء ———————— ۳۲۸۸۶۱

اس زمانہ مین کل ۱۰ لاکھ سے اوپر تعداد اموات کی رپورٹ ہوئی ہے
بادشاہ معظم نے اپنے ملطفت نامہ مین جو ویسرائے ہند کے نام تھا۔ ہندوستانیون
کے ساتھ ان کے مصائب مین ہمدردی ظاہر کی تھی۔ اسکے بعد ویسرائے ہند
اور گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹون کو ہدایت کی تھی۔ انسداد طاعون کیواسطے
کارگر تدبیرین کرنا چاہیے۔ ماہ جولائی مین گورنمنٹ ہند کو گزشتہ سال کی تعداد اموات
کی طرف متوجہ کیا گیا۔ اور امسال بجٹ مین ۳ لاکھ عطیہ کا اضافہ منظور کرلیا یعنی تال
مین جب انڈسٹریل کانفرنس کا اجلاس ہورہا تھا۔ تو یہ خط کتابت ہورہی تھی۔
اور وہان کانفرنس مین غیر سرکاری ممبر بھی تھے جنھون نے تدابیر انسداد طاعون
مین مدد دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ان باتون کا ذکر صیغہ حفظان صحت کے رزولیوشن
۲۴ ستمبر مین ہے۔ دوسرا رزولیوشن ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء کو جاری ہوا۔

ٹیکہ | گورنمنٹ نے انسداد طاعون کے لیے جو جو تدبیرین سوچین انکی
اشاعت قصبون اور دیہاتون مین ترجمہ کراکے بہت اچھی طرح کی اور میونسپلٹیون
کو اخراجات مدافعت طاعون سے آزاد کیا۔ اسکے علاوہ خاص اسی کے واسطے
ایک پلیگ افسر مقرر کیا۔ اور ٹیکہ دینے والا ایک خاص عملہ مقرر کیا گیا۔ صفائی
کے ترقی دینے اور چوہون کے ضائع کرنے کی تدبیرین کی گئین۔ گورنمنٹ کی
ان کوششون سے جاہل اور وہم پرست لوگون مین تو ضمانت پیدا ہوگئی اور
مفسدون کی حرکتون سے اس شک و شبہہ کو ترقی ہوگئی۔ یہ افواہ پھیلی کہ گورنمنٹ
زبردستی ٹیکہ دینے پر مجبور کرے گی۔ چند واقعات ایسے ہوئے جنمین مصنوعی ٹیکہ

دینیے والون نے بھیس بدل کر دیہاتیون سے روپیہ وصول کیا۔ کہیں جگہ یہ خبر اُڑی کہ ٹیکہ لینے سے آدمی مرجاتا ہے۔ ایک جگہ تو یہان تک کہا گیا کہ گورنمنٹ آبادی کم کرنے کے واسطے ٹیکہ دیتی ہے۔ ایک بڑے شہر مین مشہور ہوا کہ مین وہان طاعون پھیلانے کے واسطے آنے والا ہون۔ اور ای۔ آئی۔ ریلوے کی ہڑتال بھی اسیوجہ سے ہوئی۔ کہ جب تک مین اپنا کام نہ کرلون لوگ باہر نہ جانے پائین۔ ان باتون سے نہایت درجہ دلشکنی ہوتی ہے۔ گورنمنٹ کا منشا ہے کہ لوگون کی جان بچے۔ مگر عوام پر اچھا اثر خود انھین کے سربرآوردہ حضرات کی کوشش سے پڑسکتا ہے۔ ہکو لکھنؤ۔ میرٹھ۔ فیض آباد۔ بنارس الہ آباد۔ اعظم گڈھ۔ بلیا۔ غازیپور۔ مظفرنگر۔ اور اٹاوہ مین ٹیکہ دینے مین نہایت اچھی طرح کامیابی ہوئی۔ کل صوبون مین ٹیکہ لینے والون کی تعداد ۵۰ ہزار سے کم نکلی

قحط اور طاعون

بعض کا خیال ہے طاعون اور قحط دونون ساتھ ساتھ نہین آتے لیکن یہ غلط ہے۔ ہمارے پاس کوئی ایسا طریقہ نہین ہے جس سے ہم بتاسکین کہ گورنمنٹ کی انسدادی تدبیرون کا اثر مرض کہان تک ہوا۔ ہان اس دفعہ ضرور پہلے سے طاعون کی شدت مین کمی رہی۔

سنہ ۱۹۰۷ع کی آخری سہ ماہی مین اموات کی رپورٹ ۳۱ ۳۵ ۔ اور سنہ ۱۹۰۲ع سے سنہ ۱۹۰۶ع تک اسی زمانہ مین اموات کی تعداد ۱۴۵۹۹ - ۹۲۷۰ - ۵۳۷۵ - ۷۰۹ - اور ۱۵۹۹۸ تھی۔ سنہ ۱۹۰۸ع کی اول سہ ماہی کی فوتی قریباً ۱۵ ہزار تھی۔ برخلاف سالہاے ماسبق کے یکم جولائی سنہ ۱۹۰۷ع اور ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۸ع کے درمیان تعداد اموات گھٹ کر ۱۸۷۶۴ رہ گئی۔ اور اوسط

فوقیت فی میل ۹۰۲ رہ گیا۔ ان اعداد سے کسی قدر اطمینان ہوتا ہے اور ہم نے
مدافعت طاعون کے اخراجات کے لیے بجٹ مین گنجائش رکھ لی ہے۔ افسری
عملہ جو اس وقت منظور کیا گیا تھا اب تک قائم ہے اور اگر ہم طاعون کو روکنا
چاہتے ہین۔ تو ہمین اسکی روک تھام کے واسطے تیار رہنا چاہیے۔ کیونکہ صحتوری
مرض سے پہلے تحفظ صحت ضروری ہے۔

متعدد ضروریات | چند امور ایسے ہین جن مین بہت جلد اضافہ کی ضرورت ہے
نائب تحصیلدارون اور قانون گوؤن کی تنخواہ مین ترقی ہونی چاہیے۔ اسکے لیے
ایک تجویز مرتب کی گئی ہے جن پر ۱۹۱۰ع سے عملدرآمد ہوگا۔ ایک کمیٹی جسمین
مسٹر گریوین۔ مسٹر رائٹ اور بابو دیا ناتھ شامل ہین۔ موجودہ عملہ دیوانی کے مسئلہ پر
غور کر رہی ہے۔ اسکی رپورٹ جلد پیش کیجائے گی۔ بعض شہرون مین سڑکین
بہت خراب ہو رہی ہین۔ ضرورت ہے کہ انھین پھر اصلی حالت پر لایا جائے۔

تعلیم کے اخراجات | حال مین ہز اکسلنسی ویسرائے نے فرمایا ہے کہ ان دنون
ہندوستان مین مسئلہ تعلیم نہایت اہم ہے اسکے حل ہونے پر ملک کے مستقبل
کا دارومدار ہے۔ مین یقیناً اس کے کہنے کا مجاز ہون کہ مین اس صوبے مین اور
کامون سے کہین زیادہ تعلیمی مسائل سے دلچسپی لیتا ہون کچھ دن ہوئے ہین۔
جب مین نے تعلیمی حالات پنجسالہ پڑھے تھے۔ مجھے ان کے پڑھنے سے خوشی
ہوئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب تعلیمات کی رپورٹ سے صاف ظاہر ہے کہ صوبے
کے طریقہ تعلیم ترقی ہوئی ہے۔ تعلیم کے معاملات مین اخراجات کا سلسلہ جاری ہے
مجھ سے پہلے ۲۰ سال قبل ۷۰ لاکھ کا صرف تھا۔ ۰۷-۱۹۰۶ع مین ۲۴ ½ لاکھ ہو

سال رواں کے پراونشل بجٹ مین تعلیم کی مدین ۲۲۱۰۰۰ کا اضافہ کیا گیا۔ اسمین شک نہین ہے کہ ہم تعلیم مین اور زیادہ خرچ کرنا پسند کرتے ہین۔ اور آیندہ امید ہے کہ ہم ایسا کرسکین۔ ہمین صرف وسعت تعلیم کیطرف توجہ نہین کرنی ہے۔ بلکہ اپنے کل طریقہ تعلیم پربھی نظر ثانی کرنی ہے۔ اور دیکھنا ہے کہ آیا ان صورتون سے ہماری مقصد برآری ہوگی یا نہین۔

سکنڈری تعلیم | ضروری یہ ہے کہ ہر ضلع مین سرکاری ماڈل اسکول قائم کیا جائے اس کے مجوزہ کاغذات پبلک کے سامنے پیش ہین۔ سنہ ۱۹۰۶ع مین اس کام کے لیے ایک کمیٹی بنی اور سفارش کی۔ ہر ضلع مین ایک اعلیٰ درجے کا سرکاری ہائی اسکول ہو جو اور اسکولون کے واسطے نمونے کا کام دے۔ اور جن ضلعون مین ہائی اسکول ہین اُنکو گورنمنٹ اپنے تحت مین لیکر گورنمنٹ ماڈل اسکول بنا دے امروہہ اور ہاتھرس کے ہائی اسکول سرکاری درسگاہ قرار دے گئے۔ اور یہ طریقہ جاری کیا گیا۔

(۱) جو ہائی اسکول ڈسٹرکٹ بورڈ کے زیر اثر ہے۔ وہ گورنمنٹ کے تحت مین لیا جائے۔

(۲) جہان ڈسٹرکٹ بورڈ کے اسکول نہون۔ وہان پر اور کوئی اچھا اسکول ہو۔ تو وہ گورنمنٹ اسکول قرار دیا جائے۔ مثلاً لکھنؤ مین جوبلی اسکول سرکاری درسگاہ قرار پایا۔

اسکول چھوڑنے کا سرٹیفکٹ | سنہ ۱۹۰۴ع مین بعد ترمیم قواعد مروجہ سنہ ۱۹۰۷ع سے میٹریکولیشن کا امتحان رکھا گیا۔ گورنمنٹ ہند نے سنہ ۱۹۰۴ع مین اپنی تعلیمی

حکمت عملی کے باب مین لکھا تھا کہ جو طالب علم گریجویٹ ہونا نہین چاہتے۔ اور اُنکی سکنڈری تعلیم کا نصاب ختم ہے۔ تو اُنکے اسکول چھوڑنے کے سرٹفکیٹ کا کیسا امتحان لیا جائے۔ انڈین یونیورسٹی کمیشن نے سفارش کی ہے کہ اسکول لیونگ کا امتحان ضروری ہے۔ یہ امتحان ایسا ہے جسمین مختلف قسم کے مضامین وسعت کے ساتھ رکھے جاسکتے ہین۔ یہ امتحان صرف ایسا نہین ہے کہ ایک مدت معینہ کے بعد بس لڑکون کا امتحان کتاب تک ختم ہوجائے۔ بلکہ اسمین دیکھا جائیگا کہ زمانہ تعلیم مین طالب علم نے اصل مین کیا کام انجام دیا ہے یہ امتحان مسلسل تربیت اور قابلیت کا سامان فراہم کرتا ہے اور کتابین رٹنے کی عادت کو ترک کرا دیتا ہے۔ غرض ہے کہ یہ امتحان نہایت دقیق ہو۔ اور اس لیے تحریری امتحان کے علاوہ زبانی اور عملی امتحان بھی لیا جائیگا۔ فائنل کے امتحان مین انگریزی کی زباندانی کا اچھا امتحان نہین ہوتا تھا۔ اِس امتحان کا منشا ہے کہ زبانی امتحان نہایت مکمل اور واضح طور سے ہو۔ اِس غرض سے کہ اسکول چھوڑنے پر طالب علمون کو صنعتی درسگاہون مین جانے کا موقع رہے بعض مضامین کا معیار بڑھا دیا گیا ہے۔

معلمون کی تربیت اگر ہم چاہتے ہین کہ طریقۂ تعلیم مستحکم ہو۔ تو ہمین معلمون کی تربیت کا کافی سامان کرنا چاہیے۔ اب تک الہ آباد مین سرکاری ٹریننگ کالج مین گریجویٹ اور انڈر گریجویٹ معلمی کے واسطے تیار کیے جاتے ہین۔ لیکن جدید ضرورتین اسکی مقتضی ہین کہ سکنڈری تعلیم کے واسطے جو معلم تیار کیے جاتے ہین وہ ابتدائی درجے کے معلمون سے کچھ خاص امتیاز یہ حالت مین ہون۔ اور ایک ساتھ دونون

ضرورتین الہ آباد ٹریننگ کالج مین نہین پوری ہو سکتین - الہ آباد یونیورسٹی نے اب معلمی کا ایک ڈپلوما علیحدہ قرار دیا ہے - اِس لیے ٹریننگ کالج الہ آباد مین معیار حسب ضرورت بڑھا دیا جائے - اور اسمین صرف گریجوٹون کو معلمی کے واسطے تیار کیا جائے - اسکے واسطے لکھنؤ مین چھوٹے درجے کی تعلیم کے لیے ایک جداگانہ کالج بنایا جائے - یہ تجویز بھی ہے کہ کالج مین انڈین ایجوکیشنل سروس سے ایک ایسا پروفیسر رہے جو سائنس مین گریجویٹ ہو - اور صنعت و حرفت سے واقف ہو تاکہ جو لوگ سائنس پڑھائین وہ عملی طور سے اسکی تعلیم حاصل کر سکین - ایک انسپکٹر مدارس اس غرض سے مقرر کیا گیا ہے کہ وہ نارمل سکولون اور پرائمری ٹریننگ کلاسون کی رفتار ترقی کے متعلق رپورٹ کرتا رہے - تاکہ دیسی زبان کے معلمون کی تربیت و تعلیم باقاعدہ اور ضرورت زمانہ کے موافق ہے -

مجھکو افسوس ہے کہ ہماری مالی حالت ایسی نہین ہے کہ ہم ہائی اسکولون مین بھی سائنس اور صنعتی تعلیم کا اچھا سامان کر سکین - مجھے امید ہے کہ آیندہ سال اِس کا بندوبست کر سکون -

تعلیم نسوان | ہم نے امسال تعلیم نسوان کی مدین ایک لاکھ روپیہ کی منظوری دی ہے - تعلیم نسوان کی رفتار اس صوبے مین بڑھ رہی ہے - لیکن دقت یہ ہے کہ لائق اُستانیان نہین ملتین - تجویز ہے کہ اُستانیون کی تربیت و تعلیم کے لیے تیس ہزار کی رقم علیحدہ کر دی جائے - تاکہ انگریزی پڑھانے والی معلمہ - ابتدائی جماعتون کی معلمہ - اور گھرون مین تعلیم دینے والی معلمہ بآسانی ملسکے - لڑکیون کے ماڈل اسکول کو امداد پہونچا کر ترقی دی جائے گی - ہر ضلع مین اِس

قسم کا اسکول ہندوؤن اور مسلمانون کے واسطے علیحدہ علیحدہ ہونا چاہیے۔ انسپکٹرون کی تعداد مین اضافہ کرنے کے خیال سے ۱۹ ہزار روپیہ کی رقم علیحدہ کردی گئی ہے۔ ۲۰ ہزار کی رقم ان انگریزی اسکولون کے واسطے ہے۔ جو اِس وقت ہین۔ یا آیندہ جنکا افتتاح ہوگا۔

حفظان صحت | گزشتہ سال بجٹ سالانہ کے پیش ہونے کے وقت آنریبل رائے سندر لال صاحب نے تحریک کی تھی کہ انگریزون اور ہندوستانیون کو نہایت آسان شرائط کے ساتھ جدید مکانات مطابق اصول حفظ صحت بنانے کی غرض سے مناسب زمین دیجائے۔ اور گورنمنٹ نموتاً چند مکان تعمیر کرے۔ ان صوبجات کے مفصلات اور مواضعات کا اوسط اموات اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ کسی شخص کو اِس سے انکار نہین ہوسکتا۔ کہ قصبات اور مواضعات کی ترقی حفظ صحت کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔ اسکے بارہ مین چند صاحب اپنی رائے ظاہر کرچکے ہین۔ مین سمجھتا ہون اگر ہم پہلے بڑے شہرون کی اصلاح کرین تو بہتر ہے۔ بات یہ ہے کہ شہرون مین اموات زیادہ ہوتے ہین۔ ترقی کا اثر شہرون مین زیادہ نمایان ہوتا ہے۔ اور شہرون کے رہنے والے زیادہ روشن خیال ہوتے ہین۔ اور وہ ترقی حفظان صحت کی زیادہ قدر کرتے ہین۔ گذشتہ نومبر مین گورنمنٹ ہند سے درخواست کی گئی تھی کہ اِس صوبے مین ترقی حفظان صحت کا کام چند بڑے شہرون مین شروع کیا جائے۔ کانپور۔ لکھنؤ اور شاید بنارس والہ آباد کے لیے سفارش کی گئی تھی۔ بہرکیف گورنمنٹ ہند نے حفظان صحت کے لیے ۵ لاکھ کی رقم منظور فرمائی ہے جسکی غرض یہ ہے کہ

رعایا طاعون کے حملون سے محفوظ رہے - اور مین فوراً لکھنو - کانپور - اور الہ آباد کی گنجان آبادیون سے جدید سڑکین نکالنے کی طرف متوجہ ہون گا - اور نمونہ کے طور پر مکانات کی تعمیر کا مسئلہ بھی پیش ہونے والا ہے اور مین موسم گرما مین نینی تال مین ایک کانفرنس متعلق حفظان صحت منعقد کرنیوالا ہون۔

آبپاشی | ۹۷-۱۸۹۶ء مین ۱۸۲۳۴۲۴ - ایکڑ زمین سیراب کی گئی ۶-۱۹۰۵ء مین جب کافی بارش نہین ہوئی تھی تو ۲۱۲۹۱۰۷ - ایکڑ سیراب ہوے - اور امسال ۱۹۲۷۰۰۰ - ایکڑ سیراب ہوئی - سرسری طور سے اندازہ کیا جا سکتا ہے فصل ربیع مین ہر قسم کے کنوؤن سے ۱۰ لاکھ ایکڑ اراضی مین آبپاشی ہوئی - ہر ضلع مین خام کنوے تیار ہوے ہین - ان کنوؤن مین بہت کم خرچ ہوتا ہے - لیکن ایک فصل ان سے ضرور سیراب ہو سکتی ہے - مجھے اسکا خیال ہوا کہ نہرین امسال زیادہ پانی نہین دیسکین - ہمکو چاہیے کہ ان نہرون مین زیادہ پانی جمع کرین - اور سارداسے ایک نہر نکالی جائے - مقام نہروا مین گنگا سے گنگا کی نہر مین ملا دیجائے -

نہر سارداکی تیاری | تجویز تھی کہ سارداسے اودھ سیراب کیا جائے - اسکا ذکر سرانٹونی مکڈانل کی رپورٹ قحط جلد ۳ صفحہ ۱۳۱ مین ہے - مسٹر ٹبٹ صاحب نے اسپر اعتراض کئے تھے پھر ۴-۱۹۰۳ء مین ایک دوسری تجویز پیش ہوئی کہ شاہجہانپور کھیری ہردوئی - لکھنو اور اناؤ ۱۲۶ لاکھ روپیہ خرچ کر کے نہر بنا کر سیراب کئے جائین سر جیمس لاٹوش نے اس تجویز کو پسند فرمایا تھا - کہ اس سے ضلع ہردوئی مین تحفظ قحط کا سامان ہو جائیگا - گورنمنٹ ہند نے راے دی کہ ضلع ہردوئی مین

بمقابلہ آبپاشی کے گندی نالیون کی صفائی کی زیادہ ضرورت ہے - بہر نوع سارد انہر کی تجویز سے مین مخالفت کرتا ہون -

کنوؤن سے آبپاشی

اودھ مین وسعت آبپاشی کے متعلق میری رائے ہے کہ یہان آسانی سے تھوڑے خرچ کے ساتھ پختہ کنوین تیار ہوسکتے ہین - انھین کنوؤن کی تعداد بڑھانی چاہیے - آنریبل مسٹر سری رام صاحب نے کنوؤن کے موجودہ طریقہ تیاری پر اعتراض کیا ہے - مین اسکو مانتا ہون لیکن ہم اس بارے مین برابر کوشش کر رہے ہین - اور مسٹر مورلینڈ صاحب اسکی تحقیقات کر رہے ہین -

(۱) وہ دیہات، اور مواضعات ہین جو نہر اور کنوے سے پوری طرح محفوظ ہین

(۲) وہ مواضعات ہین جو اپنی مالی - اخلاقی اور مشکلات فن انجنیری کی وجہ سے غیر محفوظ ہین -

(۳) وہ مواضعات ہین جو خام کنوے کھود کر بزمانہ خشک سالی اپنے کو محفوظ رکھ سکتے ہین - اب بندیلکھنڈ اور جنوبی حصہ الہ آباد اور مرزاپور کی حالت کا بیان کرنا باقی ہے - یہ خطہ دو حصون مین منقسم ہوسکتا ہے - ایک زرخیز اور دوسرا پہاڑی حصہ - چند جنوبی مقامات مین پانی بہت دور پر نکلتا ہے - انتظام ہونا چاہیے - کہ دخانی قوت کے زور سے بذریعہ نل پانی اوپر لایا جائے - اگر اسمین کامیابی ہوئی تو پھر یہ خطہ بھی محفوظ ہو جائے گا - اعداد اور شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کنوین کے ذریعہ سے آراضیات محفوظ ہوسکین - تو یقینی فائدہ ہوسکتا ہے - آج کل پختہ کنوؤن کے واسطے تقاوی نہایت فیاضی سے دی جا رہی ہے - محکمہ زراعت نے عمیق کنوؤن کے کھودنے کی دقتون کو دور کرنا چاہا ہے - اور

ایک آلہ بنایا ہے جسکا تجربہ کیا جارہا ہے - اور دخانی قوت سے بھی پانی اوپر لانے کی آزمائشین کی جارہی ہین -

شکر سازی

مین یہ ذکر کرنا چاہتا ہون کہ سہارنپور - میرٹھ - اور مظفر نگر مین نیشکر پر دس روپیہ فی ایکڑ سے اب چھ روپیہ فی ایکڑ شرح محصول کردی ہے - مین نیشکر سی مفید پیداوار پر اضافہ شرح کو پسند نہین کرتا - مجھکو مسرت ہے کہ گورنمنٹ ہند نے اسکے محصول مین تخفیف شروع کردی ہے - بعض لوگ اسکو عارضی سمجھتے ہین - لیکن اصل یہ ہے کہ یہ ہمیشہ کے واسطے ہے - دنیا مین سب سے زیادہ نیشکر کی پیداوار ہندوستان مین ہوتی ہے اور کل ہندوستان کی پیداوار کا نصف حصہ اس صوبے مین ہوتی ہے - ایوان تجارت اپر انڈیا کے میر مجلس صاحب کا قول ہے - کہ شکر سازی اب بہت زیادہ زوال پذیر ہے - مین اسکو صحیح سمجھتا ہون - اگر زمانہ حال کے موافق نیشکر کی کاشت کیجائے - اور شکر سازی عمل مین آئے - تو اس صوبے کی دولت مین معتدبہ اضافہ ہوسکتا ہی - پارسال ۹۰ فیصدی - امسال ۶۰ فیصدی اسکی پیداوار ہے - اور یہ حالت افسوس کے قابل ہے -

مسٹر محمد ہادی صاحب نے جو طریقہ شکر سازی کا ایجاد کیا ہے - اس سے اکثر کارخانے والے بہت فائدہ اُٹھا رہے ہین - اگر شروع مین شکر صاف کرنے کے واسطے چونا کام مین لایا جائے - تو اور بھی زیادہ نفع اُٹھایا جاسکتا ہی - ہم سب چاہتے ہین کہ اس صوبے کی صنعتی کمی کو دور کردین - اگر ہمارے یہان شکر سازی کا اچھا انتظام کیا جائے تو ہم سے زیادہ ارزان شکر اور کون

دے سکتا ہے - جو لوگ شکر سازی کے تحفظ کے لیے خاص تحفظ پسند چنگی عائد کرنا چاہتے ہیں - انکی مثال شترمرغ کی سی ہے - جو ریت مین اپنا منھ چھپا لیتا ہے میرے خیال مین جبتک شکر سازی کے جملہ سامان عملی اور کاشت نیشکر پر کوئی مستقل رائے نہ قائم ہووے - ایسی بات قابل التفات نہین -

سنہ ۱۱-۱۹۱۰ع کے بجٹ پر مسٹر آنرہ کی تقریر

(مارچ سنہ ۱۹۱۰ع)

کل اور آج جو مباحثہ ہوا ہے وہ ہر طرح کونسل کے شایان ہے - مین آنریبل ممبرون کو یقین دلاتا ہون کہ گورنمنٹ جملہ امور پر اپنی توجہ مبذول کرے گی - آنریبل ممبرون نے بجٹ کے اعداد وشمار پر اچھی طرح بحث کی ہے مین آنریبل مسٹر گیلین کا ممنون ہون کہ انھون نے بڑی قابلیت اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے وہ فرائض جو محکمہ مال سے متعلق ہین نہایت مستعدی سے انجام دیے - اُنکے خدمات کی تعریف کونسل کے غیر سرکاری ممبرون نے بھی کی ہے خاصکر اُن کی اُن باریک بینیون کی تعریف کی ہے جنکا تعلق بجٹ سے ہے مین اطمینان دلاتا ہون کہ آنریبل ممبرون کو اعداد و شمار متعلق محکمہ متعلقہ سے مطلع رہنے کے واسطے اچھی طرح کوشش کیجائیگی - مسٹر گیلین نے مجکو رائے دی ہے - کہ کونسل کے زمانۂ قیام کے لیے ایک ہی مرتبہ فنانس کمیٹی بنا لیجائے اِس سے بہت سی دقتین دور ہو جائینگی - مین یہ بھی چاہتا ہون کہ تمام مالی نقشے جن پر نظر ثانی ہو چکی ہے - اُنکی بابت رزولیوشن پیش کرنے کے لیے

زیادہ وقت دیا جائے۔ پھر ضرورت باقی نہ رہے گی۔ کہ ممبر مال کے بجٹ پیش کرنے اور کونسل ہین مباحثہ کے لیے کچھ وقت دیا جائے۔ مالی نقشے اور بجٹ کے مباحثہ کے لیے قواعد اور ضوابط ہین جو گورنمنٹ کی منظوری سے طے ہو چکے ہین۔ عام طور سے بجٹ پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ جوڈیشل محکمہ۔ محکمۂ تعلیم محکمۂ ڈاکٹری اور محکمۂ حفظان صحت ہین کافی طور سے روپیہ نہین دیا جاتا جسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارا سرمایہ ناکافی ہے۔ بہت سے ممبرون نے یہ اعتراض کیا کہ ہم محکمۂ پولیس پر بہت کچھ صرف کر دیتے ہین۔ اِسکا جواب آنریبل مولوی عبدالمجید اور آنریبل مسٹر اسٹورٹ نے دیا ہے۔ اسکے متعلق اور کچھ نہین کہنا ہے بلکہ گورنمنٹ ہند کو اس سے کچھ زیادہ اِس مد کے واسطے ہمین دینا چاہیے۔ گورنمنٹ ہند کے مالی انتظام کے متعلق کچھ غلط فہمی ہے۔ مالی محکمہ یہ نہین کہتا۔ یہ تمہارے محاصل کا حصہ ہے۔ اِسے لیجاؤ۔ اور صرف کرو۔ نہین۔ وہ خرچ کی تحقیقات کرتا ہے۔ اور ہر شعبۂ نظم ونسق کے لیے ایک خاص تعداد مقرر کر دیتا ہے۔ عرصہ سے ہمارے اخراجات کا پیمانہ ناکافی ہے۔ گزشتہ انتظامات کے موقع پر گورنمنٹ نے چاہا تھا کہ تعلیم کی مد مین ۲ لاکھ کا اضافہ کر دے۔ تاہم یہ کفایت نہ کر سکا۔ آنریبل مسٹر گلن نے کونسل ہین کئی مرتبہ وضاحت سے بیان کیا۔ کہ ہماری آمدنی ہین کمی ہے۔ اور اگر ہم محاصل ہین اضافہ بھی کر دین گے۔ تو بھی ہم بعد چندے معمولی اخراجات سے کچھ زیادہ صرف کر دینے کے قابل نہ ہون گے۔ ہندوستان مین آبادی کے لحاظ سے ہمارا صوبہ دوسرے نمبر پر ہے۔ اور گورنمنٹ عالیہ کو ہم سب سے زیادہ رقم مالگذاری اراضیات

دیتے ہین - اگر ہمکو مالگذاری کا نصف حصہ بھی دیا جائے - تو ہماری حالت اور صوبون سے اچھی رہتی - آنریبل سر گی فلیٹ وڈ ولسن نے اس بات کو زور کے ساتھ بیان کیا ہے - کہ لوکل گورنمنٹون کو کفایت شعار ہونا چاہیے اور سرکاری روپیہ فضول خرچی سے صرف نہ کرین - میری دلی خواہش ہے کہ رعایا کی حالت مین ترقی ہو اور تعلیم کے معاملہ مین زیادہ کوشش کیجائے - اور رعایا کی روزانہ صحت اور تندرستی کے ضروریات کا خیال رکھا جائے تاہم آیندہ اور مدات پر ضرور نگاہ کی جائیگی - اور مزید کفایت شعاری کی کوشش ہوگی - اگر اور صوبون کی طرح یہان بھی سب باتون مین مساوات قائم کرنا ہے - تو ضرور ہے کہ گورنمنٹ ہند یہان کے محاصل سے کچھ اور زیادہ حصہ ہمین عنایت کیا کرے - ہم اسکی تیاری کر رہے ہین - کہ کسی مناسب موقع سے گورنمنٹ ہند کے حضور مین اپنی حالت عرض کرین - گورنمنٹ ہند نے حال مین نئے محاصل قائم کر دیے ہین - کہ آمدنی اور خرچ برابر رہے ایسی حالت مین مناسب نہین ہے کہ ہم کچھ اور معروضات پیش کرین - سال حال کی مستعدی اور اُس سے قبل کی تدریجی کیفیت بہت کچھ حوصلہ فزا ہے - ابھی ہمین انتظار کرنا پڑے گا - کہ معاملات کا کیا رُخ ہوتا ہے - اگر ہم دیکھین گے کہ امسال گورنمنٹ ہند کی آمدنی زیادہ رہی - تو پھر ہم اور زیادہ حصے کے لیے ضرور عرض کرین گے - جو فرق آنریبل مسٹر ہور نے اس صوبہ اور صوبۂ متوسط کی حالت کاشت مین دکھایا ہے - مین اسپر بھی کچھ کہنا چاہتا ہون - صوبۂ متوسط مین چیف کمشنر کی حیثیت سے گئے ہو

مجھے تھوڑے دن گذرے تھے کہ مجھے ضلع بنیار جانا پڑا اور وہان فصل خریف
کی تیاری کا زمانہ تھا - مین یہان کی فصل دیکھکر متعجب ہوا - کیونکہ مین اس صوبہ کو
اور صوبے سے بہت پیچھے سمجھتا تھا - مگر اسکے خلاف یہان کی حالت کاشت
نہایت اچھی پائی گئی - کچھ زمانے کے بعد مجھے ناگپور کی کمشنری اور چھتیس گڑھ
جانا پڑا - جہان کی حالت بنیار سے بالکل بدلی ہوئی تھی - یہان چانول کے
قطعات پرانے طرز پر کاشت کیے جاتے ہین - تخم ریزی کے وقت کھیت
ترچھے بوئے جاتے ہین - دھان کے پودے اور گھاس ہمدوش ساتھ کے
ساتھ پھینکدیے جاتے ہین جو بعد کو پھر زمین اور پانی پر آجاتے ہین - کمزور
گھاس اور پودے مرجھا جاتے ہین - اور مضبوط پودے جڑ پکڑ لیتے ہین اس
طرح دھان کی فصل تیار ہوجاتی ہے —

مین اِس امر کو مثال مین پیش کرتا ہون جس سے صوبہ متوسط کی زراعتی
حالت کا اندازہ ہوتا ہے - امسال بھی افسوس ہے کہ طاعون سے ہمین
سامنا کرنا پڑا - یکم جولائی سنہ ۱۹۰۷ع سے ۳۰ جون سنہ ۱۹۰۸ع تک تعداد
اموات ۲۶۶۰۰۰ تھی - یکم جون سنہ ۱۹۰۹ع سے ۱۶ ماہ حال تک تعداد اموات
بڑھکر ۱۳۵۰۰۰ تک پہونچ گئی - سنہ ۱۹۰۵ع یا سنہ ۱۹۰۷ع کے موسم سرما مین جو
حالت تھی اس درجہ تیزی نہین تھی - مگر بلیا - اعظم گڑھ - گورکھپور - اور غازیپور
مین طاعون کا بہت زور رہا - اب مین دیکھتا ہون کہ لوگ طاعون کے لئے
مکانات خالی کر دیتے ہین - مگر ٹیکے کے بارے مین جو حالت عام رعایا کی
ہے - وہ اطمینان کے قابل نہین ہے - مین نے ہر موقع پر ٹیکہ لینے کے

فوائد پر زور دیا ہے - مین پھر تعلیم یافتہ جماعت سے مستدعی ہون کہ وہ ٹھیکہ
لینے مین اپنے ناواقف بھائیون کو آمادہ کرین - تعلیم کے متعلق مجھے چند
باتین ضروری بیان کرنا ہین - مجھے اجازت ملگئی ہے کہ لکھنؤ میڈیکل کالج
اور اسکے متعلق ہسپتال کی عمارت کی تجویز عمل مین لاؤن جسکے واسطے
چندے سے روپیہ لیا جائیگا - دوسری بات کانپور کا حرفتی مدرسہ ہی ہماری
تجویز مین ۸ لاکھ روپیہ کے مصارف کا سرمایہ لازمی ہے اور ۲۶۱۰۰۰ روپیہ
ہر سال خرچ ہوگا -

حضور وائسرائے ہند نے ہماری اس تجویز کو بہت پسند فرمایا ہے اب
ہم گورنمنٹ سے اسکے لیے درخواست کرنے والے ہین - جب ہم اپنی مالی
حالت پر نظر کرتے ہین تو ہمین کہنا پڑتا ہے کہ ہمنے قابل تعریف کام کیا ہے
ایک ضروری بات اور ہے کہ ہماری یونیورسٹی کے لیے ایک موزون
عمارت تعمیر ہونی چاہیے - آنریبل ممبرون کے پاس اس مجوزہ عمارت کا
نقشہ ہوگا - اسکو دیکھنے سے اطمینان ہوا ہوگا کہ مجوزہ تعمیر کا نقشہ کیسا اچھا
ہے - جب مین نے اسکے سرمایہ کا اپیل کیا ہے تو رؤسا نے فوراً اس پر
لحاظ کیا - شاندار عطیہ مہاراجہ صاحب سندھیا گوالیار کا قیمتی ایک لاکھ
ہے - جسکے ہم لوگ شکر گذار ہین - مجھے یقین ہے اسی طرح کا شاندار عطیہ
راجپوتانہ سے بھی ملنے والا ہے - بہر نوع بہت جلد اتنا روپیہ ملجائے گا -
جتنا ہمین درکار ہے - اِس صوبے کی رعایا ان تجاویز کے لیے جو رفاہ عام
سے وابستہ ہین - کسقدر فیاضی سے کام لیتی ہے اور نمایش گاہ اور

عمارت یونیورسٹی کے مدین چندہ دیکر اسکا ثبوت دیا ہے۔ نمایشگاہ کی کامیابی مین سرکاری اور غیر سرکاری ممبر یکسان کوشش کر رہے ہین۔ مین قدر کی نگاہ سے اس اعتراف کو دیکھتا ہون۔ جو آنریبل ممبرون نے میری حقیر خدمات کے صلہ مین ظاہر کیا ہے۔ گورنمنٹ بہت کوشان ہے کہ ملک کی تعلیم یافتون کو نئے قسم کی ملازمت دیجائے اور ملک کے سامان صنعت حرفت کو ترقی دیجائے۔ بہرصورت مین اپنے آپکو مبارکباد دینا چاہیے کہ ہمنے اس شعبہ مین بہت کچھ کرلیا ہے۔ اور ہم وثوق کے ساتھ اس تخم ریزی کی طرف لوا لگائے ہین۔ جو اچھی زمین پر کی گئی ہے۔ اور جس سے وقت پر بارآور ہونے کی پوری توقع ہے۔

جو ممبر یہان موجود ہین وہ سب میرے ہمخیال ہون گے کہ جس آنریبل ممبر نے کونسل کی توجہ ابتدائی اسکولون مین زراعتی تعلیم کی طرف مبذول کرائی ہے۔ اس ممبر نے ایک طرح سے پبلک کی خدمت کی ہے۔ اس مسئلہ مین بحث کے وقت جزئیات پر بہت زور دیا گیا ہے۔ میرے خیال مین ہمین اپنی بحث اصول کی حد تک رکھنی چاہیے۔ بعض اوقات ایسے رزولیوشن مین دقت پڑجاتی ہے۔ یعنی ایک مسئلہ ایسا ہے جو اصول کے لحاظ سے قابل تسلیم ہے مگر فی الفور اسکے جزئیات پر سب کی نظرین پسندیدگی کے ساتھ نہین پڑتین۔ یعنی مثالاً ایسا رزولیوشن ہو کہ دیہات کے مدرسون مین ایسی تعلیم دیجائے جس سے طالبعلمون مین دیہاتی زندگی سے دلچسپی ہو۔ انہین قوت مشاہدات پیدا ہو۔ گانون جنگل۔ اور کھیت کی ترقی کے خیالات پیدا ہون اور لڑکون

مین مفید زندگی بسر کرنے کی صلاحیت آ ئے۔ ایسے مسئلہ کو ان الفاظ مین ہر شخص مان لیتا اور گورنمنٹ بھی اسکو بخوشی مان لیتی۔

سنہ ۱۹۰۱ء کی تعلیمی کانفرنس کے بعد جو شملہ مین ہوئی تھی۔ مجھے ایک چٹھی پر سکرٹری صیغہ داخلہ کی حیثیت سے دستخط کرنے پڑے اور اسکی غرض یہ تھی کہ سنہ ۱۹۰۱ء کی تجویزون کی جانب خاص توجہ دلائی جائے۔ اور زراعتی جماعت کے بچون کی تعلیم کے واسطے جو نصاب ہو اسمین آسانیان رکھی جائین مین ان اصول کا دل سے موید ہون۔ یہ خلاف عقل ہے کہ قانون لگان یا قانون مالگذاری پڑھایا جائے۔ چاہیے یہ کہ لڑکون کو زراعت کی طرف شوق دلایا جائے۔ اور انہین قوت مشاہدہ پیدا کیجائے۔ غرض یہ اسطرح تیار کردیے جائین کہ جب وہ بڑے ہون تو اچھی طرح زراعت کرسکین اور انکی تعلیم کا دائرہ ایسا محدود ہے کہ دوسرا پیشہ اختیار کرنے سے وہ باز رہین۔ ہز ہائنس آغا خان نے ایک موقع پر اچھی بات کہی تھی کہ زراعت پیشہ اصحاب کے لڑکون کو ایسی تعلیم دیجائے جس سے وہ اپنی محنت کے پھل اچھی طرح کھا سکین۔ مجھے افسوس ہے کہ میری سنہ ۱۹۱۱ء والی چٹھی کی نسبت ہندوستانی جماعت نے اپنی پوری ہمدردی نہین ظاہر کی۔ علی الخصوص سررشتہ تعلیم نے بہت سرد مہری برتی۔ میری رائے مین زراعت پیشہ حضرات کے بچون کی تعلیم کی اصلاح بتدریج ہو اور اسکا سلسلہ بالاستقلال باقی رہے۔ اس بات مین مجھے ممالک متوسطہ کی کارروائیان پسند ہین۔ جب مین وہان چیف کمشنر تھا تو مین نے انکا مطالعہ کیا تھا۔ اور ان کارگذاریون مین سر لفلائڈ فلر اور مسٹر منرو

شریک تھے۔

مجھے امید ہے کہ ہم اپنے موجودہ طریقہ اصلاح مین کامیاب ہون۔

گورنمنٹ اِس مسئلہ کے جزئیات کے فیصلے کے واسطے ایک کمیٹی مقرر کرے گی۔ اور اِسمین سرکاری اور غیر سرکاری ممبر شریک ہون گے اور کورٹ آف وارڈس کے قوانین کی ترمیم کے لیے ایک کمیٹی مقرر کرتا ہون۔

سنہ ۱۰-۱۹۰۹ع کے بجٹ پر مسٹر آنر کی تقریر

(اپریل سنہ ۱۹۰۹ع)

جہان تک غور کیا جاتا ہے مالی حالت اطمینان کے قابل نہین ہے سنہ ۱۹۰۷ع مین فصل کی خرابی سے ۳۸ ملین پونڈ کا نقصان ہوا۔ اور سنہ ۱۹۰۸ع مین اور اُسکے زمانۂ مابعد مین بھی فصل اچھی نہ رہی۔ اب یہ خیال کرنا کہ جو مالگذاری یہ صوبہ ادا کرتا ہے۔ اسمین سے ہمکو اور کچھ ملنا چاہیے۔ ایک جائز بات ہے۔ تعلیمی۔ اور جوڈیشل انتظامات بھی کچھ مناسب نہین ہین اور آنریبل ممبرون کی رائے سے اتفاق کرتا ہون۔ مرض طاعون مین جو کمی ہوتی جاتی ہے وہ نہایت درجہ قابل اطمینان ہے۔ اور اُس کے انسداد کے واسطے جو اخراجات کیے گئے وہ بہت فائدہ مند ثابت ہوئے لیکن مجموعی حیثیت سے جو فائدہ متصور تھا۔ وہ نہین ہوا۔ اور رعایا نے بھی گورنمنٹ کے انتظامات سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہین کی۔ ایک معاملہ اور ہے جسکا ذکر کرنا ضروری ہے۔ یعنی لکھنؤ کے شیعہ اور

سنی کا معاملہ سب کو معلوم ہے کہ دنون مین محرم کے مراسم ادا کرنے کے متعلق کچھ عرصے سے اختلافات چلے آتے ہین۔ گذشتہ اکتوبر مین گورنمنٹ نے ایک قائم مقام کمیٹی قائم کی اور اس معاملہ کی تفتیش کیگئی اور شیعہ اور سنیون کو پورا پورا موقع دیا گیا۔ کہ وہ اپنے اپنے اظہار قلم بند کرا سکین۔ اور اپنے بیان کی تائید مین گواہ پیش کر سکین۔ گورنمنٹ نے رزولیوشن مورخہ ۷ جنوری سنہ ۱۹۰۹ع مین اسکے متعلق کامل غور کے بعد اپنی راے دی۔ مجھکو مجبوراً افسوس کرنا پڑا۔ کہ گورنمنٹ نے اس کمیٹی کی محنت و مشقت کی داد مین سنی سرگروہون سے وہ امداد حاصل نہین کی جسکی وہ مستحق تھی۔ اس فرقے نے ان احکام کے خلاف خلفار کی شان مین چار یاری مرثیے پڑھے۔ جو ابوبکرؓ۔ عمرؓ اور عثمانؓ کی مدح مین ہین۔ عشرہ اور چہلم یا ۲۱ رمضان کو پڑھنے سے منع کیا تھا کمیٹی کی تحقیقات سے بلاشبہ ثابت ہوا کہ سنیون نے محرم سے اپنے ان عقائد کے اظہار کا فائدہ اُٹھانا چاہا۔ کہ اول تین خلفاء رسول خدا صلعم کے جائز وارث ہین۔ مگر یہ بات بالکل نئی ثابت ہوئی۔ اسمین شک نہین کہ اس موقع پر تین خلفار کی بہت زیادہ تعریف کی جاتی ہے اور مدعا ہوتا ہے کہ حسینؑ کے ماتم مین شیعون کی دل آزاری ہو۔ گورنمنٹ نے ممانعت کی کہ ان تین دنون مین چار یاری اشعار نہ پڑھے جائین۔ یہ احکام گورنمنٹ کی اس پالیسی مین خلل نہین ڈالتے۔ جو اسنے مذہبی معاملات کے بارہ مین قائم کی ہے یعنی وہ کسی کے مذہب مین دخل نہ دیگی اور نہ وہ سنیون کی آزادی مین دخل دیگی۔ ان ممنوع دنون کے علاوہ انکو خلفا کی تعریف کرنے سے منع نہین کرتی

بشرطیکہ کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ جب سُنیون کو گورنمنٹ کے احکام معلوم ہوے تو اُنھون نے تجویز کیا کہ تعزیے نہ نکالے جائین۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ان احکام سے خوش نہین ہین۔

۱۳ مارچ کو چہلم کے روز سُنیون کا ایک عظیم مجمع کربلا سے روانہ ہوا۔ اور اِس مجمع مین چاریاری اشعار اِس طریقہ سے پڑھے گئے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ احکام کی خلاف ورزی منظور ہے۔ پولیس کو اسکی خبر پہلے سے ہو گئی تھی۔ اِسنے نہایت ہوشیاری سے ایکہزار آدمی کو حراست مین لے لیا۔ ڈپٹی کمشنر مسٹر شارپ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور سردار بل سنگھ کوتوال شہر اور اُن کے ماتحت افسر تعریف کے مستحق ہین۔ کہ بلا کسی تشدد کے خلاف ورزی کرنے والے اِس طرح گرفتار ہو گئے کہ انکو خود حیرت رہی مجھکو افسوس ہے کہ میرے پاس اِس قسم کی افواہین موصول ہوئین کہ شیعون نے ایک مرتبہ یہ ارادہ کیا تھا کہ کہ خلاف قانون پبلک جلوس مین ان لوگون پر تبرہ پڑھا جاے جنکا عقیدہ یہ نہین ہے کہ علیؑ رسول کے جائز وارث ہین۔ مجھے خوشی ہے کہ انھون نے دانشمندی سے ایسا فعل نہین کیا۔ مین مسلمانان لکھنؤ کے دلون پر نقش کرانا چاہتا ہون۔ کہ گورنمنٹ نے کامل غور و فکر کے بعد وہ فیصلہ کیا ہے جسپر وہ نہایت مستعدی سے عمل کرنے کے لیے تیار رہیگی۔ مین لکھنؤ کے سُنی گروہ سے درخواست کرتا ہون کہ وہ تمام سُنیون کو صاف الفاظ مین آگاہ کر دین کہ یہ احکام نہین بدلین گے۔ اور صوبے کے دونو فریق کے سربر آوردہ حضرات اِس نقصان کو سمجھین گے۔ جو شیعہ و سنی کے اختلاف سے

مسلمانون کو پہونچتا ہے اور اپنے ہم مذہبون پر اچھی نصیحت کرکے اثر ڈالین
کہ دونون آپس مین اتحاد اور ارتباط پیدا کرلین -

مجھکو خوشی ہے کہ آئینی اصلاحین اس صوبے نے بہت خوشی سے
قبول کرلین - بجٹ سے پہلے وہ طرز عمل اختیار کیا جائیگا جیسے گورنمنٹ
ہندوستان نے اپنے مراسلہ مورخہ اکتوبر مین ظاہر کیا ہے - لوکل گورنمنٹ کے مالی
تجاویز پر پہلے صوبے کی کونسل مین بحث ہوگی - جسکے غیر سرکاری ممبر کونسل
کے غیر سرکاری ممبر منتخب کرے گی - اسکے بعد کل کونسل بحیثیت کمیٹی اس پر
غور کرے گی - تاکہ لوکل گورنمنٹ کو کامل یقین ہو کہ بجٹ کی منظوری سے
پہلے اس پر اچھی طرح بحث ہوئی - اور نکتہ چینی کا موقع دیا گیا -

سنہ ۱۹۱۱-۱۲ء کے بجٹ پر ہز آنر کی تقریر

(مارچ سنہ ۱۹۱۱ء)

پارسال بجٹ کے مباحثہ کے وقت آنریبل پنڈت موتی لال نہرو
اور آنریبل پنڈت سندر لال نے الہ آباد ہائیکورٹ کی موجودہ عمارت کی بعض
وقتون کی طرف توجہ دلائی تھی چیف جسٹس صاحب نے بارہا کہا کہ ہائیکورٹ
کی عمارت موزون نہین ہے - اور وہ خراب حالت مین ہے - مین نے بھی
بذات خود ہائیکورٹ کی عمارت دیکھی - اور طے کرلیا ہے کہ روپیہ فراہم ہونے پر
جدید عمارت کی بنا ڈالی جائے - ایک مدت سے یہ بحث چلی آتی ہے کہ ہائیکورٹ
الہ آباد مین ہو یا لکھنؤ مین ہو - میرے نزدیک اسکا فیصلہ قیامت تک نہوگا -

الہ آباد کا ہائیکورٹ الہ آباد مین اور لکھنؤ کی عدالت لکھنؤ مین رہیگی - جدید انتظامات کے متعلق جب ہی کوئی قطعی رائے دیجا سکتی ہے کہ جب اس صوبے کے مالی نقشے اور کاغذات دوسرے صوبے سے کاغذات کا موازنہ کیا جائے اور اچھی طرح غور کر لیا جائے - جب یہ بات ہو لیگی تو مین گورنمنٹ ہند مین اسکی بابت عرض کرونگا -

کچھ عرصے کے لیے مین اس صوبے سے باہر جا رہا ہون - مین کونسل کی سنجیدہ کارروائیون پر اسکے ممبرون کو مبارکباد دیتا ہون - گو مین اب سے آخر سال تک بذات خاص شرکت نہ کر سکون گا - لیکن برابر دلچسپی لیتا رہون گا - اس کونسل سے رخصت ہوتے وقت مین ممبرون کی تندرستی اور کامیابی کا متمنی ہوتا ہون -

تعلیم عامہ پر ہز آنر کی تقریرین

ہز آنر کی تقریر راجپوت مہا سبھا آگرہ کے اڈریس کے جواب مین

(۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

راجہ صاحبان و معزز حضرات !۔

مجھکو نہایت خوشی ہوئی کہ انجمن کے صدر مقام پر مجھے اڈریس دیا اور معزز راجپوتون کے ڈپوٹیشن نے خیر مقدم کیا۔ شجاعت جانبازی اور اپنے سردارون کے ساتھ استقامت اور وفاداری چھتریون کا خاص شیوہ رہا ہے ہندوستان کی تاریخ کے ہر دور مین اسکا ذکر پایا جاتا ہے اور دنیا کی کسی قوم کا کارنامہ اس سے زیادہ قابل تحسین نہین ہے۔ اور ہندوستان کی تاریخ مین راجپوت سردارون کی بہادری دیکھکر بیساختہ تعریف کرنے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن زمانہ بدل گیا اور دنیا جانتی ہے کہ روزانہ کی کشمکش حیات کی جگہ آج کل کے راجپوتون کو وہ طریقہ اختیار کرنا لازمی ہوگیا ہے جس سے وہ

اپنے خاندان کو عزت وآرام سے رکھ سکین - آپنے اپنے اڈریس مین بیان کیا ہے - کہ چھتری مہا سبھا کا مقصد یہ ہے کہ وہ راجپوتون کی اخلاقی و مجلسی حالتون کو درست کرے - اُنمین بھائی چارہ پیدا کرے اور اُنکے نوجوانون مین تعلیمی ترقی کی آسانیان پیدا کرے - اور زندگی کے میدان جنگ مین تبدیل شدہ اسلحہ سے مسلح کرے - مجھے خاص طور سے اسکے تعلیمی اغراض سے دلچسپی ہے مجھے یہ سنکر خوشی ہوئی کہ آپکے قائم کردہ ہائی اسکول نے ترقی کی ہے لیکن ابھی بہت کچھ اسمین اصلاح کی ضرورت ہے - تاکہ اعلیٰ درجہ کا یہ ہائی اسکول ہوجائے مین ان اصلاحون کو آپ پر چھوڑتا ہون جو کچھ مین راجپوت کالج کے قائم کرنے مین تنبیہاً بیان کرون - اُس سے آپ یہ نہ سمجھین کہ مین آپکی تجویز کو خاک مین ملانا چاہتا ہون - مجھے اِس سے پوری ہمدردی ہے - لیکن مجھے یہ بات خوب یاد ہے کہ تعلیم مین ذرا ضرورت سے زیادہ جلد بازی سے اکثر نقصان پہونچا ہے مین آپ سے ملتجی ہون کہ آپ اپنے مجوزہ کالج کا سنگ بنیاد رکھنے سے پہلے یہ دیکھ لین کہ آیا فہرست چندہ آپکے تمامی ضروریات پر حاوی ہے - یا نہین - آپکو جماعت بندیون اور کالج کی عمارت کا سامان کرنا ہوگا - آپکو معلمین کے اعلیٰ حلقہ کا بھی انتظام کرنا پڑے گا - اور اسکے ساتھ ہی مذہبی اور اخلاقی تعلیم کا بھی بندوبست کرنا پڑے گا - اور اگر آپ اپنے کالج کو کامیاب بنانا چاہتے ہین تو ضرورت ہے کہ ایک باقاعدہ دارالاقامت بنائین - ورزش گاہ رصد گاہ اور دوسری ضروری چیزون کی فکر کرین - تاکہ آپکی اولاد صرف فارغ التحصیل ہو کر نہ نکلے - بلکہ اُنکی جسمانی حالت بھی اعلیٰ درجے کی ہو - اور

سب سے بڑھکر اُنمین شخصیت و احساس پیدا ہو۔ میرا کہنا آپ مانیے کہ اگر آپکو کامیابی حاصل کرنا ہے تو آپ روپیہ کا پورا انتظام اپنے پاس سے کر لیجیے اور محض اِس امید پر کہ آیندہ چندہ وصول ہو جائے۔ عمارت کا کام نہ چھیڑ دیجیے۔ اگر ان شرائط کے ساتھ آپنے اپنا کام پورا پورا کیا تو میری ہمدردی آپکے ساتھ ہے۔

اور مین نہایت خوشی سے اِس بات کو سنونگا کہ آپ تعمیر کالج کے لیے اِس صوبے مین کوئی جگہ پسند کرنا چاہتے ہین۔ بشرطیکہ آپ کالج کو میری تجویز کردہ شاہراہ پر بنانا پسند کرین۔ حتی الامکان مین آپکی حوصلہ افزائی اور ہمدردی کا وعدہ کر سکتا ہون۔ اور صرف اِس معاملہ مین نہین بلکہ آپ کی انجمن کے جملہ اغراض مین۔

ہز آنر کی تقریر علیگڈھ کالج کے ٹرسٹیون کے اڈریس کے جواب مین

(۷ مارچ سنہ ۱۹۰۷ع)

جناب پریسیڈنٹ صاحب و ٹرسٹیان کالج۔

مین آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپنے نہایت تپاک سے مجھے اِس صوبے کی لفٹننٹ گورنری پر مامور ہونے کی مبارکباد دی۔ آپ یقین کیجیے مین اپنے معزز پیشرو حضرات کا کالج کے معاملات مین نقش قدم اختیار کرونگا۔ مین نے سنہ ۱۸۷۸ع یا ۱۸۷۹ع مین کالج کے نامور بانی کے مدعو

کرنے سے کالج کا معائنہ کیا تھا۔ مجھے خیال نہ تھا کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ جب مجھے اس کالج کے مربی ہونے کی حیثیت بھی حاصل ہو گی۔ آج وہ دن آگیا۔ اور مین آپ سے وعدہ کرتا ہون کہ حتی الوسع جب مجھے یاد کیجیے گا تو ہر طرح کالج کو مشورہ و صلاح دیتا رہون گا۔

کالج کی ذمہ داریان روز بروز بڑھتی جاتی ہین۔ یہ کالج کی سرسبزی و فلاح کی نشانی ہے۔ لیکن اسکے ساتھ ہی انتظام کی دشواریان بھی بڑھتی جاتی ہین مجھکو اس بات کی خوشی ہے کہ آپ لوگون نے یہان کی تازہ بےچینی کی پوری طرح چھان بنان کی ہے۔ مین نے ولایت کے قدیم مدرسون اور آکسفورڈ یونیورسٹی مین تعلیم پائی ہے۔ اِس لیے مین پورے طور سے اِسکا آرزومند ہون۔ کہ آپ کالج مین ادب اور قاعدہ قائم رکھنے کا بہت زیادہ خیال کرین۔ یہ آپکے لیے اِس سے بہتر اور کوئی بات نہین ہے کہ سرسید مرحوم کے قائم کردہ اصول کی پیروی کرین حقیقت مین آپکو صرف ظاہری اسباب کی تحقیقات نہین کرنا چاہیے جن طالبعلمون نے ایسا رویہ اپنے اُستادون کے ساتھ اختیار کیا۔ آپنے اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ آپ کالج کے موجودہ انتظام مین جو خرابیان ہین اُنکو اچھی طرح دور کر دینگے۔ بشرطیکہ آپکی کمیٹی خلوص کے ساتھ بلا کسی لحاظ کے تحقیقات کرے جسکا مجھکو یقین ہے۔ اگر آپ کمیٹی کی تحقیقات کے مطابق عملدرآمد کرین گے تو یہ خرابی مبدل بہ ترقی و اصلاح ہو جائے گی۔ آپنے سائنس اور عربی کی تعلیم کے بارہ مین جو کچھ ذکر کیا ہے۔ مجھے اِس سے نہایت خوشی ہوئی۔ آپ جانتے ہین کہ مجھے ملک کی صنعتی ترقی سے زیادہ دلچسپی ہے اور میرا خیال ہے

کہ معاش کے مشکلات اسی طرح رفع ہو سکتے ہین۔ اسمین کچھ شبہ نہین ہے کہ آپ اپنے کالج مین سائنس اسکول قائم کر کے ایک اچھا راستہ اختیار کرین۔ مین وعدہ کر سکتا ہون کہ آپ کے سائنس اسکول سے میری دلچسپی اسی طرح رہیگی۔ مجھے آپکی اس تمنا سے پوری ہمدردی ہے۔ کہ آپ کا کتب خانہ مفید کتابون سے مالا مال ہے۔ آپکے کالج کی خوش قسمتی ہے کہ ایک ہی سال مین شہزادہ اور شہزادی ویلس اور امیر صاحب کابل نے اسکی سیر فرمائی۔ امیر صاحب کے معائنہ کے حالات جو آپنے مجھے بھیجے ہین اُنکی اشاعت سے کالج کیطرف سے بہت سی غلط فہمیان دور ہو جائینگی۔ اور کالج کے نامور بانی کا مقصد پورا ہو گا۔ یعنی یہان کے طالب علم شہنشاہ معظم کی وفاداری اور عقیدتمندی مین اُستوار رہین۔ زیور علم اور اصول خودداری سے آراستہ اور مذہبی معلومات سے بہرہ ور ہون۔ جو سلطنت کے باکار عنصر بنانے کے لیے ضروریات سے ہے۔

ہنر آنر کی تقریر بریلی میونسپل بورڈ و ممبران کالج کمیٹی کے جواب مین
(۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء)

صاحبو!

مین آپکے خیر مقدم کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ مین سمجھتا ہون کہ یہان مجھے اکثر آنا پڑے گا۔ مجھے وہ زمانہ یاد آتا ہے کہ جب مین یہان اس ضلع کا حاکم تھا۔ اور آج اپنے گرد وپیش اپنے ہم جلیسون کو دیکھکر نہایت خوشی ہوتی ہے۔ کیونکہ مین اُس زمانہ پر نہایت خوشی سے نگاہ ڈالتا ہون۔ کہ جب مین آپکے

میونسپل بورڈ کا چیرمین تھا- آپکے ضلع کی مالی حالت جب مین اُس زمانہ مین ضلع کا حاکم تھا- اسوقت سے بہت بہتر ہے ممکن ہے آپکی آمدنی جملہ اخراجات کے لیے کافی نہ ہو- مگر آثار بہت اچھے ہین- مین نے جدید اسپتال کی عمارت کا نقشہ دیکھا ہے- وہ مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے-

(ممبران بریلی کالج کمیٹی)

گذشتہ ماہ جولائی مین سر جیمیس لاٹوش نے یہ تقریر فرمائی تھی کہ آپکی درسگاہ کے لیے ایک حال پر قائم رہنا ناممکن ہے- ضرورت ہے کہ آپ لوگ آگے بڑھین- اپنے نظم و نسق مین ترقی کرین- مین خوش ہون کہ آپ لیبوریٹری (رسدگاہ یا مشاہدہ گاہ) اور سائنس کی اعلیٰ التعلیم کا انتظام کرنا چاہتے ہین تاکہ آپ کا کالج- بی- ایس- سی- کی ڈگری عطا کر سکے-

آپنے گورنمنٹ کے ساڑھے تین ہزار سالانہ کے عطیہ کی بابت کہا ہے- مین اسکو جانتا ہون کہ مجھ سے پہلے یہ تحریک پیش ہو چکی ہے- اُسوقت میرے پیشرو نے اُسکو رد کر دیا تھا- مین اس تجویز پر بوقت مناسب غور کرون گا- بالفعل پانچہزار کی رقم لائبریری و سامان سائنس کے لیے دون گا- اگر اور لوگ بھی بطور خود مدد کرین گے- تو گورنمنٹ بھی اور زیادہ مدد کریگی آپ کا اس کمشنری کے ڈسٹرکٹ بورڈون سے امداد کی توقع رکھنا واجبی ہے- کیونکہ ہر ضلع کا اس کالج سے فائدہ ہے-

ہز آنر کی تقریر سنٹرل ہندو کالج بنارس کے ایڈریس کے جواب مین

۱۵ نومبر سنہ ۱۹۰۷ع

آج مین پہلی مرتبہ آپکے کالج مین آیا ہون - آپنے مجھے دوستانہ طریقے سے خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا - جسکا مین شکریہ ادا کرتا ہون - مین جانتا ہون کہ اِس تعلیم گاہ کے ساتھ گورنمنٹ کا جو رُخ ہے - اُسکی طرف سے غلط فہمی پیدا کرنے کا شبہہ اخبارون مین قائم کیا گیا ہے - یعنی یہ کہ کالج کے اوائل زمانے مین گورنمنٹ اُسکی طرف سے بدظن تھی - کالج نے روز افزون ترقی کی اور گورنمنٹ نے یہ دیکھا تو اب وہ کالج کی دوست بن گئی - یہ باتین مجھے دیکھکر کسیقدر حیرت ہوئی - جہان تک مین نے تحقیقات کی ہے - کالج کی انتظامی جماعت اور افسران محکمۂ تعلیم سے ہمیشہ دوستانہ تعلقات پائے گئے ہین - اور گورنمنٹ نے ہر موقع پر اِس کالج کے ساتھ اپنی ہمدردی و دلچسپی ظاہر کی ہے - آپکو خود یاد ہوگا کہ سر جیمس لاٹوس نے کسدرجہ اِس کالج کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی تھی - مین یقین دلاتا ہون کہ مین بھی ویسی ہی نظیر قائم کرون گا - یہ بات بھی نہایت درجہ قابل اطمینان ہے - کہ اِس قومی تعلیم گاہ نے اپنے قومی فرائض کے ساتھ ساتھ سرکاری قواعد متعلقہ تعلیم کی پوری پوری پابندی کی -

سکینڈری تعلیم

آپنے میری اُن کوششون کی داد دی ہے جو مین تعلیم متوسطہ اور دستکاری کے متعلق کر رہا ہون - مجھے امید ہے کہ ہر ضلع مین اس عملی

پرنس آف ویلز لایبریری قائم کرنے کے لیے مجھے مدعو کیا - اور میرا خیر مقدم کیا - ایسے وقت
مین کہ جب ایسے مضامین کی طرف توجہ کی جارہی ہے - جو دنیا کی کاروباری زندگی
مین کام آسکتے ہین اور اسکی بھی سخت کوشش ہورہی ہے کہ زمانہ حال کی تعلیم کو
ترقی دیجائے - یہ نہایت موزون و مفید بات ہے کہ اس ملک مین قدیم علوم کے
زندہ کرنے کے لیے بھی ہر قوم مین خیال کیا جاتا ہے - نہایت مشکل بات ہے کہ ہند
قوم کے لیے سنسکرت کے تحفظ کی اہمیت کے بیان کرنے مین مبالغہ سے کام لیا
جائے - ہندو لوگ اس زبان کو صرف مقدس و مذہبی نہین جانتے - بلکہ اسکی ضرورت
انھین روزانہ کے مراسم مذہبی کے ادا کرنے مین پڑا کرتی ہے - بنارس مین گورنمنٹ
سنسکرت کالج ہندوستان کے اس خطہ مین سنسکرت علوم کا ایک ستون اعظم ہے اور
اُسکی شہرت مستند ہے - کہ یہان سے اچھے اور فاضل پنڈت نمایان ہوئے ہین
اور علوم کی طرح سنسکرت بھی زمانۂ حال کی تنقید و تنقیح سے محفوظ نہین رہ سکتی - اگر
سنسکرت کے آثار کو محفوظ رکھنا ہے - تو ضرورت ہے کہ باہر سے اُسپر روشنی کا
انعکاس ہو - پُرانے قاعدے کے موافق عالم و پنڈت پیدا ہوتے ہین - مگر زمانہ حال
کی ضرورت کے لیے موزون نہین ہوتے - زبان مین نئی روح پھونکنا ہے اور ملک
کے ہونہار لوگون کو ادہر مائل کرنا ہے - تو لازمی ہے کہ سنسکرت پڑھنے والے مغربی
طریقہ تبحر علمی سے آشنا بنائے جائین - دوسری طرف اسکی بھی ضرورت ہے
کہ مغربی طریقہ تحصیل علم و تکمیل فن کو پنڈتون کی مستحکم اور پائدار علمی
فضیلتون سے جنکی عجیب و غریب دستگاہ علمیہ اسکے لیے ضروری ہے اس
زمانہ مین سنسکرت کی ترقی کے لیے ایک معقول لائبریری ہونا چاہیے - جہان

طالبعلموں کے واسطے گذشتہ و موجودہ علوم کا سامان ہو - اور اس درجہ شہرت پذیر ہو - کہ دور دور سے فاضل و کامل تحقیقات علمی کے لیے آئین - اس لائبریری میں وہ بیش بہا صحائف و مسودات قلمی باقاعدہ طور سے رکھے جائینگے - جو اب تک عدم گنجایش کی وجہ سے کالج میں پڑے ہوے ہیں اور اسی لائبریری میں زمانہ حال کے وہ سنسکرت تصانیف بھی ہونگے جو اُستادوں اور شاگردوں کے لیے یکسان مفید ہین سنسکرت کی ایک ایسی لائبریری جو اسپنے خزاین اور کاموں کی تاریخ قدیم کے شایان شان ہو - نہایت اچھی اور بہتر شہزادہ ویلس اور شہزادی ویلس کی تشریف آوری بنارس کی یادگار رہیگی - بنارس سنسکرت علوم کا مخزن و معدن و مرکز ہے - اور اس لائبریری کا نام پرنس آف ویلس (سرسوتی بھون) ہمیشہ انگلستان کے تخت و تاج کیطرف اس شہر کی عقیدتمندی کو یاد دلائیگا - بہت سے لوگوں نے آپکو اس کام میں مدد دی ہے - اور یہ نہایت قابل ذکر بات ہے - کہ اس شہر میں سنسکرت علوم کی ترقی کے لیے خاص طور سے ذوق و شوق ظاہر کیا جارہا ہے جس خاتون نے لائبریری کے لیے اُسکو جگہ دی ہے - اور ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بنارس اور آنریبل مسٹر مادھولال کا احسان آپکی گردن پر ہے - مسٹر اوڈیل نے جو نقشہ لائبریری کا تیار کیا ہے اور جس ترتیب سے اُنھوں نے اُسکو آراستہ کرنا چاہا ہے - اُسی سے مشرقی و مغربی تحصیل علم کے لیے ایک مشترک جگہ تبادلہ خیالات کے قائم ہوتی ہے - کیونکہ صرف اسی طریقے سے کہ مشرق مغرب سے اور مغرب مشرق سے استفادہ کرے سنسکرت علوم ناپید ہونے سے محفوظ

ہوجائین گے - یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ اِس لائبریری کے سنگ بنیاد نصب کرنے کا مجھے موقع دیا گیا جو عظمت پناہ شہزادہ ویلس اور شہزادی ویلس کی تشریف آوری کی بہترین یادگار بنارس مین ہے - جس سے سنسکرت علوم کی ترقی وابستہ ہے - اور جس سے آپ لوگون مین زمانۂ حال کی ضرورتون کے موافق آئندہ عالم اور کامل پیدا ہون گے -

ہز آنر کی تقریر چھتری مہاسبھا ڈیپوٹیشن کے اڈریس کے جواب مین سنہ ۱۹۰۷ء

ہمنے اخبارات مین چھتری مہاسبھا کے جلسہ کی پوری کیفیت نہایت مسرت کے ساتھ پڑھی تھی - یہ جلسہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء کو بنارس مین منعقد ہوا تھا - اس جلسہ مین یہ بات پاس ہوئی تھی کہ چھتری لوگ گورنمنٹ کی وفادار رعایا ہین اور یہ تحریک گورنمنٹ کی خدمت مین بھیجدی جائے - کہ وہ ملک معظم تک پہونچا دین بنارس کے جلسۂ مذکورہ مین آپکے میر مجلس نے یہ کہا تھا کہ ہمارے مقدس قانون کی رو سے جو فرمانروا ہو اُسکے ساتھ وفاداری برتنا ایک ضروری فرض ہے - اور یہ بھی بیان کیا تھا کہ یہ وفاداری نہ صرف مذہبًا یا روایتًا واجبی ہے - بلکہ ذاتی مفاد کے خیال سے بھی لازمی ہے - اِس ملک مین امن و امان قائم ہونے سے پہلے چھتریون نے برابر اپنے فرمانرواؤن کی خاطر جانبازی و جان نثاری سے کام لیا ہے اور تاریخ ہندوستان مین بہت مثالین جانبازی کی پائی جاتی ہین - آج کل ہم ایسے زمانہ مین زندگی بسر کررہے ہین - جب ہر طرف امن و امان کا تسلط ہے

لیکن اب بھی جب کبھی گورنمنٹ کو کوئی جنگی مہم پیش آئی ہے تو چھتریون نے نہایت مردانگی سے ساتھ دیا ہے - اب آپ لوگون نے صلح جو کامون اور پیشیون کی طرف اپنا میلان ظاہر کیا ہے - لیکن ہر حال مین اُن بہادرانہ اصول سے گریز نہین کیا - جو آپ کے قومی روایات کا خاصہ ہین - مین نہایت ممنون و شکرگزار ہون کہ ایسی حالت مین جب آپ کے بعض ہموطنون نے جادۂ اعتدال سے قدم باہر نکالا - اور سلطنت برطانیہ کے خلاف ہوے - آپنے عقیدتمندی سلطنت برطانیہ سے ظاہر کی ہے اور یہ واضح کردیا ہے کہ گورنمنٹ ہمیشہ رفع شکایت کے لیے مستعد رہتی ہے - اور ساتھ ہی صنعتی ترقی کی جویان ہے - مین ان باتون کو سُنکر نہایت خوش ہون - اور مجھکو امید ہے کہ نینی تال کی صنعتی کانفرنس سے نہایت اچھے نتائج مترتب ہونگے - مین اسکو مانتا ہون کہ چھتری قوم تعلیم مین بہت پیچھے ہے - اور آپ واجب الامداد لوگون کی اعانت کرنا چاہتے ہین - آپ کے اڈریس سے یہ بات پائی جاتی ہے - کہ آپ ایک علیحدہ کالج قائم کرنا چاہتے ہین - اگر آپکا یہ خیال ہے تو اس تجویز کی خاکہ کشی اور فراہمی سرمایہ مین کوئی دقت نہ ہوگی - آپکو یاد ہوگا کہ آگرہ مین مین نے یہ بات کہی تھی کہ اگر کالج کی عمارت کے لیے اور اخراجات تعلیم کے لیے کافی سرمایہ ہوجائیگا - تو مین اس تجویز کی مناسب گرمجوشی سے تائید کرونگا - مین بہت خوش ہون گا - اگر آپ لوگ اسکا سامان کرین - اور اس صوبہ مین کوئی معقول موقع زمین پسند کرین - مین انھین الفاظ پر قائم ہون -

لکھنؤ مین مسز آنر کی تقریر ہندو لڑکیون کے جلسہ انعامات مین

(لکھنو)

آج سہ پہر کو لکھنؤ کے ہندو لڑکیون کے اسکول کے جلسہ تقسیم انعامات مین شریک ہوکر اسکول کے مقاصد مجھے یہ معلوم ہوئے ہین - کہ ہندو لڑکیون کو بنگالی ہندی سنسکرت اور انگریزی اور دوسرے علمی مشغلون کی تعلیم دیجائے - جو لڑکیون کے حسب حال ہون اور ہندو علم ادب سے تمثیلات و حکایات اخذ کر کے اخلاقی تعلیم دیجائے - یہ اسکول کئی سال سے قائم ہے - گذشتہ سال لڑکیون کی تعداد ۵۸ تھی - اسوقت ۱۰۴ ہے - اسکو تو ہم سب لوگ جانتے ہین کہ ہندوستان اس وقت تعلیم نسوان کے باب مین بہت پیچھے ہے - پرانی وہمی باتون کے علاوہ سرمایہ کی کمی اور اچھی استانیان نہ ملنے سے اور بھی سخت دقت کا سامنا کرنا ہوتا ہے ۵۰ سال پہلے انگلستان مین تعلیم نسوان پر بہت کم توجہ کی جاتی تھی - آج کل انگلستان مین لڑکیون کو مثل لڑکون کے ہر طرح کی تعلیم کا موقع حاصل ہے - ہندوستان مین بھی ایک زمانہ آئیگا تعلیم نسوان کو فروغ ہوگا - جن بزرگون نے یہ اسکول قائم کیا ہے انکی ہر طرح حوصلہ افزائی کرنی چاہیے - اور گورنمنٹ ہمیشہ ایسے کار خیر مین مدد دینے کے لیے تیار ہے - جسکے بانی اپنی مدد آپ کرتا ثابت کر دکھائین یکم اپریل سنہ ۱۹۰۸ع سے گورنمنٹ اس درسگاہ کے لیے ایک ماہانہ عطیہ مقرر کریگی - آپکے یہان معلمہ تیار کرنے کا بھی سامان ہے - یہ نہایت اچھی بات ہے آپکے اسکول مین پردہ نشین مستورات کے واسطے ایک درجہ قائم کیا گیا ہے کہ ہندو

عورتون کو خواہ وہ بیوہ ہون یا بیاہی ہون۔ ہندی سنسکرت کا حساب وکتاب سکھایا جائے۔ ہر شخص کو آپکی ان کوششون سے ہمدردی ہونی چاہیے مین آپکے تجاویز کی کامیابی مین دست بدعا ہون۔ مجھے امید ہے کہ آپ اپنی ضرورت کے واسطے تعمیر کا سامان کرین گے۔

ہز آنر کی تقریر آگرہ کالج مین افتتاح بورڈنگ ہوس کے وقت

۴ر جنوری ۱۹۰۸ء

صاحبو!

مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپنے میرا خیر مقدم نہایت خوشی کے ساتھ کیا۔ مجھے آپ کے بورڈنگ ہاوس کے افتتاح کرنے مین نہایت درجہ مسرت ہے ٹرسٹیان کالج نے اعلی تعلیم اور خاصکر سائنس وصنعت وحرفت کے کسی حامی کا اس درجہ استقبال نہ کیا ہوگا۔ جتنا کہ میرا استقبال ہوا۔ مین آپکے ان الفاظ کی بہت قدر کرتا ہون۔ یہ کالج جسکا آپ لوگ انتظام کرتے ہین۔ خاص طور پر قابل لحاظ ہے کیونکہ یہ بہت پرانی درسگاہ ہے۔

یہ کالج مصیبت کے کئی دور دیکھ چکا ہے ۱۸۷۹ء و ۱۸۸۰ء مین اس کالج مین صرف چھبیس طالب علم تھے۔ اسکے بعد اکیس اور فی طالب علم ۱۶۶۰ روپیہ سالانہ کا خرچ تھا۔ گورنمنٹ ہند نے اس انتظام مین تبدیلی کی۔ ٹرسٹیون کی ایک جماعت مقرر ہوئی۔ اسوقت مسٹر الگزنڈر ٹامسن پرنسپل تھے۔ جو نہایت

بتائین۔ لیکن مین اِس سے زیادہ امید نہین دلا سکتا۔ کیونکہ اخراجات قحط سے صوبے کی کل آمدنی منتشر ہو رہی ہے۔

مین آخر مین پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ میرے عہد مین آپ کا کالج نمایان ترقی کرے گا۔

ہز آنر کی تقریر الہ آباد یونیورسٹی کانوکیشن مین

۱۴ نومبر ۱۹۰۸ء

مسٹر وائس چینسلر و ممبران سینیٹ!۔

عام دستور یہ ہے کہ کانوکیشن کے وقت سب سے پہلے جماعت منتظمین کے ردوبدل کا ذکر کیا جائے۔ اور گذشتہ سال کے ضروری واقعات پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے۔ گذشتہ سال اس بات پر بڑی ردوقدح رہی کہ ہم نے جو طریقہ تعلیم ہندوستان مین رائج کیا ہے۔ وہ ملک کے حق مین مفید ہے۔ یا نہین یہ الزام کہ ہمارا طریقہ تعلیم زیادہ تر کتابی وعلمی ہے کوئی نیا الزام نہین ہے اور بے بنیاد بھی نہین ہے۔ تعلیمی کمیشن نے بھی اسپر سختی سے اعتراض کیا ہے۔ گورنمنٹ عالیہ نے بھی یونیورسٹی کمیشن کی سفارشون کو دیکھکر توقع ظاہر کی ہے کہ ان تبدیلیون سے معاش کی مختلف شاہراہون کے دروازے کھل جائینگے۔ اعلی طبقہ مین دماغی رفعت پیدا ہوگی اور ہندوستان کی صنعتون کے وسائل سرسبز ہون گے۔ چھ برس ہوتے ہین کہ یہ خیال ظاہر کیا گیا تھا۔ اب ہمین دیکھنا ہے کہ اسمین کتنی کامیابی ہوئی۔ ہندوستانی یونیورسٹیون کو یہ خیال ہے کہ ہماری

درسگاہین عام تعلیمات سے ایک جداگانہ حیثیت رکھتی ہین۔ ہندوستانی یونیورسٹیون نے دنیا کے جدید ردوبدل سے بے پرواہی ظاہر کی۔ اور ہندوستانی قوم کی مختلف ضرورتون سے بے التفاطی کرتی رہین اگر یونیورسٹی کا یہ فرض ہے کہ وہ جدید ضرورتون کے موافق اپنے آپ کو مستعد ثابت کرے تو اسی طرح گورمنٹ کا بھی فرض ہے کہ وہ ان باتون کا لحاظ کرے مین ابتدائی تعلیم پر بہت زیادہ نہین کہنا چاہتا۔ لیکن یہ ضرور کہون گا۔ کہ تعلیم نسوان کے ایک اچھے دستورالعمل سے ہندوستانی لڑکیان خانہ داری کا اچھا انتظام کرسکینگی اور اپنے بچون کے حق مین اچھی مان ثابت ہوسکینگی۔ تعلیم متوسطہ کے بارہ مین یہ طے ہوگیا ہے کہ ہر ضلع مین نمونہ کا ایک سرکاری اسکول اور امتحان اسکول لیونگ کا دستور قائم کیا جائے۔ چندسال سے انگریزی تعلیم کی طرف بہت رجحان ہوگیا ہے۔ اور ہر ضلع اسکول مین طلبا کی تعداد کی کثرت ہوگئی ہے۔ ایسی حالت مین ضروری ہے کہ اسکا انتظام کیا جائے۔ مین یہ کہنا چاہتا ہون کہ گورمنٹ کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ تعلیم کی راہ مین دقتین حائل کرے۔ بلکہ ہر اسکول اُتنے ہی متعلمون کے پڑھانے کا بندوبست کرے۔ جتنا کہ وہ اچھی طرح کرسکتا ہے۔ ابھی حال مین ڈائرکٹر صاحب تعلیمات گورکھپور کے ضلع ہائی اسکول کے معائنہ کے لیے گئے تھے۔ اُنھون نے ۵۱۲ طالبعلمون کے نام رجسٹر مین مندرج پائے۔ حالانکہ قواعد وضوابط کی رو سے ۳۴۲ تعداد ہونی چاہیے۔ چار جماعتین ایک ہال مین سبق لے رہی تھین۔ جہان اسقدر شوروغل ہورہا تھا کہ اُستادون کو چلانا پڑتا تھا۔ اور بعض جماعتین برآمدے مین بیٹھی ہوئی تھین۔ ظاہر ہے کہ

ایسی صورت مین کیا تعلیم ہو سکتی ہے۔

اب مین یونیورسٹی کے امتحانات پر کچھ کہتا ہون۔ مٹرکیولیشن کے گذشتہ امتحان مین ۳۰۰۰ طالبعلمون مین صرف ۲۵ نے اول درجے مین امتحان پاس کیا۔ ایف۔ اے۔ مین ۱۳۰۰ طالبعلمون مین ۱۲ سے زیادہ طالبعلمون نے اول درجے مین کامیابی حاصل نہین کی۔

بی۔ اے۔ کے ۴۲۹ طالبعلمون مین صرف دو نے امتیازی درجہ پایا۔ اور

ایم۔ اے۔ مین ایک طالبعلم بھی اول درجے مین نہین آیا۔ ان نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ مدارس مین جو تعلیم ہونی چاہیے وہ نہین ہوتی۔ بہت سے طالبعلم ایسے ہوتے ہین جو یونیورسٹی کی تعلیم سے بے بہرہ رہتے ہین۔ ان باتون کو پیش نظر رکھکر اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ کا امتحان جاری کیا گیا ہے۔ یہ سرٹیفکٹ اعلیٰ تعلیم کے لیے ایک قسم کا پروانہ راہداری ہے۔ اسکے امتحان کا عملی ڈرائنگ اور مختلف مضامین ضروریہ کا امتحان اِس طریقہ کو نہایت کارآمد بناتا ہے۔ ایک بات اور اچھی ہے کہ اسمین طالبعلم کو لازمی طور سے دیسی زبان بھی اختیار کرنا پڑتی ہے مختصر یہ ہے کہ اسکول لیونگ سرٹیفکٹ سے اسکول کی تعلیم کا معیار اعلیٰ ہو جاتا ہے۔ اس غرض سے کہ یہ طریقہ کامیاب ہو۔ یہ سوچا گیا ہے کہ دستکاری اور صناعی۔ سائنس کے قیاس۔ اور عملی تعلیم۔ اور علم نباتات وزراعت وغیرہ کے اختیاری مضامین کی تعلیم رائج کیجائے۔ مین اس بات کو بہت برا سمجھتا ہون کہ لوگ مٹرکیولیشن کا امتحان صرف گورمنٹ کی ملازمت کے لیے پاس کرتے تھے۔

ان وجوہ سے مین نے قرار دیا ہے کہ یہ امتحان ملازمت سرکاری کے لیے کبھی مستحق نہین ٹھہرا سکتا۔ بس دو معیار ہو سکتے ہین۔ یا تو اسکول لیونگ سرٹفکیٹ حاصل کیا جائے۔ یا کوئی ڈگری بعض خاص حالتون مین ایف۔ اے۔ کا امتحان بھی مستحق عہدہ ہوگا۔

مین ابھی ذکر کر چکا ہون کہ ہر ضلع مین ایک ماڈل ہائی اسکول ہوگا۔ گورنمنٹ نے آزمائشا تین مقامات پر کپڑہ بننے کے اسکول کھول دیے ہین۔ لکھنؤ مین بھی ایک صنعتی اسکول بھی جاری کیا گیا ہے۔ اور بریلی مین ایک بڑھئی اور لوہار کا مدرسہ جاری ہونے والا ہے۔ ایک زراعتی کالج بھی اس صوبے مین تیار ہونے والا ہے۔ گورنمنٹ نے کہ کالج (درسگاہ قانون) کے لیے ایک لاکھ روپیہ عنایت کیا ہے۔ مین آپ لو ابھی بتا چکا ہون کہ گورنمنٹ نے کہانتک مختلف پیشون کی مختلف تعلیمون کا انتظام کیا ہے۔ اب یونیورسٹی کا فرض ہے کہ وہ بھی اسمین شرکت کرے۔ افسوس ہے کہ یونیورسٹی کمیشن کے اُن سفارشون کا یونیورسٹی نے کوئی انتظام نہین کیا۔ جو اُسنے تجارتی تعلیم اور مضامین کے بارے مین کی تھین۔ مجھے امید ہے کہ فیکلٹی آف سائنس کا بھی یونیورسٹی مین بہت جلد انتظام ہوگا۔ اب مین کالج کے نصاب تعلیم کیطرف توجہ کرتا ہون۔ جو لوگ ایف۔ اے۔ مین کیمسٹری لیتے ہین۔ اُنکو چاہیے کہ عملی طور سے مشاہدات کا بھی استفادہ کرین۔۔ سائنس کی تعلیم آگے چلکر اور زیادہ ضروری ہو جائیگی۔ کیونکہ طلبا مجوزہ مڈیکل کالج مین لیے جائینگے۔ اور جنکے پاس یہ سرٹفکیٹ ہوگا۔ انکو مڈیکل کالج مین ایک سال کم پڑھنا ہوگا۔

خوشی کی بات ہے کہ یونیورسٹی نے بی ۔ ٹی یعنی فضیلت معلمی کی ڈگری کا انتظام اچھی طرح کرلیا ہے ۔ ہمارے اسکولون مین اچھے اُستادون کی بہت کمی ہے ۔ یورپ مین اسکو تسلیم کرلیا ہے کہ یونیورسٹی کا فرض ولین ہے کہ وہ اچھے اُستادون کا انتظام کرے ۔ اُستادون کی تعلیم کا جزو اعظم ہے کہ وہ تعلیم کی علمی وتنقیدی حکمت عملی سے آگاہ کیے جائین ۔ اسکی بھی ضرورت ہے کہ وہ اعلیٰ درجے کی اخلاقی تعلیم کے امین قرار دیے جائین کیونکہ اصلی معلم وہی ہین ۔ جو لڑکون کے قلب و ضمیر و دماغ و ذہن کی بھی اچھی ترتیب کرین ۔ یہ اُنھین پر منحصر ہے کہ جنکو وہ پڑھاتے ہین وہ اُنھین زندگی کے اعلیٰ اصول سے اچھی طرح واقف کرین محض کتابی تعلیم سے زندگی کے میدان جنگ مین کوئی اچھی طرح مسلح نہین ہوسکتا ۔ اور لڑکون کو چاہیے کہ اسکول اور کالج کے زمانہ تعلیم مین نہ صرف اپنے دماغ کو مضبوط اور متحد بنائین بلکہ اپنی فطرت ۔ اپنے جوہر اور اپنے کمالات کو فروغ دین ۔ اُستاد کا فرض ہے کہ وہ اپنے متعلمین پر پورا اداب و ضابطہ رکھین ۔ تاکہ اُنکے شاگردون مین اطاعت فرمانبرداری پیدا ہو ۔ جو تکمیل شخصیت کا جزو اعظم ہے ۔ مگر اُسکے لیے ضروری ہے کہ وہ خود بھی کسی تربیت گاہ مین ضابطہ اور تربیت سے پوری طرح آشنا کیے جائین ۔ اب مین یونیورسٹی کی چند غلط کارروائیون پر کچھ کہنا چاہتا ہون جو نصاب انگریزی میٹریکیولیشن کے امتحان مین رکھا گیا ہے ۔ وہ سخت درجہ قابل اعتراض ہے ۔ سنہ ۱۹۰۸ء کے نثر کے حصے مین ٹام براون اسکول ڈینز" نامی کتاب رکھی گئی ہے ۔ یہ کتاب ایک حدتک ضرور مفید ہے سر ہنری

کریک نے بہت خوب لکھا ہے کہ "ایسی کتاب اُن لڑکون کے لیے مفید نہین ہو سکتی جنکی گھٹی مین ماں نے ادب و تہذیب لکھا ہو۔ اپنے سے بڑون کا ادب و لحاظ سکھلایا ہو۔ اور مذہب کے درجے تک چند اصول کی پابندی بتائی ہو" میرے نزدیک بھی ایسی کتاب ہندوستانی طلبا کے لیے مفید نہین ہو سکتی۔ میرے نزدیک نہایت مناسب ہوگا کہ نثر کے حصہ مین زمانہ حال کی کتابین رکھی جائین۔ مجھسے چند پروفیسرون نے شکایت کی کہ ایسی کتابون کے کورس مین رکھنے سے تعلیم و تکمیل انگریزی مین ہرج ہوتا ہے ایسی کتابون سے ہندوستانی طلبا کے دماغ مین نہایت ناآشنا باتین پیدا ہوتی ہین۔ بات یہ ہے کہ لڑکون کو محض انگریزی زبان کی نیم تر تعلیم دیجاتی ہے۔ مین نے اکثر بی۔ اے۔ اور ایم۔ اے۔ کے لڑکون کو دیکھا ہے کہ وہ ایک سطر بھی صحیح انگریزی نہین لکھ سکتے اور طرہ یہ کہ تلفظ تک صحیح نہین ہوتا۔ میرے خیال مین یونیورسٹی کا فرض ہے کہ وہ انگریزی زبان کی صحیح صحیح تحصیل و تکمیل کا انتظام کرے۔ مسٹر جسٹس آتوتوش مکرجی نے کلکتہ یونیورسٹی کے کانوکیشن کے موقع پر خوب کہا ہے کہ "مغربی روشنی ہم تک مغربی دروازون سے پہونچنی چاہیے اور مشرقی دریچیون کی جالیون یا جھروکھون سے نہ پہونچنی چاہیے۔ یہ قیاس نہایت صحیح ہے اور نہایت خوبصورتی سے ادا کیا گیا ہے۔ اسکے ساتھ ہی مشرقی زبانون کی طرف سے بھی بے پروائی نہ ہونی چاہیے۔ یونیورسٹی کمیشن نے بھی دیسی زبانون کی سفارش کی ہے۔ کتنے ہندو تلسی داس کی رامائن اچھی طرح سمجھکر پڑھ سکتے ہین۔ اِس کتاب مین نہایت اچھی زبان مین نہایت پاکیزہ خیالا

اورجذبات مضمرہین اورہندومذہب کے بعض بہترین شذرات مسطورہین۔یہ
ایک طول امل ہے کہ کالج مین مشرقی علوم کا سامان درس کیا جائے۔جن کو
سنسکرت کا شوق ہو وہ سنسکرت کالج بنارس سے فائدہ اُٹھائین اورجنکو عربی
کی تکمیل وتحصیل منظورہو وہ علی گڈھ محمڈن کالج سے مستفید ہون۔مادری زبان
کی جانب سے بے پرواہی کرنے سے ایک اخلاقی نقصان بھی پہونچتا ہے
آخر طلبا کس چیز سے اپنے آبا واجداد کے خیالات پر قائم رہ سکین۔اورحالت
یہ ہے کہ وہ یورپ کی نہایت سرسری واقفیت حاصل کرتے ہین۔اورخود
اپنے قومی حالات سے ناواقف رہتے ہین۔طالبعلم کا دماغ منتشر ہوکر غیرمانوس
حصار مین چکر کھاتا رہتا ہے۔اور ہوا کے تھپیڑون سے ادھرادھر پریشان رہتا ہے۔
بہت اچھا ہے کہ دیسی زبانون کے اچھے شعرا اور مصنفون کے اچھے خیالات سے
مستفیض ہون۔ہندوستان کی اعلی تعلیم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ اس سے سیاسی
پیچیدگیان پیدا ہوتی ہین اور باخبر آدمیون نے موجودہ طرز تعلم کو ناقص گردانا ہے
مین ہرگز اعلی تعلم کا مخالف نہین ہون۔مگر مین یہ چاہتا ہون کہ آپ کا معیار
تعلم بلند ہو اور آپکی یونیورسٹی کی ڈگریان علمی خصوصیات سے زیادہ قدر وقیمت
کے لائق ہون۔اس لیے بہتر ہے کہ آپ اُن وقتون کو راستے سے ہٹا دین
جو اعلی تعلیم کو روکتی ہین۔مین پراونشل سروس کی بابت کہنا چاہتا ہون کہ ہر سال
سات پروبیشنری ڈپٹی کلکٹر لیے جائین گے۔اورمین نے گورنمنٹ کو صلاح
دی ہے کہ یہ سب الہ آباد یونیورسٹی کے گریجویٹ ہون۔تین زمیندارون اور
تعلقہ دارون کے طبقے سے لیے جائین۔دو اُن خاندانون سے جنکے ارکان

سرکاری خدمات مین ممتاز ہوتے ہین اور دو وائس چانسلر کے مشہور ہستے
الہ آباد یونیورسٹی کے جتنے گریجویٹون مین ہون - اب مین کچھ ترتیب و ضابطہ کے
متعلق کہنا چاہتا ہون -

قدیم زمانہ مین ہندوستان کی تہذیب و راسکا ادب مشہور تھا - دنیا مین
جمہوری خیالات نے اطوار کے ان معیار کو کمزور کر دیا - اسکا اثر ہندوستان
مین بھی پڑا ہے - اسکول کے اوقات کے باہر مذہبی تعلیم کی تجویز کو مین پسند کرتا
ہو اسکا - مین خیال کرتا ہون - اس بارے مین بہت کوشش ہونی چاہیے
ندوۃ العلماء اور سرکی بجالات و مہر مہذل کی کوششون کا اعتراف کرتا
ہون - اب مین طلبا اور سیاست کے تعلقات پر کچھ کہنا چاہتا ہون - کوئی
شخص سیاست مین دخل دینے کا مجاز نہین ہے جبتک کہ اسنے اچھی طرح تاریخ
سیاست مدن اور اصول و قانون ملکی سے واقفیت حاصل نہ کر لی ہو جسطرح
رعایا کو حقوق حاصل ہین - اسی طرح اسپر چند ذمہ داریان اور فرائض بھی ہین
مین نہایت نامناسب سمجھتا ہون کہ طالب علمون کی جماعتین سیاسی جھگڑون مین
دخل دین - جب وقت آئے اسوقت ایک اچھے امن پسند رعایا کی حیثیت
سے کام کر سکین - لارڈ روزبری نے ایک موقع پر فرمایا ہے کہ جبتک ملک مین
امن و امان نہین رہتا اسوقت تک علوم و فنون کی ترقی نہین ہوتی - ہر محب وطن
کا فرض ہے کہ وہ سرکار کو اندرون ملک امن و امان قائم رکھنے مین مدد دے
ایک عام بیداری کے آثار ضرور پائے جاتے ہین - مگر اسکے لیے شرط ہے
کہ ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک امن و امان باقی رہے

یونیورسٹی کمیشن نے سفارش کی تھی کہ تعلیم کا بہین نصاب تعلیم کو اعلیٰ و بہتر بنائین - ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے - مگر مین امید کرتا ہون کہ یونیورسٹی علم کو علم کے خاطر حاصل کرنے کے اصول سے گریز نہ کرے گی - ایک بات اور ضروری ہے کہ ہندوستانی طالبعلمون مین باقاعدہ تحقیق و تنقید علمی کا مذاق اور ملک کی تاریخ کا اصول سے مطالعہ کرنا ضروری ہے - اور اُسکے آثار قدیمہ اور اُسکے اقتصادیات پر نظر ڈالنا لازمی ہے - ابتک قدیم السنہ کی تحقیقات محض یورپین و امریکن فاضلون کے ہاتھ مین رہی ہے - اِس صوبے مین یہ مضامین بھی قابل توجہ ہین - زبان سنسکرت - عربی - پالی زبان (یہ صوبہ بھی بودھ علوم السنہ کا مرکز رہ چکا ہے -) زراعت تجزیہ زراعتی علم نباتات اقتصادی تحقیقات وغیرہ - الہ آباد یونیورسٹی مین ایسے آدمی موجود ہین - بہتر ہوتا کہ کچھ لوگ نئی نسل کو ایسے مضامین پر لکچر دین - اور اُنمین علمی ذوق و شوق پیدا کرین - ہندوستان کے دولتمندون نے ترقی علوم کی سرپرستی ناکافی طور سے کی ہے - مگر اِسوقت ایسے مقاصد و اغراض ہین جن کے واسطے وہ عطیات نہایت خوبی سے نذر کر سکتے ہین - امریکہ کی مثال جہان اپنے طور سے لوگون نے علم کی سرپرستی مین فیاضی دکھلائی ہے - ایسی ہے کہ ہندوستان مین اگر اُسکی تقلید کیجائے تو بہت اچھا ہو -

ہز آنر کی تقریر حسین آباد لکھنؤ عربی اسکول کے جلسہ تقسیم انعامات میں

۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۹ء

معزز خواتین اور معزز حضرات۔

یہ اسکول جسکے تقسیم انعامات کا آج یہ جلسہ ہے۔ عربی کی تحصیل و تکمیل کے لیے ہے۔ جو مسلمانون کی مقدس شرع کی زبان ہے۔ قدرتی طور سے ہر شخص جسکو مسلمانون میں مقدس صحائف کا علم اور اُنکے مذہب کے صحیح صحیح مفہوم کا رواج منظور ہے۔ لکھنؤ ایسے شہر مین جہان مسلمانون کے کھلے ہوے تاریخی آثار عظمت پاے جاتے ہین۔ ایسے مدرسے کی حوصلہ افزائی کرنا فرض ہے۔ لیکن ایک ایسے ملک مین جہان عربی زبان روزمرہ کی زبان نہین ہے ایک ایسے مدرسے کے وجود کا مستوجب ہونا محض اس بنا پر نہین ہے کہ اس کی تحصیل سے مسلمان اپنے رسومات اسلام سے واقف ہون گے اور اس سے اُنکو اپنے مذہب کے اصول سمجھنے مین آسانی ہوگی۔ ہم نے اس اڈریس مین جسکو ابو صاحب نے پیش کیا ہے سلطنت انگلشیہ کے برکات کا پرجوش بیان سُنا ہے جسمین اُس اصول کا بھی ذکر آیا ہے۔ جو وہ اپنی ہمقومون کی بہبُودی کے لیے فرمانروا قوم کے ساتھ برتاؤ کرنے مین مدنظر رکھنا چاہتے ہین دنیا کے تمام عظیم الشان مذاہب مین ہدایت کی گئی ہے کہ دنیاوی فرمانروا کی اطاعت و فرمانبرداری کرنی چاہیے۔ اور ہر مسلمان کا جو گورنمنٹ کا وفادار ہے اُسکا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ وہ جس مدرسے کا انتظام اپنے ذمے لے چکا ہے

اُسمین ایسے خیالات کی اشاعت کرے - آلبو صاحب نے بہت درست دعوی کیا ہے کہ عربی السنہ قدیم کی معقول تعلیم سے اچھے اطوار حاصل ہوتے ہین اور اُسی سے آدمی اپنے خاندان کا واجب التعظیم پیشوا ہو سکتا ہے - اِس سے وفادار اور نیک رعایا بن سکتے ہین - کچھ زمانہ ہوتا ہے کہ مین نے الہ آباد یونیورسٹی کے جلسہ کانوکیشن مین بیان کیا تھا - کہ زمانۂ حال کی نئی نسل مین ادب اور احترام بزرگون کا مفقود ہوتا جاتا ہے - اِس خرابی کا سبب ہمارا دنیاوی طریقہ تعلیم ہے - اُسی گورنمنٹ کے لیے جسنے مذہبی معاملات مین غیر جنبہ داری کی حکمت عملی اختیار کر رکھی ہے سخت مشکل ہے کہ وہ سرکاری مدرسون مین مذہبی تعلیم کا انتظام کر سکے اِس قسم کی دقتین انگلستان مین بھی پیش آچکی ہین - جہان اتنے اختلافات مذہبی معاملات مین نہین پائے جاتے - ہندوستان مین یہ مشکل صدگونہ بڑھ گئی ہے اور اسکول سے باہر مذہبی تعلیم کے انتظام مین کوئی کامیابی نہین ہوئی ہے اور صرف وہی مدرسے مذہبی تعلیم پورے طور سے دیسکتے ہین جنمین طلبا کی اقامت کا انتظام کیا گیا ہے - جیساکہ حسین آباد وقف مین اسکا بندوبست ہے - ہم مسیحی لوگ اور مذاہب سے بہت زیادہ مذہبی معاملات مین اورون سے رواداری اور تحمل پسند کرتے ہین - اور ہم نہایت شوق سے ایسے مدرسے کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہین - جو مسلمانون کو اپنے مذہب پر باقی رہنا بتاتا ہو - اور مسلمانون مین وہ اطوار پیدا کرنا چاہتا ہے - جنکے لیے مسلمان دنیا مین مشہور ہین - جب میرے دوست آلبو صاحب نے اِس مدرسے مین دلچسپی لینے کی دعوت دی تو مین نے اسکو بخوشی قبول کیا -

ابو صاحب نے یہ رائے دی کہ متولیان وقف کو چاہیے کہ وہ ایک اعلیٰ درجے کا باقاعدہ عربی مدرسہ قائم کریں اور اپنی محدود آمدنی کو ایک انگریزی اور ایک عربی مدرسے کے لیے منتشر کرنا نہایت نامناسب ہے۔ گذشتہ جولائی کے گرمیون کے موسم مین ایک دن ابو صاحب مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور امام باڑہ کے تنگ حجرون مین اُن عربی طلبا کو دکھلایا جو تحصیل علم مین مصروف تھے مجھے اُسی وقت خیال آیا کہ یہ تجویز کہ انگریزی اسکول گورنمنٹ اپنی ذمہ داری مین لے لے۔ اور عمارت کا ایک معقول معاوضہ دے کہ اُس سے عربی اسکول کی عمارت تعمیر ہو نہایت مناسب ہے۔ مجھے امید ہے کہ بہت جلد امام باڑے کے قریب عربی سکول کی عمارت تیار ہو جائیگی۔ جہان لکھنؤ کے نوجوان اپنے آبا و اجداد کے مذہب کی تعلیم حاصل کر کے ایک اچھی رعایا ثابت ہون گے۔ مین اپنی اور اپنے افسران ضلع کی طرف سے وعدہ کرتا ہون کہ متولیون کو ہر قسم کی امداد دیجائیگی۔ مین اپنی اور لیڈی ہیوٹ کی جانب سے اِس خیر مقدم کا شکریہ ادا کرتا ہون۔

اِس جلسہ تقسیم انعامات مین لیڈی لینسڈون کی شرکت سے آپ لوگون کو فخر حاصل ہوا۔ یہ اُس وایسرائے کی خاتون ہین جس نے ہندوستان کی بہبود کے واسطے بہت کچھ کام کیا ہے۔

اِس لحاظ سے مین سمجھتا ہون کہ آج کی تاریخ اِس اسکول کے کارنامے مین بہت نمایان رہیگی۔

ہز آنر کی تقریر محمڈن کالج علیگڈھ مین

۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

یور ہائنس۔نواب سر فیاض علی خان۔راجہ سر تصدق رسول خان۔نواب صاحبان و معزز حضرات!۔

مین ٹرسٹی صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ اُنھون نے نہایت تپاک سے میرا خیر مقدم کیا ہے۔آج جو حضرات یہان موجود ہین۔مین اُنھین باور کرانا چاہتا ہون کہ مجھے مسلمانون کی بہبود و فلاح سے غایت درجے کی دلچسپی ہے اور اُن باتون سے بھی دلچسپی ہے۔جن سے اس قوم مین روشنی اخلاقی و مادی ترقی ہو۔میرے دوست ہز ہائنس نواب صاحب رامپور اپنی ریاست سے یہان تشریف لائے ہین۔کہ وہ آج کی کارروائی مین شرکت کر سکین۔اِس سے اُنکا ذوق وشوق پایا جاتا ہے۔یہ ایک فال نیک ہے۔کہ نواب سر کلب علی خان کے پوتے یعنی ریاست رامپور کے والی ایسے روشن خیال اپنے ہم مذہبون کے درمیان موجود ہین ۔میرے دوست نواب سر فیاض علی خان اور آنریری سکرٹری نواب مشتاق حسین صاحب کو مبارکباد دی جاتی ہے۔کہ آج اتنی بڑی تعداد ٹرسٹیون کی یہان موجود ہے۔

جب سے نواب مشتاق حسین صاحب آنریری سکرٹری ہوے ہین میرے آنے کا یہ پہلا اتفاق ہے۔بہ حیثیت مربی کالج ہونے کے مجھے اتفاق ہوا ہے کہ مین کالج کے آنریری سکرٹری سے قریب تر تعلقات رکھون۔اول

مین ٹرسٹیون کو مبارکباد دیتا ہون کہ انھون نے نواب صاحب جیسے قابل شخص کو اِس اہم منصب کے لیے اہل ٹھہرایا جسنے لاانتہا ہی محنت قابلیت اور دوراندیشی سے اپنے فرائض کو انجام دیا۔ اسکا مجھپر بہت بڑا اثر ہے۔ مین آپکے اُس اعتراف کی بہت بڑی قدر کرتا ہون۔ جو آپنے میری رفع قحط کی کوششون اور ترقی حفظ صحت کی تدبیرون کے اعتراف و سپاس مین ظاہر کیا۔ اب مین اپنی توجہ اس بات کی طرف رجوع کرتا ہون کہ آپ کا کالج موجودہ ضروریات زمانہ کے لحاظ سے کس طرح ترقی پذیر ہو۔ جن مقاصد سے آپ کا کالج قائم کیا گیا تھا وہ مذہب اسلام کے ہر پیرو کی اعانت کے مستحق ہین۔ اُن مقاصد کے حصول مین مرحوم سر سید احمد خان بہادر نہایت سرگرم رہے اور آپ کا یہ دعوی نہایت صحیح ہے کہ اس کالج کو آپکی قوم ایک بہت بڑا سہارا اور ستون سمجھتی ہے۔ دو برس ہوتے ہین کہ مین نے اسی حال مین یہ بات جتائی تھی کہ کالج کی ذمہ داریون کے ساتھ اسکی دشواریان بھی بڑھتی جاتی ہین۔ موجودہ اعداد اور شمار سے پایا جاتا ہے کہ آپکے یہان قریب قریب ۵۰۰ متعلم ہین۔ آپکے کالج کی یہ خصوصیت ہے کہ یہان اقامت پسندی کا دستور رہا ہے۔

مین نہایت خوش ہون کہ آپنے مجھے ایک دارالاقامت کے افتتاح اور دوسرے کے سنگ بنیاد نصب کرنے کے مراسم ادا کرنے کے لیے مدعو کیا۔ خان بہادر سردار یار محمد خان نے اپنے لڑکے کی یادونشانی قائم رکھنے مین جو گران قدر عطیہ عنایت کیا ہے۔ اُسکے ساتھ ہزاکسلنسی وایسرائے نے اپنے نام نامی کا انتساب منظور فرمایا ہے۔ مین فخر و مباہات کے ساتھ کہتا ہون کہ

میرا نام بھی راجہ سر تصدق رسول خان بہادر کے ساتھ بطور نشانی کے منسلک کیا گیا ہے۔ راجہ صاحب نے پندرہ ہزار دیگر اپنے عطیہ مین اضافہ فرمایا ہے جو اس مجوزہ بورڈنگ ہاوس مین صرف کیا جائیگا۔ اسی سلسلہ مین مین یہ اعلان کرنا چاہتا ہون کہ مسرس جمال اینڈ سنس رنگونی نے آگے بڑھکر وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک دوسرا ہوسٹل یعنی دارالاقامت عبدالروف وعبدالشکور ہوسٹل کے نام سے قائم کرین گے۔ جبکہ آپ کا کالج ان ممالک متحدہ مین قائم ہے اور اس صوبے کی گورنمنٹ سے اسکے تعلقات نہایت قریب ہین۔ تو اس کالج پر صوبے کی گورنمنٹ سے زیادہ شاہی گورنمنٹ کا نشان ثبت ہے۔ قریب قریب ایک نصف حصہ طلباے کالج کا اس صوبے سے ہوتا ہے۔ بقیہ ہندوستان کے اور حصص دیسی ریاستون اور ٹرانسوال اور بغداد تک سے ہے۔ اس کالج کا سنگ بنیاد آرل آف لٹن نے رکھا تھا۔ اور اسکی شاہانہ عظمت وحیثیت اس امر سے نمایان ہوتی تھی۔ کہ یکے بادیگرے ہر وایسراے نے اس سے دلچسپی لی۔ غیر ممکن ہے کہ ٹرسٹی کالج کی آیندہ حکمت عملی کے تصفیہ مین اس بات کو نظرانداز کرین۔ لوکل ٹرسٹی اور ڈائرکٹر تعلیمات کے مابین جو گفت وشنید ۱۲ دسمبر کو ہوئی تھی۔ اُسکے دیکھنے سے پایا جاتا ہے کہ ٹرسٹیون نے اُس نازک حالت کا احساس پورے طور سے کیا ہے جو کالج مین سالہاے ماسبق مین کثرت تعداد طلبا سے پیدا ہوگئی ہے اور اس غرض سے کہ تکمیل تعلیم کا معیار درست رہے۔ وہ کالج کی آیندہ وسعت کے بارہ مین ایک طے شدہ روش اختیار کرنا چاہتے ہین۔ جن لوگون نے کالج کا معائنہ کیا ہے و

اسکو ضرور معلوم کر چکے ہون گے۔ کہ موجودہ اسٹاف کثرت ذمہ داری کے آگے ناکافی ہے۔ مجھکو یہ سُنکر نہایت خوشی ہوئی کہ آپ حلقہ معلمین کو زبردست بنانا چاہتے ہین۔ اور اُسکی ترکیب یہ نکالی ہے کہ مسلمان گریجویٹ فضیلت علمی کے لیے یورپ بھیجے جائین۔ مجھے اسکا بھی یقین ہے کہ سرسید احمد خان کا انتہائی خیال یعنی یہ کہ "انگریزی اسٹاف طلبا کی تعداد کی مناسبت کے ساتھ ساتھ رہے" آپکے پیش نظر ہے۔ علی گڈھ کے لیے یہ باعث فخر ہے کہ یہ انگریزی پبلک اسکول کے طریقے پر رائج ہے۔ جب اسکے طلبا فارغ التحصیل ہوکر خدمات سرکاری مین منہمک ہوتے ہین تو وہ ایک خاص بات کی وجہ سے ممتاز ہوتے ہین۔ اور کشمکش حیات کے لیے کالج کے گرد و پیش کی چیزین بہت زیادہ اُنھین جوہردار بنا دیتی ہین۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جیسا جیسا طلبا کی تعداد مین اضافہ ہوگا۔ ویسے ہی طلبا اور پروفیسرون کا میل جول مشکل پسند ہوتا جائیگا۔ اور پُرانے تعلقات کا اصلی حالت مین باقی رکھنا ایک اچھے اسٹاف کی صورت مین ہو سکتا ہے۔ آکسفورڈ اور کمبرج مین جو چھوٹے چھوٹے کالج ہین اُنکے میل و ملت کی مجلسی زندگی کو بڑے کالجون پر بہت سی باتون مین تفوق حاصل ہے۔ لیکن آپ زمانے کے آثار کو رد نہین کر سکتے۔ اور جملہ باتون کو محسوس کر کے جماعت منتظمین نے طلبا اور اسٹاف کے تعلقات ہموار بنانے کو اپنے ذمے لیا ہے۔ تاکہ جو لوگ یہان پڑھتے ہین اُنکو واقعی معنی مین فائدہ ہو۔ اسکے کہنے سے میرا یہ منشا نہین ہے کہ مین یہان کسیکو اس کمی کا ذمہ دار ٹھہراؤن۔ جو طلبا اور اسٹاف کے درمیان ہے۔ مسٹر آرچ بولڈ جو آپکے پرنسپل ہین وہ نہایت اعلیٰ درجے کے فاضل اجل ہین۔ اُنھون نے

دل وجان سے اپنے منصب کے کارنامون کو برقرار رکھنے کی کوشش
کی ہے۔ وہ اور اُنکے دوسرے ہمعصر اپنے پیشرو حضرات سے کسی بات مین کم
نہین ہین۔ اگر اُنکا کوئی قصور ہے تو یہی ہے کہ اُنکی تعداد ناکافی ہے۔ اگر اُنکا
کام مشکل پسند ہے تو اُنکی محنتون کی کچھ کم قدر و قیمت نہین کی گئی ہے۔
مجھکو معلوم ہوا ہے کہ اسوقت دو فریق ہین۔ دونون کا خیال ہے کہ یہ
مرکزی درسگاہ ہندوستان کے مسلمانون کے لیے ہو۔ لیکن اختلاف کی صورت
پیدا کرنے مین بھی ایک فریق کا یہ خیال ہے کہ جتنے متعلم ہندوستان کے مختلف
حصص سے آسکین وہ کالج مین داخل کر لیے جائین۔
دوسرے کا یہ خیال ہے کہ ہم کالج کے بانی کی حکمت عملی پر قائم رہین یعنی
کتنا ہی نقصان ہو۔ مگر جتنے متعلمون کا ہم انتظام کر سکین اُتنے ہی کو اپنے یہان
جگہ دین۔ اب وقت ایسا آگیا ہے کہ اسکے تصفیہ کرنے مین کچھ دیر نہ ہونی
چاہیے۔ اسوقت بھی بعض کالج کی جماعتون مین تعداد طلبا اتنی زیادہ ہوگئی
ہے کہ انہین پوری پوری تعلیم اور تربیت کا انتظام مشکل ہوگیا ہے اور اسکے
بھی آثار پائے جاتے ہین۔ کہ متعلمین اور معلمین کے درمیان جو رابطہ و اتحاد چاہیے
وہ بھی راہ راست پر لایا جائے۔ آپکے آنریری سکرٹری نواب مشتاق حسین صاحب
نے ان معاملات کو نہایت خوبی و دوراندیشی سے طے کر دیا ہے اور وہ طریقہ
یہ ہے کہ جو حکمت عملی سرسید احمد کی تھی اور جو یونیورسٹی کمیشن کی رائے کے مطابق
ہے۔ اُسپر عملدرآمد کیا جائے۔ یہ دیکھکر کہ باقاعدہ تربیت اور تعلیم کے لیے ایک
درجہ یا جماعت مین ایک لکچرار اُتنے ہی طلبا اپنے تحت مین لے جنکو وہ اچھی

طرح تعلیم دیسکے۔ یہ فیصلہ کرناکہ ۰ ۶ طلبا کی تعداد سے زیادہ نہ ہونے پائے اور اُسکے بعد داخلہ مسدود کر دیا جائے۔ اگر ممکن ہو تو میرے نزدیک یہ دانشمندانہ بات ہوگی۔ کہ ہر درجہ یا اُسکی شاخ مین انتہائی تعداد ۵۰ تک رکھی جائے۔ یہ تجویز الہ آباد یونیورسٹی کے ہدایات کے مطابق ہے۔ یونیورسٹی کمیشن کی تحقیقات مین جہان تک مجھے تجربہ ہوا ہے کہ بہت ہی کم ایسے معلم نکلین گے جو ۶۰ طالبعلمون کو ایک درجہ مین واقعی معنون مین تعلیم و تربیت دیسکین اور ۵۰ کی تعداد وہ انتہائی تعداد ہے جس سے کہ ایک درجہ یا جماعت مرتب ہو سکتی ہے۔ مین اسکو پسند کرتا ہون۔ مین اِس تجویز کو بھی اچھا سمجھتا ہون کہ علی گڈھ مین پوسٹ گریجویٹ کی تعلیمون کا بھی انتظام کیا جائے۔ اور اسکی کوشش کیجائے۔ کہ اور صوبون مین بھی اسلامی درسگاہین کھولی جائین۔ جو علی گڈھ کی پوسٹ گریجویٹ جماعتون کی شاخین قرار پائین۔ یہ ظاہر ہے کہ آپکی قوم ملک کے جدید دستور العمل کے لیے تیار ہے۔ پنجاب مین اسلامیہ کالج موجود ہے۔ رنگون مین بھی ایک اسلامی درسگاہ کھولنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

مجھے جہان تک معلوم ہوا ہے کراچی اور صوبۂ سرحدی مین بھی اسلامیہ درسگاہون کے اجرا کی تحریک زیر غور ہے اور کلکتہ کے مدرسہ کو بھی اعلیٰ درجے کا کالج بنانے کی تحریک ہے۔ یہ تمام تحریکین مسلمانون کی عام بیداری کی دلیل ہین آپکے امکان سے باہر ہے کہ آپ اپنی تمام قوم کو تعلیم دیسکین۔ اِس لیے آپ کو چاہیے کہ ہندوستان کے اور حصون مین بھی اپنے ہم مذہبون کو سلسلۂ تعلیم مین مدد دین۔ اور یہ چاہیے کہ آپ اپنے کالج اور سکول کو ہندوستان کے اور مسلمانون

کے لیے نمونہ اور معیار ثابت کر دکھایا ہین۔ علی گڈھ کالج نے ایک ایسی جماعت
صائب الرائے حضرات کی پیدا کی ہے جو سیاست اور مذہب مین من وعن
وفادار ہے۔ دوسری کوئی درسگاہ علی گڈھ کی شہرت اور وقعت کے مقابل
نہین ہوسکتی۔ یہ ہمیشہ مسلمانون کے علوم وفنون کا مرکز ہوگا۔ اور مجھے معلوم
ہوتا ہے کہ اسکی غایت یہ ہے کہ ہندوستان کے اور حصون کے لیے دور
روشنی کے مینار کی طرح رہنمائی کرے جس طرح سے انگریز بچے ایٹن و منچسٹر
یا ہیرو مین تعلیم پاکر اور ایک خاص انداز اور خیال لیکر نکلتے ہین۔ اسی طرح
علی گڈھ مین بھی جو تعلیم یافتہ ہوتا ہے وہ بھی ایک خاص رنگ شخصیت کا لیکر
نکلتا ہے۔ مین متاسف ہون گا۔ اگر آپکے کالج مین ایسے انڈر گریجویٹون کی
بھرمار دیکھون گا۔ مین یہ نہین کہتا کہ آپ اپنے کالج کے طلبا اور دار الاقامتون
کو وسعت نہ دین۔ ہرگز میرا یہ منشا نہین ہے۔ اور کوئی وجہ نہین ہے کہ مین
اسکی وسعت اور ترقی روکنے کی کوشش کرون لیکن مین یہ ذہن نشین کرانا
چاہتا ہون کہ جس طرح آپ طلبا کی تعداد مین وسعت دین ویسی ہی انکی تربیت
و نگرانی کا بھی وسیع اور کافی انتظام کرین۔ ایک بات اور میری توجہ مبذول کرا
رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان محکمہ آبپاشی اور محکمہ تعمیر مین بہت کم
نظر آرہے ہین۔ مین سمجھتا ہون کہ ٹرسٹیون نے اسکو محسوس کیا ہے کہ ہمارے
صوبے کے نوجوان انجنیرنگ کی طرف بہت کم مائل ہین۔ مین سمجھتا ہون کہ
ٹرسٹیون نے رڑکی کالج کے امتحانات داخلہ کی تیاری کی جماعتین اپنے یہان
کھول دی ہین۔ آپکی غرض یہ ہونی چاہیے کہ علی گڈھ مین ایسا انتظام ہونا چاہیے

کہ طامسن کالج رڑکی مین آپکے نوجوان بہ آسانی لیے جائین - اُسکے تکملہ کے لیے مناسب ہے کہ اسکول لیونگ جماعتین یہان قائم کردی جائین - جہان اعلیٰ ریاضی طبعیات علم کیمیا اور مصنوعات کی تعلیم ہو - اور بی - ایس - سی - کے طلبا خاص طور سے اُسکے لیے مستعد کیے جائین - اور ایک علیحدہ انجنیرنگ ڈپارٹمنٹ قائم کرنا بے سود ہوگا - کچھ عرصہ ہوا کہ مٹر سٹیون نے میرے پاس ایک یادداشت بھیجی تھی - اُسمین یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ کالج مین ایک مشرقی محکمہ تعلیات قائم کیا جائے - جسمین قرآن مجید اور عربی کی تعلیم سے ابتدا کیجائے اور تاریخ وجغرافیہ وغیرہ کی ضروری تعلیم بھی مادری زبان مین دیجائے - اور جسمین انگریزی بطور ایک دوسری زبان سکے رکھی جائے - مگر لکھنؤ مین ایک دارالعلوم قائم ہو گیا ہے مین خوش ہون کہ مٹر سٹیون نے اس کام کو ندوۃ العلما کے ذمہ چھوڑ دیا ہے - آپکے کالج کے متعلق جو اسکول ہے اسکی بابت محکمہ تعلیمات نے رپورٹ کی ہے کہ اسکا حلقہ معلمین بہت ناکافی ہے - اسمین تعداد طلبا بہت زیادہ ہے اور اُسمین تعلیم سائنس کا کوئی معقول انتظام نہین ہے - آپکو چاہیے کہ اسکی طرف فوراً توجہ کرین - ڈائرکٹر صاحب نے جلسۂ مذکور مین اسکو تسلیم کیا تھا کہ ۶۰۰ طالبعلمون سے زیادہ ایک اسکول مین کوئی ہیڈ ماسٹر پورے طور سے نگرانی نہین کرسکتا - مین ونچسٹر مین تعلیم پا چکا ہون - وہان ۵۰۰ طلبا کی تعین تعداد نے زمانۂ حال مین بہت کچھ کامیابی دکھلائی ہے - مین آپ سے سفارش کرتا ہون کہ آپ بھی اپنے یہان تعین تعداد کا قاعدہ جاری کرین اور اسکول کی عمارت مجوزہ بہت جلد تیار کردین - جسکے واسطے اس صوبے کی گورنمنٹ نے بیس ہزار روپیہ

دیا ہے - اسی سلسلہ مین مین مسٹر ایس صاحب ہیڈ ماسٹر کی رائے سے کچھ اقتباس کرتا ہون - وہ لکھتے ہین کہ "بڑی دقت یہ پیش آجاتی ہے کہ طلبا کی حاضریان نہایت بے قاعدہ طور سے ہوتی ہین - لڑکون کے والدین متواتر چھٹی مانگتے ہین - یہ باتین نہایت تکلیف دہ معلوم ہوتی ہین" - مین ٹرسٹیون سے سفارش کرتا ہون کہ وہ اس معاملہ مین بہت جلد باقاعدہ اصلاح کرین - ورنہ تعلیم مین خرابی واقع ہوگی - آپنے اپنے اڈریس مین نواب محسن الملک کی وفات کا ذکر کیا ہے - آپکو یاد ہوگا کہ دس برس پہلے کالج کی تاریخ کا کسقدر پرآشوب زمانہ تھا - اور کالج بار قرض سے دبا ہوا تھا - مجھے اسکے دہرانے کی ضرورت نہین ہے - نواب محسن الملک مرحوم کی کیا وقعت تھی - آپ جانتے ہین کہ اگر انکی زندگی کا خاتمہ نہ ہوجاتا تو وہ گورنمنٹ سے اپنے خدمات کا خاص صلہ پاتے انکی آخری زندگی مین مجھے کئی دفعہ معاملات کالج کے متعلق گفتگو کرنے کا اتفاق ہوا - کالج کی خیر طلبی انکی زندگی کا جذبۂ قلبی تھا - انکا جسم کمزور ہوگیا تھا لیکن انکا جوش عالم شباب کی طرح نہایت گرم اور تیز تھا - کالج کے خدمات انھون نے اپنی پرجوش فصاحت اور طلاقت لسانی سے انجام دیے - وہ اعلیٰ درجہ کے مقرر تھے - انھون نے برگشتہ خیالات کے مسلمانون کو اپنی شیرین زبانی سے کالج کی امداد پر آمادہ کیا - ہم لوگون نے انکی اس پیرانہ سالی مین دورۂ ہندوستان کو نہایت وقعت سے دیکھا - اور انھون نے رنگون و بمبئی وغیرہ سے بڑے بڑے چندے وصول کرنے مین کامیابی حاصل کی - اس سے زیادہ اچھی کوئی یادگار انکی نہین ہوسکتی - کہ کالج اور اسکی عمارت کو ترقی دی جالے -

آنے والی نسل کو اس شخص کی عظمت کا اندازہ ہوگا جس نے کالج کے نازک وقت مین نہایت قابلیت سے آپکی مدد کی اور وہ کام کیا کہ دوسرا شخص نہین کرسکتا تھا۔ اسوقت قحط نے اِس صوبے مین آثار چھوڑ دیے ہین۔ مین وعدہ کرسکتا ہون کہ اگر مالی حالت کا مطلع پر امید نظر آیا۔ تو لوکل گورنمنٹ مدد کریگی میرے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ مین حضور وایسرائے کی ہمدردی آپکے اس کام سے ساتھ ظاہر کرون جسمین حضور وایسرائے چندہ عنایت کرین گے۔ اور مین بھی اپنے جانب سے نذر کرون گا۔ اِس سے بہتر اور کوئی مصرف دولت کا نہین ہو سکتا۔ اور مین تحریک کرتا ہون کہ نواب محسن الملک کی یادگار قائم رکھنے کے لیے آپ بڑے سے بڑے سرمایہ فراہم کرنے کا انتظام کرین۔

ہز آنر کی تقریر خورجہ مین
فروری سنہ ۱۹۰۹ع

حضرات!

مین بہت خوش ہوا کہ اثنائے علی گڈھ و میرٹھ مین مین آپ کے شہر مین آؤن اور آپکے اس جدید ہوسٹل اسکول کا سنگ بنیاد نصب کرنے کی خواہش پوری کرون۔ جو رائے بہادر سیٹھ نتھے مل ہز موسٹ گریشس شاہ و شہنشاہ کی تاجپوشی کی یادگار مین تعمیر کرانے والے ہین۔ اور اموکلٹ یتیم خانہ کا بنیادی پتھر رکھون۔ جو سیٹھ اموکلٹ رام رائے بہادر متوفی کا عطیہ ہے۔ تیس برس ہوے جب مین بلند شہر مین تھوڑے دن کے لیے اسسٹنٹ

مجسٹریٹ ہوگیا تھا۔ اِس زمانے مین مین پہلے پہل خورجہ سے واقف ہوا ہون
اس شہر مین ہمیشہ سرگرمی سے کاروبار ہوا کرتے ہین ۔ مین اپنے گرد دیکھتا ہون
کہ گزشتہ نسل سے اب بہت ترقی ہوئی ہے ۔ اِس ترقی کے ساتھ اُنکی تعلیمی
ضرورتین بھی بڑھ گئی ہین۔

آپ لوگ خوش نصیب تھے کہ آپ مین ایک ایسا شخص موجود تھا۔ جو
اپنے شہر والون کے فائدے کے لیے اپنی دولت خرچ کرنا چاہتا تھا۔ سیٹھ
نتھے مل رائے بہادر کی فیاضیون کی بہت بڑی فہرست ہے ۔ اُنھون نے
فیض رسان طبیعت سے محض باشندگان خورجہ ہی کے لیے نہین۔ بلکہ تمام
صوبے کے واسطے ایک بہت ہی عمدہ نظیر قائم کی ہے ۔ اور گورنمنٹ نے
دکھادیا کہ وہ اُنکی کیسی عزت کرتی ہے ۔ کہ اُنھین رائے بہادر کا خطاب دیا۔

ہائی اسکول کے اغراض کے قواعد مین تصریح ہے جس کا آپنے
اپنے ایڈریس مین حوالہ دیا ہے۔ ایسے مقام کے لیے یہ بہت ہی موزون ہے
جہان بکارآمد تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔ منیجرون نے دانائی سے سائنس
اور جسمانی تعلیم پر توجہ کی ہے اور اِس بات پر آمادہ ہین کہ جب لڑکے اسکول
سے جانے لگین تو انھین سرٹفکیٹ دیے جایا کرین ۔ اِس اسکول کی حالت
کے بارہ مین اسکولون کے انسپکٹر کی مین نے نہایت قابل اطمینان رپورٹ دیکھی
ہے ۔ مین متقر ہون کہ آپکے اسکول مین پانچسو طالب علمون کی خبر سنکر مین متحیر
ہوگیا ۔ یونیورسٹی اور ہائی اسکول کے وظائف کے امتحان کا وظیفہ ہیڈ
ماسٹر لالہ کشمن پرشاد ایم ۔ اے ۔ کی تعریف کرنے کے قابل ہے ۔ یہ نتیجہ

بہت ہی قابل غور ہے کہ آخر امتحان مٹیر یکیولیشن مین جو پندرہ امیدوار شریک ہوے تھے - وہ سب پاس ہوے - اور انمین سے گیارہ امیدوار اول دو کامون مین پاس ہوے -

صوبے کی اور عمارتین ان عمارتون کا مقابلہ نہین کرسکتین مگر آپنے ایڈریس مین بیان کیا ہے کہ ابھی بعض ضرورتین باقی ہین جنکی بہت بڑی فہرست ہے - جب وہ بھی رفع ہوجائینگی اُسوقت اسکول کا سارا سامان درست ہوجائیگا فیاض سرپرستون کو چاہیے کہ بانی کے قائم کیے ہوے امور کو اور ترقی دین ڈویزنل انسپکٹر اسکولات نے کہا تھا کہ کھیلنے کے میدان کے لیے قطعہ آراضی کی بڑی ضرورت ہے - اور لڑکون کی صحت وتندرستی اور جسمانی بہبود اور خصلت بڑھنے کے لیے یہ ضروری ہے "

آپ کے ایسے اسکولون کے لیے یہ امور ضروری ہین - اسکول کے متولیون کی مدد مین مین ہر طرح کی کوشش کرون گا - کہ ان امور کے لیے آراضی بہم پہونچے -

سیٹھ امولک رام رائے بہادر متوفی سیٹھ نتھے رام رائے بہادر کے لائق شریک تھے - اُنکے اوصاف کا بھی گورنمنٹ نے اعتراف کیا تھا - بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپکے ایڈریس سے معلوم ہوا کہ سیٹھ میوہ رام اپنے والد کے قدم بقدم چلنے پر آمادہ ہین - اُنکا قصد ہے کہ امولک رام یتیم خانہ کے لیے جو مکان درکار ہے اُسے وہ اپنے روپیہ سے تعمیر کرادین - پس پہلے جو روپیہ عطا ہوا تھا وہ سیٹھ میوہ رام کی اِس فیاضی کے باعث سے اِس صیغہ کے

قیام وبقا کے لیے جمع رکھا جائیگا - مین وعدہ کرتا ہون کہ جن صیغون مین آپنے آج مجھے شریک کیا ہے - انمین میری دلچسپی کبھی کم نہ ہوگی - آپکی اس امید مین مین آپ کا شریک ہون کہ ان خٹلمینون نے جو خیرات کی عمدہ نظیر قائم کی ہے اور ان ضروری عمارتون کے لیے روپیہ دیا ہے - اور اسکول ویتیم خانہ تعمیر کرایا - اور اُنکے لیے روپیہ وقف کیا ہے اور لوگ آپکے شہر کی بہبود کے لیے اُسکی تاسی کرین - اور ایسی ہی فیاضیون پر آمادہ ہون گے -

یہ سُنکر مین خوش ہوا کہ مجسٹریٹ نے اپنے مشورے اور مدد سے آپکی مدد کی - آپنے لیڈی ہیوٹ اور میرے لیے جو دعا کی ہے اُس کی بابت مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون -

ہزآنر کی تقریر لامارٹینیر کالج لکھنؤ مین

۵ مارچ سنہ ۱۹۰۱ع

کالج کی کامیابی اور ٹرسٹ کے گورنرون کی مستعدی کا ذکر کرنے کے بعد ہزآنر نے اول تو اس الزام سے زور سے تردید کی -

کہ وہ یورپین جماعت کے بچون کی تعلیم کی طرف سے بے پروا ہین - یہ کہنا کہ گورنمنٹ ہندوستانیون کے لیے تو انتظام کر رہی ہے کہ وہ حصول معاش مین سرگرمی ظاہر کرین - مگر اپنی جماعت کی طرف کچھ توجہ نہین ہے - غلط ہے رڑکی کالج کی جو اصلاح ہوئی ہے - اُسمین ہر جماعت کے لوگ حصہ لے سکتے ہین علاوہ اسکے خاص تدابیر یورپین لڑکون کی تعلیم کے لیے اختیار کیے گئے ہین

بیس برس پہلے جو خرچہ اس جماعت کی تعلیم کے لیے ہوتا تھا۔ اسمین اب ڈہائی چند اضافہ ہوگیا ہے۔ ۴ ہزار یورپین لڑکے تعلیم پا رہے ہین جنمین سے ۲۵ فیصدی یا تو فری سکولون مین پڑھتے ہین یا یتیم خانون مین ہین۔ جس سے یورپین جماعت کی غربت کا پتہ چلتا ہے۔ ایک اور ثبوت غریب جماعت کا یہ ہے کہ ہائی سکول کے درجے تک باوجود کمی فیس کے صرف ۳۰ فیصد لڑکے پہونچتے ہین ۰ ۷ فیصد یورپین لڑکے بہت کم تعلیم پا کر اپنے مدرسون سے نکلتے ہین۔ یونیورسٹی کی تعلیم مین دیکھا گیا ہے کہ کالجون مین انکی تعداد ۲۰ برس کے اندر ۱۱ سے ۲۵ تک ہوئی ہے جو تعداد بہت کم ہے۔ جبتک یونیورسٹی مین لڑکے نہ شامل ہون گے۔ کیونکہ انکو اعلی درجے کی جگہین مل سکتی ہین۔ خاص انتظامات یورپین لڑکون کی حوصلہ افزائی کے لیے یہ ہین کہ اول دو ڈپٹی کلکٹریان ان صوبجات مین یوریشین جماعت کے لیے مخصوص کردی گئی ہین۔ دوسرے گورنمنٹ دوسو پونڈ کا سالانہ وظیفہ اس غرض سے دیتی ہے کہ ایک یوریشین لڑکا ہر سال تکمیل تعلیم کے لیے ولایت جائے بلا اعلی تعلیم کے کیونکر ممکن ہے کہ یورپین لڑکے ولایت بھیجے جائین۔ گورنمنٹ نے جدید کوڈ یورپین لڑکون کی تعلیم کے لیے جاری کیا ہے۔ جس سے گورنمنٹ ہند ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ کے گرنیٹ بصورت وظائف و اصلاح کریکیولم کی غرض سے دینا چاہتی ہے اس وظیفہ کے ذریعے سے بہت سے مدارس جو بار قرضہ سے دبے ہوئے تھے سبکدوش کیے گئے۔

خاص لا مارٹینیر کالج کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر بٹلر کی یادداشت کی تعریف کی جنھون نے کامل تحقیقات کے بعد قرار دیا تھا کہ عمارت کے لیے ڈیڑھ لاکھ

روپیہ اور سالانہ خرچہ اسٹاف کے لیے ۲۵ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ جو رقم ٹرسٹ فنڈ مارٹینیر سے آنی چاہیے۔ یہ ضروری ہے کہ لامارٹینیر کالج ایسی حالت مین رکھا جائے کہ یورپین اسکولون مین سب سے اعلیٰ درجے کا اسکول قرار دیا جائے۔ مسٹر سائکس سابق پرنسپل کالج کے جذبات کا اعتراف کرنا ہمارا فرض ہے جنھون نے ۲۷ سال کالج مین صرف کیے۔

صنعت و حرفت پر ہز آنر کی تقریرین

ہز آنر کی تقریر صوبہ متحدہ کی صنعت و حرفت کی کانفرنس کے موقع پر

یہ کانفرنس ہمارے صوبے کی تعلیمی ترقی اور بیداری کی تاریخ مین ہمیشہ یادگار رہیگی - ۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۷ع کو نینی تال کلب کے احاطے مین اس کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا تھا - گو اس کانفرنس مین حاضرین جلسہ کی تعداد قلیل تھی - لیکن مختلف فرقون کے حقوق کی نیابت کرنیوالے اصحاب شریک تھے -

صاحبو!

ہم اس تصفیہ کے مطابق یکجا ہوے ہین - جسکا اعلان ہماری گورنمنٹ نے اپنے رزولیوشن ۱۶ مئی سنہ ۱۹۰۷ع مین کیا تھا - کہ یہ گورنمنٹ ایک کانفرنس اس غرض سے منعقد کرے گی - کہ ان امور پر غور کرے کہ کس طرح صنعتی کاروبار کی بہترین حوصلہ افزائی ان صوبجات مین ہو سکتی ہے اور اپنی ضرورتون کے موافق ایک صنعتی نظام تیار کرے - میرا فرض یہ ہے کہ آج مین سب صاحبون کا خیر مقدم کرون اور آج آپ سب صاحبون کی تشریف آوری کے واسطے

آپ کا شکریہ ادا کرون - ہم جو کام شروع کرنے والے ہین وہ مشکلات سے خالی نہین ہے اور اس امر کا یقین کلی ہونے کے واسطے کہ ہمارے مباحثے با نتایج ہون - مین نے یہ کوشش کی ہے کہ جہان تک ممکن ہو اس کانفرنس مین ہر قسم کی نیابت کرنے والے اصحاب موجود ہین - آج جو اصحاب موجود ہین انمین کم سے کم دس لوکل گورنمنٹ کے حکام ہین جو بہ حیثیت ملازم سرکاری ان مسائل کی چھان بنان سے خاص دلچسپی رکھتے ہین - آج ہمکو یہ بھی موقع حاصل ہے کہ چار غیر سرکاری ممبران کونسل واضع قوانین موجود ہین جو رعایا کے حاجات کے متعلق عام طور پر وثوق کے ساتھ تقریر کرنے کے قابل ہون گے -

گورنمنٹ ہند کی عنایت سے ڈائرکٹر صاحب بہادر پیمایش طبقات الارض جن سے بڑھکر اس ملک کی ترقی مین کسیکو دلچسپی نہین ہے - ہمارے درمیان موجود ہین - گورنمنٹ مدراس کی عنایت سے مسٹر چیٹرٹن صاحب بھی موجود ہین جنھون نے اپنی ملازمت کے کئی سال ہندوستانی دستکاریون مین صرف کیے ہین اور جنکی کارگذاری احاطہ مدراس کی ترقی یافتہ صنعتی حالت مین نظر آتی ہے میرے دوست خان بہادر بزرجی دادا بھائی صاحب بھی موجود ہین - جو ناگپور کے ایک ایسے روئی کے کارخانے کے مالک ہین جو دوسرے کارخانون کے واسطے نظیر کا کام دیتا ہے - آپ اُن تمام مسائل سے بھی واقف ہین جنکا تعلق اس ملک مین مزدورون کی ملازمت سے ہے -

بہ حیثیت نائب ایوان تجارت کانپور شکرسازی کے ایک بڑے کارخانے کے منیجر صاحب موجود ہین جنھون نے تجارتی تعلیم کی جانب بہت کچھ توجہ کی ہے

اور علیگڈھ کالج کی جانب سے ایک صاحب موجود ہین جنکے نسبت ہم جانتے ہین کہ اُنھون نے عملی اور نیز لٹریری تعلیم کے باب مین قطعی طور پر دلچسپی ظاہر کی ہے بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نائب بھی موجود ہین جو ان صوبجات مین بڑے بڑے کارخانجات ریلوے کے ضروریات سے بخوبی واقف ہین۔ ہمارے درمیان ہندوستانی سرمایہ دار صاحب بھی موجود ہین جنھون نے لکھنؤ مین مختلف تجارتی کاروبار مین روپیہ صرف کرنے مین اندیشہ نہین کیا ہے اور آخر مین ایک ایسے پبلک مین صاحب بھی موجود ہین جنھون نے اپنے اخبار مین جسکے وہ منتظم ہین۔ اُن مسائل کی نسبت جنپر آج ہم بحث کرینگے۔ بہت کچھ توجہ کی ہے۔ مجھکو نہایت افسوس ہے کہ مسٹر ڈیوڈ بول صاحب مسرس اینڈ ریو یول کمپنی کے منیجر اور مسٹر ہانڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ کارخانہ گاڑی سازی اودھ روہیلکھنڈ ریلوے اس موقع پر موجود نہین ہین۔ ان دونون اصحاب نے اس کانفرنس مین شریک ہونے کا قصد کیا تھا۔ لیکن قبل انعقاد کے ولایت جانے کو مجبور ہوے مسٹر اسمتھ صاحب منیجر الہ آباد بنک شاخ کانپور بوجہ کثرت کاروبار آج شرکت سے معذور رہے۔ ہمکو ضرور اُنکے تجربے اور مشورہ کا نقصان ہوگا۔ لیکن مین امید کرتا ہون کہ اگر ہم سب اُن مسائل پر اپنی توجہ سرگرمی کے ساتھ مبذول کرینگے۔ جن پر ہمکو آج غور کرنا ہے۔ تو اُنکے متعلق چند عملی نتائج پر پہونچنا ہمارے واسطے ممکن ہوگا۔

تحقیقات کی گنجایش ہماری تحقیقات کی دونون شاخون کی نسبت یہ ضروری ہے کہ ہم اُن دستکاریون کے متعلق جو اسوقت پائی جاتی ہین یا اس صوبے مین

قائم کیے جانے کے قابل ہین - اُنکے بابت تمام معلومات متعلقہ ہمارے یہان موجود ہین وقتاً فوقتاً بہت سے مختصر رسالے بعض مقامی فنون و دستکاریون کے متعلق مرتب ہوتے رہے ہین - گو ان رسالون مین بہت کچھ مفید معلومات پائے جاتے ہین - لیکن اُنکے ضمن مین دیسی دستکاریون کے زوال اور اُنکو از سر نو تازہ کرنے کی ممکنات پر معقول توجہ نہین کی گئی ہے - ایک مدت گذری کہ سنہ ۱۸۸۸ع مین گورنمنٹ ہند نے صوبے کی خاص خاص مقامی دستکاریون کی صنعتی تحقیقات کی ہدایت اس غرض سے کی تھی کہ اُنکی وسعت موجودہ اور حالت دریافت ہوجائے - اس تجویز پر سنہ ۱۸۹۰ع مین غور کیا گیا تھا - اور اُسوقت یہ تصفیہ ہوا تھا کہ اِس قسم کی تحقیقات کی ضرورت نہین پائی جاتی -

گو اسکے بعد ایک سے زیادہ مرتبہ یہ تجویز پیش کی گئی - لیکن پھر بھی تحقیقات ضروری نہین سمجھی گئی - جب مین بہ حیثیت ممبر کونسل صیغہ تجارت و صنعت صنعتی کاروبار کی ترقی کے مسئلہ پر عموماً غور کر رہا تھا - تو مجھکو یہ محسوس ہوا کہ اس ملک کی دستکاریون کے متعلق ہمکو بہت کم واقفیت ہے اور اسیطور ہی حضور وایسرائے کشور ہند مین نے بجٹ سنہ ۱۹۰۶ع کے مباحثے کے وقت یہ تجویز کی کہ دوسری مقامی گورنمنٹون کو صنعتی تحقیقات عمل مین لا کر مدراس گورنمنٹ کی تقلید کرنا چاہیے - جب مین ان صوبجات کا لفٹنٹ گورنر مقرر ہوا مین نے یہ قصد کیا کہ جو مین نے تجویز کی تھی اُسپر عمل کرنے مین اب مطلق دیر نہ کرنا چاہیے - اور مین نے تحقیقات کا کام زیر ہدایت مسٹر مورلینڈ صاحب ڈائرکٹر محکمہ زراعت و تجارت مسٹر چیٹرجی صاحب کے سپرد کیا - اِسوقت تک تحقیقات ختم نہین ہوئی ہے

لیکن اسوقت آپکے سامنے مسٹر چٹرجی صاحب کے نوٹ ان صوبجات کی صنعتی حالت اور ممکنات کے متعلق موجود ہین ۔

مسٹر چٹرجی صاحب نے نہایت ہوشیاری اور سرگرمی کے ساتھ تحقیقات انجام دی ہے اور جو معلومات اُنھون نے فراہم کیے ہین اُنکو آپ سب صاحب اُن معاملات پر غور کرتے وقت جو آپکے سامنے پیش ہون گے۔ نہایت کار آمد پائینگے ۔ اب مین یہ بیان کرون گا کہ ہندوستان مین کوئی ایسا صوبہ نہین ہے جسمین آبادی کی بہبود عامہ کے لحاظ سے بمقابلہ صوبجات متحدہ کے توسیع دستکاری کی زائد ضرورت پائی جاتی ہو۔ صوبۂ اودھ کی آبادی فی مربع میل ۵۳۵ ہے۔ بنگال کی آبادی ۵۳۴ فی مربع میل ہے یعنی ۱۰۰ فی مربع میل اودھ مین زائد ہے ۔ اِس حساب سے بنگال کا نمبر مختلف صوبجات مین دوسرا ہے ۔ آگرہ کی آبادی ۴۲۹ فی مربع ہے اور صوبۂ مشرقی بنگال و آسام کی آبادی فی مربع میل ۳۸۰ ہے۔ کل آبادی کے لحاظ سے ہمارا نمبر دوسرا ہے اور صنعتی پیشہ ورون کی فہرست مین ہمارا نمبر اول ہے ۔ یہ شمار سنہ ۱۹۰۱ء مین بمقابلہ دس سال پیشتر کے ضرور کم تھا ۔ برٹش انڈیا کے ۱۰ بڑے بڑے شہرون مین کم سے کم ۷ بڑے شہر ہمارے حدود کے اندر ہین ۔ منجملہ ۲۲ ایسے شہرون کے جنکی آبادی ایک لاکھ یا اس سے زیادہ ہے ۔ ۷ ایسے شہر ہمارے حدود کے اندر ہین ۔

جہان تک مزدورون کے بہم پہونچنے کے معاملہ کا تعلق ہے ۔ ہماری موجودہ حالت صنعتی ترقی کی محتاج ہے ۔ اور اس ترقی کے موافق واقع ہوئی ہے ۔ بلاشک ہمارے صوبے مین وہ تمام وسائل و اشیاء موجود نہین ہین ۔ جو بعض اور

صوبجات کا حصہ ہو رہی ہین - ہمارے صوبے مین نہ کوئلہ ہے - نہ ٹین ولیم نہ معدنیات نہ جواہر - اور اگرچہ ہمارے صوبے مین جوٹ نہین ہے تاہم اور اشیاء بکثرت ہین اور ہمکو بہت سی چیزین تیار کرنے کا وسیع موقع حاصل ہے - ہمنے اپنی اس حالت سے فائدہ نہین اُٹھایا ہی اور سر دست ہم صنعتی کاروبار مین اس بر اعظم کے دوسرے صوبون سے پیچھے پڑے ہوے ہین - آخری نقشے جو مجھکو دستیاب ہوے ہین اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بمبئی مین ۲۹۴ کارخانے ہین جنمین ۱۸۸۱۰۶ کاریگر کام کرتے ہین - بنگال مین ۲۶۱ کارخانے ہین جنمین ۲۳۴۸۰۲ کاریگر ہین اور اس صوبے مین صرف ۱۵۴ کارخانے ہین جنمین ۴۷۸۰۹ کاریگر کام کرتے ہین سرسری طور پر پایا جاتا ہے کہ فی ہزار اشخاص کی آبادی مین ایک کاریگر ہے با این ہمہ ہم ہر سال بمبئی اور بنگال کے کارخانون مین کاریگرون کو روانہ کرتے رہے ہین - یہ سچ ہے کہ ترقی کے کچھ آثار نظر آتے ہین اور مبارکباد دینے کے کچھ اسباب پائے جاتے ہین - حال ہین جو اعداد موصول ہوے ہین - ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۱ مزید کارخانے کام کر رہے ہین اور منجملہ انکے ایک چمڑے کا ایک تیل نکالنے کا کارخانہ کانپور مین ہے اور میرٹھ مین ایک کارخانہ صابون سازی کا ہے - ہمارے ایک کارخانے مین جہان روئی کا کپڑا تیار ہوتا ہے اسقدر کرگھے کام کرتے ہین جسقدر ہندوستان کے پانچ کارخانون مین ہین - اور ہمارے صوبے کا ایک کاغذ کا کارخانہ ہندوستان کے چھ ایسے کارخانون کے مقابل مین اپنے کاغذ کی عمدگی اور مقدار مین اپنی عظمت قائم کیے ہوے ہے لیکن اعداد کی چھان بین ہمارا حوصلہ بڑھانے والی نہین ہے اس لیے کہ ۱۵۴ کارخانون

مین ۱۳۱ کارخانے گورنمنٹ یا لوکل فنڈ کے ہین۔ باقیماندہ کم سے کم ۹۷ کارخانے روئی صاف کرنے۔ دبانے اور سوت بنانے کے ایسے ہین۔ جو صنعت و حرفت کے لیے اور کارخانون کو سامان بہم پہونچاتے ہین۔ سوتی کپڑا بنانے والے اور دوسرے کارخانے شمار مین دس ہین۔ مین نہایت افسوس کے ساتھ بیان کرتا ہون کہ چمڑے کے کارخانے صرف تین ہین۔ اور تیل نکالنے کا صرف ایک کارخانہ ہے۔ ہماری کم مائگی کا ایک اور ثبوت مشترک البضاعت کمپنیون کے اعداد پر غور کرنے سے پایا جاتا ہے منجملہ ۱۷۱۲۸ مشترک البضاعت کمپنیون کے جو ۱۹۰۵-۶ء مین اس ملک مین تھین ہمارے صوبے کی صرف ۷۰ دیسی کمپنیان ہین۔ اُنکا اداشدہ سرمایہ ۲۱۵ لاکھ منجملہ ۱۸۲۱۴ لاکھ کل سرمایہ کے ہے۔ یعنی ۵ فیصدی ہے۔ اور اس کا حصہ کثیر انگریزون کا سرمایہ ہے۔ گذشتہ دس سال کے اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین ۶۰۸ کمپنیان تھین۔ جنکا اداشدہ سرمایہ ۱۲۷ لاکھ تھا۔ اور اب ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء تک ۱۱۳ کمپنیان ہین جنکا اداشدہ سرمایہ ۲۳۲ لاکھ ہی۔ اسی مدت کے اندر احاطہ مدراس مین مشترک البضاعت کمپنیون کی تعداد ۲۵۷ سے ۵۲۸ ہوگئی اور اداشدہ سرمایہ مین ۲۰۴ لاکھ سے ۳۵۳ لاکھ ہوگیا۔ یہ ظاہر ہے کہ باوجود ان چند پُر از امید آثارات کے ہم مشکل سے اس حالت پر پہونچتے ہین کہ دستکاریون مین سائنٹفک ترقی کے ذریعہ سے ۴ کروڑ یا ۵ کروڑ بنی نوع انسان کے واسطے ذریعہ ملازمت نکال سکین ہندوستان کی تجارت جو کلیتہً ہرسال ترقی کرتی جاتی ہے۔ سردست اسقدر ہے کہ انگریزی ساخت کے اشیاء کے ساتھ یہان کے قدرتی وسائل کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے زراعت اس ملک کا خاص پیشہ رہنا چاہیے۔ جیسا کہ آج کل ہے۔ صوبجات

متحدہ ایسے صوبے مین بہت سی ایسی دستکاریون کا دارمدار زراعت پر ہے جو مقامی طور پر شروع ہو سکتی ہین - اور اسی پر کاشتکارون کی استعداد خریداری کا دارومدار رہیگا - ہمارے صوبے مین ایک محکمہ زراعت موجود ہی جو بلاشک اس درجہ مستحکم نہین ہے جیسا کہ ہماری موجودہ حالت کے دیکھتے ہوے درکار ہی لیکن بمقابلہ سابق جب سے واقفکار صلاح کار زیادہ کیے گئے ہین - بہت کچھ اُسکو استحکام ہوا ہے - آزمائش اور تحقیقات کی حوصلہ افزائی کیجاتی ہے اور کانپور کے زراعتی کالج مین حکام مال ٹھیکہ دار زمیندارون کے لڑکے زراعت کے متعلق تازہ و سائنٹفک تعلیم حاصل کررہے ہین محکمہ زراعت کے اختیار مین ہے کہ اُسکے احاطۂ اختیارات کے اندر جو کچھ بویا جائے - اُسکو ترقی دیکر ملکی ترقی کے باب مین مدد کرے - لیکن تجارتی کاروبار مین جو معقول مدد یہ محکمہ دیسکتا ہے وہ یہ ہے کہ روئی اور شکر کو جو اِس صوبے کی پیداوار ہین - ترقی دے - میرے خیال مین یہ محکمہ نہایت بیش بہا کارگذاریان دکھلا رہا ہے - اور مجھکو امید قوی ہی کہ یہ محکمہ بہت جلد ان دونون چیزون کی کاشت کے متعلق ترقی کے تدابیر نکالے گا - ہمارا یہ مقصد نہین ہے کہ اِس کانفرنس مین مسئلہ زراعت پر بحث کرین - پس اِس سے زائد بیان کرنا میرے واسطے ضروری نہین ہی - سوائے اِس امر کے کہ آیندہ ہندوستان کی زراعتی پیداوار بلحاظ زراعتی حالت ملک کے دوسرے ممالک کو کثرت کے ساتھ روانہ ہونی چاہیے -

پیداوار کی حالت

جو شخص اِس ملک کی صنعتی ترقی سے دلچسپی رکھتا ہے اُسکے واسطے یہ ناممکن ہے کہ بلا افسوس کے سالانہ نقشون کو پڑھے - اور افسوس

اِس بات کا ہے کہ اسقدر بیش قیمت پیداوار جو اِس ملک مین دستکاریون کی حالت مین تبدیل ہونا چاہیے تھی۔ ہر سال ہماری بندرگاہون سے دوسرے ممالک کو روانہ ہوتی ہے اور وہان پہونچکر دستکاریون کی شکل مین بطور درآمد کے ہندوستان مین آتی ہے۔ اسقدر وقت نہین ہے کہ مین اسکے متعلقہ اعداد پر تفصیل کے ساتھ بحث کرون لیکن مین چند اعداد ضرور پیش کرون گا۔ جو فکر پیدا کرنے والے ہین۔ کل مال برآمد کی قیمت ۱۸۲ کروڑ سے زیادہ ہے (جسمین ۵½ کروڑ کی قیمتی دھاتین شامل ہین) منجملہ ان رقوم کے جو قابل توجہ ہین ۲۱۹۶ لاکھ کی روئی ۵، ۰۸۹/۷ لاکھ کا چمڑا اور کھالین علاوہ ۴۵۵ لاکھ کے کمائے ہوئے چمڑے ۱۳۰۱۱۵ لاکھ کے بیج (جسمین ۱۰ فیصدی یا ۱۳۰ لاکھ کے بنولے ہوتے ہین) اور ۶،۵ ۲۴۲ لاکھ کا اون ہے۔ یہ چار سال کے اعداد کی حالت ہے۔ مسٹر ہالینڈ صاحب کو شاید نہایت افسوس ہوگا کہ معدنیات متواتر اِس ملک سے روانہ ہوتی رہتی ہین۔ جو اِس ملک مین دستکاریون کی شکل مین تبدیل ہو سکتی ہین اور مجکو خود در اصل اِس امر کا افسوس ہے کہ آج کل چمڑا۔ روئی اور بیج بکثرت غیر ممالک کو جاتا ہے کیونکہ یہ ایسی چیزین ہین جو نہایت آسانی کے ساتھ اس ملک مین دستکاریون کی شکل مین تبدیل ہو سکتی ہین۔

درآمد کی قابل غور حالت یہ ہے کہ سوداگری مال ۱۰۸٫۳ کروڑ کا اِس ملک مین آتا ہے۔ جو اصحاب ان صوبجات کی صنعتی ترقی سے دلچسپی رکھتے ہین اِس امر پر غور فرمائینگے کہ ۸۷٫۳ لاکھ کی شکر اِس ملک مین آتی ہے۔ دھات کے اشیا کی قیمت مین اضافہ ہوکر ۲۶۶ لاکھ کا مال اِس ملک مین آیا۔ اسکا باعث یہ ہے

کہ تانبے اور پیتل کے برتن گران ہوگئے اور اُنکی جگہ جرمنی اور آسٹریا کے برتن کام مین لائے جاتے ہین۔ اونی کپڑا ۵۰ء۲۰ لاکھ کا آیا شیشہ کے برتن ۱۲ء۱ لاکھ کے آئے۔ سوت اور سوتی کپڑا ۰۷ء۱۰۹ء۰ ۴۰ لاکھ کا آیا۔ اور کیمیائی مرکبات ۶۸ء۷۷ لاکھ کے آئے۔ باوجود ان امور کے تاریک بادلون مین کچھ جھلک نظر آتی ہے۔ ہندوستان کا مکمل یا نیم تیار شدہ مال برآمد سال بسال بڑھتی جاتی ہے۔ سال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء تک برآمد کی قیمت مین ۶ فیصد اضافہ ہوگیا۔ اور ۴۸ء۷۳ کرور تک نوبت پہونچ گئی۔ ۸ اگست ۱۹۰۷ء کے "انڈین ٹریڈ جرنل" مین ایک دلچسپ یادداشت شایع ہوئی ہے۔ جسمین یہ دکھلایا گیا ہے کہ ہندوستان کا سوت یورپ کی بازارون مین بافراط پایا جاتا ہے۔ عموماً تیار شدہ اشیاء کے برآمد مین اضافہ ہونے کی معقول امید ہے اور ہمکو اس صوبے مین لازم ہے کہ اِس جدید میدان منافع مین اپنا حصہ حاصل کرنے مین وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دین۔ اِس مسئلہ پر کہ آیا ایسی بڑی دستکاریون کی جنمین کلون کی زیادہ ضرورت ہے ہاتھ سے بن سکنے والی چھوٹی دستکاریون کی حوصلہ افزائی زیادہ تر اِس ملک کی صنعتی ترقی کا باعث ہوسکتی ہے۔ دو قسم کی رائین ظاہر ہونے کی گنجائش پائی جاتی ہے۔ مین اس امر کا اقبال کرتا ہون کہ مین اُن لوگون کا مرید نہین ہون جو اول الذکر تدبیر اختیار کرنے کی صلاح دیتے ہین۔ لیکن جہان سلطنت کا یہ فرض ہے کہ بڑی بڑی دستکاریون کے قائم کرنے کے واسطے جو کچھ جائز طور پر وہ انجام دےسکتے ہو اُس سے دریغ نکرے وہان کچھ کم اُسکا یہ فرض نہین کہ فنون اور دستکاریون مین جو نیم جان ہین۔ جدید طریقون پر تازہ روح پھونکے۔ اور جو لوگ اُن فنون دستکاریون مین مصروف

رہتے ہون۔ اُنکو اُن علمی طریقون سے واقف کرے جو تازہ سائنٹیفک دریافت کا نتیجہ ہین۔

مسٹر چٹرجی صاحب نے اسباب مین بہت کچھ معلومات یکجا کیے ہین۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِس صوبے مین اُن دستکاریون کی اعانت بہت کچھ ہوسکتی ہے جنکو بناوٹ سے تعلق ہے۔ شکرسازی کو ترقی ہوسکتی ہے۔ تیل نکالنے کے کارخانے اور چمڑا رنگنے اور رکمائی کے کارخانون کے واسطے کافی گنجایش ہے مسٹر چٹرجی صاحب نے دھات اور لکڑی کے کام شیشہ کیمیائی مرکبات اور دوسری دستکاریون پر غور کرنے کے واسطے بیش قیمت تجاویز پیش کیے ہین۔ ہر ایک دستکاری کے متعلق جو واقعات درج کیے گئے ہین۔ محتاج اِس امر کے ہین کہ آپ اُنپر خوب غور فرمائین۔

گورنمنٹ کس طرح مدد کرے	وہ ذرائع جن سے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ دستکاریون

کی حوصلہ افزائی کرسکتی ہے۔ بہت سے اور طرح طرح کے ہین۔ گورنمنٹ خود بڑی بڑی دستکاریان قائم کرے اور جب وہ اِس درجہ پر پہونچین کہ منافع کیصورت پائی جائے تو وہ رعایا کے ہاتھ فروخت کیجائین۔ گورنمنٹ جدید کھرگون اور اُنکے لوازمات کی جانچ کے واسطے ایک کارخانہ کھولے اور مختلف اقسام سوت کی تیاری۔ ریلون پر چڑھانے وغیرہ کے واسطے جدید طریقون کی تحقیقات کرے۔ چھوٹے چھوٹے اسکول نوربافی کے کھولے جائین اور مشترک لبضاعت کاروبار کے واسطے حوصلہ افزائی کرے اور خصوصًا مشترک البضاعت قرضہ دینے والی کمپنیان قائم ہون جو دستکاریون کو مہاجنون کے چنگل سے بچائین تاکہ یہ کمپنیان

جدید اوزار اور دوسرے لوازمات خرید کرنے کے واسطے دستکارون کو روپیہ دین اور دستکار اُسکو باقساط ادا کرین۔ بازارون کے متعلق گورنمنٹ معلومات شایع کرے نمونون کی عمدگی کے واسطے دستکارون کی مدد کرے۔ تاکہ یہ حالت پیدا ہو۔ کہ بہت سی ایسی چیزین تیار نہون کہ جنمین یہ خیال نرہے کہ بازارون مین کس قسم کے مال کی مانگ ہے۔

انجن چلانے والے بڑھئی لوہار دفتر تیار کیے جائین۔ سوت اور دوسری اشیا کے رنگنے کا سامان کیا جائے اور سنٹرل مقام سے وہ اشیا چارون طرف روانہ کیے جائین۔

مسٹر ہادی صاحب کے جدید طریقہ شکر سازی دکھانے کے واسطے گورنمنٹ کارخانے کھولے۔ چھوٹے چھوٹے ایسے اسکول کھولے جائین جنمین چمڑا رنگنا سکھایا جائے۔ گورنمنٹ اس ملک کی بنی ہوئی چیزین خرید کرے۔ غرض بہت سے دیگر تجاویز ہین جنکے ذکر کرنے کی چندان ضرورت پائی نہین جاتی۔ جن تجویزون کا مین نے ذکر کیا ہے منجملہ انکے بیشک بہت سی ایسی ہین جنکے متعلق میری رائے مین گورنمنٹ صنعتی کاروبار کے واسطے مدد دیسکتی ہے۔ اور دینا چاہیے اور جہان تک میرے امکان ہے یہ کانفرنس جن تجاویز کو منظور کرے گی مین اُنپر عمل کرنے مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھون گا۔

اب مین دوسرے مسئلہ کی جانب رجوع ہوتا ہون جس پر ہمکو بحث کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ اُن لوگون کے واسطے جو صنعتی کاروبار مین ملازمت کرنے کے خواہشمند ہون۔ مناسب طریقے کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔

شملہ کی کانفرنس مین ٹکنیکل تعلیم کی جو تعریف قائم کی گئی تھی میرے خیال مین وہی تعریف طریقہ تعلیم کے واسطے بھی کام دیگی - وہ تعریف یہ تھی کہ ٹکنیکل تعلیم سے یہ مراد ہے -

(۱) کسی صنعت - دستکاری یا پیشہ کی مشق کا دارومدار جن سائنٹیفک طریقون اور اصول پر ہو - اُنکی تعلیم حاصل کیجائے -

(۲) اُس صنعت دستکاری یا پیشہ کی مشق مین وہ سائنٹفک طریقے اور اصول کام مین لائے جائین - اولین ابتدائی تعلیمی حالت ہے اور دوسرا عملی پہلو ہے -

کارِیگرون کو تعلیم دینا

مسئلہ تعلیم صنعت وحرفت گورنمنٹ وپبلک کے سامنے عرصہ ۲۰ سال سے پیش ہے - غالبًا کوئی ایسا مسئلہ نہوگا کہ جسکے متعلق بہت کچھ تحریر اور تقریر ہوئی ہو - لیکن کچھ کار نمایان نہ ہوا ہو - ضرورت سے زیادہ قیاسی بحث ہو چکی ہے - اب ضرورت یہ ہے کہ ہم اُن مباحث کو عملی حیثیت مین تبدیل کرین - ۲۵ سال کا عرصہ گذرا کہ تعلیمی کمیشن نے جسکے سامنے ٹکنکل تعلیم کا مسئلہ پیش نہ تھا - عام طرز تعلیم پر یہ اعتراض کیا تھا کہ صرف علمی کمال کی جانب رجحان پایا جاتا ہے اِس کمیشن نے یہ تجویز کیا تھا کہ ہائی اسکولون کا نصاب تعلیم دو قسم کا ہونا چاہیے - ایک تو یونیورسٹی کے امتحانات کے واسطے دوسرا تجارتی پیشون کی تعلیم کے لیے -

سنہ ۱۸۸۴ع مین لارڈ ڈفرن کی گورنمنٹ نے اس سفارش کے متعلق یہ ہدایت کی تھی کہ ہر قسم کی ایسی تعلیم کی حوصلہ افزائی ہونا چاہیے جو نوجوانون کی توجہ صنعتی تجارتی پیشون کی جانب رجوع کرے - لیکن اسوقت گورنمنٹ ہند نے کوئی تجویز اسکے متعلق پیش نہین کی کہ کس طرح ٹکنکل تعلیم دیجائے -

اِس مسئلہ کی کامل تحقیقات کی کوشش اُس بسیط اور پُر مغز یاد داشت کے ضمن مین کی گئی تھی - جو ۱۸۸۶ء مین سر انٹنی میکڈانل نے کی تھی جو اس وُقت مین گورنمنٹ ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے سکرٹری تھے -

ہمکو یہ واقعہ نظر انداز نہ کرنا چاہیے کہ سر انٹونی میکڈانل نے جس زمانہ مین یاد داشت مذکور تیار کی تھی - اُسکے بعد سے اعلیٰ تعلیم کے باب مین کسقدر تغیرات عظیم ہو چکے ہین - اُس زمانہ مین لارڈ ڈپن کی گورنمنٹ کے احکامات کی تعمیل اُن صوبجات مین نہین کی گئی اور علاوہ لٹریری تعلیم کے صرف اِسقدر آسانیان بہم بہم پہونچائی گئی تھین کہ تین کالجون کے ساتھ چھوٹے چھوٹے قانونی اسکول تھے جسمین کل ایکسو طالبعلم درس پاتے تھے - رُڑکی کے ٹامسن کالج مین ۵۵ اطلبا تھے - آگرہ کے طبی اسکول مین ۵ ۸ طلبا تھے - اور عیسائیون کے دو صنعتی اسکول دیسی عیسائی یتیمون کے واسطے تھے - اسکے بعد الہ آباد مین ایک یونیورسٹی قائم ہوئی - بجاے ۳ کالجون کے جنمین ایکہزار طلبا تعلیم پاتے تھے - آج کل اِس صوبے مین ۲۹ کالج (۲۲ - انگریزی تعلیم کے اور ۷ مشرقی علوم کی تعلیم کے) ہین - جسکا تعلق یونیورسٹی سے ہے اور جنمین ۳ ہزار طلبا تعلیم پاتے ہین - ایک معلمون کا کالج ہے اور دوسرا اِس قسم کا کالج قائم ہونا تجویز ہو رہا ہے -

حال مین زراعتی اسکول کالج کر دیا گیا ہے اب انتظام ہو رہا ہے کہ یونیورسٹی کے متعلق ایک قانونی کالج قائم کیا جائے جسکے واسطے لوکل گورنمنٹ نے معقول رقم دی ہے اور ہمکو امید ہے کہ ہمارا میڈیکل کالج جسکے واسطے تمام تجاویز مکمل ہوے ہین - ہندوستان مین اول درجے کا کالج ہوگا - جیسا کہ رُڑکی مین ٹامسن کالج اس

ملک مین انجنیرون کے واسطے بلا شبہ اول درجے کا کالج ہے - اس صوبہ مین یا تو وہ تمام آسانیان موجود ہین - یا ہو جائینگی - جو ان لوگون کی تعلیم دینے کیواسطے ضروری ہین جو علمی یا دوسرے پیشون مین داخل ہونا چاہتے ہین - اور اس طریقے سے ہمارے صوبے نے گذشتہ ۲۰ سال کے اندر بہت کچھ قدم آگے بڑھایا ہے - ٹکنکل تعلیم کے باب مین بھی ہم خاموش نہین رہے ہے - طامسن کالج کو آج یہ فخر حاصل ہے کہ ۲۷۴ طلبا تعلیم پاتے ہین - گذشتہ ۱۱ سال مین میکانکل امیدوارون کی تعلیم کے واسطے جدید درجے بڑھائے گئے ہین - گذشتہ سال سے فورمین اور چھوٹے چھوٹے کارخانون کے منتظم تیار کرنے کے واسطے تعلیم شروع ہوئی ہے لیکن صنعتی تعلیم کی حوصلہ افزائی کے متعلق ہمارے تعلیمی نظام کے ذریعے سے جو کچھ عمل مین آیا ہے - وہ صرف اسقدر ہے کہ طامسن کالج مین یہ جدید کلاس کھلے ہین اور لکھنؤ مین ایک صنعتی سکول ہے - مزید برآن ہمارے صوبے کی عام طرز تعلیم مین ایسی ترمیم عمل مین نہین آئی کہ ۱۸۸۴ء مین گورنمنٹ ہند نے جو تجویز کی تھی اُسکا مقصد برآتا - یعنی کہ نصاب تعلیم اس قسم کا ہو کہ طلبا صنعتی و تجارتی تعلیم کی جانب رجوع ہون - ابتدائی اور سکنڈری تعلیم کا مستحکم طریقہ جو تمام عمدہ قسم کی ٹکنکل تعلیم کی بنیاد پر ہو اُسوقت تک مکمل نہین ہوا ہے -

سر انٹنی میکڈانل صاحب بہادر نے اپنی یادداشت کے پراگراف نمبر ۸ مین تحریر فرمایا ہے - اُسکے ساتھ ہی ٹکنکل تعلیم کو معمولی تعلیم عامہ سے علیحدہ اور جداگانہ سمجھنا چاہیے - اسکے خلاف اُسکو تعلیم عامہ کی ترقی کا ایک ذریعہ سمجھنا چاہیے - پس تعلیم عامہ کا انتظام ایسا ہونا چاہیے کہ بلا اسکے روائی مین

فرق آئے ہوئے اُس تعلیم و تربیت کی جانب بھی رُخ کرے جسکو فقط ٹکنکل کے نام سے نامزد کرتے ہین۔

سر انٹنی میکڈانل کے تجاویز | ایک بات خاص مین ہمکو ہمارے صوبے کی ٹکنکل تعلیم سے قریبی تعلق ہے ہمارا طرز تعلیم عامہ نہایت ناقص نظر آتا ہے۔ سر انٹنی میکڈانل کے تجاویز کا یہ منشا تھا کہ ٹدل اسکول تک تعلیم ہونے کے بعد جو لڑکا انجنیری تجارت یا زراعت کی جانب اپنا رجحان ظاہر کرے۔ وہ یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس کے واسطے جو نصاب تعلیم چاہے شروع کرے۔

ماہ ستمبر ۱۹۰۰ء مین جب سر آکلینڈ کالون نے ٹکنکل تعلیم کے متعلق ایک نوٹ تحریر کیا تھا تو یونیورسٹی اس امر پر غور کر رہی تھی۔ کہ ایک خاص قسم کا تجارتی امتحان قائم کیا جائے۔ آخر کار ۱۹۰۲ء مین یونیورسٹی نے اسکول فائنل کے نام سے ایک امتحان قائم کیا کہ خواہ انٹرنس کا امتحان دیا جائے۔ یا اسکول فائنل کا اور جو لوگ اُردو فارسی وغیرہ جانتے ہین وہ سائنس وغیرہ مین تعلیم حاصل کرین۔ بعد ازان شملہ کانفرنس کا رزولیوشن شایع ہوا جسکا مفہوم یہ تھا کہ اسکول فائنل کا امتحان یونیورسٹی انٹرنس یا میٹریکیولیشن سے علیحدہ ہونا چاہیے۔

اول الذکر گویا اسکول کی تعلیم کو خاتمہ پر پہونچانے والا ہو اور آخر الذکر یونیورسٹی کے امتحانات کے واسطے تیار کرے۔ لیکن اِن صوبجات مین بالکل جداگانہ طریقہ اختیار کیا گیا۔ مین یہ دیکھتا ہون کہ امسال انٹرنس اور فائنل سکول کے امتحانات۔ امتحان میٹریکیولیشن کے نام سے ایک ہونے والے ہین۔ جنکے واسطے انگریزی۔ ریاضی۔ تاریخ۔ جغرافیہ مثل سابق کے لازمی مضامین رہین گے۔

اور منجملہ باقیماندہ مضامین (قدیم زبان ۔ دوسری قدیم زبان ۔ علم کیمیا سازی ۔
ایک ہندوستانی زبان ۔ ایک یورپ کی زبان ۔ نقشہ کشی ۔ زراعت معہ پیمائش)
کے دو مضامین طلبار اپنی پسند کے موافق جو چاہین پڑھین ۔ منجملہ انکے ایک مضمون
اول الذکر تین مین سے ہونا چاہیے ۔ یہ امتحان بمقابلہ ان دو امتحانات کے جنکی
جگہ یہ قائم کیا گیا ہے تنگ نظر آتا ہے ۔ کیونکہ اِس سے صرف یونیورسٹی کے امتحانات
مین داخل ہونے کے واسطے جانچ کرنا مقصود ہے گو بمقابلہ سابق کے اس غرض
کے واسطے یہ کارروائی بھی خالی از ترقی نہین ہے ۔ لیکن جو لڑکا تجارتی تعلیم حاصل
کرنے کا خواہشمند ہے ۔ اُسکی جانب سردمہری ظاہر کیگئی ہے ۔ یونیورسٹی نے
اپنی ضرورت تو رفع کر لی ہے لیکن جو لڑکے یونیورسٹی مین داخل ہونا نہین
چاہتے اور اسکول چھوڑ دیتے ہین ۔ اُنکی حالت سراسر نظرانداز کردی گئی ۔ مجھکو
نہایت افسوس ہے کہ یہ تغیر جسکو مین سراسر ناپسند کرتا ہون ۔ اِن صوبجات مین
میرے عہد کے پہلے ہی سال مین نمودار ہوا ۔ ایک کمیٹی نے حال مین اس مسئلہ پر
غور کیا ہے اور میرا قصد یہ ہے کہ بہت جلد عملی حیثیت کا ایک امتحان اسکول فائنل
قائم کر سکونگا اور اِس امر کا یقین دلا سکونگا کہ جو لڑکا اِس امتحان کا سرٹفکیٹ
حاصل کر لیگا ۔ اسکول چھوڑنے پر اُس کا سرٹفکیٹ نہایت کارآمد ثابت ہوگا ۔
مجھکو سمین مطلق شبہہ نہین ہے کہ یونیورسٹی اُس امتحان کو منظور کرے گی ٹمل
اسکول مین سائنس پڑھائی نہین جاتی ۔ ہائی اسکولون مین تعلیم سائنس ابتدائی درجہ
کی ہوتی ہے اور بجائے درسی کتب پڑھ لینے کے طلبار عملی مشق مطلق نہین
کرتے ۔ جو اُنکے واسطے نہایت بیش قیمت ہو سکتی ہے ۔ مزید بران تجارتی تعلیم کا

کوئی نصاب نہین ہے ہمارے سکولون مین مختصر تعلیم ہوتی ہے - دوسرے معاملات مین ہمارا تعلیمی نظام سراسر پیچھے پڑا ہوا ہے اور ضرورت اِس بات کی ہے کہ موجودہ حالت کے موافق تیار کیا جائے -

طوالت کا خیال نہ کرکے مین اِس موقعہ پر تفصیل وار اُن تمام تجاویز کا ذکر کرونگا جو ٹکنکل تعلیم کے متعلق وقتاً فوقتاً زیر غور رہے ہین - سر انٹنی میکڈانل کے تجاویز یہ تھے کہ جو لوگ صنعت و حرفت کی جانب رجوع ہون - اُنکی ابتدائی تعلیم مین روان پڑھنا - ریاضی - تحریر - نقشہ کشی اور ابتدائی درجے کا سائنس ہونا چاہیے اور مڈل اسکول کے کورس کے بعد اُنکو اختیار ہے کہ خواہ وہ صنعتی تعلیم حاصل کرین یا ہائی اسکول مین داخل ہون - سر انٹنی میکڈانل صاحب بہادر کی تجویز یہ تھی کہ ہر ایک قسمت یا ضلع مین ایک صنعتی اسکول ہونا چاہیے اور یہ اسکول صوبہ کی تعلیمی نظام کا جزو لاینفک ہونا چاہیے - سر انٹنی میکڈانل صاحب بہادر کی تجویز اور گورنمنٹ ہند کے رزولیوشن ۱۸۸۸ء کے متعلق ان صوبجات مین تحقیقات کے واسطے سر آکلینڈ کالون صاحب بہادر نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی اور اُس کا یہ نتیجہ ہوا کہ رُڑکی کے طامسن کالج کا نظام از سر نو درست کیا گیا اور لکھنؤ مین صنعتی اسکول قائم کیا گیا - کانپور مین زراعتی اسکول قائم ہوا جو اب کالج ہے اور الہ آباد مین معلمون کے واسطے کالج کھولا گیا - اِن صوبجات کے متعلق سر ایڈورڈ بک کی رپورٹ مین جو ۱۹۰۱ء مین تحریر ہوئی تھی - اِس مسئلہ پر غور کیا گیا ہے - اِس رپورٹ کے بعد ۲۰ نومبر ۱۹۰۱ء گورنمنٹ ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی ایک چٹھی موصول ہوئی - جو شملہ کی تعلیمی کانفرنس کے مباحثون کے بعد

تحریر ہوئی تھی - اِس خط کے ضمن مین گورنمنٹ ہند نے اِس امر پر زور دیا تھا کہ صنعتی اسکولون مین صرف سائنٹفک یا ٹکنکل تعلیم ہونا چاہیے اور قبل اسکے کہ طلبا رکسی صنعتی سکول مین داخل ہون - وہ لکھنا پڑھنا حساب معمولی نقشہ کشی کچھ دستکاری اور نیچرل سائنس کے ابتدائی اصول جانتے ہون - جو طلبار صنعتی سکولون مین داخل ہونے کے وقت اسقدر تعلیم یافتہ نہ ہون - اُنکے واسطے یہ تجویز ہوا تھا کہ رات کے اسکول کھولے جائین - یا خاص کلاس قائم کیے جائین - صنعتی اسکولون کے نظام متعلق (جو کانفرنس نے مرتب کیا تھا) اور جسکو گورنمنٹ ہند نے نہایت مکمل اور ممکن العمل بیان کیا تھا حسب ذیل رائے ظاہر کی گئی تھی -

کانفرنس نے اپنے نتائج مین جو اصول درج کیے ہین مختصرًا یہ ہین - صنعتی اسکول اِس غرض سے کھولے جائین کہ مقامی خاص خاص دستکاریون یا تجارت کی حوصلہ افزائی ہو - بہتر یہ ہے کہ مقامی تجارت یا حرفت کے اسکول کھولے جائین - وہ تعلیمی اسکول ہون نہ کہ تجارتی درسگاہین شہرون مین اُن اسکولون مین دیسی پیداوار کی ترقی پر غور کیا جائے - قصبات مین دستکاریون کی تعلیم دیجائے اور چند دستکاریون کے نمونے ایک مکان مین یکجا جمع کیے جائین ان سکولون مین وہی طالب علم داخل کیے جائین جو تعلیم پانے کے بعد اِس خاص تجارت یا صنعت مین مشغول ہون -

ان اسکولون مین داخل ہونے کے واسطے طلبار کو کچھ دینے کا طریقہ ترک کیا جائے اور جہان کہین ضرورت ہو بلا اسکول کے استحکام و نیکنامی

مین فرق لائے ہوئے طلبا رسے نہیں بہتی لیجائے - اگر دیا کی جانب سے کوئی اسکول کسی خاص مقامی دستکاری کے واسطے قائم ہو تو اس اسکول کے قیام کے واسطے سرکاری امداد دیجائے -

ردشدہ تجویز | ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء مین گورنمنٹ ہند نے ایک کمیٹی اس غرض سے منعقد کی کہ صنعتی اسکول قائم کرنے اور شملہ کانفرنس کی سفارشون کو عمل مین لانے کے واسطے مختلف صوبون کا دورہ کرے - گورنمنٹ ہند نے اس کمیٹی کی رپورٹ پر ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء تک کچھ کارروائی نہین کی - اِس کمیٹی کے تجاویز پر مفصل بحث کرنے کی چندان ضرورت نہین پائی جاتی ہے - اس کمیٹی نے جو تجاویز پیش کیے ہین اُن کا دارومدار اس اصول پر تھا کہ صنعتی تعلیم ہندوستان مین نیپلس کے کا ساتوا اسکول کے نمونے پر قائم کیجائے - شملہ کانفرنس کے تجاویز کو رد کر کے اُس کمیٹی نے یہ صلاح دی کہ صنعتی اسکول بند کر دیے جائین اور اُنکی جگہ کارخانون کا اہتمام کیا جائے - کمیٹی کی اسکیم کو گورنمنٹ ہند نے رد کر دیا - اور مین خیال کرتا ہون کہ ہر شخص اُس منسوخی تجویز کو مناسب خیال کرے گا - گورنمنٹ ہند نے مقامی گورنمنٹون کو اس مسئلہ پر یہ تحریر فرمایا کہ دو قسم کے جداگانہ اصول پیش کیے گئے ہین اور منجملہ انکے کسی اصول کی عملی جانچ کی کوشش نہین کی گئی - چند اشخاص نے کمیٹی کے روبرو بیان کیا تھا کہ ہندوستان مین سردست صنعتی تعلیم کا بہت بڑا سامان ہونا ناممکن العمل ہے اور یہ معاملہ اسوقت تک ایسی حالت پر نہین پہونچا ہے کہ بہت سے تجربات حاصل ہوچکے ہون اور یہ دریافت کیا جائے کہ کس حد تک ناکامی کی صورت پیدا ہوتی ہے - اسکے ساتھ ہی کمیٹی نے اس رائے سے

اتفاق کیا تھا اور چند وسیع اصول قرار دیے تھے - اول اصول یہ تھا کہ اُن مقامات
کو جو مرکز صنعت و حرفت ہون اور جہان باقاعدہ طور پر سرمایہ کثیر لگایا جاتا ہو - اُن
مقامات سے علیحدہ کرنا چاہیے جہان مقامی دستکاریان مختصر سرمایہ سے لوگ
گھرون مین ہاتھ سے تیار کرتے ہون - اِس کمیٹی کی یہ تجویز تھی کہ کانپور ایسے مقامات
مین تمام دن تعلیم دینے کے واسطے اسکول کھولے جائین اور اُن اسکولون مین
وہ طلبا داخل کیے جائین جو حتی الامکان اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر چکے ہون
اِس کمیٹی کا یہ خیال تھا کہ صرف چھوٹی چھوٹی دستکاریان قائم ہونیسے ہندوستان
کے دستکار پیشہ فرقون پر کچھ اثر پڑ سکتا ہے - اِس کمیٹی کی یہ رائے تھی کہ گورنمنٹ
کی کوشش اِس حدتک ہونی چاہیے کہ ایسے کاریگر تیار کرے جو عام قابلیت
اور صناعی کے لحاظ سے اعلیٰ درجے کے کاریگر ہون - اِس کمیٹی نے دو خاص
امور پر غور کیا تھا - کہ طالبعلم کی خاندانی صناعی قائم رہے اور اُسکو ترقی دیجائے -
اور اُسکو ایسی تعلیم دیجائے کہ بہ حیثیت صناع اُسکی استعداد بڑھے اور وہ ملازمت
سے روکا جائے اور یہ اِس طرح ممکن ہے کہ چند منتخب مقامات پر ابتدائی صنعتی
اسکول کھولے جائین جنمین نصف دن تعلیم ہو - نصاب تعلیم مین اِس بات کا لحاظ
رکھا جائے کہ اہل ہند مین بہ حیثیت صناع جن خوبیون کی کمی ہے - اُن کا انتظام
کیا جائے اور طلبا اِس امر سے آگاہ کیے جائین کہ وہ اپنے خاندانی پیشہ مین ترقی
کرنے کے واسطے کون عمدہ نمونے اور ترکیبین کام مین لا سکتے ہین - اِس نصاب
مین اشکال اقلیدس کا بتانا اور نمونے تیار کرنا ضروری مضمون شمار کیا جائے اور
تجارت کے متعلق تعلیم دیجائے - طالبعلم نصف دن ابتدائی اسکول مین تعلیم پائے

اور باقی نصف دن بہ حیثیت رجسٹر شدہ امیدواران مستند کاریگرون کے پاس کام سیکھے۔ جنکو بہ پابندی چند شرائط کے اس کام کے واسطے انعام دیا جائے۔ گورنمنٹ صوبجات متحدہ کو یہ دریافت ہوا ہے کہ ایوان تجارت کانپور ٹکنکل اسکولون کی ضرورت محسوس نہین کرتا ہے۔ ہاتھرس کے کاریگر البتہ چاہتے تھے کہ گورنمنٹ کوئی ایسا اسکول کھولے جسمین کلون کے پرزے لگانے اور اُنکی مرمت کرنے کے واسطے ہوشیار کاریگر تیار ہو سکین۔ اس قسم کے اسکول مین رقم کثیر صرف ہوتی تھی اور یہ امر بھی بحث طلب تھا کہ آیا اس قسم کا اسکول کارآمد ثابت ہوگا یا نہین پس یہ طے پایا کہ رُڑکی مین طامسن کالج کو وسعت دیجائے۔ تاکہ کانپور اور ہاتھرس مین انجنون سے کام لینے والے کارخانہ دارون کی ضرورت رفع ہو۔ سر جیمس لاٹوش کو یہ مشورہ دیا گیا تھا کہ مقامی دستکاریون کے واسطے اسکول کھولنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ لوگون کو یا تو کچھ سیکھنا نہین ہے یا سیکھنے کے واسطے رضامند نہین ہین۔ اور گورنمنٹ کے یہ امکان مین نہین ہے کہ ہوشیار آدمی اس کام کے واسطے مہیا کر سکے۔

غرض اس مسئلہ پر بحث یون ختم ہوئی اور گویا یہ مباحثہ دور تک کی خبر لایا اور قریب ۲۵ سال کے ہوتا رہا لیکن ان صوبجات مین اسکا کوئی معقول نتیجہ نمودار نہ ہوا۔ اسمین شبہہ نہین ہے کہ جب یہ مباحثہ شروع ہوا تھا۔ ہمارے صوبے کی تعلیم عامہ سراسر علمی پہلو لیے ہوئے تھی اور آج بھی ایسی ہی حالت پائی جاتی ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ اگر موجودہ زمانے کی ضرورتون کے مطابق کام کرنا چاہتے ہین۔ تو اسی مین ترمیم کرکے اس قسم کے مختلف مضامین کی تعلیم ہونا چاہیے

جس کا ذکر بیس سال اُس طرف گورنمنٹ ہند نے کیا تھا کہ نوجوانون کو تجارتی و صنعتی کاروبار کی جانب رجوع کرنا ضروری ہے ان مباحثون سے کوئی اصول اپنی رہنمائی کے واسطے اخذ کرنا نہایت مشکل ہے اور نہ مین اُنکی بنا پر کوئی اصول قائم کرسکتا ہون لیکن مجھکو یہ اصول ضرور نظر آتا ہے کہ تعلیم عامہ اور صنعتی و تجارتی تعلیم کے درمیان مین قریبی تعلق ہے۔ اسمین شبہہ نہین ہے کہ ہندوستان نے اِس حیثیت کو اسوقت تک تسلیم نہین کیا ہے اور میرے خیال مین تجارت وصنعت کے باب مین ہندوستان کی محتاجی کا خاص باعث اس اہم اصول کو تسلیم نہ کرنا ہے کہ طرز تعلیم مناسب بنیاد پر قائم ہونا چاہیے۔

مسٹر ٹبلر کا نوٹ — آپکو مباحثہ مین مدد دینے اور آپکے مباحثون کو عملی پہلو پر لانے کے واسطے مین نے مسٹر ٹبلر سے ایک نوٹ تیار کرایا ہے جنھون نے اِس کام کو نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیا ہے۔ جنھون نے دکھایا ہے کہ اِس صوبہ و نیز دوسرے صوبون مین اِس مسئلہ کی موجودہ حالت کیسی واقع ہوئی ہے ہندوستان اور دوسرے ممالک مین جو آزمائش ہوئی ہے اُسکی بنا پر آپنے تجاویز تیار کیے ہین آپ خوب سمجھ لین کہ ایسا کرنے سے میرا یہ منشا نہین ہے کہ آپکے مباحثے کو کسی حد تک محدود کردون۔ اور نہ میرا یہ منشا ہے کہ مین نتائج آپکے سامنے پیش کرون۔ بلکہ میرا صرف یہ منشا ہے کہ شروع مین آپ چند قطعی امور بحث طلب پر غور کرسکین۔ یہ مسئلہ اسقدر وسیع ہے اور اسکے متعلق اسقدر تحریر و تقریر عمل مین آئی ہے کہ بلا اِس ترکیب کے آپ کا بہت کچھ بیش قیمت وقت ضایع ہوجاتا۔ اُس نوٹ مین تین تجویزین دکھلائی گئی ہین۔

(۱) صنعتی کاروبار کو کسی مقامی دستکاری سے تعلق ہونا چاہیے اور اُسکا کوئی قطعی مقصد ہونا چاہیے۔

(۲) معلم باعمل اور واقفکار شخص ہو جسکو تعلیم مین آزادی دیجائے۔ علوم سائنس کی شاخون مین وہ تحقیقات کنندہ ہو اور اُسکو مختلف شاخون مین تحقیقات کے واسطے وقت ملنا چاہیے۔

(۳) آزمائشی کامون مین فیاضی کے ساتھ روپیہ صرف ہونا چاہیے اور تمام جدید آلات اوزار و لوازمات صنعت موجود رہنے چاہیے۔ یہ تجاویز میرے خیال مین نہایت معقول ہین۔ لیکن میرا یہ منشا نہین ہے کہ انپر بحث نہ ہو۔ یا ان مین کوئی ترمیم نہ ہو۔ آپ کا اولین فرض یہ ہوگا کہ انپر غور فرمالین۔

درسگاہ فنون کی ضرورت — تعلیمی اصلاح کے متعلق جو بحث ہو اُسمین سب سے پہلے اس امر پر بحث ہونا چاہیے کہ آیا اِن صوبون مین درسگاہ فنون قائم کیجائے۔ یا نہین اور ممالک کی تاریخ ترقی صنعت و حرفت اِس قسم کی ترقی عمل مین آنے کی حمایت کرتی ہے۔ اور ہماری عقل بھی یہی کہتی ہے کہ ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ اُن لوگون کی ضرورت رفع کرین۔ جو اہل ہند کے شمار مین اعلیٰ تعلیم یافتہ ہین۔ سر انٹنی میکڈانل نے جو سکیم تیار کی تھی۔ اُسمین خاص بات تجویز کی گئی تھی۔ کہ تمام صنعتی اسکول بڑی درسگاہ سے ملحق کیے جائین۔ جسمین اُس خاص دستکاری یا فن مین اعلیٰ قسم کی تربیت کا سامان ہو جسکو کسی اسکول سے تعلق ہو۔ نیز یہ تجویز تھی کہ یہ درسگاہ نہ صرف ان اسکولون پر اپنا اقتدار رکھے۔ بلکہ اُنکو جدید خیالات سے دوچار کرتی رہے اور عمدہ نمونے اُنکو بہم پہونچاتی رہے۔ سر انٹنی میکڈانل صاحب نے

فرمایا تھا کہ تجربے سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ صنعتی اسکول کا انتظام ہندوستان مین پورے طور پر نہین ہو سکتا ہے۔ جبتک اسکا دار مدار اِس اصول پر نہو کہ تمام ٹکنکل اسکول ایک بڑی درسگاہ کے ماتحت ہون۔ اِس بڑی درسگاہ کو خواہ ہم سکول کہین۔ یا درسگاہ سائنس و فنون لیکن اسمین کاریگری کے تمام قدیم اشیاء جمع ہونا چاہیے۔ اور تمام ہوشیار طلباء کو تنخواہ اور وظائف کے ذریعے سے اِس درسگاہ کی جانب رجوع کرنا چاہیے۔ اِس بڑی درسگاہ کو لوکل بورڈ حکام ضلع اور محکمہ زراعت و تجارت سے خط و کتابت کر کے یہ طے کرنا چاہیے کہ کون دستکاری کسی خاص مقام پر حوصلہ افزائی کی محتاج ہے اور اِس اسکول کا صرفہ کل یا جزو لوکل فنڈ سے ملنا چاہیے اور صوبون سے خلاف ہمارے صوبے مین نہ کوئی صنعتی اسکول ہے اور نہ کوئی ایسی بڑی درسگاہ جسکا ذکر جناب مسٹر انتونی میکڈانل نے کیا تھا۔ اور جسکو ہم در اصل درسگاہ فنون کے نام سے نامزد کر سکین۔ مجھکو ان صوبجات کے ایک جلیل القدر لفٹنٹ گورنر کی اِس رائے سے اتفاق کرنے مین مطلق پس و پیش نہین کہ جبتک ہم یہ انتظام نہ کرین گے کہ ہمارے صنعتی اسکول ایک بڑی درسگاہ سے تعلق رکھتے ہون جو درسگاہ فنون ہو۔ اُسوقت تک تمام کوششین بے ایگان ہین۔ شملہ کانفرنس کی آخری سفارش یہ تھی کہ اُن صوبون مین جہان مجوزہ ترقی کے واسطے کافی گنجائش پائی جاتی ہو۔ لوکل گورنمنٹ اِس امر پر غور کرے کہ آیا گورنمنٹ کی جانب سے ایک بڑی درسگاہ فنون چھوٹے چھوٹے اسکولون کی نگہداشت اور انصرام کے واسطے قائم ہو سکتی ہے نہ صرف صنعتی اسکولون کے انصرام کے واسطے ایک ایسی بڑی درسگاہ کی ضرورت ہے بلکہ تجارتی

تحقیقات کے واسطے بھی ضروری ہے - اِسکی نہایت ضرورت ہے کہ متواتر تحقیقات بدین غرض جاری رہے کہ ہم اپنے صوبے کی زراعتی پیداوار اور معدنیات سے واقف رہین -

کلکتہ کی تحقیقات طبقات الارض کی آزمائشگاہ مین ہمارے ملک کے معدنیات کے متعلق تحقیقات ہوتی ہے لیکن بدقسمتی سے ہم اِس صوبہ مین اُس تحقیقات سے براہ راست دلچسپی نہین رکھتے ہین جنکے سرغنہ مسٹر ہالینڈ صاحب ہین - میرے خیال مین ہمکو یہ ضرورت درپیش ہے کہ ہمارے صوبے مین چند مقامی حکام خود اِس تحقیقات مین مصروف ہون اور مختلف حصص صوبجات مین جو تحقیقات ہو اُسکی نگہداشت رکھین - جس درسگاہ سے اِن حکام کو تعلق ہو اُس صوبے کے بڑے بڑے کارخانون سے خط و کتابت کرتے رہین - تاکہ اِس امر کا یقین ہو جائے کہ اِس قسم کی درسگاہ منتظمان کارخانجات کو ہر ایک معاملے مین کافی مدد پہونچائے گی - قدرتی طور پر اِس قسم کی بڑی درسگاہ کے واسطے کانپور نہایت بہتر مقام نظر آتا ہے -

صنعتی تعلیم و تربیت کے دوسرے طریقے

اور صوبون مین مختلف قسم کی درسگاہین صنعتی تعلیم کی غرض سے قائم ہوتی ہین منجملہ اُنکے اول نمبر کی درسگاہین پونا کا سائنس کالج اور بمبئی کا وکٹوریا جوبلی ٹکنکل انسٹیٹیوٹ ہین - بعد ازان اور صوبون مین نوربافی کے چھوٹے چھوٹے اسکول اور کلاس پائے جاتے ہین - آپکو جو نوٹس ملے ہین اُنکے ضمن مین ایک اسکیم اِس قسم کے اسکولون کے متعلق درج ہے - مین اِس اسکیم پر بالتفصیل بحث کرنا نہین چاہتا - لیکن مین اسقدر ضرور کہون گا

کہ اُس اسکیم مین دو باتین مجھکو بہت بہتر نظر آئی ہین اور وہ یہ ہین کہ اگر آپ دستکاری کا اسکول کھولین تو اُنکے واسطے ہوشیار ہیڈ ماسٹر مقرر ہون - اور ہر ایک درسگاہ مین طلبار کو اس شرط پر فیاضی کے ساتھ وظائف دیے جائین - کہ تعلیم پانے کے بعد وہ اِس پیشہ مین مشغول ہون - جسکے واسطے اُنکو تعلیم دیجاتی ہے - بالذات مین اِس امر کا یقین ظاہر نہین کرتا ہون کہ یہ خیال صحیح ہے کہ بڑی بڑی دستکاریون کے واسطے جنکی تیاری مین کاون سے کام لیا جاتا ہے - کاریگرون کیواسطے کارخانے اسکول کا کام دیسکتے ہین - ولایت مین البتہ یہ حالت پائی جاتی ہے وہان پر خواہشمند کاریگر شنبہ اسکول یا یکشنبہ کے اسکول مین تعلیم پاتے ہین - ولایت مین یہ قاعدہ ہے کہ کارخانہ بند ہونے کے بعد اسکول کھلتے ہین جہان کاریگر علمی قابلیت بڑھا سکتے ہین - یہان کاریگرون مین اس قسم کا حوصلہ نہین ہے ہمکو اس قسم کا حوصلہ پیدا کرانا باقی ہے - اِس واقعہ سے ہر شخص کو اقبال ہے کہ کارخانون مین کام کرنے والے غیر تعلیم یافتہ ہین - ایک سوتی کارخانے کے تجربہ کار مہتمم نے ۱۹۰۵ء کی صنعتی کانفرنس مین بیان کیا تھا کہ آپ جہان کہین جا کر تحقیقات کرینگے یہی شکایت سنین گے کہ اچھے کاریگر نہین ملتے ہین اور اسکا باعث یہ ہے کہ کاریگر کفایت شعار نہین ہین - وہ روپیہ کی قدر موجودہ ضرورت کے لحاظ سے کرتے ہین - وہ کام کے لحاظ سے کام کی قدر نہین کرتے - اُن کو اسکی کچھ پرواہ نہین ہے کہ اُنکا کام اچھا ہے یا بُرا - وہ وقت کی قدر بھی نہین کرتے - کیونکہ اُنکی عادت نہین ہے کہ وقت معین کے اندر وہ جسقدر زیادہ کام ممکن ہو ختم کرین بلکہ یہ کہ جسقدر کم ہو سکے بہتر ہے -

کلکتہ کے ایک سربرآوردہ تاجر مجھکو تحریر کرتے ہین کہ قدیم اور عمدہ انگریزی طریقہ امیدواری کو ہمیشہ ذہن نشین رکھیے جس سے یہ یقینی فائدہ ہے کہ امیدوار ایک فن مین ہوشیار ہوجاتا ہے اور شوق بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ اہل ہند کارخانون مین اپنے شوق سے نہین جاتے۔ بلکہ روپیہ پیدا کرنے کی غرض سے مین نے یہان کارخانون کے اندر ۳۳ سال صرف کئے ہین لیکن ایک ہندوستانی نے بھی کسی کل کے متعلق یا سامان دستکاری کے متعلق کوئی نئی بات تجویز نہین کی ہے ولایت مین یہ بات ناممکن ہے۔ وہان وہ کاریگر ادنے درجے کا سمجھا جاتا ہے۔ جو اپنے اوزارون کو زیادہ کارآمد بنانے کی کوئی تدبیر نہ نکالے مسٹر چٹرجی نے دستی راچھ پر کام کرنے والون کی ادنی دماغی حالت کا ذکر کیا ہے اور اس امر کی سفارش کی ہے کہ نوربافون کے واسطے ابتدائی تعلیم کی توسیع ہونا چاہیے۔

میرا ذاتی خیال بھی یہی ہے کہ ہمکو یہ مان لینا چاہیے کہ کاریگرون اور صناعون کو تعلیم ضرور دینا چاہیے۔ اور صنعتی ترقی کے باب مین ہمارا اول اصول یہ ہونا چاہیے کہ دستکار بمقابلہ سابق کے آیندہ کے واسطے خوب ہوشیار ہوجائین۔ میری یہ رائے ہے کہ بڑے کارخانون کے واسطے جو کلون سے کام لیتے ہون۔ فورمین تیار کرنے کے لیے یہ طریقہ اچھا ہوگا۔ کہ اولاً وہ تھیوری سیکھین۔ بعد ازان بڑے بڑے کارخانون مین عملی تعلیم حاصل کرین۔ ممکن ہے کہ بعض اصحاب جو اس معاملہ مین مجھ سے زیادہ تجربہ رکھتے ہین۔ میری اس رائے سے اختلاف کرین۔ میری یہ رائے نہین ہے کہ فورمین اور اورسیرون کی

قابلیت پڑھانیکے واسطے رات کے اسکول کھولے جائین - کیونکہ دن بھر کارخانون مین کام کرکے وہ اسقدر تھک جائینگے کہ جو کچھ اُنکو اسکولون مین پڑھایا جائیگا اُنکے ذہن نشین نہ ہوگا - اسکے ساتھ ہی میرا خیال ضرور ہے کہ بڑے کارخانون مین کلون کی پیچیدگیون سے واقف ہونے کے واسطے انگریزی زبان سے کام کر لینے کی واقفیت ہونا ضروری ہے اور بلا اس واقفیت کے کسی کارخانے مین داخل ہونا کسی طور سے قابل اطمینان نہین ہوسکتا -

مقامی دستکارون کے واسطے کاریگرون کو تعلیم دینے کے متعلق مسٹر چٹرجی صاحب نے اپنی رپورٹ مین بہت سے تجاویز پیش کیے ہین - اس باب مین سوت اور ریشم کے کپڑے بنانا سکھانے کے اسکول - ان کپڑون کے واسطے نمونے تیار کرنے - چمڑا کمانے اور رنگنے - شیشے کی چیزین بنانے اور بڑھئی کا کام سکھانے کے سکولون کا ذکر کیا گیا ہے - مین اس موقع پر مسٹر چٹرجی کی کسی تجویز پر اپنی رائے ظاہر نہین کرونگا - لیکن اسقدر ضرور کہونگا کہ مجوزہ اسکول اُن اغراض کے واسطے ضرور کارآمد ہونگے - اور اگر دستکارون مین کامیابی حاصل کرنا ہے تو یہ اسکول لازمی ہین -

پبلک کی جانب سے مشترکہ کوشش | صاحبو! - مین نے جو کچھ بیان کیا ہے - اسکے زیادہ تر حصہ کی بابت مین یہ دعوی نہین کرسکتا ہون کہ نئی باتین ہین - لیکن یہ ایک ایسا معاملہ تھا کہ بغیر اعداد اور واقعات پیش کیے ہوئے سامعین بخوبی واقف نہین ہوسکتے تھے اور نہ مین امور بحث طلب کو سمجھا نہین سکتا تھا - یہ ظاہر ہے کہ ہمارے صوبجات اودھ اور آگرہ مین بمقابلہ دوسرے حصص ہند کے قصبات کے

آبادی زائد ہے ۔ زراعتی سامان دستکاریون کے واسطے بافراط موجود ہے لیکن باوجود ان آسانیون کے کہ یہان اُن سے کام نہین لیتے ۔ دوسرے ممالک کو روانہ کرتے رہتے ہین ۔ بہت سی ایسی دستکاریان ہین کہ اگر انمین روپیہ لگایا جائے اور ہوشیار کاریگرون سے کام لیا جائے تو بآسانی معقول نفع ہوسکتا ہے اور ان دستکاریون کو پورے طور پر قائم کرنے کے واسطے ہمکو یہ ضرورت درپیش ہے کہ موجودہ طرز تعلیم مین کچھ تغیر اور کچھ اضافہ کرین ۔ لیکن اگر گورنمنٹ اپنا کام انجام دیتی ہے ۔ اگر کاریگرون کو تعلیم دیکر ہوشیار بناتی ہے اور اگر ایسے فور مین تیار کرتی ہے جو صنعتی کاروبار کا انتظام کرسکین تو رعایا کو بھی اپنا فرض ادا کرنا لازم ہے ۔ اُسکو چاہیے کہ اپنا روپیہ اپنے ملک کی ترقی مین لگانے کا قصد ظاہر کرے ۔ اگر نوجوانون کو صنعتی تعلیم دی گئی اور تعلیم حاصل کرنے کے بعد اُنکو ملازمت نہ ملی تو یہ حالت اور بھی بدتر ہوگی ۔ ہر ایک کام گورنمنٹ انجام نہین دیسکتی ہے رعایا کو خود بھی کوشش کرنا لازم ہے ۔ مین نے حضور وایسرائے کی کونسل مین یہ بیان کیا تھا کہ انگریزون اور ہندوستانیون دونون کو اپنا سرمایہ لگانے کا موقعہ حاصل ہے ۔ مین یہ خیال بھی کرچکا ہون کہ لوگ مشترک البضاعت کمپنیون مین روپیہ دینے مین پس و پیش کرتے ہین ۔ اب کچھ بہتر آثار نظر آتے ہین ۔ اور یہ آثار حوصلے بڑھانے والے ہین ۔ قرضہ دینے والی مشترک البضاعت سوسائٹیان بہت کچھ کاربار کررہی ہین ۔ اور مجھکو یقین کامل ہے کہ ان سوسائٹیون سے رعایا کو یہ سبق ملیگا کہ بجائے روپیہ جمع رکھنے کے کسی کاروبار مین لگانا بہتر ہے الہ آباد کی صنعتی کانفرنس کے بعد صوبجات متحدہ مین شکر سازی کا کارخانہ

کھولنے کے واسطے سرمایہ جمع ہونے کی تحریک کی گئی تھی مجھکو معلوم نہین ہے کہ اُس تحریک کا کیا حشر ہوا۔ لیکن مجھکو امید ہے کہ سرمایہ جمع کرنے مین ضرور کامیابی ہوئی ہوگی۔ مسٹر شرنگ نے بارہ بنکی مین دستی راچھون کے متعلق جو آزمائش کی ہے اسکے واسطے تعلقداران اودھ روپیہ دینے کے واسطے مستعد ہین جو نہایت خوشی کی بات ہے۔ چند روز ہوئے بنارس مین ریشمی مال تیار کرنیوالی سوسائٹی کی کوششون کے نتایج شایع ہوئے تھے۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲ فیصدی کا معقول منافع ہوا ہے۔

ایک دقت طلب مسئلہ صاحبو! مین نے اپنی تقریر کے شروع مین یہ بیان کیا تھا کہ یہ مسئلہ کچھ آسان نہین ہے۔ لیکن یہ بھی خیال رہے کہ اس ملک کیواسطے اس مسئلہ کا بہت جلد حل ہوجانا نہایت ضروری ہے کسی ملک مین جس سے مین واقف ہون ہندوستان کی ایسی موجودہ حالت پیش نہین آتی ہے۔ ہمارے ملک مین وسیع سلسلہ ریلوے کا موجود ہے۔ چار یا پانچ صنعتی مرکز موجود ہین جو یورپ کے ایسے ہی مقامات سے مقابلہ کرسکتے ہین بیش قیمت ذخیرہ معدنیات و زراعتی پیداوار کا موجود ہے۔ غیر ملک سے دو کروڑ تک کی تجارت ہوتی ہے اور تجارت اس قسم کی ہے کہ ہم دستکاریون کے واسطے سامان روانہ کرتے ہین۔ اور ولایت اور دوسرے ممالک یورپ سے اُسکے عیوض مین چیزین تیار ہوکر آتی ہین۔

بعض مقامات ہمارے ملک مین ایسے ہین کہ آپکو یہ خیال ہوگا کہ گویا یورپ کے کسی کاروباری شہر مین ہین۔ اندرون ملک مین چند میل کا سفر شروع

کیجیے۔ آپ کو صنعتی سرگرمی کے آثار مشکل سے نظر آئینگے۔ اور یہ معلوم ہوگا کہ تمامی رعایا صرف زراعت کے کاروبار مین مصروف رہتی ہے۔ اِس حالت کی نظیر ہمکو نظر نہین آتی ہے اور نہ اسکے علاج کے واسطے کوئی تدبیر دستیاب ہوتی ہے۔ دو مسئلے ہمارے سامنے پیش ہین۔ اول یہ کہ ہمکو لازم ہے کہ رعایا کو تعلیم دین۔ تاکہ علاوہ زراعت کے دوسری دستکاریون کی جانب مائل ہوکر اپنی تمام دستکاریون کے واسطے ہوشیار کاریگر تیار کرے۔ ہمکو چاہیے کہ اپنے کاریگرون مین کام کا شوق پیدا کرین۔ نہ یہ کہ دن بھر کی مزدوری کے واسطے کام کیا جائے۔ ہم کو چاہیے کہ تعلیم یافتہ فورمین تیار کرین۔

دستکاری کے لوازمات سے متعلق معقول تحقیقات عمل مین لائین۔

دوسرے یہ کہ جو لوگ اِس وقت سرمایہ لگانے مین پس و پیش کرتے ہین۔ اُنکی اِس جھجھک کو مٹا دین۔ اور اسباب مین اُسوقت تک کامیابی نہ ہوگی جبتک رعایا کے سرغنہ اصحاب سرگرمی اور گرمجوشی کے ساتھ کام کی جانب توجہ نہ کرین گے۔ اب ہمارے سامنے جو واقعات پیش ہونے والے ہین۔ اُنپر ہم کو یہ غور کرنا چاہیے کہ کون اصول ہم اختیار کرسکتے ہین۔ اور کون ہمکو اختیار نہ کرنا چاہیے۔ مجھکو یہ اندیشہ نہین ہے کہ آپ سب صاحب جو اِس اہم مسئلے کے طے کرنے کے واسطے یکجا ہوئے ہین اور ایسے منتخب لوگ ہین جیسے آج تک ہندوستان مین کبھی یکجا جمع نہین ہوئے تھے۔ اپنی ذمہ داریون سے گریز کرینگے۔ مجھکو یہ اندیشہ بھی نہین ہے کہ درصورت نہ ہونے کسی نظیر کے آپ آزمائش کرنے مین پس و پیش کرین گے۔ اور اسکے خطرات مین پڑنا گوارا نہ

کرینگے - مجھکو یہ اندیشہ بھی نہین ہے کہ آپ سابقہ کامون پر ہاتھ باندھے بیٹھے رہین گے اور یہ دریافت کرنے کی کوشش نہ کرینگے کہ اُن ناکامیون کا باعث کیا تھا - اور کیونکر وہ ناکامیان تبدیل ہو سکتی ہین - بالذات میرا یہ خیال ہے کہ کہ ہمارا جو مقصد ہے اسکے واسطے ہمکو ایثار علی النفس درکار ہے مین نہایت وثوق کے ساتھ بیان کرتا ہون کہ موجودہ حالت کے دیکھتے ہوئے بہت سے موقعے مجھکو نظر آتے ہین - یہ ہمارے اختیار مین نہین ہے کہ دھوپ پیدا کردین یا برسات شروع کردین - کاشت اور فصل کاٹنے کے زمانے پر اقتدار حاصل کردین - یہ باتین انسان کے اختیار سے باہر ہین - لیکن یہ البتہ ہمارے اختیار مین ہے کہ جو کچھ پیدا کرین اُسکو کام مین لائین اور اِس طریقہ سے ملازمت کے جدید ذرایع پیدا کرین اور ملک کو آسودہ حال بنائین - اِس کام مین ہمسے غلطیان بھی ہون ہمارا روپیہ بھی بلا کسی منافع کی صورت کے صرف ہوگا لیکن مجھکو اِس امر کا یقین کامل ہے کہ آج ہم ایسی کوشش مین شریک ہونے والے ہین جو کسی طرح بے سود ثابت نہین ہو سکتی ہے -

صنعت و حرفت کی کانفرنس مین ہز آنر کی آخری تقریر

۳۱ اگست ۱۹۰۶ء

حضرات!

جن ضروری اور اہم معاملات کا مباحثہ ہم لوگون نے ۱۹ ماہ حال کو شروع کیا تھا - آج بخیر و خوبی ختم ہوا - اپنے مباحثہ کے نتیجے پر ہم لوگ بہ نظر

اطمینان دیکھ سکتے ہین۔ تمام تقریرون سے جوش وخروش اور تجویز مقاصد اور تدابیر حصول مقاصد مین اتفاق اور یکدلی نمایان ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ ہم لوگ اِس بات پر فخر کر سکتے ہین کہ جو اسکیم ہم لوگون نے تجویز کی ہے اُسمین مستعدی خیال اور عملی دانشمندی کی کافی شہادت موجود ہے اور جب اِن تجاویز پر عمل ہوگا۔ ایک معقول طریقہ صنعتی تعلیم کا ان صوبجات مین جاری ہوجائیگا۔ اور اِس سے اِس تکمیل کی بنیاد پڑجائیگی۔ جو ہمارے صوبے کی دولتمندی کے لیے ضروری ہے مجھے معلوم ہے کہ آپ لوگون مین اکثر حضرات اِس کانفرنس مین بہت ذاتی تکلیفین اُٹھاکر شریک ہوئے ہین۔ مین مکرر شکرگذاری آپ لوگون کی شرکت پر ظاہر کرتا ہون۔ اور خاصکر اِس پُرجوش اور دلی توجہ کے لیے کہ جس سے آپنے اِس مسئلہ پر غور کیا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سب لوگ مسٹر بٹلر کی مدح اور ثنا مین مجھ سے اتفاق کرینگے کہ اُنھون نے غیر معمولی قابلیت اور ذہانت کے ساتھ اِس کانفرنس کے عاملانہ انتظام کو انجام دیا۔ ایک حیرت انگیز بات ہے کہ ہر کمیٹی کی روداد اور ہر سب کمیٹی کے مباحثے اِسقدر عجلت کے ساتھ اور ایسے مکمل ممبرون کے ہاتھون مین پہونچا دیے گئے۔ کارروائی کی جو یادداشت آج ہم لوگون کے سامنے ہے وہ خود ایک نمونہ ہے کہ اِس طرح عمدگی سے یادداشت مرتب ہوسکتی ہے۔ اِس بات نے کہ مختلف سب کمیٹیون کی کارروائیان اسقدر صحت اور خوبی کے ساتھ لکھی گئین اور وہ امور کہ جن پر کانفرنس کے فیصلہ کی ضرورت تھی اسقدر وضاحت اور صفائی کے ساتھ ہم لوگون کے سامنے پیش کیے گئے۔ ہم لوگون کو اپنے مباحث کی جلد ختم کرنے مین مدد دی

اب جو کچھ باقی ہے وہ یہ ہے کہ مین اِس کانفرنس کو ختم کرون اور اپنی مشتاق آرزو کا اظہار کردن - کہ حکام اعلی ہماری رایون سے اتفاق کرینگے - اور ان تجویزون کو جنکی ہمنے سفارش کی ہے منظور فرمائینگے

ہنر آنر کی تقریر آگرہ مین

(۸ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء)

ایک ایسٹ انڈیا ریلوے کے پل کا افتتاح کرتے وقت جس کا نام اسٹریچی برج ہے - اور ایک بازار کا بنیادی پتھر رکھتے وقت جس کا نام ہیوٹ گنج ہے - ذیل کی تقریر ہنر آنر نے فرمائی -

ہم سب لوگ آج ایسے موقع پر جمع ہوئے ہین جسکی نسبت مجھکو امید ہے کہ ایک مبارک واقعہ شہر آگرہ کی بابت ثابت ہوگا - اسٹریچی پل کے افتتاح کی رسم اور فری گنج کے بنیادی پتھر کا رکھا جانا دونون ایک دوسرے سے قریب قریب تعلق رکھتے ہین - اِس لیے مناسب ہے کہ مین مسٹر ڈرننگ کی تقریر اور اُس اڈریس کا جو کہ صاحب چیرمین اور میونسپل بورڈ کے ممبرون نے براہ مہربانی پیش کی ہے ایک ہی ساتھ جواب دون - مین اسکو ایک اعزاز سمجھتا ہون کہ ایسٹ انڈیا ریلوے کمپنی نے مجھے اُس پل کے کھولنے کے لیے مدعو کیا - مین نہایت مسرت کے ساتھ اس پل کا اعلان کرتا ہون کہ یہ پل اب سب کے لیے کھلا ہوا ہے اور اس پل سے شہر آگرہ کا تعلق ایسٹ انڈیا ریلوے کمپنی سے ملتا ہے - اور یہ پل ایک ایسے سربرآوردہ چیرمین کمپنی کے نام سے موسوم

ہوگا کہ جس سے بہتر کسی نے ریلوے بورڈ کی صدر نشینی نہین کی یہ نہایت مناسب
ہے کہ اُن کا نام نامی ایک ایسے اعلی کام سے ہمیشہ کے واسطے منسوب ہے
اور مین سمجھتا ہون کہ اِس صوبے کے لوگون کو اسوجہ سے بھی بہت خوشی ہوگی
کہ یہ پل ایک سابق لفٹننٹ گورنر کی یاد دلائیگا۔ جنھون نے بہت اچھی عمر پاکر
حال ہی مین انتقال فرمایا ہی۔ مین ۳۰ برس ہوئے جب ملازمت مین داخل
ہوا تھا۔ اُسوقت سر جان اسٹریچی صاحب نے اِس عہدے کی عنان حکومت
اپنے ہاتھ سے چھوڑی تھی۔ جس کے حاصل ہونے کی اب مجھکو عزت ملی ہی۔
مسٹر ڈرنگ نے آپ لوگون سے بیان کیا ہے۔ اِس پل پر بھی مثل
کرزن برج الہ آباد کے میرے پیشرو کی تحریک کے موافق محصول نہ لیا جائے۔
مین اِس موقع پر ریلوے بورڈ اور کمپنیون کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ کہ
اُنھون نے سر جیمس لاٹوش کی پالیسی کو پسند کیا اور جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جمنا کے
پل پر الہ آباد مین اور ٹونس کے پل پر پہلی جون سے محصول معاف ہوا۔ اسی
طرح بنارس مین ڈفرن پل اور کانپور مین گنگا کا پل اور مراد آباد مین رام گنگا کے
پل پر محصول معاف کر دیا جائیگا۔ اور مجھے امید ہے کہ بہت زمانہ نہ گذریگا
کہ باقی پلون پر بھی اِس صوبے مین مسافرون کے لیے محصول معاف ہو جائیگا
یہ پل اِس طرح بنایا گیا ہے کہ اسپر تینون ریلین جو آگرہ کو آتی ہین گذر سکین گی۔
اور بیلن گنج اور فری گنج کے مال گودام تک پہونچنے مین آسانی ہوگی۔
مین ایسٹ انڈیا ریلوے کو اور اُن افسرون کو جنکا مسٹر ڈرنگ نے تذکرہ
کیا ہے۔ مبارکباد دیتا ہون۔ کہ اُنھون نے ایسا عمدہ نقشہ پل کا تجویز کیا

اور ایسی عجلت کے ساتھ پل کو تعمیر کیا - اور مین شہر آگرہ کو مبارکباد دیتا ہون
کہ اب جمنا پر یہ دوسرا پل ہے - آگرے کا اب ریل کے ذریعے سے ہندوستان
کی تینون بندرگاہون سے قریب قریب ایک ہی فاصلے کے ساتھ تعلق ہو گیا
ہے - یعنی (کلکتہ - بمبئی - کراچی)

کوئی شہر ہندوستان کے درمیانی حصہ مین اتنی زیادہ ریلین نہین رکھتا
اور مال گودام کے قریب تین بڑی ریلون کا موجود ہونا اسقدر فائدہ مند ہے
کہ اسپر تجارت کا ہر مرکز خوش ہو سکتا ہے - یہ امر کہ میونسپل کمیٹی نے ایک بہت
بڑا مال گودام بنانا تجویز کیا ہے ظاہر کرتا ہے کہ وہ لوگ ریلون کی قدر کرتے
ہین - اور اس بات پر آمادہ ہین کہ اہل شہر آگرہ ریل سے پورا فائدہ اُٹھائین -
اِس تجویز سے مجھے پوری ہمدردی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ فری گنج کا
نقشہ مسٹر آرتھر وگرس صاحب نے لندن کے ایک بڑے مال کے اسٹیشن سے
لیا ہے اور اُسکے نمونے کو آپ لوگ اور نیز سر جیمس لاٹوش ملاحظہ کر چکے ہین
اُسکا تخمینہ اور نقشہ چیف انجنیر صاحب گورنمنٹ نے بھی پسند اور منظور کر لیا
ہے - آپ لوگون نے خاص انتظام پانی کے پہونچانے کا بھی کیا ہے -
یہ ایک نہایت دانشمندانہ احتیاط ہے جس سے آئندہ کے لیے آتشزدگی
کے خوف کا نرخ ارزان ہو جائیگا - سڑکون مین اور مکانات وزمین کے معاوضے
مین اور زمین کے برابر کرنے مین آپکا ۳۰۰۰۰ روپیہ صرف ہو چکا - یہ رقم مجملہ
اُس ایک لاکھ روپیہ کے ہے جو کہ گورنمنٹ نے آپکو قرض دیا ہے -
آپنے مسٹر ڈرنگ اور چیف انجنیر صاحب ایسٹ انڈیا ریلوے کی مہربانی سے

یہ بھی انتظام کیا ہے کہ ۵۰ یا ۶۰ ہزار روپیہ ریل کے لوہے کی سڑک تیار کرنے مین صرف ہو جائے۔ کل اسکیم مین ۱ یا ۱ لاکھ روپیہ کا صرفہ ہوگا۔ اور اس کو آہستہ آہستہ صرف کرنا چاہیے۔ مجھے امید ہے کہ آپ لوگ بہت جلد اس کا انتظام کرینگے کہ یہ روپیہ کیونکر آئے جسمین یہ کام چلتا رہے

(۲) ۳۰ برس کا زمانہ گذرا جبکہ مین آگرہ مین پہلی مرتبہ قیام کے لیے آیا۔ اور اسوقت سے ابتک مین نے نہایت دلچسپی آگرہ کی تجارت اور سرسبزی مین لی ہے۔ اسمین کچھ شبہہ نہین کہ باوجود ان آسانیون کے جو ریل کے ذریعہ سے اسکو حاصل ہین۔ آگرہ کی تجارت نے اسقدر کامیابی حاصل نہین کی جیسی کہ اسکے خیر خواہون کی خواہش تھی۔ اسکے صرف تین سبب معلوم ہوتے ہین۔

اول سبب یہ ہے کہ ریلوے کمپنیون کو ہمیشہ آگرے کی تجارت کے ساتھ پوری ہمدردی نہین رہی لیکن اس بڑے مالگدام کی تعمیر سے وہ شکایت جاتی رہی اور اگر آگرہ کی تجارت اب بھی ترقی نہ کرے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ اسکے اسباب مقامی ہین۔

دو اور سبب جنکا مین تذکرہ کرون گا۔ ایسے ہین جنکو یہان کے باشندے آسانی سے دور کر سکین گے۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ آگرہ کے مال کی نسبت بعض اوقات شہرت عام خالی از شائبہ نہین رہتی۔ سچائی اور ایمانداری تجارت کی کامیابی کے بہت بڑے ذریعے ہین۔ اور تجارت کو کسی چیز سے اتنا نقصان نہین پہونچتا جتنا کہ معاملات مین اعلی درجے کی تجارتی اخلاق

کی پابندی نہ کرنے سے۔

ایسے مرکز تجارت کی شہرت عام جیسا کہ آگرہ ہے نہایت اعلیٰ ہونا چاہیے تاکہ کسیکو ذرا بھی شبہہ کا موقع نہ رہے۔

اے صاحبو!

مین آپ لوگون سے جو کہ یہان کے باشندون کے سرغنہ ہین درخواست کرتا ہون کہ آپ ہر طرح سے کوشش کیجیے کہ وہ لوگ جو تجارت پیشہ ہین صاف معاملگی اپنا مسلک خیال کرین۔

تیسرا سبب جسکا مین آپ سے تذکرہ کرنا چاہتا ہون یہ ہے کہ درحقیقت آپ لوگون مین ایک گھن لگ گیا ہے۔ میرا مطلب اُن قماربازیون سے ہے جو آپکے شہر مین بہت رائج ہو گئی ہین۔ یہ امر عرصے سے گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ غلّہ کا جُوا۔ چاندی کا جوا۔ اور خاصکر افیون کا جوا اِس درجہ آگرے مین رائج ہے کہ وہ نہایت بدنامی کا باعث ہے۔ اِس عادت کی یہ بنیاد ہے کہ لوگون کو یہ خواہش پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ جلدی سے بلا کوشش اور بلا محنت جو کہ عزت کے ساتھ روپیہ کمانے کے لیے ضروری ہین امیر ہو جائین اور اگر ان ذریعون سے کوئی شخص جلدی سے امیر ہو سکتا ہے تو اتنی ہی جلدی سے اُسکی دولت ضایع بھی ہو سکتی ہے۔ آگرہ مین وہی تجربہ ہوا جو سب جگہ ہوتا ہے۔ جوے سے یہان بھی مثل دیگر مقامات کے بہت لوگ امیر و غریب و شریف و رذیل تباہ ہو گئے۔ اور ایسے ایسے جرائم سرزد ہوے جو دفعتاً دولت کے حصول اور زوال کے موقعون پر ہوا کرتے ہین۔

توقع پر کہ آپ کا شہر جو کہ اپنے گذشتہ تاریخی واقعات کی وجہ سے قابل تعظیم ہے اور اپنے عماراتی خزانے کی خوبصورتی کے لیے تمام دنیا میں مشہور ہے۔ ایک تیسرا نام تجارت کی عظمت کے لیے بھی حاصل کرلیگا میں خوشی کے ساتھ اپنا نام لٹکے فری گنج کو دیتا ہوں۔ اور میں میونسپل بورڈ آگرہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اسنے مجھ سے اسکی درخواست کی۔

میں اس خوبصورت کشتی اور بسولی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جس سے کہ میں بنیادی پتھر اس گنج کا رکھتا ہوں۔

ہز آنر کی تقریر لکھنؤ میں قحط ۱۹۰۸ء کے موقع پر

لارڈ چیف جسٹس صاحب۔ مہاراجہ صاحبان۔ راجہ صاحبان۔ نواب صاحبان و دیگر حضرات!۔

مطابق اُس رزولیوشن کے جو ابھی منظور ہوا۔ مجھکو اس جلسہ کے صدر نشین ہونے سے نہایت مسرت ہے۔ آج گیارہ سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ سر انٹونی مکڈانل صاحب نے جو ہندوستان میں نہایت قابل منتظم امداد قحط رہے ہیں۔ اسی قسم کا ایک جلسہ لکھنؤ میں ۱۸۹۷ء کے قحط کے متعلق خیراتی امدادی فنڈ ہندوستان کی ایک شاخ قائم کرنے کی غرض سے منعقد فرمایا تھا۔ آجکل ان صوبجات کے باہر معدودے چند مقامات ایسے ہیں۔ جنمیں شدید قحط ہے۔ اور یہ منظور نہیں ہے کہ ایک عام فنڈ کھولا جائے۔ پس میں نے یہ جلسہ اس غرض سے منعقد کیا ہے کہ اس صوبے میں قحط کا

خیراتی امدادی فنڈ قائم کرنے کے معاملہ پر غور کیا جائے۔ یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ آج وہی مہینہ اور وہی تاریخ اِس کام کے واسطے مقرر ہوئی جو سابق مین مقرر ہوئی تھی۔

مین امید کرتا ہون کہ یہ فال نیک ہے اور صوبجات متحدہ اُنکی التجا کا جواب جو آج مصیبت مین مبتلا ہین ویسے ہی خلوص دل سے دینگے۔ جیسا کہ سابق مین انھون نے دیا تھا۔

سنہ ۱۸۹۶-۹۷ء مین جیسی بلائے ناگہانی نازل ہوئی تھی آج کل بھی ویسی ہی نازل ہوئی ہے۔ مجھکو گیارہ سال سے اُس طرف کے حالات سے ذاتی واقفیت نہین ہے۔ لیکن جن لوگون کو واقفیت ہے اُن کا ذاتی تجربہ ہے کہ آج کل زیادہ تر قحط زدہ اضلاع مین گذشتہ فصل کی پیداوار کا اُسیقدر نقصان ہوا ہے جسقدر اُس زمانے مین ہوا تھا۔ خصوصاً اودھ کے نشیبی خطّون کی حالت اور بھی ابتر ہے۔

سنہ ۱۸۹۷ء مین ضلاع گونڈہ۔ بہرائچ۔ کھیری۔ اِس حد تک اِس بلا سے بچ گئے تھے۔ کہ ایک تاریخ مین ۵۰۲ سو سے کم قحط زدے امدادی کامون مین پائے گئے تھے۔ آج کل ان اضلاع کا شمار سخت قحط زدہ ضلعون مین ہے اور ۵۰ ہزار سے زائد قحط زدون کی امداد ہو رہی ہے۔ ہم نے سرسری طور پر حساب لگایا ہے۔ کہ فصل خریف مین کسی حد تک نقصان ہوا ہے۔

آپ سب صاحب جانتے ہین کہ اِس حساب مین بعض غلطیان ضرور پائی جائینگی۔ اور اِس حساب کو ماہر علم الاعداد ہرگز منظور نکریگا۔ باایں ہمہ اگر

ہم اِس حساب کو اُس شکل میں منظور کر لیں کہ جو حالت وقوع میں آئی ہے۔ اُسکا عام طور پر اندازہ ہو جائے تو ہم اِس معاملے میں بہت بڑی غلطی کے مرتکب نہ ہوں گے۔ غالباً یہ حسابات کسیقدر افسردگی پیدا کرنے والے ہیں۔ مگر میں خیال کرتا ہوں کہ زیادہ حد تک یہ حالت نہ ہوگی۔ معمولی رقبہ فصل خریف میں معمولی پیداوار غلہ ۵۰ لاکھ ٹن کے اندر ہی رہتی ہے۔ امسال یہ تخمینہ کیا گیا ہے کہ پیداوار ۱۵ لاکھ ٹن سے ۲۰ لاکھ ٹن تک ہوئی ہے۔ مزید براں دو بڑی تجارتی پیداوار یعنی روئی و شکر بہت ہی قلیل ہوئی۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ امسال جو پیداوار ہوئی ہے اُسکی قیمت معمولی سال کی پیداوار کی قیمت سے ۱۸ کروڑ کم ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اسقدر نقصان کا ہونا اِس صوبے کے حق میں کیسا غضبناک صدمہ ہے۔ آپ لوگوں میں بعض اصحاب یہ سوال کرینگے کہ جس حالت میں اِس صوبے نے اِس درجہ نقصان اُٹھایا ہے تو ظاہری علامات جو قحط کے لیے لازم ہیں۔ ہمکو کیوں نظر نہیں آتے۔ کیوں نہیں ہمکو فاقہ کش آدمی دکھائی دیتے۔ کیوں نہیں ہمکو قحط زدوں کے گروہ کام کی تلاش میں سرگرداں نظر آتے ہیں۔ کیوں نہیں اِس صوبے کے جرائم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور کیوں نہیں وہ علامات پریشانی اور مایوسی جو عموماً قحط کے زمانہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ نظر آتے ہیں۔ جب امسال بھی ویسا ہی قحط نازل ہوا ہے جیسا گیارہ سال اُسطرف تھا۔ تو کیوں اعداد امداد قحط میں اسقدر تغیر ہو گیا ہے اب ہمکو دونوں زمانوں کے اعداد کا موازنہ کرنے دیجیے۔

اِسوقت تک ۱۹۰۷ء میں ضلاع میں ۶ قحط کے امدادی کام جاری

ہو چکے تھے۔ علاوہ برین ۰۰ ہزار امدادی کامون پر کام کر رہے تھے۔ ۳۴ ہزار آدمی
آزمائشی کامون پر کام کرتے تھے۔ ایک لاکھ ۲۳ ہزار مزدورون کے اعزا کی
امداد ہوئی۔ ۹۸ ہزار آدمیون کو اُنکے گھرون مین خیراتی امداد پہونچائی جاتی تھی
۵۱ ہزار آدمی خیرات خانون مین تھے۔ غرضکہ کل ۷ لاکھ ۹۶ ہزار آدمی امداد
پا رہے تھے۔ آج کل اِسوقت تک ۲ لاکھ ۹۴ ہزار آدمیون کی امداد مختلف
طریقون سے ہو رہی ہے۔ صرف ۱۳ اضلاع قحط زدہ قرار پائے ہین۔ امدادی
کامون پر ایک لاکھ ۵۲ ہزار آدمی کام کر رہے ہین۔ گیارہ اضلاع مین آزمائشی
کام کھل گئے ہین لیکن ان کامون کی جانب تقریباً ۵ ہزار آدمی رجوع ہوے
ہین۔ کام کرنے والون مین ۲۹ ہزار کی امداد ہو رہی ہے۔ دوسری جانب ۲۶
اضلاع مین بمقابلہ ۱۸۹۶ء کے ۳۴ اضلاع کے غربا کو اُنکے گھرون پر امداد
پہونچائی جاتی ہے۔ اور اِس قسم کی امداد پانے والون کا شمار بمقابلہ ۱۸۹۷ء کے
امسال درحقیقت بہت زیادہ ہے پس آپکو معلوم ہوگا کہ امداد کے طریقہ مین بہت
کچھ تغیر ہو گیا ہے۔ اسوقت تک امدادی کامون پر ہمکو ایک قلیل تعداد کیواسطے
سامان کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے لیکن گھرون پر امداد پہونچانے کی
کارروائیان وسیع ہو رہی ہین۔ اور ہم یہ امداد فیمن کوڈ کے مطابق نہین دے
رہے ہین۔ کیونکہ اُس کوڈ مین جو سرانٹونی میکڈنل کے قحط کی سفارشات پر مبنی
ہے۔ ہدایت کی گئی ہے کہ اِس قسم کی امداد اُنھین مقامات مین پہونچائی جائے
جہان قحط کے امدادی کام کھل گئے ہون۔ اِس پالیسی کی تبدیلی کے اسباب
موجودہ زمانہ کے متغیرہ خیالات مین پائے جائینگے۔ اولاً ہمارا خطہ

بندیلکھنڈ بمقابلہ ۹۷-۱۸۹۶ء کے آج کل بہت اچھی حالت مین پایا جاتا ہے۔
گو وہ ایک قحط سے جانبر نہ ہوا تھا کہ دوسرا قحط نازل ہوا اور اِس طرف اگرچہ
اُسکو دقتین پیش آئین۔ تاہم وہ متواتر دو فصلون کی بہتات سے قحط کا
سامنا کر سکتا ہے۔ بہت لوگ کہتے ہین کہ ۱۰ سال کے عرصے سے اسقدر
اچھی پیداوار نہین ہوئی تھی۔ ایک حد تک یہی باعث دیگر حصص صوبجات
مین اطمینان کا نظر آتا ہے کیونکہ گو گذشتہ ماہ فروری اور مارچ مین متواتر
بارش ہونے سے وہ امیدین جاتی رہین تھین جو ربیع کی فراوانی کے متعلق
بندھی تھین لیکن اسکے قبل جو خریف ہوئی تھی وہ بہت اچھی تھی۔ ایک
اور عام باعث یہ بھی ہے جو موجودہ زمانے کی حالت مین زیادہ تر اثر پذیر
ہے۔ ہم چند سال سے گرانی کا دور دورہ دیکھ رہے ہین اور ساتھ ہی شرح
مزدوری مین بھی معقول اضافہ ہو گیا ہے۔ آج معمولی درجے کا مزدور
گیارہ سال اُس طرف کے مقابلے مین بہت زیادہ پیدا کرتا ہے اور
جبتک اسکو کام ملتا رہتا ہے وہ گرانی کا اثر محسوس نہین کرتا ہے۔
معمولی زمانے مین کام کی افراط رہتی ہے۔ حال مین چند سال سے گورنمنٹ
کا صرفہ تمام قسم کے رفاہ عام کامون پر جسمین تعمیر نہر و ریلوے شامل ہین۔
اور جنکے باعث سے قحط کے شدائد مین تخفیف ہوتی ہے۔ بہت کچھ بڑھ گیا
ہے۔ اور پبلک کی صنعت و تعمیرات مین گذشتہ ۲۵ سال کے عرصے مین بہت
کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔ اور یہ بطور خود روز افزون آسودہ حالی کے ظاہری
علامات ہین۔

گو مجھکو ۱۸۹۷ء کے قحط کا ذاتی تجربہ نہین ہے لیکن ۱۹۰۸ء کے قحط مین مین نے کام کیا ہے اور مجھکو یہ بیان کرنے مین مطلق شک وشبہہ باقی نہین ہے کہ آج رعایا بمقابلہ ۳۰ سال اُس طرف کے قحط کا مقابلہ بخوبی کر سکتی ہے - مزید برآن جنھون نے ۱۸۹۷ء کی حالت قحط دیکھی ہے وہ وثوق کے ساتھ بیان کرتے ہین کہ بمقابلہ دس سال اُس طرف کے آج رعایا اِس قسم کی بلاے ناگہانی کا مقابلہ کرنے کے زیادہ قابل نظر آتی ہے - صنعتی ترقی کی رفتار دراصل آہستہ ہے لیکن آج کل رعایا صرف زراعت پر ہمیشہ کی طرح بھروسہ کیے ہوئے نہین ہے - اور ان صوبجات کے باشندون کو کلکتہ ودیگر مقامات کے کارخانون مین ملازمت زیادہ ملتی ہے - ان نوکریون کے ذریعے سے ان صوبجات کے باشندون کی جیبون مین جس قدر روپیہ آتا ہے اُسکا اندازہ اِس واقعے سے ہوسکتا ہے کہ صرف ایک ایسے ضلع مین جسمین قحط کا اعلان ہونے والا تھا وہان کے باشندون نے جو کلکتہ ودیگر مقامات مین ملازم ہین ۱۰ لاکھ روپیہ کے قریب بذریعہ ڈاک بھیجا ہے - چونکہ رعایا کی حالت خود ہی مستحکم تھی اولاً ہمارا قصد یہ رہا کہ اِس حالت کو اِس طور پر اور زیادہ مستحکم بنائین کہ جیسے ہی قحط کا اندیشہ پیدا ہو ہم اُسکے مقابلے کے لیے تیار ہو جائین - ہم نے اخلاقی حکمت عملی کی ترکیب حسب سفارش سر انٹونی میکڈانل صاحب بہادر شروع کر دی - یہ پالیسی یہ ہے کہ فوراً زراعت پیشہ جماعت کو دو طور سے مدد پہونچائی جاتی ہے -

اولاً اُنکو فصل خریف کی کاشت - آبپاشی وغیرہ کے واسطے معقول

رقوم تقاوی کے دیے جاتے ہین اور فصل ربیع کے متعلق جو مالگذاری اُسنے واجب لادا ہوتی ہے۔ اُس مین ایک جزو معاف یا ملتوی کر دیا جاتا ہے ان تدابیر سے رعایا کی ہمت بڑھ گئی۔ مواضعات ہین اُنکو کام مین مصروف رہنے کا موقع ملا۔ اور جرائم کا سدباب ہوگیا۔ خود رعایا نے اِس نازک حالت کا مقابلہ نہایت قابل تعریف تحمل کے ساتھ کیا۔ لیکن گذشتہ قحط مین رعایا اور گورنمنٹ اور اُسکے افسرون نے ایسی متفقہ کوشش کے ساتھ قحط کا مقابلہ نہین کیا۔ جیسا کہ امسال کیا ہے۔ کاشتکارون نے فصل ربیع بونے کے واسطے اپنے کھیت تیار کرنے مین مشقت کی اور اُنکی ہمت رائگان نہین ہوئی۔ یہ خیال کیجیے کہ ماہ اگست کے آخری ہفتہ سے لیکر ماہ جنوری کے دوسرے ہفتے تک مطلق بارش نہین ہوئی۔ تاہم جسقدر رقبہ زیر کاشت ہے حیرتناک واقعہ ہے۔ بلاشک بندیلکھنڈ کے ایسے بعض حصے ہین جنمین ہل چلا دیے گئے ہین لیکن کاشت نہین ہو سکی۔ اور اِس بدقسمت خطے مین صرف ۳۰ فیصدی رقبہ زیر کاشت پایا جاتا ہے۔ لیکن مقامات آیندہ کے واسطے اچھی امیدین ہین۔ اور امسال جس رقبہ مین گیہون بویا گیا ہے (کیونکہ یہ ایک خاص فصل ہے) اُسکی نسبت تخمینہ کیا گیا ہے کہ بمقابلہ ۱۸۹۷ع کے کم از کم ۷ لاکھ ۵۰ ہزار ایکڑ کا اضافہ ہوا ہے۔ یعنی معمولی رقبہ زیر کاشت کا ⅘ حصہ ہے آخر مین خدا کے فضل سے جو باران رحمت اِس ماہ کے اوائل مین ہوا اُس سے فصل کے پودھون مین جان آگئی۔ اِس لیے گیارہ سال اُس طرف کی طرح حالت زیادہ نازک نہین رہی۔ یہ ضرور ہے

کہ بارش بہت دیر کے بعد ہوئی اور زیادہ رقبون مین کاشت نہین ہوسکی۔ جنمین ہل چلا دیئے گئے تھے۔ لیکن جب فصل کے اکوئے نکل آئے تھے اُسکے واسطے اِس بارش مین دیر نہین ہوئی۔ امسال اور سالون کے مقابلے مین نہایت ہوشیاری سے کاشت ہوئی ہے۔ اگر فصل کٹنے کے زمانے تک کوئی ناموافق حالت پیدا نہ ہوئی۔ تو امید ہوتی ہے کہ پیداوار اچھی ہوگی۔ ہمکو دست بدعا ہونا چاہیے کہ اس مرتبہ کاشتکارون کو اپنی اُس جانفشانی اور سرگرمی کا ثمرہ ملے جو اُنھون نے کاشت کے متعلق کی ہے اور یہ فصل جو ابھی زمین پر پھوٹی نہین ہے اُنکی جیبون کو روپیہ سے بھردے۔ اسوقت تک مین نے اُن معاملات کا ذکر کیا جنکا موجودہ حالت کے خفیف بنانے سے تعلق ہے۔ آپ یہ فرمائینگے کہ اگر تمام حالتین اچھی نظر آتی ہین تو پھر اِس جلسے کے منعقد کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ اور قحط کے خیراتی امدادی فنڈ کے قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس وقت جو باتین مین نے بیان کی ہین اُنکو سرکاری تقسیم امداد سے تعلق تھا اور سرکاری قوت امداد قحط ضرورتاً محدود ہے۔ سرکار بحیثیت محافظ حقوق ٹکس دہندگان اتنی خیرات بلا کسی لحاظ کے نہین کرسکتی ہے۔ سرکار صرف اصلی حاجت رفع کرسکتی ہے۔ وہ سامان آرام و آسائش بہم نہین پہونچا سکتی ہے اور نہ نقصانات کی تلافی کرسکتی ہے۔ علاوہ برین نج کی خیرات گو بہت سے قحط زدہ اضلاع و قصبات مین کام کررہی ہے۔ تاہم موجودہ حالت کا مقابلہ موثر طریقے کے ساتھ نہین کرسکتی۔ اسکے واسطے ہمکو ایک مستحکم سنٹرل انتظام کی ضرورت ہے

جسکی شاخین تمام قحط زدہ اضلاع مین کھولی جائین - آج ہم جس قسم کا فنڈ قائم کرنے کی تجویز کرتے ہین - اسکا مقصد یہ ہے کہ سرکار جن طریقون سے امداد نہ پہونچا سکے - اِس فنڈ کے ذریعے سے پہونچائی جائے - اِس فنڈ کے مقاصد شمار مین چار ہین - اول یہ کہ سرکاری امداد کی اعانت خیرات خانے اور باورچی خانے قائم کرنے سے کیجائے - جو لوگ سرکاری خیراتی امدادی کامون پر کام کرتے ہون - یا خیرات خانون مین ہون - اُنکو دودھ ترکاریان اور دوسری غذائین دیجائین - سرکاری امدادی کامون کی مزدوری کی رقم مین چندہ سے اضافہ کیا جائے یا سرکار مواضعات و قصبات مین گھرون پر جو امداد پہونچاتی ہے اُسمین مدد دیجائے - کمل اور کپڑے تقسیم کیے جائین -

دوسرا مقصد یہ ہے کہ یتیمون کی پرورش کیجائے - کیونکہ بعد قحط دور ہونے کے بیشمار یتیمون کی پرورش کرنی پڑتی ہے - تیسرا مقصد یہ ہے کہ شرفا کی پرورش کیجائے - غریب بیوائین اور شریف اشخاص فاقہ کشی سے بچائے جائین - ارزان غلہ فروخت ہونے کے لیے دوکانین کھولی جائین اور لوگونکو گھرون پر کام دیا جائے جسکی مزدوری اُنکو ملے - چوتھا مقصد یہ ہے کہ کاشتکار و دستکار جو لاہے ایام قحط مین تباہ نہ ہونے پائین اور اُنکی امداد کیجائے تاکہ اُنکی موجودہ حالت بدستور قائم رہے - یتیمون کی پرورش اور آخری مقصد کے متعلق جو صرفہ ہوگا اُسکی ضرورت قحط کے بعد کو ہوگی اور آپ ضرور محسوس کرینگے کہ یہ مقاصد ایسے ہین کہ جنمین بچ کی خیرات کے واسطے کوئی حد معین نہین ہوسکتی ہے - پس ہمکو اس اندیشہ کی ضرورت نہین ہے کہ اگر کوئی فیاض

شخص ہمکو کچھ رقم دیگا - تو ہم اُس رقم کو پوری طور پر اُسی غرض کے واسطے صرف نہ کرینگے -

سردست یہ ضرورت ہے کہ آپ سرکاری امداد مین اعانت کرین - کمبل - کپڑے اور دیگر سامان آرام غریبون کے لیے مہیا کرین - مین اس موقع پر نہایت شکریہ کے ساتھ ۵۰ ہزار روپیہ کی رقم کے وصول ہونے کا ذکر کرنا چاہتا ہون جو انڈین فیمن ٹرسٹ سے چند روز ہوئے موصول ہوئی ہے - مین نے کمیٹی مقرر ہونے کی توقع پر اس رقم کا کمبلون کی خریداری مین صرف کرنا منظور کیا ہے - کیونکہ اس قسم کی امداد نہایت ضروری ہے - گو بارش سے پودھون مین جان آگئی ہے - لیکن اسکے بعد سردی چمک جانے سے بیشمار گھرون مین بیماری اور تکلیف پیدا ہو جائیگی - مین بیان کر چکا ہون کہ گو مزدوری پیشہ جماعت کی حالت اچھی ہے - لیکن امسال بمقابلہ دس سال اُس طرف کے اُن حاجتمندون کی فہرست طویل ہوگئی ہے - جنکے گھرون پر امداد پہونچانی چاہیے - اسکا باعث یہ ہے کہ سردست وہ لوگ زیادہ تر مصیبت مین مبتلا ہین - جو کام نہین کر سکتے ہین - اپاہج نابینا اور مواضع وقصبات مین معزز خاندان جنکی قلیل آمدنی ہے - نہ وہ مزدوری کرنا پسند کرتے ہین اور نہ اسکے قابل ہین - وہ عورتین جو باہر نہین نکلتی ہین - یہ سب اندنون سخت مصیبت اُٹھا رہے ہین - آج کل تمام دنیا مین گرانی ہے اور یہان بمقابلہ ۱۸۹۷ء کے سخت گرانی ہے - اس شہر مین آج کل ایک روپیہ کا ۴½ سیر چاول معمولی اور ۹ سیر ارزان قسم کی جوار یا باجرہ بکتا ہے

سے سیر ارزان قسم کے گیہون کا نرخ ہے پس اسپر غور کرنے کی چندان ضرورت نہین ہے کہ ضروریات زندگی کا اسقدر گران ہونا متذکرہ بالا فرقون کے حق مین کسقدر سخت ہے فصل ربیع ہمارے واسطے جو کچھ بہم پہونچاوے مجھکو اندیشہ ہے کہ جب غلہ بازارون مین آویگا تو نرخ ارزان نہوگا۔ ہمارے صوبجات مین رقبہ زیر کاشت بہت قلیل ہے اور اس سے قلیل ذخیرہ گیہون کا ملک پنجاب مین ہے۔ نرخ گران تو بہت جلد ہو جاتا ہے لیکن ارزانی دیر مین ہوتی ہے۔ آیندہ بارش تک ارزانی کا انتظار کرنا ہوگا۔ پس متذکرہ بالا فرقے کم سے کم آیندہ چھ یا آٹھ ماہ تک مفلسی کا شکار ہوتے رہینگے۔

غرضکہ اُنکو اتنے مہینے تک اُس آسائش کی مطلق توقع نہ رکھنی ہوگی جو زندہ دلی پیدا کرنے والی ہے۔ ایک شاعر نے بہت صحیح خیال ظاہر کیا ہے کہ تمام بنی نوع انسان کو خیرات کی فکر ہونی چاہیے پس ہر ایک شخص جس کی حالت اس قابل ہو کہ اُسکی ذات خاص پر قحط کا اثر نہ پڑتا ہو۔ اُسکا فرض ہے کہ قحط زدون کی امداد کے واسطے ہاتھ بڑھائے منجملہ انکے بہت سے لوگ ایسے ہین جو امداد کے واسطے التجا بھی نہین کرتے۔

مین آپ سب صاحبون سے استدعا کرتا ہون کہ جو کچھ آپ لوگ خیرات کر سکتے ہون اس موقع پر ہرگز اُس سے دریغ نہ فرمائین نہ تو کوئی رقم اس کار خیر مین کثیر ہو سکتی ہے نہ قلیل ایسی کہی جا سکتی ہے۔ آپ اعتماد رکھین کہ ایک ایک روپیہ جو کہ اس غرض کے واسطے چندے مین جمع ہوگا اُسکو زیر ہدایت چیف جسٹس صاحب ہائیکورٹ الہ آباد بہ کمیٹی

نہایت ہی ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ صرف کرے گی۔
چیف جسٹس صاحب کا ایسا ممتاز اور اعلیٰ عہدہ دار اور ذاتی اوصاف کا شخص اس فنڈ کے واسطے ذمہ دار ہے۔ اور یہ ذمہ داری صرف اس بات کی ہے کہ یہ فنڈ حتی الامکان نہایت بہتر اور مناسب طور پر صرف کیا جائیگا۔

ہز آنر کی تقریر نمایش الہ آباد کے موقع پر

(۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۹ع)

معززین حضرات مہاراجہ و راجگان و نواب صاحبان جنٹلمینو۔
مین بہت خوشی سے اس میٹنگ کا جو صوبہ متحدہ مین ایک زراعتی اور حرفتی نمائش کھولنے کے لیے کی گئی ہے۔ پریسیڈنٹ ہونا منظور کرتا ہون آج کی کثرت حاضرین سے دل کو تقویت ہوتی ہے۔ مین اپنے چارون طرف اس صوبے کے مختلف حصون کے قائم مقام دیکھتا ہون۔ اس مجمع کی کثرت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میٹنگ کی غرض ایسی ہے کہ جس سے تمام لوگون کو دلچسپی ہے۔ ہندوستان کے ہر حصہ مین لوگ صنعت کی طرف زیادہ متوجہ ہو رہے ہین۔ مین زراعت کو بھی جو اس ملک کی سب سے بڑی صنعت ہے اور ہمیشہ رہیگی۔ حرفت کہتا ہون۔ زراعت اور صنعت بڑھانے کا ایک ذریعہ نمائشون کا کھولنا بھی ہے۔ بعض اشخاص اس کے مفید ہوتے مین شبہہ بھی رکھتے ہین۔ لیکن اس میٹنگ کو انکی رائے سے اختلاف ہے۔ میرے بعد ایک اسپیکر صاحب اردو مین نمائش کی خوبیون کو دکھلائین گے۔

اِس لیے مین یہ کام اُنھین پر چھوڑ دیتا ہون۔

حال مین ایک کامیاب نمائش ناگپور مین ہوئی۔ دوسرے چند مہینون مین لاہور مین ہونیوالی ہے۔ مجھے بہت دنون سے اسکی فکر ہے کہ ایک نمائش اِس صوبے مین بھی کیجائے۔ کوئی شخص ایک ایسی نمائش کے کامیاب ہونے کا دعوی نہین کرسکتا۔ جو کہ فصلون کے خراب ہونے کی حالت مین کھولی جائے۔

سنہ ۱۹۰۷ع کی بارش کی کمی سے سنہ ۱۹۰۸ع مین قحط ہوا اور اُس وقت زراعت پیشہ لوگون کو اپنی اصلی حالت پر آنے کے لیے بہت مصیبتون کا سامنا کرنا پڑا۔ اسکے قبل بھی بہت سے صاحبون نے مجھے نمائش کے متعلق میٹنگ کرنے کے لیے مجبور کیا تھا۔ مین نے اُسوقت اتنی جلدی نہین کی۔ جتنا کہ مین کرنا چاہتا تھا۔ اور اِس بات پر فیصلہ کیا کہ پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ اِمسال بارش کی کیا حالت ہوتی ہے۔ یہان تک تو قسمت نے یاوری کی ہے کہ صوبہ کے ہر حصہ مین پانی کافی مقدار مین ہوا ہے اور ہر قسم کی فصل کے لیے مفید ہی۔ اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ ہم نمائش کھولنے کی فکر کرین۔ اب ہمکو اسکا تصفیہ کرنا ہے کہ نمائش کب اور کہان ہو۔ آپ سب صاحب واقف ہین کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ نمائش کا انتظام اُسکے افتتاح کے قبل مکمل ہوجائے۔ اِس لیے ہمکو اسکی تیاریان اور عمارت کی تعمیر کے لیے بہت کافی وقت دینا چاہیے۔ ایک ایسی نمائش کے لیے جو کہ اس صوبہ کے شایان ہو۔ کم سے کم ایک سال سے ڈیڑھ سال تک کا زمانہ چاہیے۔

اور اِس صوبے کی آب و ہوا کے لحاظ سے یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے کہ
کہ ایک نمائش جبکو کہ کامیاب ہونے کے لیے کم سے کم تین ماہ تک کھلا رہنا
چاہیے - اِس لیے موسم سرما مین اگر افتتاح کا زمانہ دسمبر ۱۹۰۹ء رکھا جاوے
تو شاید رسم افتتاح کے کل سامان مہیا ہو سکین گے - تقریباً پینتالیس برس کا زمانہ
گذرا کہ اِس صوبے کی پہلی نمائش الہ آباد مین ہوئی تھی - جبکہ یہان کمشنر مسٹر
تھارن ہل - اور کلکٹر مسٹر اکٹیس تھے - میرے خیال مین نمائش کے لیے الہ آباد
کو منتخب کرنے کے لیے بہت سے وجوہ ہین - یہ صوبہ متحدہ کا دارالسلطنت ہے
یہ اُن ریلوے لائنون پر واقع ہے جو اس صوبے کو سمندر کے کنارون سے
ملاتی ہین محض اس صوبے کے مختلف حصون سے نہین بلکہ قریب کے
اور صوبجات اور دیسی ریاستون سے بھی اِس شہر مین ریل کی آمد و رفت ہے
اس شہر کے پرانے قلعہ کے پاس جہان گنگا اور جمنا کا سنگم ہے بہت سا
میدان ہے جو نمائش کا کام دیسکتا ہے - اگر نمائش ماگھ میلہ مین کھلی رہی
جو غالباً اُس سال ہوگا تو بہت جاتری آئینگے - اور اُنکو اُن چیزون کے دیکھنے کا
موقع ملیگا جو ہم اُنکو دکھلا سکین گے - مجھے یقین ہے کہ یہ کارروائی بہت
دانشمندانہ ہوگی - اگر نمائش الہ آباد مین ہو - مین امید کرتا ہون کہ یہ مٹینگ
اِس رزولیوشن کو منظور کریگی کہ اسکا افتتاح دسمبر ۱۹۱۰ء مین کیا جائے -
ہمارا پہلا فرض اس صوبے کی پیداوار اور ان پیداوارون کے بنانے اور
تیار کرنے کی کل مشینون کو ایک جا کرنا اور اُن کا طریق استعمال کرنا دکھلانا
ہوگا - اور میرا خیال ہے کہ یہ بات کبھی نظر انداز نہین کرنا چاہیے -

کہ نیپال - ممالک متوسطہ - اور راجپوتانہ ہمارے صوبے کے سرحدی اضلاع ہین - اور نمائش بمبئی کے اصول پر عمل کرکے ہمین اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے پڑوسی دیسی حکمرانون سے مدد حاصل کرین مجھے امید ہے کہ والیان ریاست کا اس صوبے کے طبقون سے ملنا ہمارے اور اُنکے لیے مفید ہوگا - اور میری رائے ہے کہ جو لوگ نمائش کے منتظم مقرر کیے جائین وہ بھی بطرز مناسب اُنسے شرکت کی درخواست کرین - حاضرین ضرور محسوس کرتے ہون گے کہ اس صوبے کی شایان شان نمائش کے انعقاد کے لیے زرکثیر کی ضرورت ہے - غالباً آپ لوگ قبل اسکے کہ اپنی جیبون مین ہاتھ ڈالین اور اس نمائش کے انعقاد کا سامان کرین - یہ جاننا چاہتے ہون گے کہ گورنمنٹ کیا مالی امداد دیگی - نمائش کا مہتم بالشان طبقہ زراعت کا ہے - اور مین سمجھتا ہون کہ آپ لوگ بھی یہ خواہش کرتے ہون گے کہ محکمۂ زراعت اسکی نگرانی کرے - مسٹر مورلینڈ - اور ہربرٹ نے طبقۂ زراعت کے متعلق ایک بہت بڑی اسکیم بنائی ہے - جسمین اُنھون نے یہ بھی دکھلایا ہے کہ کیونکر نو ایجاد آلات زراعت کا استعمال اور مصرف بتایا جائیگا - صاحبان موصوف نے یہ بھی رائے دی ہے کہ آلات زراعت کے تجار کو جنکی بکری ہندوستان مین زیادہ ہوتی ہے مدعو کرین - اور یہ امید کیجاتی ہے کہ بہت سے تجار نمائش مین شریک ہون گے - ہمارا اندازہ ہے کہ گورنمنٹ تقریباً ایک لاکھ روپیہ طبقۂ زراعت پر صرف کریگی - اور مین اسپر بھی تیار ہون کہ گورنمنٹ کی طرف سے طبقات جنگل کا انتظام رہے - تعمیرات کے کام کے لیے مین ایک

انجینیر کے خدمات دون گا- اور سول سروس کا ایک جونیر ممبر کمیٹی انتظامیہ کا سکرٹری آیندہ سال سے رہیگا-

محکمۂ پبلک ورکس بھی عمارت کی تعمیر کے لیے معائنہ اور سامان عمارت دیگا- اِس طریقے سے گورنمنٹ اسپر تقریبًا دولاکھ صرف کرے گی- اور مین امید کرتا ہون کہ کم سے کم تین لاکھ روپیہ چندے سے آجائیگا- بہتر ہوگا کہ چندے کی ایک فہرست جلد کھول دیجائے- اور مجھے امید ہے کہ آج ہی قبل اُسکے کہ ہم اِس ہال سے باہر جائین چند ون کے وعدے کیے جائینگے-

یہ سوچا جارہا ہے کہ نمائش کے انتظام کے لیے ایک کونسل کمیٹی انتظامیہ اور ایک جنرل کمیٹی مقرر کیجائے- اِس مضمون کا رزولیوشن مع ممبرون کے اسمار کے آپکے سامنے پیش کیا جائیگا- لیکن یہ دعوی نہین کیا جاسکتا کہ یہ فہرست مکمل ہے- بلکہ ہر وقت اِسمین اضافہ ہوسکتا ہے- خیال یہ ہے کہ کونسل مین وہ سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب رہین گے جو کہ اگرچہ نمائش مین ایک خاص دلچسپی لیتے ہین- لیکن اُنکے پاس اتنا وقت نہین ہے کہ انتظام مین ہاتھ بٹائین- اُنکا درجہ اعزازی ہوگا اور اُنکا فرض نمائش کی سرپرستی اور مالی امداد کا ہوگا-

جنرل کمیٹی مین وہ اصحاب ہون گے جو کہ ہر ضلع مین چندے کی لوکل کمیٹیون کے مطابق حکام کمیٹی انتظامیہ کی مدد کرین اور اپنے اپنے اضلاع مین ان کمیٹیون کے صدر انجمن بنین- لیکن سب سے سخت کام کمیٹی انتظامیہ کا یہ ہے کہ اُسکی کامیابی کے لیے زیادہ تر آپکے صدر انجمن کی انتظامی

قابلیت اور جوہر حکومت پر منحصر ہے۔ میں نے آپ لوگون کے خیالات کی پیش بندی کرکے ایک ایسے جنٹلمین کو اس مشکل کام کی صدارت کے لیے مدعو کیا ہے اور مین امید کرتا ہون کہ آپ سب صاحب میرے اس کام کو نظر تحسین سے دیکھین گے جب مین یہ کہون گا کہ مسٹر جسٹس رچرڈسن نے کمیٹی انتظامیہ کی صدارت قبول کی ہے۔ کمیٹی انتظامیہ کے ممبر بھی بہت احتیاط کے ساتھ منتخب ہوتے ہین۔ اور اس انتخاب مین نمائش سے دلچسپی لینے والے بیرونی اصحاب نے مدد دی ہے اور جلسہ مین پہلے بیان کرچکا ہون۔ اس کمیٹی مین اور اصحاب بھی حسب ضرورت مقرر ہون گے۔ نمائش کا انتظام درحقیقت غیر سرکاری ممبرن کے ہاتھ مین ہے۔ لیکن مجھے چند سربرآوردہ غیر سرکاری ممبرون نے یہ بتلایا ہے کہ سرکاری افسرون کا کمیٹی انتظامیہ مین شامل ہونا مفید ہوگا چنانچہ اس فہرست مین اُس مشورے پر عمل کیا گیا ہے مین سمجھتا ہون کہ اسمین بہت زیادہ سرکاری ممبر شامل نہین ہین۔

لیکن امید کیجاتی ہے کہ ان سے غیر سرکاری ممبرون کو بہت مدد ملیگی۔ ہمکو امید ہے کہ تمام جماعتین ملکر نمائش کو کامیاب بنائین گی۔ اور اپنے خدمات کے انجام دینے مین یہ خیال اُنکو جوش دلائیگا کہ وہ ایک ایسا کام کررہی ہین کہ جسکا صوبے کی خوشحالی پر اثر پڑے گا۔ اور ہر ادنے و اعلی اور غریب و امیر کو یکسان فائدہ ہوگا۔ اب مجھے فی الحال کچھ زیادہ کہنا نہین ہے۔ رزولیوشن پیش کرنا چاہیے۔

ہز آنر کی تقریر افتتاح نمائش الہ آباد مین

(یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۰)

مسٹر جسٹس رچرڈسن اور ممبران کمیٹی انتظامیہ۔

مین آپ لوگون کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپنے نمائش کے موقع افتتاح پر ایک تلطف آمیز اڈریس ایسے خوبصورت کیسکٹ مین جسے مین بطور یادگار افتتاح نمائش ہمیشہ محفوظ رکھون گا پیش کیا ہے۔

وفات ملک معظم

آج ملکہ معظمہ الگزنڈرا کا روز پیدائش ہے۔ اِس مبارک دن کو تقریب افتتاح نمائش کے لیے موزون سمجھنے اور مقرر کر لینے کے بعد ہمین ایک خاص حادثے کا سامنا ہوا۔ اور ہمین ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی وفات کا غم کرنا پڑا۔ آپ کا زمانہ حکومت گو مختصر تھا۔ تاہم آپنے اپنی ہندی رعایا سے شفقت اور مہربانی سے پیش آکر کل یورپ مین عزت حاصل کر لی۔ آپ کی یادگار قائم کرنے کے لیے جو جلسہ ہوا تھا اسمین یہ قرار پایا تھا کہ کمایون کی پہاڑیون پر ایک ہسپتال مریضان سل کے لیے قائم کیا جائے۔ چند ہی روز ہوے ہین کہ اِس ضلع مین بھی ایک جلسہ بصدارت سر جان اسٹینلی فہرست چندہ کھولنے کے لیے منعقد کیا گیا۔ مجھے امید ہے کہ کل باشندگان صوبہ اِس یادگار کے قائم کرنے مین کوشش کرین گے۔

فی الحال خوف اسکا ہے کہ کہین مقامی یادگار قائم کرنے کا شوق اِس مفید اور منفعت بخش یادگار صوبے مین حارج نہ ہو۔ کیونکہ یہ مقامی

یادگارین قائم کنندون کے شوق اور جوش مین زیر بار کرنے والی ہون گی۔ اور بہت ممکن ہے کہ نامکمل رہجائین۔ لیکن سب سے بڑا نقصان یہ پہونچیگا کہ صوبے کی اِس دار الشفا مین اس سے بہت مالی کمی ہوجائیگی۔ اور یون ایک مہتم بالشان کام ادھورا رہ جائیگا۔

البتہ بنارس مین مقامی ضرورت زیادہ ہے۔ اور مین اسے تسلیم کرتا ہون کہ جو اسپتال وہان ملک معظم کے نام نامی سے معنون ہے۔ اُسمین ترقی اور اضافہ کی ضرورت ہے لیکن ایسے موقع پر کلب یا کتبخانہ یا پل پر روپیہ خرچ کرنا زیادہ مفید نہین ہوگا۔ کیونکہ اِس سے صرف اُمرا فائدہ مند ہون گے اور ڈسٹرکٹ بورڈ کو مالی آسانی ہوگی۔ تعلیمگاہون اور صنعتی وفنون کی ترقی دینی ہے۔ اس موقع کے نامناسب اور غالباً کامیاب ہوتی نظر نہین آتی۔ مین امید کرتا کرتا ہون کہ مقامی کمیٹیان اسپر دوبارہ غور کرکے صوبے کی مفید یادگار کو مدد پہونچائینگی اور مقامی یادگار اگر چھوٹے پیمانے اور خاص ضرورت کے لحاظ سے قائم کیجائیگی تو مناسب ہوگی۔

مجھے حال ہی مین اسکا موقع ملا تھا کہ ملک معظم سے اِس نمائش کا ذکر کرون۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا تھا کہ میری جانب سے اور ملکہ معظمہ کیطرف سے اس نمائش مین ہمدردی اور پسندیدگی کا آپ حضرات سے اعادہ کردون اور کہدون کہ آپ امید کرتے ہین کہ اِس سے عملی فائدہ مترتب ہوگا۔ ملک معظم و ملکہ معظمہ کی تشریف آوری ہند کا حال آپ سب اصحاب نے سنا ہوگا۔ اور مین اِس کی تصدیق کرتا ہون کہ کوئی فرد بشر ایسا نہ ہوگا جس نے آپ کی تشریف آوری

ہند پر خوشی کا اظہار نہ کیا ہو۔

ابتدائی نمائش

رسالہ نمائش سے ظاہر ہوگا کہ اس سے بہت پہلے نمائشگاہ قائم کرنے کا خیال تھا۔ لیکن سنہ ۱۹۰۷ع کے امساک باران اور سنہ ۱۹۰۸ع کے قحط کی بدولت یہ کارروائی ابتک ملتوی رہی۔ ایسی اسکیم کو عملی صورت مین لانے اور تیاریان کرنے کے لیے بہت وقت درکار تھا۔ اسی بنا پر نمائش کے لیے پہلا جلسہ ۱۰ ماہ پیشتر ہوا تھا۔

ہمارا خیال شروع سے یہ تھا کہ تعمیر عمارت اور ترتیب اشیا کے بعد نمائش کا افتتاح ہو۔ اور کمیٹی انتظام کو اس خیال کی تکمیل پر مبارکباد دیتا ہون جنوری مین جب ہزہائینس نے اس موقع کا ملاحظہ کیا تھا تو عمارت کا نشان بھی نہ تھا۔ اور اکتوبر مین ولایت سے واپس آکر مین طیاریون کو دیکھکر متعجب رہ گیا۔ نقشہ عمارت اور کام کی جلدی ذمہ دار اصحاب کی اعلی لیاقت کا زبردست ثبوت ہے۔ سر سوئن جیکب اور مسٹر آوائل سپرنٹنڈنگ انجنیر کا طیار کردہ نقشہ اس کام کے لیے بہت موزون تھا۔ اور جس تندہی اور جوش سے رائے ہری کشن چند صاحب نے طیاری مین کوشش کی وہ بہت کچھ قابل ستائش ہے۔ آپنے نہایت کامیابی سے نگرانی کی۔ اور آپکی ماتحتی مین مسٹر لیٹنگ نے قابل داد کام نمایان کیے۔ پراگ داس اوورسیر نے بھی محنت اور جوش سے کام کیا۔ ٹھیکہ دارون مین شیخ نصیر الدین اور لالہ گوری شنکر اپنے کام کے سردست ممتاز رہے ہے۔ مسرز جیسپ اینڈ کو کلکتہ نے بھی طیاری اور سامان مین خاص مدد دی۔ اوقادہ زمین کی درستی کا نقشہ

مسٹر گریسن منتظم باغہاے واقع تاج محل آگرہ نے بنایا اور مسٹر ہیڈیٹا کے زیر انتظام اُسکی درستی ہوئی۔ دونوا فسرون کا کام عمدہ رہا۔

اقتصادی معاملات سیاسی معاملات سے اہم ہین

میرا اس پر اعتقاد ہے کہ فی زمانہ ترقی ہند کے لیے سیاسی کارروائیون سے اقتصادی کوشش اہم تر ہین۔ ملکی معاملات سے انگلستان ایسے ملک مین بھی بہت کم لوگ حصہ لیتے ہین۔ کروڑون ایسے ایماندار کام کرنے والے ہر طبقہ مین ہین جو سیاسی معاملات مین بغیر کوئی دلچسپی لیے اپنی زندگی بسر کرتے ہین۔ ہندوستان مین موجودہ تعلیم کا لحاظ کرتے ہوے بہت کم لوگ ایسے ہین جو پالیٹیکس مین حصہ لیتے ہین اور تمام باشندون کو اسکا احساس بھی نہین ہوتا۔ فی زمانہ اتنا ہی بہت ہے کہ وہ اپنے ذریعہ معاش کا خیال کرین ہندوستان کے باشندون اور حکمرانون کے لیے سب سے ضروری مسئلہ یہ ہے کہ زمین زیادہ زرخیز بنائی جائے۔ اور صنعت وحرفت مین ترقی دی جائے اور ایسے ذرائع مہیا کیے جائین کہ کام کرنے والون اور نگرانی کرنیوالون کو مدد ملے۔

صنعتی ترقی مین کوشش

اب اس بات کی ضرورت ہندوستان مین ہونے لگی ہے کہ صنعت کو ترقی دیجائے۔ اور خوشی کا مقام ہے کہ اس صوبے مین ترقی کی بہت کچھ کوشش کی گئی۔ اول اول صنعت وحرفت پر نظر ڈالی گئی۔ اور صوبے کی صنعت کا اندازہ لگایا گیا۔ کہ اس کام کو مسٹر چیٹرجی نے بخیر وخوبی انجام دیا۔ آپکی رپورٹ بھی اس صوبے کی صنعت کی تفصیلی حالت

لکھی ہوئی ہے۔ علاوہ برین ایک صنعتی کانفرنس بھی قائم ہے۔ جس مین اس صوبے کی خاص دلچسپی لینے والے اصحاب شریک ہوتے ہین۔ اور چند خاص خاص افراد مقامات غیر کے بھی شریک ہوتے ہین۔ مین نے اس تیس برس کے قیام ہند مین بہت سی کانفرنسین دیکھی ہین۔ اور دعوی سے کہہ سکتا ہون کہ اتنا عملی کام اس مختصر زمانے مین کسی کانفرنس نے نہین کیا۔ اِس کانفرنس نے تین ہفتے کے اجلاس کے بعد ایک عرضداشت اِس غرض سے پیش کی کہ اس صوبے مین تعلیم صنعت وحرفت شروع کی جائے۔ اور لوکل گورمنٹ نے اس تجویز کو اعلیٰ گورمنٹ کی خدمت مین روانہ کیا۔ اور جس عمدگی سے ہماری اِس تجویز کو کامیابی ہوئی۔ اسمین آنریبل مسٹر بٹلر (جوکہ اب تعلیمی ممبر ہین) کی خاص کوشش تھی۔

ہماری اس تجویز مین ۲۶ لاکھ کا اتفاقی اور ۴½ لاکھ سالانہ کا لازمی خرچہ ہے۔ یہ کل خرچ جو ہم نے تجویز کیا ہے فی شخص باشندہ صوبہ ½ ار و ½ ار کے حساب سے ہے۔ سب سے پہلے کانفرنس نے اِس کے متعلق یہ طے کیا کہ صنعتی تعلیم گاہ قائم کیجائے اور تعلیم یافتہ طبقے کو اورسیری۔ فورمینی اور تحقیقاتی کام کی تعلیم دیجائے۔ اور اسکے متعلق یہ قرار پایا کہ ٹامسن کالج رُڑکی کو ترقی دیجائے۔ اور کانپور مین ایک صنعتی مدرسہ قائم کیا جائے اور بہت جلد ہمارے اسکول نقشہ کشی لکھنو اور مدرسہ پارچہ بافی بنارس و نجاری بریلی قائم ہوجائین گے۔ ہم نے لکھنؤ مین ایک انڈسٹریل اسکول قائم کیا ہے اور گورکھپور مین بھی قائم کرنے والے ہین۔ اور رُڑکی کالج مین ترقی

دی گئی ہے - اور گو کہ آج ۳ ۱/۲ برس ہوے کہ ہمنے کانپور کی تعلیم گاہ کے لیے
رپورٹ کی - لیکن ابتک منظوری حاصل نہین ہوئی - ہماری اصلی اسکیم مین
جو ۸ لاکھ روپیہ عمارت کا صرف اور ۲ ۱/۲ لاکھ خرچ ضروری رکھا گیا تھا - اُسے
گورنمنٹ نے بہت زیادہ سمجھا - چنانچہ گذشتہ مئی مین خرچ کی تخفیف کر کے
یعنی ۳ ۱/۲ لاکھ عمارت اور ۲ ۸ ہزار خرچ ضروری دکھا کر دوبارہ اسکیم بھیجی گئی ہے
اور آنریبل مسٹر ٹیلر کی کوشش سے امید ہے کہ ہماری تجویز منظور ہوگی -

زراعتی اور صنعتی نمایش | تیسری کارروائی یہ کی گئی کہ زراعتی اور صنعتی نمائش
قائم کیجائے - تقریباً ۳ ۳/۴ لاکھ روپیہ حکمرانون - تعلقہ دارون اور اُمرا صوبہ نے
اسکے متعلق چندہ دیا - اور اس خیال سے ہر شہر اور دیہات مین یکسان خوشی
ظاہر کیگئی ہے - اپنے مقاصد کو جنکا ذکر آپنے اڈریس مین کیا ہے - پورے
طور سے پورا کیا - تجربات شاہد ہین کہ سیاحان نمائش تعلیم کے ساتھ تفریح
طبع بھی چاہتے ہین - چنانچہ آپنے بھی اپنے پروگرام مین تفریح کا خاص اہتمام
کیا ہے - لیکن مجھے نمائش کی بابت ایک اخبار مین یہ دیکھکر تعجب ہوا - کہ نمائش
کے ذریعے سے ہندوستان مین فنون تفریح کا اعلیٰ تجربہ کرنے کی کوشش
کی گئی ہے - مگر کسی کے کہنے کچھ پرواہ نہین - اور آپ ہمیشہ اپنا مقصد اصلی
یعنی صوبے مین ترقی صنعت و زراعت کو پیش نگاہ رکھیے -

نمائش کے عجائبات رسالہ نمائش مین درج ہین - جسپر مین آپ کو
مبارکباد دیتا ہون - مین فی الحال چندہ خاص خاص طبقون کا ذکر کرنا
چاہتا ہون - یہ تو ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے طبقات زراعت جنگل اور تعلیم

اپنے ذمے لیے تھے اور مین اس موقع کو مناسب سمجھتا ہون کہ اُن لوگون کا
شکریہ ادا کرون جنھون نے گورنمنٹ کو اس کام مین مدد دی ہے -
زراعت | طبقہ زراعت مین قابل دید وہ کلین ہین جنکے ذریعے سے پیداوار
زراعتی آسانی سے قابل استعمال فروخت بنائی جاسکتی ہے انکا نمائش مین
رکھنا اس لیے موزون ہے کہ اسوقت پیداوار کی اجرت اس درجہ بڑھ رہی
ہے کہ زمیندارون اور کاشتکارون کو خاص خیال ہونے لگا ہے - اور مشینون
کی ضرورت محسوس ہونے لگی ہے - یہ بات بہت قابل اطمینان ہے کہ بہت
سے دوکاندارون نے اس عدم توجہی کا احساس کیا ہے - اور نہ صرف نمائش
خاص کلین لاکر اکٹھا کر دی ہین بلکہ اُن کا استعمال بھی دکھایا ہے - اور اس
معاملہ مین زراعتی مشینون کا نمبر بہت بڑھا ہوا ہے - تجار اسکا احساس کرنے لگے
کہ نمائش مین پوری خرید و فروخت نہین ہوتی - بلکہ شوق خریداری شروع ہوتا ہے
اور آئندہ چلکر اسکی تکمیل ہوتی ہے - نمائش ابتدا ہے اور اسکی ترقی کے لیے
مستقل اور مسلسل کوشش کی ضرورت ہے - تجار ممالک غیر ابھی اس کا
احساس نہین کر سکتے کہ خاص اُسی ملک مین جہان کسی خاص تجارت کی
منڈی ہے - قیام کرکے کس طرح منافع بخش تجارت کی جائے - کلکتہ اور
بمبئی کی ایجنسیان شمالی ہند سے واقف اور یہان کے ذرائع سے آگاہ
نہین ہین - اور نہ وہ محکمہ زراعت سے کوئی سروکار رکھتی ہین جسکی ابتدا مین
سخت ضرورت ہے -
مسٹر برٹ طبقہ زراعت کے نگران ہین - انکا کام بہت درست اور

کارآمد پایا گیا اور اُنھون نے اسے نہایت کامیابی سے انجام دیا۔ اور علاوہ کار متعلقہ کے کمیٹی کو دوسرے کامون مین بھی مدد دی ہے لیکن اسکے اعادے کی ضرورت نہین کہ بغیر امداد شاہی محکمۂ زراعت ہند و تعلقہ داران و تجاران آلات مسٹر مورلینڈ ڈائرکٹر زراعت اور مسٹر ربٹ طبقۂ زراعت کو کامیاب نہین بنا سکتے تھے۔

بہت سے تعلقہ دارون نے خاص امداد دی ہے۔ اور گورنمنٹ ہز ہائنس مہاراجہ بنارس انجمن تعلقہ داران مین پوری ۔ مظفرنگر جہانگیر پور راجہ چندر چرن سنگھ ساکن چاندپور راجہ کالی چرن مصر بریلی۔ ریاست آواگڈھ رائے رگھنا تھ پرشاد نرائن سنگھ بہادر الہ آباد۔ رائے سری نواس پانڈے صاحب مرزاپور۔ بابو شہرت سنگھ بستی۔ اور پنڈت بیجناتھ داس شیو پوری بنارس کی بیحد ممنون ہے۔

نمائش دکھلانے والون مین مسرز برن اینڈ کو ہاوڑہ۔ ایونگ اینڈ کو کلکتہ۔ مٹرافٹ۔ گاسلنگ۔ مسرز اکٹوبس سٹیل اینڈ کو کلکتہ جلیب اینڈ کو کلکتہ۔ بگ سدر لنڈ اینڈ کو۔ ریم اینڈ جوالیسوک۔ گریٹوڈ اینڈ ٹیلے ٹامسن اینڈ کو کلکتہ۔ مسرز رچرڈسن اینڈ کروڈس بمبئی۔ میکبتہ برادرس بمبئی اینڈ کلکتہ۔ ایمپائر انجینرنگ کمپنی کانپور۔ مسرز راجہ اینڈ کو الہ آباد۔ و لاہور۔ بلیر کمبل اینڈ مکلین گلاسگو۔ ٹامس براڈ بنڈ اینڈ سنس ہیڈرسفیلڈ۔ ڈنکن سٹرٹن اینڈ کو بمبئی۔ دی گورپور کمپنی کلکتہ۔ مسرز مین اینڈ کو کلکتہ۔ بالمر لارپی اینڈ کو کلکتہ اور مٹرامی کونٹیر علیگڈھ نے اس طبقے کی کامیابی مین خاص کوشش

کی ہے۔ اور مسٹر ریبرڈ اینڈ کو نے ۵۰۰ ٹن کوئلہ اِس طبقہ کے خرچ کے لیے
عطا کیا ہے۔

جنگل طبقہ جنگلات مین بہت زیادہ اصحاب نے مدد نہین دی ہے لیکن ہم مسرز الگزینڈر رینگ اینڈ کو کا جنھون نے آرہ کشتی کی مشین کے لیے ایک ہارنسبائے اکرائیڈ آئیل انجن عاریتاً عنایت کیا ہے۔ اور مسرز احمد اینڈ کو کہ جنھون نے جنگل مین کام کرنے والی مشین مہیا کی ہے۔ اور ڈکول کمپنی کلکتہ کہ جنھون نے جنگلاتی ٹرموے نمائش مین دکھائی ہے بہت بہت شکرگذار ہین۔

اِس طبقے کا کام مسٹر کٹربک کی زیر نگرانی ہوا جنھون نے اپنے جنگلاتی تجربات اور کوششون سے خاص فائدہ پہونچایا ہے۔ مسٹر ہربرٹ اسسٹنٹ کنسرویٹر اور کل جنگلات کے افسرون خاصکر مسٹر ریش بابو نندا مل کشمر اڈپٹی کنسرویٹر۔ بابو متھرا پرشاد بہورا اسسٹنٹ کنسرویٹر اور انجنیر سیتا رام پوری نے خاص طور سے بہت مدد پہونچائی ہے۔

اِس طبقہ مین جنگل اور جنگلی پیداوار کے خاص اور اعلیٰ نمونے دکھائے گئے ہین اور طبقہ شکار مین بعض بہت اعلیٰ درجے کی چیزین ہین۔ مین امید کرتا ہون طبقہ جنگلات کی زمین دیکھنے والون کو جنگلاتی پیداوار کی خرید کا جواب تک بالکل بیکار تھی احساس ہوگا۔ جنگلات مین زبردست مقدار لکڑیون کی موجود ہے جنکا کوئی پرسان حال نہین۔ لیکن اب بہت سے طریقے حفاظت اور دیمک سے بچنے کے موجود ہین جنکی وجہ سے یہ جنگلی لکڑیان صنعتی اغراض کے لیے بہت ارزان اور مفید ہون گی۔

جنگل کی سب سے زبردست پیداوار درختون کی چھال ہے۔ بہت کم لوگ اس سے واقف ہون گے۔ دوسو فیصدی کاغذ اسی سے بنتا ہے دنیا مین کاغذ کا استعمال سال گذشتہ مین ۸ ملین ٹن ہوا جسمین ۶ ½ ملین ٹن درختون کی چھال سے بنایا گیا۔ کاغذ کے استعمال مین ہر دس سال کے اندر ۲۵ فیصدی ترقی ہوتی ہے۔ اس لیے کاغذ کے بنانے کا سوال اہم ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ اسکی مانگ بڑھ رہی ہے اور بناوٹ کم ہو رہی ہے۔ فی الحال ہندوستان مین چھال اس مصرف کے لیے استعمال نہین کی جاتی اور طبقۂ جنگلات مین ایک لیبورٹری دکھائی گئی ہے جس سے اسکا تجربہ کیا جا رہا ہے کہ کون سی چھال مفید ہوگی۔ مسٹر ولیم رائٹ مشہور کاغذسازی کے واقفکار اسکا تجربہ دکھانے کے لیے مقرر کیے گئے ہین۔

بہت سی دوسری صنعتین بھی ہین جنمین جنگلی پیداوار کا استعمال ہو سکتا ہے۔ اور کوئی وجہ اسکی سمجھ مین نہین آتی۔ کہ کیون نہ ہندوستان کے جنگلات کی دوسرے ملکون کی طرح حالت درست ہو جائے۔ اور ہندوستانیون کی زیادہ تعداد جنگلون سے اپنی معاش پیدا کرے۔ خاص مشکل جنگل کی مختلف پیداوار کی علیحدگی ہے۔ اور اس غرض سے ہائیڈرو الکٹرک اسکیم پہاڑی قطعات مین قائم کیجائینگی جس سے یہ ابتدائی مشکلات کم ہو جائین گے۔

طبقۂ تعلیم | طبقۂ تعلیم کی قابل دید چیزین نگران اور منتظم افسرون کے لیے قابل تعریف ہین۔ ہندوستان کے ہر طبقے سے اسکے لیے چیزین آئی ہین۔ اور ہندوستانی چیزون کے ساتھ ساتھ مقابلے کے لیے ولایت کے مختلف

اسکولون کی چیزین بھی رکھی گئی ہین - اِس طبقے مین عموماً بہتون نے چیزین بھیجنے کی خواہش کی اس واسطے ضرورت سے زیادہ چیزین آگئین - اوراسکی ضرورت پڑی کہ ان چیزون مین احتیاط سے انتخاب کرلیا جائے - اس لیئے اگر کوئی خاص چیز دکھانے سے رہ گئی ہو تو اُسکا یہ مطلب نہین کہ وہ خراب ہے بلکہ اُسکا صرف یہ مطلب ہی کہ جگہ کی تنگی اور اِس طبقہ کے بُر ہوجانے کی وجہ سے ایسا کیا گیا -

اس - طبقے کی نگرانی ڈاکٹر ہل پروفیسر ایم - سی - کالج اور مسٹر مکنزی پرنسپل ہائی گریڈ ٹیرننگ کالج کے متعلق تھی اور اسمین اُنھین ڈاکٹر انوداپرشاد سرکار پروفیسر میور کالج سے خاص مدد ملی -

مس اسٹوورٹ چیف انسپکٹرس مدارس نسوان نے زنانی چیزین مدارس نسوان سے جمع کین -

ہم گورنمنٹ بمبئی کے شکر گذار ہین کہ اُسنے بمبئی اسکول آف آرٹ کی چیزین نمائش کے لیے دین - گورنمنٹ مشرقی بنگال نے بھی بہت سی چیزین بھیجی ہین - اور مسٹر نتھن سی - آئی - ای - چیف سکریٹری نے بذات خود ایک چیز مشرقی بنگال کی تعلیم نسوان کے ضمن مین بھیجی ہے - کرسچین برادرس انڈیا و آئرلینڈ نے حرفتی تعلیم کی چیزین اکٹھا کرکے نمائش مین بھیجی ہین -

نارتھمپٹین کونٹی کونسل نے بڑی مہربانی کرکے دیہاتی تعلیم کی چیزین بغرض نمائش بھیجی ہین - چند قابل دید کتبے آگرہ کالج سے آئے ہین - جن جن اصحاب نے گورنمنٹ کی اسمین مدد کی ہے اُنکی گورنمنٹ خاص شکرگذار ہے -

ہماری نمایش صنعتی اور زراعتی ہے - اور مشہور طبقات مین ایک سوتی طبقہ ہے جہان بُننے اور کاتنے کی کلین دکھائی جائینگی - انجمن ملز نے ان مشینون کا خاص طور سے اہتمام کیا ہے - اور کانپور کاٹن ملز نے روئی کی حالت سے لیکر سوتی کپڑے تک کی کل حالت دکھائی ہے - میور ملز نے سوتی تجارت کا خاص طریقہ دکھلایا ہے - کانپور اولن ملز اور نیوا جرٹن ولن ملز دھاریوال نے بھی اپنا سامان پوری طرح دکھایا ہے - یہ طبقہ فی الحقیقت قابل دید ہے -

یورپ کے اکثر مقامات پر دستی کرگھے کا ابتک رواج ہے اور ہندوستان کے دیہاتون مین زراعت کے بعد اسکا نمبر ہے - ہیوٹ ویونگ اسکول بارہ بنکی کا بھی نمونہ نمائش مین لایا گیا ہے - اور اسمین زیادہ قابل تعریف کام عورتون کا ہے - جو مسنر شرنگ کی زیر تعلیم ہین - فروری مین اس اسکول کا افتتاح کرتے ہوئے مین نے دستی کرگھون کی ضرورت غرباؤن کے لیے بتائی تھی -

اس ضمن مین ایک اور تجارت کا ذکر کرتا ہون - جو گزشتہ زمانے مین بالکل چھوڑ دی گئی تھی - لیکن اب پھر اسکا خیال ہونے لگا ہے - میری مراد یہان ریشمی پیداوار سے ہے - شروع زمانے مین ہندوستان کا ریشم بہت مشہور تھا - لیکن فی زمانا جاپان اور چین کے خام ریشم کی بہت درآمد ہے اور ہندوستانی ریشم کا کہین نام بھی نہین - لیکن اب اسکا خیال پھر شروع ہوا ہے - کل مجھے ملبری سلک کا نمونہ دکھایا گیا تھا - جو جنوبی ہند کے ٹاٹا سلک فارم بنگلور مین طیار ہوتا ہے - اور جسکا انتظام مکتی فوج کے متعلق ہے - یہ ریشم

بہت عمدہ معلوم ہوتا تھا - اور مجھے امید ہے کہ طیار کرنے والے کو اچھا منافع ہوگا - علاوہ ازین اِس سے ادنیٰ اقسام کے ریشم طیار ہونے لگے ہین جسکی نشو و نما بہت کچھ مفید ہوگی -

طبقہ زراعت مین مسٹر اختر محمد خان نے ریشم کے کیڑے لا کر رکھے ہین جنکا تماشا قابل دید ہے - میری دانست مین جو لوگ دستی پارچہ بافی کا کام کرین اُنکے لیے ریشمی کیڑون کا پالنا بھی مالی حیثیت سے مفید ہوگا - ابھی اِس کی ضرورت ہے کہ ریشمی کیڑے پالنے والون کی امداد کا بندوبست کیا جائے اور اِس مقصد کے لیے خاص کمیٹی کی ضرورت ہے -

اسکاٹلینڈ اور آئرلینڈ مین کاٹج انڈسٹری (خانہ ساز صنعتین) کی ترقی کے لئے جو کوشش کی گئی ہے اُس سے خاطر خواہ نتائج مترتب ہوئے ہین آخر ایسا ہی انتظام ہندوستان مین کیون نہ مفید ہوگا ؟ پچھلے زمانون مین بڑے بڑے اُمرا اور رؤسا اِس دستی دستکاری کی سرپرستی اور نگرانی کرتے تھے - اور اِس زمانے مین بھی اُنکی سرپرستی سے خاص امید ہے - اگر کاٹج انڈسٹری قائم ہوجائے اور مدد اور ہمت افزائی کرکے اُسکی پیداوار بازار مین لائی جانے لگے تو ہندوستان کی ترقی یقینی ہوجائیگی -

طبقہ انجنیری کی کمپنیون کا سامان بدقسمتی سے مکمل نہین - یورپ سے جو کلین منگوائی گئین وہ بہت بھاری ہین اور اُنکے روانہ کرنے اور جہاز پر لادنے مین بھی دیر ہوئی -

مسرز مارش اینڈ کو - مسرز ہٹلی اینڈ گریشم - مسرز برن اینڈ کو - مسرز

آسکر اینڈ کو - جرمن انجنیری عمارت - اور مسرز اکیٹولیس آئیل اینڈ کو - مسرز بالمر لاری اینڈ کو - اور مسرز جیسپ اینڈ کو کی دکانین پوری طرح ابھی آراستہ نہین جب اِس طبقہ کی کل مشینین چلنے لگین گی تو بڑی دلچسپی ہو گی - خاص دلچسپی اُن کلون سے ہو گی جو برقی قوت سے چلتی ہین - اگر مسٹر اٹیسن کی کوششین جو اُنھون نے سالہا سال تک برقی طاقت کی ترقی مین صرف کی ہین کامیاب ہو گئین - تو ہمارے اُن بڑے بڑے شہرون کو خاص فائدے ہون گے جو کہ بڑے بڑے دریاؤن پر جنمین موسم برشکال مین زبردست طغیانی واقع ہین -

نمایش کا سب سے دلچسپ منظر ہے جہان پیشہ ور اپنے آبائی پیشے پرانے طریقون پر کرتے ہوے نظر آتے ہین - اُنھین اِس کام کا مادہ خاندانی ہوتا ہے لیکن اُنکے سامان بہت پرانے زمانے کے ہین - ہمین تعجب ہو گا جب ہم قرون سابق کے بھدے اور نکمے اوزارون سے اعلی اقسام کی چیزین طیار ہوتے دیکھین گے - لیکن اُسکے ساتھ افسوس ہو گا جب ہم دیکھین گے کہ اُنکی ترقی نہین بلکہ ایک حیثیت سے رو بہ تنزل ہین - ہماری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ہم اُنھین اُسی ترقی پر لائین جو زمانہ گذشتہ مین اُنھین حاصل تھی -

ہمین امید ہے کہ ماڈل اسکول قائم کر کے ہم اُنکی صنعت اعلی پیمانے پر پہونچائین گے اور اُنمین ایک پیدا کر کے اُنھین ترقیون کا جوش دلائین گے اور اُنکے اوزارون مین ترقی دین گے - اُنکے لیے اسکی ضرورت ہے کہ جب لوگ اُنکی سرپرستی نہین کرتے تو خود اپنی حفاظت کرین - لیکن

اسی کے ساتھ ہی عوام سے امید کیجاتی ہے کہ وہ اسکا خیال رکھین گے کہ جبتک اُنھین اِسکا خیال نہ ہوگا اور اسکی قیمتین ادا نہ کرین گے اور اسکی مانگ ترقی نہ کرے گی اُسوقت تک یہ کاریگر اصلی ترقی نہین کر سکتے۔

اب مین کمیٹی انتظامیہ کا قائم مقام بنکر کچھ باتین کرنا چاہتا ہون - یہ ناممکن ہے کہ مین کل مددگاران نمائش کا ذکر کر سکون - پھر اتنا عرض کرنے کی جرأت کرتا ہون کہ اگر یہ نمائش کامیاب ہوگئی تو اسکی کامیابی کا سہرا نہ صرف اس صوبے والون کے بلکہ دوسرون کے سر بھی رہیگا جنھون نے اسمین مدد دی ہے - گورنمنٹ ہند نے ہمکو کئی طریقون سے مدد دی ہے - فوجی محکمہ نے ہمین اس زمین کے استعمال کی اجازت دی - محکمۂ تجارت اور صنعت نے تار اور ڈاکخانے کے طبقے قائم کیے - اور فینانس ڈپارٹمنٹ نے کمیٹی کو ۵ لاکھ قرض سے امداد دی ہے - ان دونون امدادون کے لیے ہم آنریبل مسٹر رابرٹسن کہ جنھون نے آج تشریف لاکر ہماری عزت افزائی کی - بہت ممنون ہین - میجر جنرل موہن نے لکھنؤ کی جگہ نمائش مین گھوسہ بازی فوجی حملے کا انعقاد منظور کر کے ہمین عزت بخشی ہے اسکے علاوہ اُنھون نے اور قسمت لکھنؤ کے فوجی عہدہ دارون نے ہماری مدد کی ہے جسکے ہم بہت ممنون ہین - مختلف حکام ریلوے نے بھی بہت مدد پہونچائی - اور جتنی ٹرینین الہ آباد آتی ہین - اُسکے مسافرون اور نمائش کے اسباب کے محاصل مین کمی کی - ہم مسٹر ڈرنگ ایجنٹ اور مسٹر زلاری ہنٹر پیرس - اور بالڈون ملازمان ایسٹ انڈین ریلوے کے خاص طور سے

ممنون ہین۔ ڈائرکٹران پی۔ او کمپنی نے نہایت مہربانی سے اپنے دو جہازون کے نمونے بھیجے ہین۔ ایجنٹ برٹش وسٹنگ الکٹریکل مینوفیکچرنگ کمپنی۔ مسرز ایب کاب اینڈ ولکاکس۔ مسرز ببلیس اینڈ مارکم۔ مسرز الکٹویس سٹیل اینڈ کو اور ایجنٹ جنرل الکٹرک کمپنی۔ مسرز ڈٹمار اینڈ کو مسرز اسکر اینڈ کو اور مسرز مارشل کے اینڈ کو نے بلامعاوضہ ہماری امداد سامان آبرسانی مین محکمہ وغیرہ دیکر کی ہے۔ جسکے ہم بہت ممنون ہین۔ مسرز انیڈر ریویل اینڈ کو ایجنٹ بنگال کول کمپنی نے محکمۂ آبرسانی کے لیے کوئلہ کا صرفہ اپنے ذمے لیا ہے۔ ویکوم آئیل کمپنی۔ ایشیاٹک پٹرولیم کمپنی اور برہما آئیل کمپنی نے نمائش کے کوئلون کا خرچ اپنے ذمے لیا ہے۔ ایشیاٹک پٹرولیم کمپنی نے نمائش کی سڑکون پر اندر اور چارون طرف تیل بھی چھڑکا ہے۔ پیرسن اینٹی سپٹک کمپنی نے نمائش اور کیمپ ڈس انفکٹ کرنے والی دوا دی ہے۔

ہم ریاستہاے بڑودہ۔ گوالیار۔ جموں کشمیر۔ جےپور۔ جودھپور۔ بیکانیر۔ کوٹہ۔ الور۔ اور مالیر کوٹلہ کے ممنون ہین۔ جنھون نے نمائش مین حصہ لیا ہے۔ طبقہ ریاستی بہت دلچسپ ہے اور گوالیار کی صنعتی چیزین قابل قدر ہین۔ ہم مہاراجگان جموں کشمیر۔ جودھپور۔ کشن گڑھ۔ رتلام۔ اور ہزہائنس نواب جاورہ کا آجکی شرکت پر دلی خیر مقدم کرتے ہین۔

یہ ناممکن ہے کہ کل کمیٹی کے انتظامات کو دیکھتے ہوئے پوری طرح کل ہمدردان و کارکنان نمائش کا جنھون نے نمائش کو کامیاب بنانے کی کوشش کی شکریہ ادا کیا جا سکے۔

مسٹر رچرڈسن آپکی نگرانی مین کمیٹی انتظامیہ نے نہایت ہم آہنگی سے کام کیا اور کام بہت جلد اور فوری ہوا - اور آپ کی غیر موجودگی مین رائے بہادر پنڈت سندر لال نے اِس کام کی نہایت عمدگی سے دیکھ بھال کی -

ہم نے اپنی کوشش اِس امید پر شروع کی ہے کہ اِس سے اہم نتائج مترتب ہون گے - اور جس اعلی پیمانے پر آج اِس نمائش کا افتتاح ہوتا ہے - وہ ہمارے توقعات سے بہت زیادہ ہے - مین کمیٹی کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہون کہ نمایش یوم افتتاح کے لیے طیار ہو گئی - بہت سی چیزین ابتک اپنی جگہ پر نہین رکھی گئی ہین - لیکن دنیا کی کوئی نمائش اسقدر ترقی اور تکمیل کے ساتھ اب تک کھولی نہین گئی ہے - یہ سب مسٹر جی آر مرے کی کوششون کا نتیجہ ہے - آپکی جفاکشی - محنت - دانشمندی - قوت انتظامیہ اور کام کرنے والون سے ہم آہنگی کی کوشش قابل داد ہے - بعض وقت سخت کام کرنا پڑا - اور بہت کم موقع آرام و آسائش کا ملا - اور مین آپ کو پبلک کی طرف سے اسکے صلے مین مبارکباد دیتا ہون - آپ کو ان کامون مین مسٹر رابٹ اور بابو جنگ بہادر نے خاص مدد دی - یہ نمائش کی خوش قسمتی ہے کہ مسٹر ٹیکیشہلی سا تجربہ کار روشنی اور برقی طاقت کی نگرانی کے لیے مل گیا - آپکے تجربون اور تجارون سے شناسائی کی بدولت روشنی وغیرہ مین بہت کم لاگت صرف ہوئی -

مسٹر او کونر قبل مسٹر مرے کے آنریری سکرٹری تھے - اور گو کہ آپ کو بیرسٹری کے فرائض بھی انجام دینا پڑتے تھے - پھر بھی آپنے اپنا

بہت سا وقت اس کام مین صرف کیا - اور نمائش کا رسالہ آپکی محنتون سے طیار ہوا - مسٹر لاری ڈسٹرکٹ انجنیر اسسٹنٹ آنریری ریلوے نے اونکاموں کے علاوہ پولوگراونڈ طیار کرایا - سٹرک ریلوے بنوائی اور ہوائی جہاز کا انتظام اپنے ہاتھ مین لیا - مسٹر ہیملٹن ایجنٹ اپر انڈیا بنک نے کمیٹی کو اپنی مقامی واقفیت سے قیام گاہون کی طیاری مین خاص مدد دی - میجر کافن آری نے کمیٹی تعمیرات کو خاص مدد دی - کمیٹی کو پنڈت لہ اجنناتھ صاحب - آنریبل پنڈت موتی لال نہرو - رائے بہادر گوکل پرشاد ڈاکٹر تیج بہادر سپرو - اور مسٹر ویلک نے خاص امداد پہونچائی - مسٹر ویگل انٹ جنرل اور میجر کاروتہین کنٹونمنٹ کی امداد قابل تعریف ہے - نمایش کا ایک خاص طبقہ زنانہ کورٹ اور پردہ کلب ہے - جسکا انتظام مسز سلی پورٹر اور خواتین کے تعلق تھا - لالہ مصری لال خزانچی نمائش نے بھی لین دین مین خاص مدد کی - مسٹر للت موہن بنرجی نے موٹر سیکشن کی نگرانی کا اچھا کام انجام دیا - ڈاکٹر رنجیت سنگھ رائے سیتلا بخش سنگھ بہادر - اور میجر باسو آئی - ام - اس نے بھی اچھی امداد کی -

صرف دو برس سنہ ۱۹۰۸ کے قحط کو ختم ہوے گذرے ہین - اُس سال مین یہ تخمینہ کیا جاتا ہے کہ ۷ ملین غلہ کا نقصان ہوا - جوکہ ۹ ماہ کے لیے ۸ء۴ ملین باشندون کی خوراک ہوتی - ۲۸ ملین پونڈ اسکی قیمت کا اندازہ لگایا جاتا ہے - اور ۱ ملین تجارتی فصل مثل نیشکر - روئی - سرسون وغیرہ کا بھلا اس وقت اگر کوئی اس صوبے کو دیکھے - تو کہہ سکتا ہے کہ ایسا عظیم الشان

قحط یہان تھا اور ۸ء ۳ لاکھ پونڈ کا نقصان ہو چکا ہے۔نقصان کے نشانات
اب تقریبًا مٹ گئے ہین۔پھر ایسا جلد سنبھل جانے والا ملک ضرور اس قابل
ہے کہ اسمین بہت سی ترقیان ہو سکین۔اِسکی ترقی مین اس وجہ سے رکاوٹ
اور تاخیر ہے کہ صرف ایک ذریعے پر یہان کی زراعت کا کل دارو
مدار ہے۔مشرقی مسافر کو تعجب ہوتا ہے کہ جب وہ سیکڑون میل بغیر کسی
کارخانے کی صورت دیکھے ہوئے سفر کر جاتا ہے۔اگر ہم ہندوستان کی
ترقی چاہتے ہین تو ہمین یہان بھی یوروپین نمونے پر کوٹھیان کھولنی چاہیے
لیکن ہم ترقی مین رُکے ہوئے نہین ہین۔نمونے کے طور پر ہم اس شئے
پچاس برس بیشتر کا ایک انجن دکھاتے ہین۔جو ای۔آئی۔ریلوے کے لیے
ولایت مین بنا تھا۔اور جو اِس وقت کے استعمال کے لیے اِسی ملک مین
بنا ہے۔ہندوستان مین تغیرات اِس درجہ واقع ہو رہے ہین کہ اگر کوئی
صرف پانچ برس کے بعد آئے تو اُسے کل باتین بدلی ہوئی ملینگی۔لیکن
اب بھی صنعتی ترقیون مین ہم نے نمایان کارگذاری نہین دکھائی ہے۔
ہمارے چارون طرف متلاشی روزگار نوجوان گھوم رہے ہین۔
تعلیم یافتون کے لیے سرکاری نوکریان اور پیشے ناکافی ہین۔اب
ہم انڈسٹریل اور ٹکینکل تعلیم کی کوشش مین ہین۔لیکن بذات خود یہ
زیادہ منفعت بخش نہین۔کیونکہ اسکی تعلیم کے بعد اتنے لوگ پیدا ہو جائینگے
جنکے لیے جگہین کفایت نہ کرین گی۔مینجر۔اور سیر۔اور فورمین کا کیا کام ہے
ہے۔جبتک کہ ملک مین فیکٹریان قائم نہ ہون۔پانچ برس قبل مین نے گورنر

جنرل کی کونسل مین یہ کوشش کی گئی کہ ملک کی ترقیون کے لیے زیادہ سرمایہ لگایا جائے۔ گو ہم نے بہت زیادہ ترقی نہین کی لیکن اس صوبے مین قابل تعریف کام نہین ہوا۔ ہندوستانی سرمایون کا کوئی مصرف نہین نکالا جاتا۔ ریاست اور افراد اسکی بے استعمالی سے نقصان اُٹھاتے ہین۔ ہماری نمائش کا سب سے بڑا فائدہ یہی ہے کہ لوگ دیکھین اور جانین کہ کیونکر روپیہ مفید طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہماری نمائش سے حسب خاطر سبق لیا گیا تو اس صوبے کو بہت ترقی ہوگی اور اسی امید پر مین آج اس نمائش کا افتتاح کرتا ہون۔

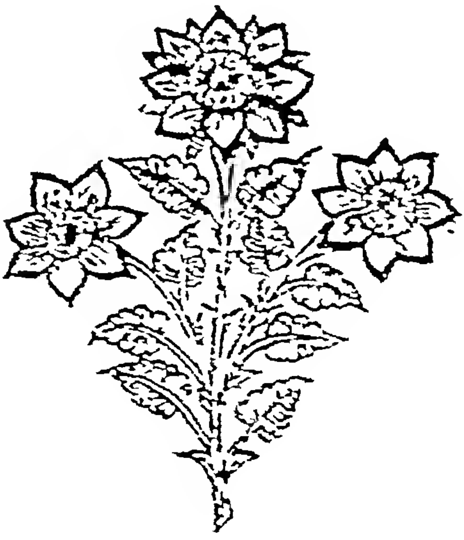

معاملات سیاسی پر ہز آنر کی تقریرین

ہز آنر کی تقریر تعلقداران اودھ کے جواب مین

دسمبر ۱۹۰۷ء

دو ۱۹۰۷ء مین ملک کی عام بے چینی کے متعلق تعلقداران اودھ نے جو اڈریس نینی تال مین ہز آنر کی خدمت مین جب پیش کیا۔ تو ہز آنر بالقابہ نے فرمایا" مجھے افسوس ہے آپ سب اصحاب خصوصاً آپکے وائس پریسیڈنٹ (راجہ سر تصدق رسول خان) کو یہان آنے کی تکلیف گوارا کرنی پڑی جنھین ڈاکٹرون نے پہاڑ کی آب وہوا سے منع کیا تھا۔ آپ مہاراجہ سرمان سنگھ کے الفاظ ذیل پر غور کرین۔ جو گزشتہ نسل تعلقداران مین ممتاز تھے۔ اور جنھون نے یہ الفاظ نصف صدی کا زمانہ گذرا کہ آپکے اباو اجداد کو

لکھ بھیجے تھے "اگر آپ لوگ متفق ہو جائین اور امن کے خواہان ہون
تو مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ آپ کے ہر طرح کے شکوک رفع کرے گی
اور اسی مین آیندہ بہتری ہوگی - بہر حال ایسی کوشش کرنے سے ہم
لوگون کا کوئی نقصان نہین ہے "

اس رائے پر تعلقداران اودھ نے عمل کیا - اپنی قسمت کو گورنمنٹ انگلشیہ سے وابستہ کیا - جسکے ساتھ گورنمنٹ سے جان و مال کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا - مین اسکو دعوے سے کہ سکتا ہون کہ طرفین نے نہایت ایمانداری سے اپنا اپنا وعدہ پورا کیا - اسوقت سے تعلقداران اودھ کی وفاداری مین کوئی شبہہ نہین - ایسی حالت مین کہ ملک کے بعض حصون مین مفسدانہ خیالات پھیلے ہون تعلقات حاکم و محکوم کے خراب کرنے کی کوششین کیجاتی ہون اور گورنمنٹ کے اقوال اور افعال کی غلط تعبیرین کی جاتی ہون - آپکا ان باتون سے اپنے کو بے تعلق ظاہر کرنا ایک قدرتی اور جائز فعل ہے - مین آپکی اس آمادگی کی قدر کرتا ہون - کہ آپ اسکی مدد پر تیار ہین - مجھے خوشی ہے کہ حکومت انگلشیہ سے جو فوائد آپکو نصیب ہوئے ہین آپ انکی قدر کرتے ہین - ابھی اودھ مین ایسے لوگ زندہ ہین جنھون نے وہ وقت دیکھا ہے جب یہان جان و مال غیر محفوظ اور بے امنی کا سدباب نہ تھا - اب امن و امان کی وجہ سے رعایا کی حالت اچھی ہے - پچاس برس پہلے جو اودھ کی حالت تھی اسکا مقابلہ آج کی حالت سے کیونکر ہو سکتا ہے - یہی حالت اودھ کی زراعت و تجارت کی تھی -

مین یقین دلاتا ہون کہ مجھے اس طریقہ زراعت و تجارت سے جس سے

امیر اور غریب یکسان مستفید ہوئے اور خوشی اور اطمینان نصیب ہوا اور کسی امر سے زیادہ دلچسپی نہین - مین ہز اکسلنسی وایسرائے کی خدمت مین آپکے اظہار خاص اور وفاداری کا حال پہونچا دون گا - اور جس تپاک سے آپنے اصلاحی اسکیم کا خیر مقدم کیا ہے اسکو بھی بیان کر دون گا -

مجھے آپکے ساتھ اس اظہار حال مین کہ اودھ مین کوئی شورش و بےچینی نہین ہے - پورا اطمینان ہے - مجھے خوشی ہے کہ صوبۂ ہذا کے اخبارات کی روش معتدل ہے اور آپ اطمینان رکھین کہ جو شکایات اعتدال اور اعتماد کے ساتھ ظاہر کیے جائین گے مین اسپر نیک نیتی سے غور کرون گا - اے تعلقداران اودھ - لارڈ کیننگ کی تقریر مین جسکا آپ حوالہ دیتے ہین - یہ الفاظ کیسے بلیغ ہین -

آپکو معلوم ہے کوئی فرقہ - قوم - یا جماعت طاقت انگلشیہ سے مقابلے کی امید نہین کر سکتی ہے - آپکو معلوم ہے کہ جو لوگ گورنمنٹ سے مخالفت کرتے ہین اُنکو فوراً سزا ملتی ہے اور انصاف کرنے کے بعد گورنمنٹ معافی اور درگذر کے لیے تیار ہو جاتی ہے - جنھون نے گورنمنٹ کی خدمت نیک نیتی سے کی - اُنکو صلہ دینے مین گورنمنٹ کبھی پس و پیش نہین کرتی - یہ بھی واضح ہے کہ آپ سب صاحبون اور زمیندارون مین اسکا شوق ہونا چاہیے - جس پر گورنمنٹ اعتبار کے ساتھ بھروسہ رکھ سکے اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ ہر فرقۂ محکوم کی عزت کرے - ان باتون کو ہم اپنے ہمنشینون کے ذہن نشین کرین اور اولاد کو سکھائین کہ حتی الامکان کوشش کرین کہ آپکے حرکات یا تعلیم سے اس گورنمنٹ پر

جس سنے آپ پر بھروسہ کیا ہو۔ یہ الزام نہ عائد ہے کہ اسنے اعتبار
کرنے مین غلطی کی اور دوسرا ہند کا مضحکہ کیا جائے کہ وہ اعتبار کے قابل نہین ہین۔
اس خیال سے آپکو حقوق عطا کیے گئے۔ گورنمنٹ چاہتی ہے۔ یہ حقوق ہمیشہ
قائم رہین۔ آپ پوری طرح مطمئن رہین۔ کہ ہر وقت میری خواہش یہی رہیگی کہ
میرے اور آپکے مابین پورا اعتبار اور اعتماد قائم رہے۔
یہ امر میری انتہائی خوشی کا موجب ہوگا۔ اگر آپ کی انجمن گورنمنٹ سے
کسی امر مین امداد کی خواہان ہوگی۔ مین نہایت نیک نیتی اور آزادی سے
اسکی مدد کرون گا۔

ہز اکسلنسی کی تقریر صوبہ آگرہ کے زمینداروں کے جواب مین

مہاراجگان۔ راجہ صاحبان۔ نواب صاحب ورؤسا۔

مین آپ صاحبون سے ملکر بہت خوش ہوا۔ اور مین اسکو اپنے
لیے ایک عزت کی بات سمجھتا ہون کہ آپ لوگون نے سلطنت کی خیر طلبی اور
ملک معظم کی ذات کے ساتھ اپنی وفاداری کا ایڈریس میرے سامنے پیش کیا۔
جسکو مین قبول کرتا ہون۔

اس ملک مین ایک ایسا گروہ ہے جو انگریزی حکومت کا قائم رہنا نہین
پسند کرتا۔ اس جماعت کا شمار بہت کم ہے۔ لیکن اسکی سرگرمیان بہت ہین۔
وہ ذمہ داریون کو نہین سمجھتی اور نہ اپنی زیادتیون کے خیال سے باز آتی ہے
اخبارات کا بھی ایک طبقہ ہے۔ جو اس جماعت کا حامی ہے اور وہ گورنمنٹ سے

نفرت پیدا کرنے مین کوشان ہے - آپ کا یہ کہنا صحیح ہے کہ اِس صوبے کی سرزمین باغیانہ خیالات کی نشو و نما کے خلاف ہے - اور مین فخریہ کہتا ہون کہ آپکا یقین دلانا بے بنیاد نہین ہے - اِس صوبے کی رعایا قناعت - وفاداری اور تخت برطانیہ کی خیر سگالی کرنے مین ہم آواز و شریک حال ہے - آج دربار مین مین نے اپنی تقریر کے ضمن مین جو اُن باتون کا ذکر کیا ہے - جو الہ آباد مین اوائل سال مین بے چینی پھیلانے کے واسطے عمل مین لائی گئی یقین جب یہ حالت دیکھی جائے تو صحیح الخیال حضرات کا فرض ہے کہ وہ گورنمنٹ کا ساتھ دین اور جو لوگ نوجوانون پر بُرا اثر ڈالنا چاہتے ہین - ان کو ایسا کرنے کا موقع نہ ملے - مین نہایت خوشی سے آپکے عمدہ خیالات گورنمنٹ ہند کے پاس روانہ کرون گا - تا کہ ملک معظم کی خدمت مین آپکی وفاداری اور عقیدت کا اظہار ہو جائے - مین آپکے اِس دعوی کو ایک جائز دعوی مانتا ہون کہ صوبہ آگرہ کی رعایا سے زیادہ ملک معظم کی رعایا مین اور کسی دوسری جگہ کی رعایا اتنی وفادار نہین - جو فوائد حکومت برطانیہ سے اِس ملک مین حاصل ہوئے ہین وہ آفتاب کی طرح روشن ہین - منجملہ اُنکے چند قابل ذکر ہین - مثلاً ریلوے - تار - ڈاکخانہ - مساوات نظم و نسق - حفاظت جان و مال - اور تجارت کے فوائد نہایت واضح ہے -

میرا یقین ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کی قسمتین ایک دوسرے سے باہمی مفاد کی خاطر وابستہ ہین - اور دونون قومون کا فرض ہے - کہ جزوی اختلافات کو دور کرین اور سلطنت ہند کے خیال سے متحد ہو کر

کام کرین۔ مجھے اسکا روزانہ ثبوت ملتا ہے کہ حاکم و محکوم کے تعلقات قریب تر ہوتے جاتے ہین۔ ہمین قحط کی آنے والی پریشانیون مین ملکر اس کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ آپ کا یہ کہنا صحیح ہے کہ دفعتاً کامل نظم ونسق حاصل نہین ہو سکتا۔ ہمکو زینہ بزینہ قدم رکھنا چاہیے آپکا خیال صحیح ہے کہ کونسل کی توسیع سے گورنمنٹ کی سچی بہبودرعایا متصور ہے۔ مین صنعت و حرفت کا حامی ہون۔ مجھ سے زیادہ کوئی اس سُدیشی پُرجوش کا حامی نہوگا جو پولٹیکل تحریک سے علیحدہ ہو۔ غریبون کو ارزان چیزین خریدنے سے باز رکھنا محض اس بنا پر کہ وہ ہندوستان مین نہین بنی ہین۔ اور بھی ایسی غلط کوششون سے صنعت و حرفت کی ترقی نہین ہو سکتی۔

آپکو معلوم ہے گورنمنٹ نے صنعت و حرفت کی ترقی کی ایک اسکیم تیار کی ہے اور اُسکا منشا ہے کہ تعلیم یافتہ لوگ ان کامون کی طرف رجوع کیے جائین لیکن اگر یہ مفید ہے تو رعایا کو بھی ہمین گورنمنٹ کی امداد کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ اعلیٰ طبقے کے لوگ تجارت اور صنعت مین محنت اور جانفشانی کرنا اپنا شعار بنائین۔ اور اپنے تعصبات و توہمات کو پہلے دور کرین۔

کسی زمانے مین یورپ مین بھی ایسی تجارتون اور صنعتون سے نفرت کی جاتی تھی۔ لیکن وہ مٹ گئی۔ اسی طرح یہان بھی مٹ جائیگی۔ سب سے پہلے اگر تجارت و صنعت کو فروغ دینا منظور ہے تو ملک کے امن و امان اور چین مین خلل نہ پڑے۔

آپ جانتے ہین کہ زیادہ سرمایہ انگریزون کا تجارت مین لگا ہے۔ جتنا

اس وقت کا منتظر ہون - جب ہندوستانی بھی اپنا روپیہ فراخ دلی کے ساتھ
ایسے سرمایہ تجارت مین لگائین گے -

ملک کے بعض حصون مین کوشش کی گئی ہے کہ نوجوان لوگ
پولیٹکل جدوجہد مین شریک ہوا کرین - تمام صحیح الدماغ اصحاب اور اعتدال
پسند حضرات چاہتے ہین کہ نوجوانون کے خیالات نہ بگڑین - ہندوستانی طبقہ
کا فرض ہے کہ وہ اپنے نوجوانون کو غلط راہ پر نہ چلنے دین - اور انکین مذہبی
اصول کی کمزوری نہ پیدا ہونے پائے - ہندو مسلمان اور عیسائی اخلاق
اور تہذیب کے اعلیٰ اصول کے ماننے مین ہمزبان ہے - آپ لوگ اگر اسکول
اور کالج کے طلباء مین مضرت بخش حضرات کی تعلیمات کا رنگ نہ قائم ہونے
دین گے - تو گورنمنٹ اور ملک کی بڑی خدمت کرین گے -

متفرق تقریرین

عالیجناب ہز ہائینس نواب صاحب بہادر رامپور کی دعوت مین ہز آنر کی تقریر

۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

نواب صاحب - لیڈیز اور جنٹلمین -

مین تہ دل سے ممنون ہون کہ آپ نے لیڈی ہیوٹ - مس ہیوٹ اور میرا جام صحت نہایت لطف سے تجویز کیا اور لیڈیز اور جنٹلمین کا بھی شکرگزار ہون کہ انہون نے میرے جام صحت کو نہایت تپاک سے نوش کیا - نواب صاحب آپ نے بہت صحیح کہا کہ مین آپکے خاندان کا قدیم دوست ہون - مجھے آپ کے دادا نواب سر کلب علی خان بہادر سے جب مین پرگنہ ترائی کے نواح مین اسسٹنٹ کمشنر تھا دوستی کا فخر حاصل تھا - اور جنکی عزت مین اسوجہ سے کرتا تھا - کہ وہ اپنی

ریاست کے انتظامات اچھی طرح کرتے تھے۔ مجھے اس امر کی خوشی ہے کہ انکے پوتے یعنی موجودہ نواب صاحب بھی میرے دوست ہین اور مین اپنی خیر طلبی کا آپکو یقین دلاتا ہون کہ مین ہمیشہ آپکو نیک مشورہ اور صلاح نیک سے جب آپکو ضرورت ہو مدد دون گا۔

مجھے اس امر کی بڑی مسرت ہے کہ میرا پہلا کام اس صوبے مین یہ تھا کہ مین نے سر جیمس لاٹوش کی اس تجویز پر کہ والی ریاست رامپور کے اختیارات ریاست مین وسیع کیے جائین۔ صاد کیا۔ سر جیمس ہز ہائنس کے سچے دوست تھے۔ کونسل آف ایجنسی یکم جون ۱۹۰۶ء کو توڑ دی گئی اور حال مین یہ انتظام سوچا گیا۔ کہ ہز ہائنس اپنی ریاست کا انتظام بہ ماتحتی ایجنٹ ایک ریونیو سکریٹری اور ایک جوڈیشل سکریٹری کی مدد سے کرین۔ یہ خود آپکی تجویز تھی۔ اسکو لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند نے منظور کیا۔ اس انتظام کی کامیابی بہت کچھ خود آپکی ذات اور سکریٹریون کی قابلیت اور شخصیت پر منحصر ہے۔ اب ہز ہائنس کو اجازت دیجاوے گی کہ وہ اپنی مجوزہ روش پر اپنی ریاست کا انتظام کرین۔ اور مین وعدہ کرتا ہون کہ اس کام مین آپکو اچھا موقع کام کرنے کا دیا جائیگا اور ایجنٹ صاحب۔ لوکل گورنمنٹ۔ اور گورنمنٹ ہند کی یہ خواہش ہے کہ آپ پر جو اعتماد کیا گیا ہے۔ آپ اپنے کو اسکا مستحق ثابت کرین گے۔ جو اختیارات عطا کیے گئے ہین وہ بیدلی سے نہین عطا کیے گئے۔ میرا خیال ہے تھوڑا بہت جو گورنمنٹ ریاست کے تفصیلی انتظامات مین دخل دیتی ہے۔ تو اچھا کرتی ہے۔ یہ انتظامات ایک لائق والی ریاست کے سپرد

کیے جاسکتے ہین اور گورنمنٹ اپنے اختیارات نگرانی و دخل کو صرف اہم امور مین کام مین لاتی ہے جو کہ ہم توقع رکھتے ہین وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ریاست کے حالات و معاملات سے باخبر رکھی جائے اور جب تک نوابصاحب آپ اپنی ریاست کا انتظام جو کچھ آسان کام نہین ہے مستعدی بے لوثی اور مضبوطی سے انجام دین گے مین آپکو مستقل امداد دینے کا وعدہ کرتا ہون لیڈیز و جنٹلمین مین آپ سے ہز ہائینس کے جام صحت نوش کرنے اور ریاست کے انتظام مین انکی کامیابی کا متمنی ہون۔

ہز آنر کی تقریر کھیوڑہ میونسپل بورڈ و ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایڈریس کے جواب مین

۲۴ دسمبر ۱۹۰۷ء

حضرات!

مین یہان پہلے پہل آیا ہون۔ آپنے جس تپاک سے میرا خیر مقدم کیا مین اسکا شکریہ ادا کرتا ہون۔ آپنے اپنے ایڈریس مین بیان کیا ہے کہ اس ضلع مین ایسا کوئی دلچسپی کا سامان نہین جیسا قدیم شہرون مین ہوتا ہے مگر آپکا ضلع اس بات کا دعوی کرسکتا ہے کہ تمام ممالک متحدہ سے یہان کی آبادی سب سے زیادہ ہے۔ آپکے بورڈ کے بہت کام ہین آپکا فرض ہے کہ آپ انکے واسطے سرگرمی سے کوشش کرین۔ اور تعلیم کا مسئلہ سب سے زیادہ ضروری ہے مین آپکے

اِس ارادے اور حوصلے سے کہ ضلع کی پختہ سڑکین اور بڑھائی جائین۔ پوری ہمدردی
کرتا ہون۔ مگر مجھے اندیشہ ہے کہ مین ابھی کوئی مالی مدد نہین کرسکتا۔ کئی وجوہ سے
اِسوقت امداد کی بحث کو طول دینا مناسب نہین۔

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ امداد کا تعین کچھ برسون کے لیے پہلے ہو چکا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اِس صوبے مین قحط کا خطرہ ہے اور اِس لیے
مالی معاملات کا کوئی اعتبار نہین ہوسکتا۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ممالک ہذا مین بورڈون کی مالی حالت آیندہ پانچ برس
مین بدل جائیگی۔ اسکے علاوہ مین آپ سے وعدہ کرتا ہون کہ جب آپکی امداد کے
مسئلے پر غور کرنے کا وقت آئیگا تو مین اسپر مناسب طور سے غور کرونگا۔ آپنے
جو ضرورتین بیان کی ہین اُنمین سے ایک یہ ہے کہ ابتدائی اسکولون کی تعداد
مین ترقی ہونی چاہیے۔ مین دل سے اِسکا ہمدرد ہون۔ اِسکا پورا ہونا آپ کی
مالی حالت پر ہے۔ آپنے اپنی آمدنی کا اچھا مصرف دکھایا۔ اور تعلیم آپکے
یہان ترقی پر ہے اور امدادی اسکولون کی تعداد مین قابل اطمینان اضافہ ہوا ہے
اِس زمانے مین طاعون کی شدت سے آپکو سخت دقتون کا سامنا کرنا پڑا۔
مجھے آپ سے اِس بارے مین ہمدردی ہے۔ آپ ایسے معاملات مین گورنمنٹ
سے زیادہ عوام الناس پر اچھا اثر ڈال سکتے ہین۔ اور عام رائے پر اثر قائم
کرسکتے ہین۔ آپکی اچھی کوششین اِس سے ظاہر ہین کہ آپ لوگ طاعون کے
زمانے مین مکانات خالی کرتے ہین۔ مجھے امید ہے کہ طاعون کے ٹیکے
کے لیے آپ لوگ سخت کوشش کرین گے۔

تمام تجربون سے معلوم ہوا کہ اس سے اچھی اور کوئی دوسری ترکیب انسداد طاعون کی نہین ہے۔ یہ خیال کرنا چاہیے کہ جبتک طاعون نمودار نہو اس کی انسدادی ترکیبون کی ضرورت نہین ہے۔ آسان اور اچھی ترکیب یہ ہے کہ طاعون شروع ہونے سے پہلے طاعون کا ٹیکہ لے لیا جائے تاکہ اسکے اثر سے اسکی شدت کے زمانہ مین لوگ محفوظ رہ سکین۔ اور اگر ہر سال لوگ تدابیر انسداد اسوقت تک کہ طاعون نمودار ہو اُٹھا رکھین گے۔ تو پھر طاعون زیادہ زمانے تک رہیگا۔ طاعون کے ٹیکے کے خلاف کہا جاتا ہے کہ اسکا اثر چندروز رہتا ہے۔ یہ سچ ہے مگر طاعونی مقامات پر کوئی سامان تحفظ نہ ہونے سے یہ چندروزہ تحفظ بھی اچھا ہے۔ حتی الامکان مین زور دیکر آپ سے کہتا ہون کہ ہر جگہ آپ کوشش کرین اور لوگون پر اثر ڈالین کہ ٹیکے سے بہت قیمتی فوائد حاصل ہوتے ہین تاکہ لوگ طاعون کا ٹیکہ لین اور اپنی جان بچائین

متھرا مین مسٹر آئر کی تقریر

جو ۶ جنوری ۱۹۰۸ء کو ملکہ معظمہ کے سنگی بُت کی رسم افتتاح کیوقت فرمائی

صاحبو!

مین یقین رکھتا ہون کہ ملکہ معظمہ کی یادگار قائم کرنے مین یہ صوبہ کسی سے کم نہین ہے۔ حال مین ملکہ معظمہ کے جو خطوط چھپے ہین اُن سے بہت کچھ روشنی اُنکے عہد حکومت پر پڑتی ہے۔ اِس کتاب مین آخری خط وہ ہے جو ملکہ معظمہ نے ہندوستان کے اول وائیسرائے (لارڈ کیننگ) کو لیڈی

کیننگ کی وفات پر بھیجا تھا۔لیکن ان مراسلات مین اِس سے زیادہ پر زور
اور پُر معنی کوئی دوسرا مراسلہ نہین جسمین علیہ حضرت نے ہندوستان سے
بلا لحاظ ہندو۔مسلمان۔عیسائی یا بودھ مت خطاب کیا ہے۔اور خاصکر
وہ فقرہ یا ٹکڑا قابل قدر ہے جسکی وجہ سے ملکہ معظمہ کا یادگار اعلان شاہی
مرتب ہوا۔اسمین پہلے اپنے مسیحی مذہب کا اقرار کیا ہے۔اس کے بعد
یہ فرمایا ہے کہ اپنی رعایا کے مذہب مین کسی قسم کی دست اندازی نہین چاہتی
اور وہ بے خوف وخطر اپنے اپنے مذہب کے فرائض آزادی سے ادا کرین
آپ لوگون کو معلوم ہوگا کہ اِس اعلان شاہی مین خود ملکہ معظمہ نے ایسا ردوبدل
فرمایا تھا جس سے انکی فیاضی۔سخاوت۔اور مذہبی امور مین تحمل و رواداری
پائی جاتی ہے۔اور وہ فقرہ جسکو مذہبی امور سے خاص تعلق ہے۔اس سے
ملکہ معظمہ کے شریف دل کا حال معلوم ہوتا ہے۔

صاحبو۔جیسا کہ آپ لوگون نے اپنے اڈریس مین بیان کیا ہے۔
یہ بات ہر طرح موزون ہے کہ متھرا ایسی مقدس جگہ مین جہان مذہبی عظمت اور
تحمل و بردباری برستی ہے جو ملکہ معظمہ کو بہت پسند تھی۔ملکہ معظمہ کا ایک سنگی
مجسمہ قائم کیا جائے۔جس سے یہان کے آنے والے پوجاریون اور
مندرون کی زیارت کرنے والون مین آنکی یاد ہمیشہ تازہ رہیگی۔ضلع متھرا
کے رہنے والے قابل تعریف ہین کہ گو انکا ضلع بہت زیادہ متمول نہین ہے
لیکن اُنھون نے اسقدر چندہ جمع کیا جس سے یہ کام پورا ہو سکے۔
چندہ دینے والون کے ساتھ میونسپل بورڈ نے بھی اپنے فرائض اچھی

طرح ادا کیے۔ اور مجھے شبہہ نہین ہے کہ جب چند منٹ مین ہم لوگ اِس سنگی بت کے خط و خال پر نظر ڈالین گے تو اسکے نقاش کی تعریف کرین گے۔ یہ بہت اچھی بات ہوئی کہ اِس یادگار کی چھتری یا چتر اور چبوترہ جس پر یہ رکھا ہے۔ یہین کے مسالے سے تیار کیا گیا۔ یعنی چھتری اس سنگ مرمر سے بنی ہے جو قریب کی ایک ریاست راجپوتانہ سے منگایا گیا ہے۔ اور چبوترہ اس پتھر سے جو آپکے ضلع کے پہاڑ سے لایا گیا ہے۔ یہ دونون چیزین آگرہ اور متھرا کے کاریگرون نے نہایت خوبصورتی سے بنائی ہین۔ جنکی صناعی کی شہرت دور دور ہے۔ اور یہ بت ایسی جگہ ہوگا کہ ہر آیند و روند کی نظر اسپر پڑیگی۔ ہم لوگون کو مطمئن رہنا چاہیے۔ میونسپل بورڈ اِس یادگار کے مرغوب اور اسکے گرد و نواح کو اچھی حالت مین رکھے گا۔

مجھے فخر ہے کہ آپنے مجھے اِس رسم افتتاح کے پورا کرنے کے لیے یہان بلایا۔ اور اب مین آپکی درخواست کے مطابق آپکی تمنا کو پورا کرتا ہون۔

ہز آنر کی تقریر جاٹ ڈپوٹیشن کے ایڈریس کے جواب مین

۳ اپریل ۱۹۰۶ء

گورنمنٹ ہوس مین ۳ اپریل ۱۹۰۶ء کو جاٹ ڈپوٹیشن کے ممبرون نے جن مین راجہ صاحب مرسان۔ راو گراج سنگھ وغیرہ اور چند پنشن یافتہ جاٹ افسر شریک تھے۔ ہز آنر کو ایڈریس پیش کیا تھا۔ اسکے جواب مین ہز آنر نے یہ ارشاد فرمایا۔

آپ لوگ جس جماعت کے قائم مقام ہین۔ اِسکی تعداد اِس صوبے مین ۱½ لاکھ سے

زیادہ ہے۔ صوبہ ہذا کے مغربی اضلاع کے کاشتکار اسی جماعت سے تعلق رکھتے ہین اور اس جماعت کے اچھے اچھے جوان اعلیحضرت ملک معظم کی فوج مین بھی ہین۔ اسی جماعت سے دو والی ملک خودمختار بھی ہین۔ جنکی ریاست کے حدود ہماری سرحد کے قریب ہین۔ میرے خدمات کا بڑا زمانہ اُن اضلاع مین بسر ہوا ہے جو جاٹون سے آباد ہین۔ آپکی قوم سے جو ارتباط تھا وہ مجھے یاد ہے۔ مجھے دیکھکر خوشی ہوئی کہ اس ڈیپوٹیشن مین وہ لوگ بھی ہین جو فوج مین ملازمت کر چکے ہین۔

آپنے صرف اپنے قول سے نہین بلکہ اپنے فعل سے بھی بادشاہ سلامت کے ساتھ اپنی محبت اور وفاداری ظاہر کی ہے۔ اور یہ اُن تمغون سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو آپ مین بعض سن رسیدہ حضرات کے پاس ہین۔ یہ صوبہ تعلیم مین پیچھے ہے۔ مگر اب یہان کے لوگ اسکی قدر وقیمت کیطرف مائل ہوتے جاتے ہین۔ مجھکو خوشی ہے کہ آپکی جماعت بھی اُنھین مین ہے۔ جو تعلیم کی مزید ترقی چاہتی ہے۔ سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ اس صوبے مین ابتدائی تعلیم کو فروغ دیا جائے۔ اور خاصکر صنعت کو فروغ دینا چاہیے۔ آپ لوگون نے انسداد قحط کی تدبیرون کی تعریف کی ہے۔ جو اس صوبے مین اختیار کیگئین۔ مجھے اسکی طرف سے بھی اطمینان ہے کہ آپ لوگ انسداد طاعون کی کوششین دل سے پسند کرتے ہین۔ مین بار بار نہین کہہ سکتا کہ جو کچھ اس بارہ مین گورنمنٹ کر رہی ہے وہ گویا اسکے مقابلے مین کچھ بھی نہین ہے جو آپ خود کر سکتے ہین۔ افسوس ہے کہ جاہل اور ناواقف لوگ گورنمنٹ کی ان کوششون کیطرف سے

غلط خیالات رکھتے ہین آپ لوگ جاہلون کے ایسے خیالات دور کر سکتے ہین اور اُنکو سمجھا سکتے ہین کہ گورنمنٹ جو کچھ کرتی ہے وہ اُنھین کے فائدے کے لیے کرتی ہے۔آپ سا اپنے ہموطن بھائیون کی اِس سے زیادہ خدمت اور کسیطرح نہین کر سکتے۔ کہ آپ اُنھین موثر پیرایے مین اِن کوششون اور تدبیرون پر کاربند ہونے کو آمادہ کرین ۔جو گورنمنٹ اُنھین بتاتی ہے۔آپنے میری نسبت جو نیک خیالات ظاہر کیے ہین۔مین اُنکا شکریہ ادا کرتا ہون ۔اور شہنشاہ معظم کی ذات کے ساتھ آپنے جو اظہار عقیدت وفاداری کیا ہے۔اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا ہے۔مین اسکو گورنمنٹ ہند تک پہونچا دون گا۔

ملکہ معظمہ کے سنگی مجسمہ کی رسم افتتاح مین ہز آنر کی تقریر

(لکھنو)

صاحبو!

لکھنو مین جس کام کے لیے ملکہ معظمہ کی وفات کے بعد ہی جو روپیہ فراہم ہونا شروع ہوا تھا۔آج اسکے پورا کرنے کے لیے جمع ہوے ہین۔اِس فراہمی سرمائے سے غرض یہ تھی کہ اودھ کے عامہ خلائق کی آرزو کے مطابق صوبۂ اودھ مین ملکہ مرحومہ کی دو خاص یادگارین قائم کیجائین۔

لکھنؤ کے جس جلسے مین ملکہ معظمہ کی یادگار قائم کرنے کے لیے تجویز طے پائی تھی۔سر انٹونی میکڈانل نے فرمایا تھا۔اس لیے مین کہتا ہون کہ تمام ہندوستان کی تاریخ مین اسکی ایسی کوئی مثال نظر نہین آتی ہے کہ خلقت کے

انہوں گو قومیت ملت اور جذبات مین جداگانہ ہین۔ لیکن صرف اِس خیال سے متاثر ہین۔ کہ موت نے نہ صرف انکی ملکہ کو اُن سے چھین لیا۔ بلکہ ان کے سچے دوست اور غمگسار کو جدا کر لیا"۔

سات سال کا زمانہ گذر گیا۔ ابتدا از زمانہ سے گو رنج کم ہو گیا۔ مگر ہندوستانیون کے دلون سے ملکہ مرحومہ کی عظمت و محبت نہین کم ہوئی۔ اور نہ کم ہو گی۔ اور اودھ کے لوگون کو ملکہ معظمہ کے ساتھ محبت کرنے کی خاص وجہ ہے۔ پچاس برس پہلے یہ شہر ملکہ معظمہ کی سلطنت مین شامل ہوا۔ اِس سے پہلے یہان بدامنی تھی اور جان و مال خطرہ مین تھا۔ لیکن ملکہ وکٹوریہ کے انتقال کے سامنے ہی یہ صوبہ اودھ سب سے زیادہ امن و امان کی حالت مین ہو گیا تھا۔ باشندگان اودھ نے بہت خوب کیا کہ اپنے ایسے فرمانروا کی یادگار قائم کی۔ جس کے ساتھ انکو محبت ہے۔ اِس مجسمہ سنگی کو نقاش نے ایسا خوبصورت بنایا ہے کہ آپ اسکو دیکھکر بے انتہا خوش ہون گے۔ اور یہ یادگار ہمیشہ دلچسپی سے دیکھی جائیگی۔ باشندگان اودھ ملکہ معظمہ کو صرف اپنی ملکہ نہ خیال کرینگے۔ بلکہ اپنی مادر مہربان اور سرپرست بھی۔ کیونکہ وہ ہندوستانی رعایا کو ہمیشہ آرام اور نفع پہونچانے کی ساعی تھین۔ خدا کرے کہ اُنکی یاد آپ لوگون مین عزت کے ساتھ ہمیشہ قائم رہے۔ اور باشندگان اودھ ہمیشہ تاج و تخت انگلیشیہ کی وفاداری سے وابستہ رہین۔ جو اُن کا خاص شیوہ ہے۔

میرٹھ مین ہنر آنر کی تقریر

حضرات

مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ اس دفعہ مین میرٹھ مین دوبارہ آیا۔ تو آپنے لیڈی ہیوٹ کا اور میرا خیر مقدم کیا۔ آپنے ہمارے بارے مین جو خیالات ظاہر کیے ہین۔ مین انکا شکریہ ادا کرتا ہون۔ خوشی کی بات ہے کہ اس صوبے کے اور بڑے بڑے شہرون سے میرٹھ کی میونسپلٹی کی حالت اچھی ہے۔ آپکے شہر مین لوگون نے طاعون کا ٹیکہ لیا ہے۔ اس سے آپکی اور آپکے اُن قابل افسرون کی تعریف کیجاتی ہے۔ جنکے متعلق انسداد طاعون کا انتظام ہے۔ آپ کا ڈسٹرکٹ بورڈ اپنی تین لاکھ سے زائد آمدنی مین سے ایک لاکھ تعلیم پر صرف کرتا ہے اور تنخواہ دار سکرٹری کے خدمات سے فائدہ اُٹھانے کی یہان آزمائش بھی ہو رہی ہے۔

مجھے امید ہے جو ڈپٹی کلکٹر اس کام کو انجام دے رہا ہے۔ وہ بورڈ کو اچھی طرح مدد دیگا۔ اور جو روپیہ اسکے سپرد کیا گیا ہے۔ اسکا اچھا مصرف دکھائے گا۔ آپکے ضلع مین جو کوششین ترقی کی ہو رہی ہین۔ مین اسکی قدر کرتا ہون۔ آپنے تعلیم نسوان کے ابتدائی مراحل مین نہایت حوصلہ افزا کام کیا ہے۔ مین آپکی ہمتون کو پست کرنا نہین چاہتا۔ آپنے بیان کیا ہے کہ آگے چلکر شاید ہمارے یہان سرمائے کی قلت ہو۔

ایسے حال مین آپکو چاہیے کہ آپ ایسا کوئی کام اپنے ہاتھ مین نہ لین

جس مین برابر روپیہ صرف کرنا پڑے - مین نے دربار والی تقریر میرٹھ مین
ایک عمدہ ہسپتال کی تحریک کی تھی - آپکے قرب وجوار کے اضلاع مین جنکی
آمدنی آپکے مقابلے مین کم ہے طبی کامون مین زیادہ صرف کیا جاتا ہے -
مجھے امید ہے کہ آپ لوگ اپنے طور سے اِس بات کی کوشش کرین گے
کہ میرٹھ مین اسکے حسب شان ایک اچھا ہسپتال قائم ہو - آپکے ضلع مین تقاوی
تقسیم ہوئی - مین اسکے متعلق اعتراف سُنکر خوش ہوا - یہ بھی سُنکر مجھے خوشی ہوئی
کہ صرف گورنمنٹ ہی نے تقاوی تقسیم نہین کی - بلکہ ضلع کے زمیندارون نے
بھی اپنے اپنے کاشتکارون کو تقاوی دی - آپنے جو اطمینان دلایا ہے کہ
میرٹھ کے باشندے خیر طلب اور صلاحیت پسند ہین - مین اسے تسلیم کرتا ہون
کہ ملک کے اور حصون مین جب بےچینی کے آثار تھے تو یہان ان باتون کا اثر
نہین تھا - مین آپکو اسپر مبارکباد دیتا ہون -

ہز آنر کی چار تقریرین مظفر نگر مین

۱۰ مارچ ۱۹۰۹ع کو ہز آنر نے مظفر نگر مین چار ایڈریس قبول فرمائے
اور اسکے جواب مین یہ تقریرین فرمائین -

(پہلا جواب میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایڈریس کا)

حضرات!

ان دنون ایسے امور پیش رہتے ہین کہ ایک لفٹننٹ گورنر کی روزانہ زندگی
نہایت مصروفیت سے بسر ہوتی ہے - اِس لیے وہ چھوٹے چھوٹے اضلاع

مین نہین پہونچ سکتا - جب آپنے مجھے اپنے یہان مدعو کیا تو مجھے بڑی خوشی ہوئی اس لیے کہ مین یہان پچیس برس کے بعد آج اس حالت مین دوبارہ آیا ہون - میرٹھ سے یہان تک کی مسافت سوا گھنٹہ سے کم مین موٹر سواری سے طے ہو گئی - اور اس سفر مین مجھے اصلا تکان نہین ہوئی - آپ کا یہ کہنا صحیح ہے کہ ذرائع آمدورفت اس ضلع مین بہت کچھ اصلاح طلب ہین -

سڑکون کے بارے مین مین افسوس کے ساتھ کہتا ہون کہ لوکل گورنمنٹ موجودہ حالت کے لحاظ سے آپکی مدد نہین کر سکتی - چھ سات سال سے آپکے ضلع کو طاعون سے سخت پریشانیان اُٹھانی پڑین - اور فی ہزار توے آدمی ہلاک ہوے - سمجھ مین نہین آتا کہ آپ لوگون مین طاعون کی یہ شدت کیون ہوتی ہے - مجھے آپکے ان حالات سے پوری ہمدردی ہے - کچھ دن پہلے اعلیٰ حضرت بادشاہ سلامت نے اپنے مراسلے مین رعایا کی اس تکلیف اور مصیبت مین اپنی ہمدردی ظاہر فرمائی تھی - اسوقت سے انسداد طاعون کی بہت کوشش کی گئی اور کامیابی ہوئی - اور مجھے امید ہے کہ اگر بدقسمتی سے اس ضلع مین طاعون کی شکایت پھر ہو تو آپ طاعون کے ٹیکے ضرور لے لین - آپنے اپنے ضلع کی ڈسپنسریون کی بابت جو کچھ کہا ہے - اُسکو مین نے نہایت دلچسپی سے سُنا ہے - مجھے افسوس ہے کہ آپکے یہان انکا سامان کم ہے بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپنے زرتقاوی سے بہت سے کنوین کھدوائے ہین - آپنے ترقی نسل مویشی کے واسطے ایک اچھے سانڈ کا ذکر کیا ہے - اسپر لحاظ کیا جائیگا - مجھے خوشی ہے کہ آپ کے یہان تعلیم کی حالت اچھی ہے -

مجھے امید ہے کہ آپ بورڈنگ کے طالب علموں کی نگرانی نا قابل سپرنٹنڈنٹ کے سپرد نہ کیجیے گا۔ گورنمنٹ کو بہت خوشی ہے کہ آپکی ترقی مین کبھی کسی غسدپردازی سے کوئی ہرج واقع نہین ہوا۔

(انجمن جعفریہ کے جواب مین)

حضرات!۔

ہز ہائنس نواب صاحب رام پور نے جو ہند کی اسلامی ریاستون مین ایک اعلیٰ درجے کے والی ریاست اور آپکے ہم مذہب ہین۔ علیگڈھ مین نہایت خوبی کے ساتھ سرکار انگلشیہ کی بابت اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور وہی خیالات آپکی جماعت کے بھی ہین۔ مین اسکا اعتراف کرتا ہون کہ آپ کو سرکار انگلشیہ سے جو جو برکتین حاصل ہوئین۔ آپ انکی پوری قدر کرتے ہین۔ اور آپکی جماعت نے طاعون کی سرکاری انسدادی تدبیرون کی اچھی طرح قدر وقیمت کی۔ آپنے بعنوان شایستہ اس بات کا حوالہ دیا ہے کہ جس روز سے مین نے اِس عہدے کا کام شروع کیا تھا۔ اُسی روز یہ آپکی انجمن قایم ہوئی تھی آپکے مقاصد واغراض کو گورنمنٹ پسندیدہ نگاہون سے دیکھتی ہے۔ سادات مظفرنگر کی تاریخ ضلع کی تاریخ کا ایک جزو اعظم ہے۔ ایک زمانے مین سادات بارہا جنکے فوجی اور جنگی کارنامون کا آپنے فخریہ ذکر کیا ہے۔ اس ضلع کے مشرقی پرگنون کے بہت بڑے رئیس اور صاحب جائداد تھے۔ تین سو برس تک انکا اقتدار رہا۔ مگر جب انکی قسمت نے پلٹا کھایا تو انکے خصائل بدل گئے

اور وہ مسرف ہو گئے - آپنے جن کا غذات کا ذکر کیا ہے - مین نے انھین دیکھا ہے
مین دیکھون گا کہ فوج مین داخل کیے جانے کی جو درخواست دی گئی تھی - اُس کی
بابت کیا حکم ہوا ہے - آپنے ذکر کیا ہے کہ گورنمنٹ ان نامیون کے مزار کی حفاظت
کرے - جنکو اِس ضلع کی تاریخ سے تعلق ہے - مین اسکی تحقیقات کرون گا آپنے
مظفر نگر مین جو میرا دوستانہ خیر مقدم کیا - اور میری تندرستی و بہبود کی دعا کی ہے
مین اسکا شکریہ ادا کرتا ہون اور چاہتا ہون کہ آپکی انجمن کو ہر طرح کی سرسبزی
و کامیابی حاصل ہو -

(زمینداروں کی انجمن کے جواب مین)

حضرات !

مین آپکے دوستانہ خیر مقدم کا شکریہ ادا کرتا ہون - دو برس قبل جو مین
آپ لوگون سے ملا تھا - اسوقت سے آپکی انجمن نے ترقی کی ہے - آپنے اپنی
انجمن کی طرف سے جو ایڈریس دیا ہے - اُسکی دسوین دفعہ مین جو باتین بیان
کی ہین وہ عوام الناس اور گورنمنٹ دونون کی توجہ کے لائق ہین - مین اس پر
معترض ہون کہ جو شکر غیر ملک سے ہندوستان مین آتی ہے - اِسکی حوصلہ
افزائی نہ کیجائے - اور اسپر خاص محصول قائم کیا جائے -
کیونکہ یہ کہین سے ثابت نہین ہوتا کہ جب نیشکر کی پیداوار اچھی ہوگی اور
شکر اچھی طرح بنائی جائیگی تو غیر ملک کی شکر سے مقابلہ نہ کر سکیگی -
لوکل گورنمنٹ کا قصد ہو کہ چراگاہون وغیرہ کے متعلق ایک کانفرنس

منعقد کرے - اور امید ہے کہ اس طرح کمیٹی کے ذریعے سے بعد غور و خوض جو تدبیرین عمل مین لائی جائینگی وہ عوام الناس کے حق مین فائدہ مند ثابت ہونگی آپنے بیان کیا ہے کہ ممالک تہا مین جوڈیشیل عملہ کا از سر نو انتظام کیا جائے - مجھے اسکے لیے ہائیکورٹ اور جوڈیشیل کی رائے کا انتظار کرنا ہے - مجھے یہ سُنکر خوشی ہے کہ آپکی انجمن اسکی کوشش کرتی ہے - کہ کاشتکارون کے جھگڑے آپس مین دوستانہ طریقے سے طے ہوجایا کرین - مین نے بیان کیا تھا کہ پُرانے خاندانون کی موروثی جائداد نہ تلف ہونے پائے - اِس سے کسی قدر غلط فہمی پیدا ہوئی - میرا منشا صرف قدیم اور موروثی خاندانون سے تھا - کہ وہ محفوظ رہین - نواب فیاض علی خانصاحب نے دس برس ہوتے ہین - اِس مسئلہ کو پیش کیا تھا - جن لوگون کو اس مسئلے سے دلچسپی ہے - وہ نواب صاحب کی صدارت مین ایک کمیٹی بنائین اور اسکو پیش کرین - آپنے اپنے اڈریس مین اِس تکلیف کا بھی ذکر کیا ہے - جو اِس ضلع کو آخر سنہ ۱۹۰۸ء مین فوجی قواعد کی وجہ سے پہونچتی تھی - اِسمین کسیقدر غلط فہمی ہے - مجھے معلوم ہوا کہ سنہ ۱۹۰۷ء سے پہلے صرف اُن توپون سے چاندماری ہوتی تھی جو رڑکی سے سامان باربرداری کے ساتھ آتی تھین سنہ ۱۹۰۷ء مین جنگی توپین بھی شریک کی گئین کیمپ چھوٹا تھا - ایک ایک سے لے جانے کے لیے دیسی گاڑیون سے کام لیا گیا - اور یہ نہین معلوم ہوا کہ پورے کیمپ کی چاندماری سے وہان کے لوگون کو تکلیف ہوئی - ۲۱ نومبر کو شروع ہوئی اور گیارہ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء کو یہ قواعد ختم ہوئی - زراعت کا جو نقصان ہوا اُسکا معاوضہ دیا گیا - اب کھیت اِس غرض سے دیکھے جاتے ہین

کہ کیا دوامی نقصان پہونچا ہے - گاڑیون کے متعلق مین فوجی حکام کو لکھنے والا ہون - کہ حتی الامکان گاڑیان کم لیجائین - جسقدر قواعد سکھانے کے لیے درکار ہون اتنی ہی لیجائین - مین خوش ہون کہ آپ لوگ گورنمنٹ کی اُن کوششون کا اعتراف کرتے ہین - جو اُسنے انسداد طاعون اور حفظ صحت کے بارہ مین اختیار کین

(انجمن اسلامیہ کے جواب مین)

مین آپکی انجمن کے قائم مقامون سے ملکر بہت خوش ہوا - اور شکر گذار ہون کہ آپنے میرا خیر مقدم کیا - آپکی سوسائٹی کا یہ مقصد کہ مسلمانون مین تعلیم و ترقی ہو - نہایت درجہ قابل تعریف ہے - مین نے خیال کیا ہے کہ سرکاری ملازمت کے بعض حصون مین مسلمان کتنے کم ہین - بڑے بڑے عہدون پر مسلمان ہین - لیکن اور دوسرے عہدون پر مسلمان کم ہین - اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اعلی عہدون کے لیے تو تیار رہے ہین - لیکن اور مناصب کی تعلیم نہین حاصل کرتے - اس بارے مین آپکی انجمن کی کوششون کی قدر کرتا ہون - آپکی انجمن کو مبارکباد دیتا ہون کہ اسنے اِس ضلع مین مسلمانون کے لیے ابتدائی اسکول قائم کر رکھا ہے - جسمین اور قوم کے لوگ بھی تعلیم لے سکتے ہین -

مشرق کی طرح مغرب مین بھی پُرانے خاندان تباہ ہین - اور فضول رسومات ترک کرنے کی تحریکین ہین -

مین آپکی سرسبزی و بہبود کا دل سے متمنی ہون -

ہز آنر کی آخری تقریرین

ہمارا ارادہ یہ نہ تھا کہ ہم ہز آنر کی اُن تقریرون کو درج کرسکین گے۔ جو دسمبر ۱۹۱۱ء کے بعد ہمکو دستیاب ہون گی۔ مگر کتابت کی دشواریون اور چھپائی کے کام اور کتاب کی غیر معمولی ضخامت کی وجہ سے کتاب کی تکمیل جولائی ۱۹۱۲ء تک نہ ہوسکی۔ اِس لیے دسمبر ۱۹۱۱ء سے مئی ۱۹۱۲ء تک جو تقریرین ہمکو مل سکین وہ بھی ہم اِس آخری حصے مین درج کیے دیتے ہین۔ اور اب ہم اس بات کا خیال کرسکتے ہین کہ جس محنت اور کوشش سے ہمنے یہ تقریرین جمع کی ہین۔ اُسکی داد اہل ملک صرف اسقدر دین کہ ان تقریرون کی اشاعت پوری طرح اُردو دنیا مین ہوجائے۔ اور اگر ہم کو کامیابی نصیب ہوئی تو ہم آیندہ ان تقریرون پر ایک دوسرا محاکمہ کرین گے اور ان کو دیوناگری مین بھی چھپوادین گے۔

(حکیم برہم)

* ہز آنر کی تقریر میرٹھ میں

ڈسٹرکٹ بورڈ و میونسپل بورڈ میرٹھ کے قائم مقام ہوا۔

آج صبح کو آپ لوگوں نے نہایت مہربانی کے ساتھ میرا خیر مقدم کیا جسکا میں ضروری شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپکی طرح مجھے بھی اس بات کی خوشی ہے۔ کہ صوبہ متحدہ اور آپکے ضلع کے صدر مقام میں واپس آنے پر میں نے پہلا سرکاری کام یہی کیا ہے اور مجھے اس بات کی خاص خوشی ہے کہ وہ کام ضروری ہسپتال کے افتتاح سے تعلق رکھتا تھا۔

افسوس ہے کہ اس موقع پر آپ لوگوں میں آنے پر مجھے جو خوشی حاصل ہوئی تھی اسکے ساتھ رائے بہادر لالہ رامانج دیال کی وفات کا بھی بڑا صدمہ ہوا جو لوکل کونسل میں آپ کی میونسپلٹی کے قائم مقام تھے۔ وہ ایک متین اور اعتدال پسند آدمی تھے جنھیں ہر فریق کی ہر قسم کی بہبودی کا دل سے خیال رہتا تھا۔ اور وہ بہت سا کام اس طریقے سے انجام دیتے تھے کہ اس کی زیادہ تر شہرت کے خواہاں نہیں رہتے تھے۔

آج سے دو تین برس قبل جب یہاں ایک دربار منعقد ہوا تھا۔ تو اس ضروری ضلع اور قسمت کے صدر مقام میں ایک عمدہ ہسپتال کے قائم کرنے کی ضرورت بہت اچھی طرح سے ظاہر کی گئی تھی۔ اور میں نے اپنی تقریر میں شنوندگان پر یہ زور دیا تھا کہ وہ سنجیدگی کے ساتھ اس معاملہ کی طرف توجہ کریں اور وعدہ کیا تھا کہ اگر پبلک ایک عمدہ اسپتال کی تجویز کے متعلق اپنی توجہ ظاہر

* یہ تقریر ہز آنر نے دہلی کے کاموں سے فرصت پاکر ۲ دسمبر ۱۹۱۱ء میں جب میرٹھ تشریف لے گئے میں اسوقت دربار کے جشن کے جواب میں ہوئی تھی۔

ظاہر کرے گی - تو گورنمنٹ بھی ایک امدادی رقم کے ذریعے سے اُسمین اعانت دے گی - مسٹر لڈوک پورٹر آپکے سابق کلکٹر نے اسمین بڑی ترغیب لائی اور مین خوش ہون - کہ وہ اپنے اعلی عہدے کا کام چھوڑکر آج اِس رسم مین شریک ہونے اور اپنے پُرانے احباب ضلع ہذا کے ملنے کے لیے یہان آئے ہوے ہین - صاحب موصوف کی ترغیب کا یہ نتیجہ ہوا کہ پبلک نے اسپتال کی تعمیر کے لیے معقول چندہ دیا ہے اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ لوگ خوب سمجھتے ہین کہ یہ تجویز مسٹر پورٹر کے بھاری اثر اور ذاتی توجہ سے درجہ تکمیل کو پہونچی ہے اور مجھے یہ دیکھکر بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ آپ لوگون نے مجھ سے استدعا کی ہے کہ اُنکے نام کو اس بھاری انسٹیٹیوشن کے نام مین شریک کرون - آپکی صریحی خواہش کے مطابق مین اب اِس اسپتال کا نام "لڈوک پورٹر اسپتال" قرار دیتا ہون -

مجھے اِس بات کے معلوم ہونے سے بھی خوشی ہوئی کہ اس کام مین آپکو آپکے کمشنر مسٹر رینالڈز اور سول سرجن کرنل گارڈے اور محکمۂ تعمیرات سے بھی مدد ملی -

ملک قیصر اور ملکہ قیصرہ کے ہندوستان مین تشریف لانے سے تمام باشندگان ملک ہذا کے دلون پر گہرا اثر پڑا - اور اُنکی موروثی خیرخواہی اور عقیدتمندی نمودار طریقے سے متحرک ہو گئی - مجھے اِس بات کا یقین ہے کہ کل برِ اعظم ہندوستان کے کسی حصہ مین ضلع میرٹھ سے بڑھکر شاہی ورود سے گرمجوشی نہ پیدا ہوئی ہوگی - اسکے باشندون کو یہ خاص عزت حاصل ہوئی کہ انکو دور دراز اضلاع کے باشندون کی نسبت زیادہ صریحی طور سے ہیز امپیریل مجسٹیز کے

ورود دہلی کے مراسم مین شریک ہونے کا موقع ملا - میرٹھ کے لڑکے کبھی اپنے ملک قیصر اور ملکہ قیصرہ کی مرحمت خسروانہ کو فراموش نہ کرینگے - دربار کے زمانے مین یہ سب پیپلز مونڈ پر جمع تھے اور اسی طرح کاشتکار لوگ بھی دربار کے زمانے کی باتون کو نہ بھولین گے جنھون نے بادشاہی میلے کے وقت دیو مجسٹیز کے درشن میلے سے کیے تھے - آپکو دو مرتبہ جو یہ شاندار مواقع حاصل ہوے - وہ آپ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر پیرسن کی بدولت جو نہایت ہی ہمدرد اور دانشمند اور مستعد افسر ہین - حاصل ہوے جن سے آپکو پورا حظ ملا -

اِس امر کے اعلان کو کہ ہندوستان کی دارالسلطنت دہلی مین اُٹھ آئے گی میرٹھ کے لوگون نے بے توجہی سے نہ سُنا ہوگا - آپکے شہر کا دہلی سے خاص تعلق پایا جاتا ہے - وہ آیندہ شہنشاہی شہر دہلی سے صرف چالیس میل کے فاصلے پر ہے - دونون اضلاع کے مابین صرف دریاے جمنا حائل ہے - یہ یقینی امر ہے کہ آپکے بالکل قریب دارالسلطنت کے قائم ہونے سے آپکے ضلع کی سرسبزی اور بہبود کو ترقی ہوگی - مجھے آپ لوگون مین آئے ہوئے ایک ثلث صدی کا زمانہ گزرا ہے - اِس مدت کے اندر آپکے قوی اور زبردست کاشتکار بہ نسبت سابق کے زیادہ سرسبز اور مرفہ الحال ہوگئے ہین - اور اس بات کی پیشینگوئی بہت اچھی طرح کیجاسکتی ہے کہ جیسا جیسا زمانہ گزرتا جائیگا اُنھین مزید قوت حاصل ہوتی جائیگی - اِس بات کی امید نہین ہے کہ لفٹنٹ گورنری کا چارج دینے کے قبل مین پھر آپ لوگون مین آسکونگا اور مجھے اندیشہ ہے کہ شاید یہ میرے رخصت ہونے کا پہلا ہی موقع ہو - رخصت

ہونے کا زمانہ بہت ہی افسوسناک ہوتا ہے۔ خصوصًا ایسے شخص کے لیے جسکی زندگی کا بہتوں حصہ آپکے ملک مین صرف ہوا ہو۔ آپ لوگون سے مجھے جو تعلق رہتا آیا۔ اُسے مین ہمیشہ فخر اور شکر گذاری کے ساتھ یاد رکھون گا اور آپ یقین رکھین کہ گو مین یہان موجود نہ ہون گا۔ لیکن میرے خیالات اکثر آپکے ساتھ رہین گے۔ اور آپکی سرسبزی اور اقبالمندی کی خبرین ہمیشہ میری دلی خواہش کا باعث ہوتی رہینگی اور اب مین لڈوک پورٹر اسپتال کا افتتاح کرنے جاتا ہون

مڈیکل کالج لکھنؤ کے افتتاح مین ہز آنر کی تقریر

۲۸ جنوری سنہ ۱۹۱۲ع

سرہنری رچرڈس صاحب۔ لیڈیز جنٹلمین۔

اِس منزل مقصود کی سڑک جس تک آخر کار ہم پہونچ گئے ہین۔ طویل اور سنسان ہی سے۔ راہ مین بہت سی دقتین پیش آتی رہین۔ اور بے شک بعض ایسے اوقات بھی گزرے جب نہایت درجہ حوصلہ مند آدمی کو بھی اِس مقصد کے حصول مین شک پیدا ہوتا۔ جسکے حصول کی خوشی منانے کے لیے آج ہم سب یہان یکجا ہوئے ہین۔ اگر ہم اپنے اِس صوبے کی اُس زمانہ گزشتہ کی تاریخ پر غور کرین۔ جبکہ یہ صوبہ صوبجات مشرقی و مغربی کے نام سے مشہور تھا۔ تو ہمکو یہ معلوم ہوگا کہ سنہ ۱۸۶۰ع مین مڈیکل تربیت دینے کی ضرورت اِس صوبے مین نہایت بے اطمینانی کے ساتھ پائی جاتی تھی۔ بعد ازان سنہ ۱۸۷۰ع مین اُسوقت کے لفٹننٹ گورنر سر ولیم میور صاحب بہادر نے یہ عام شکایت ظاہر

فرمائی تھی - کہ ہندوستان کے ایک نہایت سرسبز خطہ کی چار کرور کی آبادی
طبابت اور جراحی مین بحیثیت ایک پیشے کے اعلیٰ ترقی کرنے مین قاصر
تھی - اور اُن خانگی مفاد سے محروم تھی - جو اُن طبیبون کو اپنے گھرون پر
مشق کرنے سے حاصل ہو سکتے ہین جنھون نے اپنے اہل وطن کے مابین تعلیم
پائی ہو - اُسکے بعد بھی بیس سال کے اندر کئی مرتبہ ایک میڈیکل کالج کی ضرورت
کا ذکر کیا گیا تھا - اور اُسکے بعد یونیورسٹی کمیشن نے جو دس سال قبل مقرر ہوا تھا
جس کی ممبری کا مجھے افتخار حاصل ہوا تھا - صوبجات متحدہ مین میڈیکل
کالج قائم کرنے کی خاص طور پر سفارش کی تھی - کمیشن کے تین سال کے
بعد ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی آمد سے (جو اُسوقت بحیثیت پرنس آف ویلس
وارد ہوئے تھے -) یہ خیال پیدا ہوا کہ اُنکی آمد کی یادگار قائم کرنے کے لیے
ایک میڈیکل کالج قائم کیا جائے - اِس تجویز کی ابتدا میرے دوست راجہ سر
تصدق رسول خان صاحب سے ہوئی - جو آج جلسے مین موجود ہین -
سر جیمس لاٹوش صاحب بہادر نے اِس اسکیم کی قوی تائید کی - اور اپنا اثر ڈالا
اور سر ہارکورٹ بٹلر صاحب نے چندون کے جمع کرنے مین حسب عادات
اپنی سرگرمی ظاہر کی - مجھے آج خاص عطیہ دینے والون کی فیاضی کے ذکر
کرنے کی ضرورت نہین ہے - اِسکے متعلق دشواریان خاص کر اِس صوبے
کی رعایا کے سرگروہون کی کوششون سے عبور کر گئین - اور اُسکے لیے ہم کو
[illegible] اُنھین مبارکباد دینے کا موقع ہے - ہر شخص نے نہایت ہی کوشش
کی اور اِس تحریک کے ساتھ ایسی دوستی بہبود خلائق اور رغبت باہمی بیان کیا

جوش ظاہر کیا گیا - جو یہان حد درجے کے سرکاری وغیر سرکاری اصحاب اور
ہندوستانی اور یورپینون مین خاصکر پایا جاتا ہی - اور میرے خیال مین اس صوبے
کے لیے سب سے خاص امتیازی بات ہے - اسکیم مذکور پر پھر کامیابی اُسوقت
ثبت ہوئی جب ملک معظم نے عمارت کا بنیادی پتھر رکھا اور اجازت دی کہ پرنس
آف ویلس اور پرنسس آف ویلس صاحبہ کے نام نامی سے یہ عمارات موسوم کیے
جائین - ملک معظم نے اس یادگار کی تعمیر کی جب اجازت دی تو یہ ضروری قرار پایا
کہ یہ عمارت عالم پناہ ملک معظم و ملکہ معظمہ کے نام نامی کے شایان ہو - آپ عمارت
کی بیرونی حالت دیکھ سکتے ہین اور اُسکی تعریف کر سکتے ہین اور افتتاحی رسم کے
اختتام کے بعد آپ اندر بھی گشت کر سکین گے اور اپنا اطمینان کر سکین گے کہ
مڈیکل کالج اور ہسپتال ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی اول آمد ہند کی شایان شان یادگار
ہے - عمارات متعلقہ کالج مین خاص عمارت کالج - جراحی ایک طرف رہنے والے
مکانات مین دو بلاک ۵ بڑے آسائش کے بنگلے پروفیسر و پرنسپل کے لیے دو
چھوٹی عمارتین ماتحت مڈیکل افسرون کے لیے اور ایک طرف ۴۲ دائیون
کی قیام کی جگہ ہوگی -

حلقہ ہسپتال مین خاص پہلوے عمارت اسپتال و دو جداگانہ درجے
جسمین ایک عورتون اور ایسے مریضون کے لیے ہوگی جو باہر سے علاج کرانے
آئین گے - ۲۳۰ مریضون کے ٹھہرنے کے لیے انتظام کیا جائیگا - بڑی عمارتون
کی تعمیر کا نقشہ ایشیائی طریق پر ہے - اور عمارات مطابق امام باڑے کے ہین -
جو اُنکے پاس ہی موجود ہے - کل صرفہ عمارات قریب ۳۰ لاکھ کے ہے اور

لوکل گورنمنٹ اِس صرفہ مین گورمنٹ ہند کے ۱۰ لاکھ روپیہ کے عطیے کیلیے ممنون ہے۔

اِس اسپتال کے متعلق بالتفصیل ہربات کی تجویز کرنے مین جو کالج سے ملحق ہے زمانۂ حال کے اول درجے کے اسپتال کے ضروریات کا خیال ہوشیاری سے مدنظر رہا ہے۔ کرنل منی فولڈ صاحب انسپکٹر جنرل اسپتالات نے بہت دانشمندانہ طور پر کارروائی کی۔ ابتدا مین ایک میڈیکل افسر مقرر کرلیا جو خاصکر اسواسطے مقرر کیا گیا کہ اسپتال کے لیے سامان و لوازمات مہیا کرنے کے بارے مین مشورہ دے۔ یہ فرض کپتان راس صاحب نے بہت قابلیت کے ساتھ ادا کیا تھا۔ کالج کی لیبورٹیرین مین نہایت پسندیدہ قسم کے زمانۂ حال کے آلات مہیا کیے گئے ہین۔ اور گیس کی روشنی بہم پہونچانے کے لیے انجن بھی لگا دیے گئے ہین۔ اندرونی حصہ مین کل سامان حفظان صحت انگلستان کے نامی دستکارون سے منگواکر مہیا کیا گیا ہے اور اُسکی تمام چیزین بالکل زمانۂ حال کے طریق پر ہین۔ غلیظ پانی کی نکاس کا کام بھی نہایت عمدہ قسم کے اشیاء سے لیا جائیگا۔ اور تعمیر ماہر پوروپینیون کی نگرانی سے عمل مین لائی جائیگی۔ کل عمارت مین پورے طور پر مقطر پانی مہیا کیا گیا ہے۔ برقی قوت کے انجن اور ضروری سامان روشنی۔ پنکھے اور طلبہ کے لیے لیبورٹیری مین کام کرنے کے لیے برقی قوت بہم پہونچائی ہے۔ پس بظاہر زمانۂ حال کے سائنس کے مطابق عمارت کا سازوسامان نہایت عمدہ طریقے پر مرتب کیا گیا ہے۔

ایک ضروری اہم امر یہ ہے کہ معقول نصاب تعلیم مہیا کیا جائے اور اسکے متعلق مشورہ دینے کے لیے گورمنٹ اور کمیٹی کالج خوش قسمتی سے

کرنل منی فولڈ کے سے تجربہ کار و دانشمند افسر کے خدمات سے مستفید ہوئی ہی
کرنل صاحب کو حکام یونیورسٹی سے مستعدانہ امداد ملی ہے۔ منشا یہ ہے کہ
اسکا پیمانہ تعلیم نہایت اعلیٰ ہو۔ پیمانہ داخلہ ابھی مستقل طور پر مقرر نہین ہوا ہے۔
مگر یہ واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ وہ کن طریقون پر مبنی ہوگا۔ کوئی
طالب علم جب تک اُسنے سائنس کا اسقدر کافی علم نہ حاصل کر لیا ہو۔ کہ وہ میڈیکل
اور سرجری کا کورس پڑھ سکے۔ کالج مین داخل نہ ہونے پائیگا۔ ساتھ اسکے کہ داخلہ
کے لیے اسقدر سخت قابلیت بھی ضروری نہین کردیگئی ہے کہ کسی شخص کے
لیے جو غالباً فوائد تعلیم سے مستفید ہوسکے اور اُسکے ابتدائی امتحان کے باعث
دشواری حاصل ہو اور وہ شرکت سے باز رکھا جائے۔

سر ہنری رچرڈس صاحب۔ مین اس امر مین آپ سے متفق ہون
کہ یونیورسٹی نے اُن فوائد کے ساتھ جنسے مین اور آپ باہم تعلق رکھتے تھے۔ اس
کالج کو قائم کر کے پسندیدہ طور پر اس معیار کے حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھایا ہی
کہ وہ بھی دنیا کی تعلیم دلانے والی یونیورسٹیون مین معزز رتبہ حاصل کرے۔ اس
درسگاہ کے قائم ہونے سے ہم امید کر سکتے ہین کہ اس صوبے کو زمانہ آیندہ
مین نمایان طور پر قابل یادگار فوائد حاصل ہون گے۔ صرف یہی فائدہ نہین ہے۔
کہ اس صوبے کے نوجوان باشندون کو جو پیشہ ڈاکٹری مین داخل ہونا چاہین
وہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے جسکے وہ خواہشمند ہون بہت دور جانا پڑے گا۔
اور اپنے وطن و اعزا سے مفارقت گوارا نہ کرنی پڑے گی۔ یہ تو صرف ایک
خفیف حصہ فوائد مین سے ہے۔ جنکی اِس کالج کے قائم ہونے سے امید

کی جاتی ہے - ہم امید کرتے ہین کہ نہایت عمدہ درجے کے لوگ اسمین داخل ہون گے - اور اُنکے درمیان بہت سے ایسے اصحاب نظر آئینگے جو تسلیم کرینگے کہ یہ کالج جو اُنکا ذریعۂ تربیت رہا ہے - باشندگان صوبے کی اس خواہش کا نتیجہ ہے - کہ بیماری کے بڑے مسائل طے کرے - جنکے حل کرنے سے ہمارے بہت سے مصائب دور ہوجائینگے - ہم امید کرتے ہین کہ یہان کے تعلیم یافتہ ڈاکٹری پیشہ لوگون کو اس قابل پائین کہ وہ رعایا کو علم سائنس حفظان صحت و دیگر علوم سائنس سے جس سے تندرستی و راحت بڑھ سکتی ہے واقف کرین گے اور ہم امید کرتے ہین کہ اسکے گریجویٹون مین ایسے سرگرم اصحاب پائے جائینگے جو اپنے آپ کو اُن حوصلون کے پورے کرنے کے ذمہ دار ٹھہرائینگے - جنکے لیۓ اس کالج کی بنیاد ڈالی گئی ہے - ہمکو اعتبار ہے کہ اُنکے دلون مین بمقابلہ اسکے کہ ملازمت گورنمنٹ حاصل کرین - یا بڑے شہرون مین اعزاز پیدا کرنیوالی طبابت اختیار کرین - اعلی معیارون کا جوش موجزن ہوگا - وہ محسوس کرینگے کہ اُن سے چاہا جاتا ہے کہ وہ اُن کرورہا باشندون کے فائدے کے لیے جنھین عمدہ ڈاکٹری علاج و حفظان صحت کی ملک مین چارون طرف ضرورت ہے - نہایت ہی کوشش کرین - خلائق کے بعض نہایت ہی نفع رسان لوگون نے جو بہت چھوٹے مقامات کے تھے اپنا فرض ادا کیا تھا - مسٹر جینر - ماسچیور - وکوچ اور راس صاحبان نے (جنکے نام کل دنیا مین عزت کے ساتھ لیے جاتے ہین) پہلے اسپر قناعت کی کہ چھوٹے چھوٹے مقامات پر بود و باش اختیار کرین - جہان رہ کر انھون نے ایسے مسائل حل کیے - جو کل دنیا مین اُنکے

بھائیون کے مصائب سے نجات کا باعث ہوے - کیا یہ امید کرنی بہت زیادہ ہے کہ اس کالج سے تعلیم پاکر اُسی چال چلن کے لوگ نکلین گے - جو اسپر قناعت کرین گے - کہ دور دراز مواضعات و قصبات مین جاکر وہ طبابت کرین اور اُنکے دل مین اس خواہش سے سرگرمی پیدا ہوگی کہ فوائد سائنس اور فرائض انسانی پورا کرنے کے لیے وہ اپنی جانین تصدق کر دین - مجھے اس امر کے متعلق بھی کچھ عرض کرنا ہے کہ طبی تعلیم نسوان مین یہ کالج کیا حصہ لیگا - کسیوقت یہ خیال تھا کہ ڈاکٹری تعلیم کے لیے عورتون کے واسطے کالج علیحدہ قائم کیا جائیگا - مگر اس اسکیم کے لیے جسقدر چندہ دیا گیا - وہ اِس خیال کے عمل مین لانے کے لیے مطلقاً ناکافی پایا گیا - مزید برآن موجودہ حالات مین اور بہت عرصہ تک اس صوبے مین ایسی نوجوان عورتون کی تعداد جنھون نے اُس پیمانہ تک تعلیم حاصل کی ہو جو داخلہ میڈیکل کالج کے لیے درکار ہے - اور جو اِس پیشے مین داخل ہونے کی خواہشمند ہون ضرورت بہت کم رہیگی - اِس لیے یونیورسٹی (اور مجھے ٹھیک معلوم ہوتا ہے) ارادہ کرتی ہے کہ وہ صوبجات متحدہ مین کالج قائم کرنے کی کوشش نہ کرے گی - یہ فیصلہ کرتے ہوے ممبرون نے اس امر کو نظر انداز نہین کیا - کہ قابل ڈاکٹری پیشہ عورات کے لیے بغرض اسکے کہ وہ اس وسیع ملک کی عورتون اور بچون کا علاج کرین - عملی طور پر میدان غیر محدود ہے - اور نہ اُنھون نے کسی طرح پر اُن ضروریات کو کم سمجھا ہے - زنانہ لیڈی ڈاکٹرون کے مہیا کرنے کے ذرائع کم پائے جاتے ہین - مگر ہندوستان مین ان طالب علم عورتون کی تعداد جنھون نے ایسے کالج مین داخل ہونے کے لیے کافی علم

سائنس حاصل کیا ہے جو تسلیم کیا جاتا ہے کہ مغربی میڈیکل درسگاہون کے برابر ہے بہت کم ہے - اور یہ امید کرنا کہ کسی معقول وقت کے اندر ہمارے صوبے مین اسقدر کافی تعداد حاصل کی جاسکیگی - جو کسی کالج قائم کرنے کے لیے واجب ٹھہرائی جائے - بالکل قیاسی ہے - مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ اسی طرح پر حل کیا جاسکتا ہے کہ کل ہندوستان کے لیے ایک ایسا بڑا اسنٹرل میڈیکل کالج قائم کیا جائے - جہان عورتون کو علیحدہ تعلیم دی جایا کرے - مین اُسے ترجیح دیتا ہون کہ عورتون کی تعلیم مطلقاً مردون کی تعلیم سے علیحدہ رکھی جائے - اور مین کسی ایسی تدبیر کا خیر مقدم کرونگا جس سے کسی دوسری عمارت مین انھین عورتون کی طرف سے تعلیم دیجایا کرے - ساتھ اسکے موجودہ حالت مین اس کالج کے لیے جہان تعلیمی درجون مین بجز ان چند حالتون کے جبکہ خاص باریک مضامین سکھلائے جاتے ہون عورتون اور مردون کو ساتھ ہی تعلیم دیجائیگی - کالج کے اختیار کردہ طریق کے علاوہ مجھے کوئی اور طریق ممکن العمل نہین معلوم ہوتا - گو جراحی کے کمرے مین اُنکے کام کے لیے علیحدہ انتظامات کیے گئے ہین -

دو نوجوان لیڈیان کالج مین اُس اسکول سے آکر شریک ہوئی ہین - جو زیر اہتمام مس ہائیلینڈ صاحبہ کے مسوری مین قائم ہے - ہم اُنکی کامیابی کے خواستگار ہین - اگر اور کثیر التعداد طالب علم عورات اُنکے نقش قدم پر چلین - تو ہم اس مسئلے پر غور کرینگے - کہ اُنکے لیے قیامگاہ مہیا کیجائے - مگر صوبجات متحدہ مین عورتون کی ڈاکٹری تعلیم کے لیے جداگانہ کالج قائم ہونا غیر ممکن ہے -

ہم سب یہ دیکھنے سے خوش ہین کہ ڈاکٹری پیشہ ممبران آئی - ایس - ڈی

اے۔ ایم۔ سی۔ و آزاد ڈاکٹری پیشہ اصحاب کے بقدر نمایندے ان فوائد کی تصدیق کرنے کو موجود ہین۔ جو آج کی کارروائی مین اس پیشے کے لیے ظاہر کیے جارہے ہین۔ اور خاصکر اس امر سے کہ سر سی لیوکس صاحب ڈائرکٹر جنرل انڈین مڈیکل سروس کو بھی جنکی ملازمت کا زمانہ صوبجات متحدہ مین صرف ہوا ہے۔ اس رسم مین شریک ہونے کا موقع ملا ہے۔

ہماری عمارت کے مجوز سر سونٹن جیکب صاحب ہین اور مین یقین کرتا ہون کہ آپ محسوس کرین گے کہ گردونواح کے عمارات کالج کے طریق پر انھون نے عمارتون کا بھی نقشہ کھینچا ہے۔ وہ انجنیر جو ان عمارات کے لیے قابل تحسین ہین۔ آنریبل مسٹر گومنٹ صاحب چیف انجنیر ہین۔ جو نقشہ جات اور تعمیر عمارت مین گہری دلچسپی لیتے رہے ہین۔

مزرس بوایس صاحب و ایلڈ بلڈ صاحب جنکی زیر نگرانی انجنیر تھے۔ میجر کرشینک صاحب و مسٹر ویر صاحب جنکی سپردگی مین عمارت تعمیر ہوئی ہے۔ ٹھیکہ دار رائے بہاری لال صاحب تھے۔ یہ اصحاب عمارات کی خوبصورتی پر جو زمانۂ حال کی جدید تعمیر لکھنؤ کی ترتیب ہے۔ بخوبی فخر کرسکتے ہین۔ عمارت کے متعلق انتظام سرمایہ خط و کتابت کا کام جسمین بہت محنت درکار تھی مسٹر ٹلر اور مسٹر اسٹوارٹ صاحبان جو ڈپٹیل سکرٹریان گورنمنٹ نے علاوہ اپنے خاص فرائض کے مفت اپنے ذمے لیا تھا۔ قدرتاً زیادہ سخت کام مسٹر اسٹوارٹ صاحب کے ذمے آپڑا! ور انھون نے اُسے ایسی دانشمندی اور پختگی سے انجام دیا۔ جیسا کل کامون کے متعلق اُنکا خاصہ مزاج رہا ہے۔ مڈیکل کالج کی اسکیم

سکے انجام دینے کے متعلق جو مین نے کام مین حصہ لیا ہے۔ اُسکے متعلق آپ نے اپنے ایڈریس مین جو ابھی پڑھ کر سُنایا ہے۔ بہت تعریف کی ہے۔ مگر مین کم سے کم یہ کہہ سکتا ہون کہ مین نے اسمین گہری دلچسپی لی ہے۔ اور مین بہت شکر گذار ہون کہ مین بھی اِس کام مین کچھ حصہ لے سکا۔ جو ایڈریس آپنے پڑھکر سُنایا ہے اُسمین خاص درخواست یہ کی گئی ہے کہ مین پرنس آف ویلس میڈیکل کالج کا افتتاح کرون۔ جیسا کہ آپ لوگ واقف ہین۔ مودبانہ طور پر ایک درخواست بحضور ملک معظم و ملکہ معظمہ منجانب برٹش انڈین ایسوسی ایشن بھیجی گئی تھی کہ اگر ممکن ہو تو آج کی رسم اُن واقعات مین شامل کردی جائے جو ہند مین ملک معظم کی تشریف آوری سے وابستہ ہونے والے تھے۔ ملک معظم نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین عالم پناہ کا افسوس ظاہر کرون۔ کہ خود ملک ممدوح و ملکہ معظمہ کو میڈیکل اسپتال کے افتتاح کرنے کے لیے لکھنؤ کی تشریف آوری کے لیے وقت ملنا ناممکن تھا۔ ساتھ ہی اِس کے ہز امپیریل مجسٹی نے مجھے رسم افتتاح کے موقع پر یہ اعلان کرنے کا حکم دیا ہے کہ "وہ خوشی سے اجازت دیتے ہین کہ کالج و اسپتال کنگ جارج میڈیکل کالج و اسپتال کے نام سے موسوم کیا جائے اور اُسکا وہ حصہ جو عورتون کے لیے ہو کوئن میری اسپتال کے نام سے موسوم ہو"۔ مین سمجھتا ہون کہ اس خُلق و مدارات کے کام پر جس سے اِس درسگاہ کی جانب ملک معظم کی متواتر دلچسپی کا اظہار کل حاضرین جلسہ نہایت بڑا اطمینان ظاہر کرینگے۔

مجھے مزید اعلان یہ کرنا ہے کہ ملک معظم و ملکہ معظمہ نے اِس کالج کے لیے اپنی دو خوبصورت تصاویر عنایت فرمائی ہین۔ آپ سب صاحب اُسے

اُس مقام پر دیکھین گے جہان آویزان کرنے کی تجویز کیگئی ہے کہ وہ ہال امتحان
مین لگا دی جائین - وقت کی کمی کیوجہ سے موقع نہین ملا - کہ چوکھٹہ ایسی شان سے
تیار کر لیا جائے کہ ہمارے ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے شایان ہون - مگر حسب عادت
میرے دوست راجہ سر تصدق رسول خان صاحب بہادر نے فیاضی سے انکے
واسطے نقرئی چوکھٹہ مہیا کرنے کے لیے رقم عطا کی ہے -
مجھے یقین ہے کہ عمارات کالج کے اندر ملک معظم و ملکہ معظمہ کی ان یادگارون
کے ہونے سے طلبار کالج مین اسوقت و نیز زمانہ آیندہ مین جوش بڑھیگا -
لیڈیز و جنٹلمین - مین ضرور معافی کا طلبگار ہون کہ مین نے آپکا وقت
کثیر صرف کیا ہے - اور اب کنگ جارج میڈیکل کالج و ہسپتال اور میری ہسپتال کا
افتتاح کرتا ہون "

کونسل صوبجات متحدہ مین بجٹ پر ہز آنر کی تقریر
(اپریل ۱۲ ۱۹ء)

صاحبو! -
مالی حسابات کے آخری مباحثہ کے موقع پر جسمین مین شرکت کر سکتا
ہون - میرے خیال مین نامناسب نہ ہوگا کہ مین اُن خاص کارروائیون پر
تنقیدی نظر ڈالون - جو گزشتہ ۵ سال کے اندر عمل مین آئی ہین - مین کونسل
کی اجازت سے نامناسب سمجھتا ہون کہ چند عام رائین تاریخ حسابات مال صوبجات
دوران زمانہ ہذا پر بیان کرون - جب ۵ سال ہوے مین یہان آیا تھا مالی حسابات

سنہ ۱۹۰۴ء پر عملدرآمد ہو رہا تھا جس مالی معاہدے پر عملدرآمد ہو رہا تھا۔ اُس کی
رو سے ۷.۵ لاکھ روپیہ کی باقیات بوجہ تدابیر انسداد قحط و دیگر نامناسب اثرات
کے اسقدر گھٹ گیئں کہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کو صرف ۶ لاکھ کی رقم باقیات مین رہ
گئی۔ سنہ ۷-۱۹۰۶ء کا بجٹ پیش کرتے ہوے آنریبل مسٹر ہوس صاحب کو اِس کے
اقرار کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی کہ یہ باقی قابل اطمینان نہین ہے اور یہ کہ
معمولی خرچے مین معمولی آمدنی سے ۸ لاکھ کی بیشی ہے اور یہ کہ جبتک محاصلات
صوبے مین اضافہ نہ ہو اُسوقت تک صوبجات نظم ونسق نہین ہو سکتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۶ء
مین سر جیمیس لاٹوش نے گورنمنٹ ہند پر اِس ضرورت کے لیے زور دیا کہ مالی
معاہدے کی نظر ثانی کیجائے۔ اور ۳ ماہ کے بعد اِس سفارش پر مکرر زور دیا۔
گورنمنٹ ہند نے قبول کر لیا کہ ہمارے ساتھ یہ معاہدہ ایسا مناسب حال نہین ہے
جیسا معاہدہ جو حال مین دوسرے صوبجات کے ساتھ کیا گیا تھا مناسب ہے۔
گورنمنٹ ہند نے یہ بھی اطمینان دلایا کہ معاہدہ کی نظر ثانی ہو گی۔ مگر چونکہ
صوبے کی مالی حالت مین تدابیر انسداد قحط کے باعث خرابی پیدا ہو گئی تھی۔ لہذا
فوراً نظر ثانی سے اُسنے انکار کیا۔ سر جیمیس لاٹوش نے بیان کیا کہ بجٹ کا ایسی
حالت مین ترتیب دینا جب تحویل مین روپیہ کافی نہ ہو۔ تو بیشی اخراجات کی رقم
سے ادا کیجائے مناسب نہین ہے۔ یہ حالت مالی سال سنہ ۱۹۰۶ء و سنہ ۱۹۰۷ء
کی تھی جسکا سال آئندہ کے بجٹ کی تیاری کے وقت مقابلہ کرنا تھا۔ مگر چونکہ
خوشحالی کے دور شروع ہو جانے کے باعث آمدنی سال بمقابلہ اُس رقم کے جسکی
پیشبندی کی گئی تھی زیادہ ہوئی۔ اور گورنمنٹ ہند نے بھی قحط کے انسدادی اخراجات

مین ۲۸ لاکھ روپیہ سے اعانت کی نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ حسابات ۸-۱۹۰۷ء ۲۲ لاکھ کی بچت کے ساتھ بمقابلہ ۶ لاکھ کے جسکا اندازہ کیا گیا تھا شروع ہوے ہمکو امید تھی کہ دوران سال اخراجات مین بمقابلہ آمدنی ½ ۵ لاکھ کی بیشی ہوگی۔ اور شروع سال مین ½ ۷ - ۵ لاکھ کی توفیر ہوگی۔ بجٹ خوشحالی کے سال کا بجٹ تھا۔ ستمبر ۱۹۰۲ء کے ابتدا مین مالی معاہدہ گورنمنٹ ہند کے ساتھ طے ہوا جسکی رو سے ہمکو اُسقدر رقم تو نہین ملی جسکے ہم خواہان تھے۔ مگر ۱۹۰۴ء سے وہ کہین بہتر تھا ہمکو امید تھی کہ اپریل ۱۹۰۸ء مین ہم جدید مالی معاہدے پر عمل درآمد کرتے وقت توفیر مین پچاس لاکھ روپیہ دیکھین گے۔ گورنمنٹ ہند نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ مسئلہ آیا کوئی ابتدائی رقم بطور امداد ملنی چاہیے۔ صاحب سکریٹری آف اسٹیٹ کی خدمت مین پیش ہے۔ دوسرے معاہدات مین یہ ہمیشہ عملدرآمد رہا ہے کہ ابتدائی مدد دیجائے اور ہمارے پاس اس امید کے لیے کافی وجوہ تھے کہ ہمکو بھی مدد ملیگی۔ امیدین سب ہی قوی تھین۔ مگر مشکل سے اس مراسلہ کی کہ جسکی رو سے منظوری جدید معاہدے کی بھیجی گئی تھی سیاہی خشک ہوئی ہوگی۔ کہ ہمکو ایک ایسے قحط سے سابقہ پڑا جسنے ہمارے تمام حسابات تہ و بالا کر دیے۔ آمدنی ہر ایک جانب کم ہونی شروع ہوئی اور عظیم اخراجات سے انسداد قحط کے متعلق سامنا پڑا ہمنے قحط کی ابھی نصف ہی منزل طے کی تھی کہ ہمکو بجٹ تیار کرنا پڑا۔ صاحب سکریٹری آف اسٹیٹ کے حکم سے کہ جدید معاہدہ اُسوقت تک جبتک کہ اُسکی نظر ثانی نہ ہوے عارضی سمجھا جائے۔ اور بھی پیچیدگی پیدا ہوگئی۔ مالی سال ۸-۱۹۰۷ء کے خاتمے تک ہماری تخمینہ شدہ توفیر ۱۸ لاکھ کی صرف غائب

غائب ہی نہین ہوگئی - بلکہ تخمینہ کیا گیا کہ حسابات مین بجاے توفیر کے ۱۲ لاکھ کی
کمی ہوگئی - گورنمنٹ ہند کو ۳۱ لاکھ روپیہ اِس غرض سے دینا پڑا کہ سال کے حسابات
مین ۲۰ لاکھ روپیہ کی توفیر ظاہر ہو - مارچ ۱۹۰۹ء مین مزید امداد و انسداد قحط کے
سوا چند مختصر رقبات صوبے سے مٹ گئے - مگر ہمارے مالی حسابات مین
۵۸ لاکھ کی کمی نظر آئی - صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ نے چند غیر اہم ترمیمات
کے ساتھ نظر ثانی شدہ مالی معاہدہ منظور کرلیا - گورنمنٹ ہند نے ۷۸ لاکھ سے
مدد کی - تاکہ ہماری توفیر مبلغ ۲۰ لاکھ روپیہ کی قائم رہے اور اسکے علاوہ تعمیر میڈیکل
کالج مین دس لاکھ روپیہ مرحمت فرمائے - مگر اِس نظیر کی پیروی نہین کی گئی کہ
ابتدائی رقم امداد کے لیے دی جائے اور ہمکو اپنے جدید معاہدے پر اس احتیاط سے
عمل کرنے کی ضرورت ہوئی کہ ہم حتی الامکان کوشش کرین کہ بد باقیات کچھ
رقم فاضل غیر معمولی اخراجات کے لیے رہے - اپنی آمدنی کے کفایت شعارانہ
خرچ سے یہ ممکن ہوا کہ رقم زیر تحویل ایک واجبی حد تک پس انداز کرین - ہم گورنمنٹ
ہند کے ممنون ہین کہ اُسنے خاص اغراض کے لیے کئی رقمین ادا کین جن کو قوم
کے جزو سے جبتک کل عطیہ صرف نہ ہوجائے - رقم زیر تحویل مین بیشی ہوئی -
۱۰-۱۹۰۹ء کے خاتمہ پر ہماری تحویل مین ۵۰ لاکھ کی اور ۱۱-۱۹۱۰ء مین ۹۰ لاکھ کی
بیشی ہوئی - ۱۲-۱۹۱۱ء مین ۹۱½ لاکھ زیر تحویل ہوگا - ۱۳-۱۹۱۲ء مین ۷۲ لاکھ کا
تخمینہ ہے - بعض آنریبل ممبرون کو یہ رقم زیادہ معلوم ہو - مگر ان لوگون کی توجہ
مین مسٹر گلن کے ان بیانات کی جانب جو اُنھون نے ۱۱-۱۹۱۰ء کے مالی
حسابات مین رقوم زیر تحویل کی بابت فرمائے ہین مبذول کرتا ہون - جیسا کہ

آنریبل مسٹر برن نے بیان کیا ہے۔ گورنمنٹ ہند سے جدید رقمین بطور خاص عطیات کے وصول ہوئی ہین جو رقم زیر تحویل سے صرف ہون گی۔ اور ہمارے لیے یہ امر خلاف دانشمندی ہوگا کہ ہم بلا مسلسل توجہ بجانب کفایت شعاری توم زیر تحویل کے خرچ کرنے مین جلدی کرین۔

مین امید کرتا ہون کہ لوکل گورنمنٹ اس کہنے کی مستحق ہے کہ گزشتہ سال کے زمانے مین جو عام طور پر خوشحال رہا۔ مگر جسمین بدقسمتی سے سخت مصائب سے سامنا رہا۔ ان صوبجات کے محاصلات کا انتظام کفایت شعاری سے کیا گیا۔ جسکے لیے تین سکرٹری جنکے چارج مین محاصلات رہے۔ یعنی آنریبل مسٹر برن آنریبل مسٹر ہوزا اور آنریبل مسٹر گیلن تعریف کے مستحق ہین۔ آنریبل مسٹر گیلن کے حسابات گورنمنٹ ہند بابت ۱۰-۱۹۰۹ع کی رپورٹ پڑھنے کے قابل ہے خاصکر اُسکا وہ حصہ جسمین قابل اعتراض اخراجات کا تذکرہ ہے۔ یہ امر قابل اطمینان ہے کہ کنٹرولر جنرل کی نظر مین ایک رقم بھی ہمارے صوبجات کے حساب مین ایسی نہین آئی جو قابل اعتراض ٹھہرائی جائے۔

ممبران کونسل اور تمام صوبجات مین عام طور پر یہ رائے قوی ہے کہ ہمارے ساتھ مستقل مالی معاہدہ جو کیا گیا ہے وہ غیر مناسب ہے۔ اس رائے سے مجھے پورا اتفاق ہے۔ بہت سی اصلاحین ہین جنمین سالانہ مصارف کی ضرورت ہے جو میری نظر مین بہت ہی ضروری ہین۔ لیکن جن پر موجودہ مالی شرائط کی وجہ سے عملدرآمد نہین ہوسکتا ہے۔ ان تجاویز مین سب سے زیادہ خرچ کی تجویز ڈپٹی کلکٹرون کی تعداد کی نظرثانی ہے جسمین ۲½ لکھ روپیہ کی

ضرورت ہے۔ اور جسکے لیے ہمنے اِس سال ایک لاکھ روپیہ کا صرف تجویز کیا ہے۔ نظرثانی اخراجات ضلع۔ اضافہ تنخواہ پٹواریان اور صوبے کے حساب سے دیہی پولیس کا خرچہ ادا کرنا ہے۔ مین نے کونسل سے وعدہ کیا تھا کہ مناسب موقع پر مالی معاہدے کی بابت گورنمنٹ ہند سے خط وکتابت کرون گا۔ سپریم گورنمنٹ سے اس بارے مین مناسب عرض ومعروض کیگئی ہے۔ جیسا کہ آنریبل ممبر واقف ہین۔ ہر مالی معاہدہ خواہ عارضی ہو۔ یا مستقل۔ ان اخراجات کے پیمانے پر قائم ہوتا ہے جو اِس زمانے مین عمل مین آتے ہون۔ جبکہ معاہدہ مرتب ہونے والا ہو۔ میرے تمام زمانہ رہا لازمت ہند مین یہ صوبہ اُس پالیسی کے باعث جو لوکل گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہند کی پوری منظوری سے اختیار کی تھی نقصان اُٹھاتا رہا۔ یعنی یہ کہ جو رقم توفیر مین ہو وہ منافع کے صیغہ تعمیرات مین صرف کیجائے۔ درمیان ۱۸۷۸ء و ۱۸۸۸ء کے ایک کروڑ ۱۲ لاکھ روپیہ کی رقم محاصلات صوبے سے ریلوے کی ترقی مین صرف کی گئی۔ کانپور۔ اچھنیرا۔ دلدار نگر۔ غازیپور۔ بریلی وپیلی بھیت ریلوے صوبے کے محاصلات سے تعمیر کی گئی۔ ان ریلوے کی تعمیر کے بعد گورنمنٹ ہند نے یہ طے کیا کہ صوبجات کی گورنمنٹون کو اجازت نہ دیجائے۔ کہ وہ ریلوے لائنین اپنی ملکیت مین لین۔ یہ تین ریلوے لائن اپنے قبضہ مین گورنمنٹ ہند نے کرلین۔ یہ ظاہر ہے کہ جو روپیہ مختلف شعبہ مین لگایا گیا تھا وہ انتظامی ضروریات کو معرض التوا مین ڈالکر لگایا تھا۔ اور ریلوے جات کی تعمیر کے مبنی ہوے کہ صرف کا معیار اُس سے

کم رکھا گیا جو ہونا چاہیے تھا۔ گورنمنٹ ہند نے صوبے کی گورنمنٹ کو ۲ لاکھ ۸۰ ہزار کی رقم معاوضے مین دیدی۔ یہ بآسانی سمجھ مین آسکتا ہے کہ یہ رقم اُس نقصان کی کسی طرح بدل نہین ہوسکتی۔ جو سوا کروڑ روپیہ صوبجات کے محاصلات سے نکالکر صرف کیا گیا۔ یہ خفیف رقم معاوضہ بھی عام حسابات مین مل گئی کیا کوئی حیرت و تعجب کا موقع نہین ہے کہ اسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مختلف مدات مین ہمارے اخراجات بمقابلہ دیگر صوبجات کے کم ہوگیا۔ ہمکو ابھی تک اسمین ناکامی ہوئی ہے۔ کہ ہم گورنمنٹ ہند کو یہ سمجھا سکین کہ وہ اِس واقعہ پر بخوبی غور کرے۔ کہ ہمارے مصارف صیغۂ مالگزاری تمام انتظامات عدالتہاے تعلیم جیلخانون پولیس۔ طب و عمارات سرکاری کسی طرح سے اِس خرچے کے برابر نہین ہوتے اس ضمن مین یہان عام انتظام تعلیم و عدالتہاے سرکاری کا تذکرہ کرسکتا ہون۔ ہمارا صوبہ سب سے پیچھے ہے۔ اور کوئی مد ایسی نہین ہے کہ جسمین ہمارا نمبر چوتھے نمبر سے اوپر ہو۔ مجکو مایوس نہ ہونا چاہیے کہ گورنمنٹ ہند اس دعوی کے جواز کو قبول نہ کرے گی جو مین نے پیش کیا ہے کہ صوبے کے ساتھ بہتر برتاؤ کیا جائے اگر وہ عمدہ برتاؤ نہ کرے گی تو آپ اِس مسئلہ پر مزید غور میرے قابل جانشین کے ہاتھون مین چھوڑ سکتے ہین۔ اگر اِس مسئلہ پر غور کرنے کے بعد سر جمیس مسٹن صاحب یہ رائے قرار دین کہ صوبے کو کوئی شکایت کا موقع نہین ہے تو آپ اِس بارے مین اُنکے فیصلے کو قبول کرین۔ اگر آپکی یہ رائے ہو کہ ان صوبجات کے ساتھ منصفانہ برتاؤ نہین ہوتا ہے تو آپ کی حمایت اور آپ کی جانب سے گورنمنٹ کے مالی مشیرون سے لڑائی مین بمقابلہ وہ مجھسے کہین زیادہ قوی ثابت ہونگے

بہت سی بادِ بیان

ایک ملازم سرکار کو ملازمت کے ہر موقع پر اور خاصکر اس موقع پر کہ پانچ سال تک ایک صوبے کے چارج مین رہ کر اسکا وقت آتا ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے ہندوستان سے جدا ہو۔ تو سب سے زیادہ یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسے شخص شاذونادر ہوتے ہین کہ انکو اس تخم کا جسکے بونے مین انھون نے مدد دی ہے قوی و تناور درخت دیکھنے کی نوبت آئے۔ گزشتہ ۵ سال کے واقعات پر نظر ڈالتے ہوئے میری نگاہ کے سامنے بہت سی بادِبیان نظر آتی ہین۔ بعض اُنمین سے ایسی رکاوٹون کی وجہ سے ہین جو ۷-۱۹۰۶ء کے قحط کیوجہ سے عام ترقی کے کامون مین پیدا ہو گئی تھین۔ چند بوجہ اُن دشواریون کے جو اس ملک مین ہر ایک ایسی تجویز مین پیدا ہو جاتی ہین۔ جنمین ذرہ بھی جدت کا خیال ہو یا جنکے لیے زمانہ گزشتہ کی نظیر موجود نہ ہو۔ بہت سے تجاویز جو میری نظر مین اس صوبے کے لیے ضروری معلوم ہوتے ہین۔ جب مین یہان سے جاؤنگا بالکل غیر مکمل ہی رہینگے۔ ۵ سال ہوے جب سے نینی تال مین حرفتی کانفرنس کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ بہت سے لوگون کی رائے مین اس تجویز کا اہم حصہ (یا منسن عمارت کا جو قائم کرنا چاہتے ہین) تاج یعنی حرفتی درسگاہ کی سفارش لوکل گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہند کی خدمت مین ۱۹۰۸ء مین کی تھی۔ صاحب سکریٹری آف اسٹیٹ ہند نے گزشتہ سال اگست مین منظور کی۔ مگر اس طرح کہ جو ہماری اصل تجویز سے بالکل جداگانہ ہے۔ ہمارا حرفتی اسکول ہمارے کپڑے بُننے کے مدرسے ہمارا اسکول صنعت و حرفت ہمارے مدرسے تجارتی تعمیر ہو چکے ہین اور اُسپر فیصدی صرفہ ہو چکا ہے۔ ہمنے سفر کا بہت ہی تھکا دینے والا و تکلیف دہ

حصہ طے کرلیا ہی اور مین نہایت سرگرمی سے امید کرتا ہون کہ اب زیادہ وقت نہین گذریگا کہ اس صنعتی کانفرنس نینی تال کے (جو ستمبر ۱۹۰۷ء مین ہوئی تھی) نتائج دیکھین۔

جنگی اور اُس سے نقصان تجارت

مین واقف ہون کہ آپ مین بہت سے لوگ اس بارے مین مجھ سے متفق ہین کہ چنگی سے صوبے کی تجارت کو بہت نقصان پہونچتا ہے۔ ابھی چند روز ہوے کہ ایک درخواست ایک چھوٹی سی مینوسپلٹی کے باشندون کی موقوفی چنگی پر اعتراض کے ساتھ موصول ہوئی تھی۔ اُنھون نے شکایت کی کہ یہان کے باشندگان مینوسیپلٹی ۴ ہزار روپیہ اُس رقم ۱۲ ہزار سے ادا کرتے تھے۔ جو چنگی سے انکو وصول ہوتی تھی۔ ان لوگون پر بڑی سختی ہے کہ وہ جدید ٹکس کے ذریعہ سے اُس رقم کی سہ چند رقم ادا کرین جو وہ سابق مین دیا کرتے تھے۔ اسکی ادائگی وہ لوگ کرتے ہین جو حدود مینوسیپلٹی کے باہر رہتے ہین ۲½ سال ہوے کہ لوکل گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہند کی خدمت مین تجاویز پیش کیے تھے۔ کہ بڑے شہرون مین بجاے چنگی کے ٹرمنل ٹکس جاری ہو۔ اور چھوٹی مینوسیپلٹیون مین چنگی بالکل موقوف کردیجاے۔ ایک سال سے کچھ زائد زمانہ ہوا کہ اس اسکیم کے آخری جزو کی منظوری موصول ہوئی اور جو سب مین اہم کہا جا سکتا ہے اسکیم کی بابت جو ۱۹۰۹ء مین ہمنے تیار کی تھی۔ توقف سے متعدد مینوسپلٹیون کی مالی حالت پر خراب اثر پڑا ہے۔ ان تغیرات کی بنسبت پیشبندی نہین ہو سکتی ہے۔ جہان کہین چنگی کا ٹکس جاری ہے۔ وہان اسکا پیدا ہونا لازمی ہے۔ یہ بدتر طریقہ اسی وقت رفع ہوگا جب ٹکس انسان کے منافع یا اسکی جائداد کی حیثیت دیکھکر عائد کیا جائیگا۔ اسوقت اختلافات آمدنی مین ایسے پیدا ہون گے جنکی بابت اطلاع

پہلے ہی حاصل ہوسکیگی - اور تدابیر اُنکے روکنے کے لیے اختیار کیئے جا سکینگے مجھے بڑی امید تھی کہ جوڈیشل اسٹاف کے نظرثانی کی بڑی اسکیم اور انتظامی پراونشل سروس کے اضافہ و درجہ بندی کی دوسری اسکیم جو دونون کچھ عرصے سے گورنمنٹ ہند کے روبرو پیش ہین - آج سے پہلے منظور ہوگئی ہوتین - سنٹری سروس اور ایجوکیشنل سروس کی صلاح بھی اُن اصلاحات مین تھی - جنکی بابت مجھکو امید تھی کہ آج سے قبل عمل مین آسکینگی

قحط

جب سے مین آپکے درمیان آیا - اس صوبے پر تین مصائب نازل ہوئے قحط سنہ ۱۹۰۵ء و سنہ ۱۹۰۷ء سے باشندگان ملک کی موت پر بہت اثر پڑا - اور ایک عرصے تک اس صوبے کی ترقی رفتار کے روکنے کا باعث ہوا - ایک وقت مین جب غذا گران ہوتی ہے - قوت کم - بیماری اور موت بمقابلہ خوشحالی اور عمدہ موسم کے زیادہ پھیلی ہوتی ہے - گو انسداد قحط کی تجویز اس قابل بناتی ہے کہ ہم واقعی فاقہ کشی سے موتین بالکل روک دین - کوئی شخص ایک منٹ کے لیے بھی یہ نہ کہیگا کہ یہ انسان کی طاقت کے اندر ہے - کہ جب قحط سالی اور غلہ کی گرانی موجود ہوتی ہے تو وہ فوتیون کی بیشی روکے - علاوہ اسکے اس زمانے مین لوگ کم صاحب اولاد ہوتے ہین اور اسوجہ سے زمانہ قحط اور گرانی کے بعد پیدائش کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے - لیکن باوجود اُن نقصانات کے جو صوبے کو اس طریقے سے پہونچے ہین - جیسا کہ مین آئندہ بیان کرونگا - پچھلے قحط سے ایک نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے جس سے آئندہ کے لیے امید پیدا ہوتی ہے -

طاعون اور انسدادی تدابیر

دوسری مصیبت طاعون ہے - جو ہمارے ساتھ

مسلسل رہی ہے۔ پچھلے ۵ سال مین فوتیون کی تعداد قریب قریب دس لاکھ تھی
مصیبت کیا نہین ہے۔ چونکہ یہ بیماری کچھ زمانہ درمیان مردم شماری سلنہ ۱۹۱۱ع کے
رہی۔ آبادی صوبہ ان دونون تاریخون کے درمیان ایک فیصدی گھٹ گئی۔
اس افسوسناک نتیجے کی طرف تمام لوگون کی توجہ مبذول ہونی چاہیے جو باغذ گان
صوبہ کی بہبود مین مصروف ہین۔ مین نے ہر ایک تجویز پر جو طاعون سے مقابلہ
کرنے کے لیے اختیار کی جاسکتی تھی عملدرآمد کیا۔ گزشتہ ۵ سال کے درمیان
لوکل گورنمنٹ نے ۱۱ لاکھ روپیہ صرف کیا ہے۔ آنریبل مسٹر اسٹوارٹ نے تفصیل
کے ساتھ تدابیر انسداد طاعون کا تذکرہ کیا ہے۔ مگر مین عام پالیسی کی تفصیل پیش
کرون گا۔ جس نے میری اس بارہ مین رہنمائی کی کہ چھوٹی اور بڑی رقوم وقتاً فوقتاً
مختلف تجاویز پر اس صوبے مین عمل کرنے پر صرف کیے جائین میرا یہ رجحان رہا
کہ امتحان آزادی سے لیا جائے۔ ہر ایک خیال جس سے یہ امید ہو کہ فائدہ
حاصل ہوگا منظور کیا جائے۔ بشرطیکہ قابل طبی اور سائنس دان لوگ اس کی
تائید کرین۔ ہر ایک ایسے خیال کی اثر پذیری پر عمل کیا جائے جیسے ہی معلوم
ہو کہ اسکی اہمیت مشکوک ہے۔ خرچہ اگر بالکل موقوف نہ کیا جائے تو کم کر دیا جائے
انھین اسباب سے پورا امتحان کر کے چوہون کے تلف کرنے کا خرچہ موقوف
کیا گیا۔ بہت کم روپیہ پاک وصاف کرنے مین صرف کیا جاتا ہے۔ اور مین نے
یہ اصول منظور نہین کیا ہے کہ گورنمنٹ ان لوگون کے اخراجات کی ذمہ دار ہے
جنھون نے تخلیہ مکانات کیا ہے۔ آنریبل مسٹر اسٹوارٹ نے بیان کیا ہے
کہ چوہون کی غارتگری سے کس قدر اچھے نتائج کی امید ہے۔ اور ڈس نفیکشن کسی

قدر موثر بھی اسی حالت مین بنایا جا سکتا ہے کہ خاص خاص حالتون مین کثیر رقمین صرف کیجائین۔

مکانات کا خالی کرنا | تخلیہ مکانات جہان تک ہم واقف ہین ایک باثر تجویز ہے کونسل ورا سکے باہر بہت سے لوگ ہین جو خیال کرتے ہین کہ ان لوگون کی زیادہ مدد کرنی چاہیے جو طاعون زدہ مقامات سے باہر جانا چاہتے ہین۔ ان نکتہ چینیون نے اسکا اندازہ نہین کیا ہے کہ آبادی کو مفت عارضی مکانات دینے مین کسقدر عظیم صرفہ ہوگا۔ اگر وبا کی رفتار ہلکی ہو تو دو ہزار مواضعات مین پہیل جاتی ہے۔ اگر پانچسو روپیہ اوسطاً ہر ایک موضع کو تعمیر مکانات کے لیے دیے جائین۔ تو خرچ پچیس لاکھ روپیہ کا ہوگا۔ دو ہزار اور تین ہزار کے رقوم وبا زدہ علاقون مین تقسیم سے کچھ فائدہ نہین ہوتا۔ جنکو رقم ملتی ہے وہ کمی کے شاکی ہوتے ہین۔ باقی لوگ اسوقت تک مکانات سے نکلنے کا رجحان نہین دکہاتے جبتک گورنمنٹ مدد نہ کرے۔

جسوقت سے مین نے سوائے غیر معمولی حالت کے تخلیہ مکانات مین امداد دینے سے انکار کیا ہے۔ خود مکانات مین زیادہ ہر دلعزیزی ہوگئی ہے۔ اور بمقابلہ سابق کے لوگ اپنی مرضی سے طاعون زدہ علاقہ سے نکل کر اپنے خرچے پر عارضی مکانات تعمیر کر لیتے ہین۔ باشندون کے اس تجربے سے نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ جب لوگون کو یقین ہو جاتا ہے کہ انکو اپنی کوششون پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اور جب انکو گورنمنٹ سے مدد نہین ملتی ہے تو وہ خود حفاظت کے تدابیر مین مصروف ہو جاتے ہین۔ اپنی مرضی سے اور اپنے ہی خرچے سے اب وہ کام کرنے کو تیار ہین کہ جو سرکار کے مشورے سے

مدد سے زمانۂ سابق مین کرنے کو تیار نہین تھے - یہ واقعہ کہ اِس صوبے مین لوگون نے زیادہ آمادگی ظاہر کی کہ مکانات خالی کردین امید دلانیوالا ہی-

ہمارے جلسہ ۱۵- ماہ حال مین بابو گنگا پرشاد ورما نے یہ تحریک کی تھی کہ چند علاقون مین جہان طاعون بہت زیادہ ہے- کثیر رقوم صرف کرکے ایسے مکانات تعمیر کرائے جائین جنمین چوہے نہ گھس سکین - اِس تجویز کے خلاف مسٹر اسٹوارٹ نے چند نہایت ہی باموقع خیالات ظاہر کیے ہین- میرے لیے صرف یہ اور کہنا ضروری ہے کہ گورنمنٹ کے لیے یہ انتظام کرنا کہ وہ جدید مکانات ان رقبات کے باشندون کے لیے تعمیر کرے کہ جہان خاصکر طاعون پھیلتا ہے غیر ممکن ہے- علاوہ خیال مصارف کے یہ یقینی ہے کہ یہ کوشش کہ ایک خاص قسم کے جدید مکانات اُن مکانات کی جگہ جو غارت کیے جائینگے تعمیر ہون - ویسی ہر دلعزیز نہ ہوگی جیسی اور تجویزین ثابت ہوئی ہین جو وقتًا فوقتًا انسداد طاعون کے لیے اختیار کی گئی ہین -

ٹیکہ | ٹیکہ بیشک ایک نہایت اچھا علاج ہے اور مین نے ہر موقع پر اسکے فوائد رعایا کے دلنشین کیے ہین مگر ٹیکہ لگانے والون کو ایسے مقامات مین بھیجنے سے جہان انکی مانگ نہین ہے اور شکی طبائع کے لوگون کے سامنے زیادہ جوش ظاہر کرنے سے اُسکی ہر دلعزیزی رُک جاتی ہے - گاہے گاہے ذاتی اثر کسی شخص کا حیرتناک اثر ٹیکے کے ہر دلعزیز کرنے مین حاصل ہوا ہے مگر ٹیکہ لگانے والون کے ملازم رکھنے کا عام اثر یہ ہوا ہے کہ کثیر رقمین بلا کچھ زیادہ فائدہ حاصل کیے ہوے صرف ہوئین - مین یہ نہین خیال کرتا کہ ٹیکہ سے جو

ابتک کم نتائج حاصل ہوے ہین اُس سے ہمارا حوصلہ اس کوشش مین پست ہونا چاہیے - جہان کہین صورت موافق ظاہر ہوئی ہو وہان ٹیکے کو ہردلعزیز بنانے کی کوشش ہونی چاہیے -

سفری شفاخانے — سال گزشتہ اسی زمانے مین آنریبل کرنل منٹی فولڈ صاحب نے ایک تحریک پیش کی تھی - جسمین واقعی فوری فائدے اور زمانۂ آئندہ مین عظیم فوائد کی بنیاد موجود تھی - آپکی تحریک یہ تھی کہ طاعون سے مقابلے کے لیے سفری شفاخانہ قائم ہون - یہ امید نہ تھی کہ ان شفاخانون کے جاری ہوتے ہی اُن لوگون کے حوصلے بڑھ جائینگے جو ان کے لئے تیار نہین تھے کہ ٹیکہ یا خلو مکانات یا ایسے اصول صفائی منظور کرین جن سے بیماری کے پھیلنے کا اندیشہ ہو - یہ امید ہے کہ یہ نتائج گو کہ ابتدا مین حاصل نہون - مگر آخر مین ضرور حاصل ہون گے - اس تجویز مین اور تجاویز سے جو بات نمایان تھی وہ کفایت شعاری کی تھی - اور اگر وہ طاعون کے خلاف بااثر ثابت نہ ہو - تو اُسمین چند اور باتین موجود ہین جو اسکے جواز کو واجب ٹھہراتی ہین نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۳ شفاخانے سال گزشتہ مین کھولے گئے - انہین بہت ہی کامیابی ہوئی - اور انکی تعداد بڑھائی جا رہی ہے - یہ سوال پوچھا جا سکتا ہے کہ اگر سفری شفاخانے ایسے مفید ہین تو اُسکے امتحان کی توسیع مین اور روپیہ کیون صرف نہین کیا جاتا ہے؟

جواب اسکا یہ ہے کہ مثل اپنے متقدمین کے اس تجویز کو اپنے لئے بااثر ثابت کرنا ہوگا - اور زیادہ بڑے پیمانہ پر اسکا اجرا غیر مناسب ہوگا - اگر ان شفاخانون کا

اثر باشندون تک پہونچانا ضروری ہے تو اسکی بھی ضرورت ہے کہ معقول نگرانی کیجائے - لہذا یہ اسکیم اگر بہت بڑے پیمانے پر کیجاتی تو نگرانی غیر ممکن تھی- مین نہین خیال کرتا کہ اول سال مین ایک بھی زیادہ شفاخانہ بڑھایا جاسکتا تھا- سال آئندہ مین گیارہ شفاخانون کا اضافہ ہوگا- اور یہ رفتار ترقی اس کام کے دوسرے سال کے لیے کافی ہے- میری غرض یہ نہین رہی ہے کہ دکھلاؤن کہ کثیر رقم اسمین صرف ہوئی ہے- بلکہ یہ کہ مفید تدابیر پیش کرون- جسقدر روپیہ کی ضرورت ہو بہم پہونچاؤن- جسقدر جلد ممکن ہو توسیع کرون اور ابتدا مین بہت زور ڈالکر انکو نہ دباؤن- دوسرے تجاویز مین جنکا مین تذکرہ کرسکتا ہون غیر سرکاری سرکاری افسرون کی کمیٹیون کا قائم کرنا باشندون کو اور ذاتی سامان کے ڈس نفیکٹ کرنے کے سادے ہدایات واحکام جاری کرنا تھے- کہ ان لوگون کی مدد کیجائے جو اپنے مکانات خالی کرنا چاہتے ہین اور عارضی کیمپ کے لیے مناسب موقع کی تلاش مین ہین-

ملیریا | تیسری بلا یعنی تپ ولرزہ سے نقصانات ویسے ہی دلشکن تھے جیسی وبائے طاعون ملیریا سے فوتی کی تعداد بمقابلہ طاعون کے کہین زیادہ ہوئی - یہ ہمارے پاس ہر وقت موجود رہتا ہے- بالکل بریت کی امید اس سے سالہا سال تک نہین ہوسکتی ہے- سنہ ۱۹۰۹ع مین اسکی وبا خاص طور سے مہلک تھی اسکا تعلق اس قحط سے کسی طرح نہین تھا- جو اسکے پہلے شروع ہوا تھا- اصل یہ ہے کہ اس بیماری کا اثر سب سے زیادہ ان اضلاع مین تھا- جہان امداد کی بہت زیادہ ضرورت تھی- حالانکہ اسکا زور ان اضلاع مین سب سے زیادہ ہوا

جن پر قحط کا اثر بہت کم تھا - علاوہ بریں اسکا اثر یورپین اور ہندوستانیوں پر یکسان تھا - اور پالو جانور تک اسکے اثر سے نہین بچے - ایسی ہی آفت صوبے پر ۱۹۰۸ء مین نازل ہوئی تھی کہ اس قسم کے مصائب اگر نازل ہون تو گزشتہ زمانے کے تجربہ کے خلاف زیادہ عرصے کے بعد آئین - علاج ملیریا بخار کا ایسا مشکل نہین ہے جیسا طاعون کا علاج مگر سادہ بھی نہین ہے - یہ ابھی صاف نہین ہے کہ ہندوستان مین بہترین علاج ملیریا بخار کا کیا ہے - یہ کوشش صرف قبل از وقت ہی نہین ہوگی - بلکہ احمقانہ ہوگی - یہ امر بتایا جائے کہ اس صوبے کے مناسب حال کون پالیسی ملیریا کی روکنے والی واجب ثابت ہوگی - یہ امر صاف ظاہر ہے کہ ملیریا اُن مچھرون سے پھیلتا ہے جنکے ڈنک ہوتے ہین - لیکن ابھی کوئی امر محقق طریقے پر ہماری رہنمائی کے لیے ظاہر نہین ہوا ہے کہ کیونکر یہ تدابیر اختیار کیے جائین - اول تو لوگون کو دوا کے ذریعے سے ملیریا کی زد سے بچایا جائے اور دوسرے مچھر غارت کیے جائین - کئی سال سے دو قابل افسر اس مسئلہ پر غور کر رہے ہین - تحقیقات کی گئی ہے اور مکمل تحقیقات سہارنپور - نگینہ - کوسی اور کیرانہ مین اختتام کو پہونچائی گئی ہے اور ڈاکٹر اس نتیجے پر پہونچے اور جن کا خیال یہ ہے کہ اگر روپیہ کا انتظام ہوسکے تو ان مقامات مین مچھرون کے تلف کرنے کا انتظام کیا جائے - وبا کے پھیلنے کے وقت کونین کی مفت تقسیم کی اسکیم کو وسعت دی گئی ہے مفصل انتظامات کے جا رہے ہین کہ کونین دام ہی دام پر فروخت ہو - امتحان کیا گیا ہے کہ کونین دیگر اسکول کے لڑکے ملیریا کے اثر سے محفوظ رکھے

جائین - بہت سے مقامات مین اس امتحان مین کامیابی ہوئی ہے - تمام صوبے کے لیے ایک اور ہر قسمت کے لیے کمیٹی قائم ہوئی ہے کہ اس وبا کے حملہ روکنے کی ہر ایک تدبیر اختیار کیجائے اور آخر مین سفری شفاخانون سے بطور ایک آلہ کے کام لیا جارہا ہے کہ اس وبا سے مقابلہ کیا جائے -

رعایا کی چند خوبیان

جب مین نے ۱۹۰۸ء کے قحط کا ذکر کیا - مین نے یہ کہا تھا کہ اُسنے چند نتیجے ایسے چھوڑے ہین جنسے ہمارا دل امید سے بھر جانا چاہیے ۱۹۰۷ء کی خزان مین ۴۰ لاکھ ٹن کی پیداوار مین کمی تھی - اور بہار کی فصل مین ۳۰ لاکھ کی کمی ہوئی - ۷۰ لاکھ ٹن غلہ اس صوبے کی ۹ ماہ کی غذا ہے - تجارتی فصلات از قسم روئی نیشکر - افیون اور تلہن کے نقصانات کا خیال کرکے اس صوبے کے نقصان کا اندازہ ۳ کروڑ ۸۰ لاکھ اشرفیون کا ہوا - دو سال گذرنے کے بعد مشکل سے کوئی نشان اس امر کی یاددہانی کا باقی رہ گیا - کہ باشندگان صوبے پر کوئی ایسی آفت ناگہانی نازل ہوئی تھی اور اُسکے مادی اثرات عرصہ ہوا مٹ گئے - اس سے رعایا کی قوت برداشت اور مصیبت کے بعد اُبھرنے کی بہت تعریف ہوتی ہے کہ اس مصیبت کے نتائج گو عارضی ثابت ہوے ہون مگر ایکطریقے سے اِس قحط نے زراعت پیشہ کی ایمانداری اور اپنے اوپر بھروسہ کرنے کے اوصاف کا حوصلہ افزا ثبوت دیا - گورنمنٹ نے اس موقع پر ۵ لاکھ پونڈ کاشتکارون کو عارضی ضروریات کے لیے علاوہ کثیر رقوم تعمیر چاہات و دیگر مستقل اصلاحات فی ذرائع آبپاشی کے لیے کثیر قرضہ دیے - کل رقم قرضہ کی سوائے رقم ۹۵ ہزار پونڈ کے جو اس خیال سے چھوڑ دی گئی کہ بعض علاقون مین قحط کے

بعد یہ خراب فصل ہوئی وصول ہوگئی - ایمین سے ۲۵ ہزار پونڈ وصول ہونے کو
اب بھی باقی ہین - مجھے پبلک مین دوبارہ اسکے اعادہ کے لیے معافی مانگنے کی
ضرورت نہین ہے کہ ایک کلکٹر ضلع نے اُس رقم تقاوی کی نسبت جو پختہ
چاہات کے لیے دی گئی تھی کیا کیا - انکے ضلع مین ۴ ہزار کاشتکارون نے
چاہات کے لیے تقاوی لی جنمین سے صرف دو آدمیون نے رقم اس غرض
کے علاوہ دوسرے کام مین صرف کی جسکے لیے بطور تقاوی لی گئی تھی - مین
سوال کرتا ہون کہ کیا بہت سے ممالک ایسے ہین جہان ایسا تجربہ ممکن ہے
جس جلدی کے ساتھ باشندگان ملک چوتھے سال کے مصائب کے بعد
اُبھرے اور جس پابندی وقت کے ساتھ زراعت پیشہ آبادی نے اپنا قرضہ
ادا کیا - اُس سے آیندہ کے لیے بہت امید پیدا ہوتی ہے - جو کثیر رقمین بطور
تقاوی زمانہ قحط مین دی گئین وہ ممکن نہ تھا کہ افسران گورنمنٹ اس تیزی کے ساتھ
تقسیم کر سکتے - بشرطیکہ مشترکہ ضمانت پر رقمین نہ دیگئی ہوتین - مشارکت باہمی کا
طریقہ اب تک زراعت پیشہ جماعت کے لیے بہت ضروری ہے - باہمی مشارکت
کے بنکون کی توسیع مین زمانہ حال مین بہت کچھ ترقی ہوئی ہے - قانون سے
جو حال مین گورنر جنرل کی کونسل سے پاس ہوا ہے ان اصول کے قائم
رہنے مین مزید مدد ملیگی جو کاشتکارون کی خوشحالی کے لیے ضروری ہین -

عمدہ فصل | جسوقت سے مین اس صوبے مین آیا ہون - اُسوقت سے کبھی
اس صوبے مین بہتر امید فصل کی نہین ہوئی - گزشتہ دو یا تین دن مین خلاف
موسم ہوا و بارش کے آنے کے پہلے یہ خیال تھا کہ فصل ربیع نہایت ہی

تعجب انگیز ہوگی۔ حال کے نقصان سے ضرور کچھ نقصان پہونچا ہوگا۔ لیکن اب یہ ممکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ ربیع بلحاظ رقبہ و پیداوار کے اُس سے کہین بہتر ثابت ہوئی جسکی یاد ہر انسان کو ہے۔ صرف خطرہ یہ ہے کہ ریلوے کے ذرائع کافی نہ ہون کہ غلہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو جاسکے۔ اِس صوبے کے بہت سے حصص مین آمدورفت مال رُکی ہوئی ہے۔ یہ تکلیف اودھ کے پہاڑی علاقون مین زیادہ محسوس ہوتی ہے جنھون نے سنہ ۱۹۰۹ع مین قحط سے بہت زیادہ تکلیف اُٹھائی۔ مگر گذشتہ فصل خریف و ربیع مین اچھی پیدا رہی ہوئی۔ ابھی چند ہی روز ہوے کہ مجھے یہ رپورٹ ملی کہ ۵ ہزار ٹن غلہ ضلع گونڈہ کے ریلوے اسٹیشن پر منتظر روانگی پڑا ہوا ہے اور ۳ ہزار ٹن ریلوے اسٹیشن کے قریب بازارون مین روانگی کے لیے پڑا ہوا ہے۔ جیسے ہی جدید غلہ بازار مین آیا مال کی روانگی کی دشواریان بڑھ جائینگی۔ مال گاڑیون کی کمی فوراً رفع نہین ہوسکتی ہے۔ مگر اس سال کے تجربے سے یہ بات ظاہر ہے کہ قبل اسکے کہ پوری پیداوار سرعت سے ہٹائی جاسکے۔ بہت سی کمی پوری کرنی پڑے گی۔ اور یہ بھی خیال پیدا ہوتا ہے کہ چھوٹی پٹری کی ریلوے لائنون کو بندرگاہون تک پہونچنے کا موقع ملنا چاہیے۔ ہم نے اس زمانے مین اِس تجویز کی حمایت مین بہت کچھ سنا ہے کہ جو روپیہ لائنون مین صرف کیا جاتا ہے وہ نہرون اور آبپاشی کے کامون مین صرف کیا جائے اور کل یہ خیال کونسل مین لاله سکھبیر سنگھ صاحب نے پیش کیا تھا جو لوگ اس صوبے مین یہ رائے رکھتے ہین اُنسے مین یہ کہونگا کہ ان ریلوے لائنون کی موجودہ پیداوار اُٹھانے کی قابلیت کا

خیال کرتے اور ان ضروریات کا جو ملکی حرفتون مین مدد کے لیے ضروری ہین اور اُسکے بعد تخفیف مصارف کا تذکرہ کرین -

ایک تہائی صدی کی ترقی

اس صوبے کے ساتھ میرا تعلق جلد ختم ہونے والا ہے - اور اگر مین کونسل کی توجہ اُن نمایان تبدیلیون کی جانب مبذول کرون جو مادی حالت صوبے مین درمیان ۳۰ سال کے پیدا ہوئی ہین جب مین اول مرتبہ یہان آیا تھا تو بے موقع نہ ہوگا - اسوقت ملک اس تیزی کی ترقی کر رہا ہے کہ اگر کوئی شخص ۵ سال کی غیر حاضری کے بعد بھی یہان آتا ہے تو وہ یہ خطرہ محسوس کرتا ہے کہ وہ خواب گران سے جاگا ہے -

اصلاح شدہ کونسلین

سب سے بڑھ کر اہم تبدیلی جسکی نظیر آج ہمارے یہان موجود ہے کہ سال آئندہ کے بجٹ پر مباحثہ کرنے کے لیے جمع ہوے ہین - لیجسلیٹیو کونسل کا جسمین پچاس ممبرون کے قریب شامل ہین قیام ہے زمانۂ سابق مین بجٹ ایک پاک چیز سمجھا جاتا تھا جسپر ہر شخص کی نگاہ نہ پڑتی تھی - ہر محکمہ کا افسر اعلی اپنے بجٹ سے واقف تھا - مگر ہر مالی سال کی ابتدا مین محاصلات صوبے کی اصلی حالت تخمینہ شدہ آمدنی و خرچ سواے لفٹنٹ گورنر اور اُنکے فنانشل سکرٹری کے تمام لوگون کے لیے گویا راز سربستہ رہتا تھا - ۲۰ سال ہوے کہ اس کونسل مین بجٹ پر بحث ہوئی تھی - مگر جب ۱۹۰۹ع مین کونسل کی توسیع ہوئی تو باقی حسابات کی جانچ پر اسکی قوت کہین زیادہ با اثر بنا دیگئی - بجٹ پر آخری مباحثہ کے قبل مالی حسابات پر ابتدائی مباحثہ ہوتا ہی جب رزولیوشن پیش کیے جا سکتے ہین مالی نقشے کی تیاری پر خود درمیانی کمیٹی غور

کرتی ہے جسمین ۱۲ ممبران کونسل شامل ہین جنمین سے نصف غیر سرکاری ممبر منتخب کرتے ہین اور قواعد چاہتے ہین کہ یہ فنانس کمیٹی ۵ جنوری کے قبل قائم ہوا ور اِس کمیٹی کے روبرو نقشجات حسابات ۱۸ جنوری کے قبل پیش ہو جائین - اِس غرض سے کہ ممبران فنانس کمیٹی کو حسابات کی تیاری مین اثر پذیر حصہ ملے - مین نے کچھ عرصہ ہوا انتظام کیا کہ کمیٹی ۵ جنوری سے قبل بیٹھ جائے - اور یہ کہ مختلف صیغون کے بجٹون کی تیاری مین مشارکت کرے - یہ انتظام بہت اچھی طرح سے چلا - اور مین یقین کرتا ہون جیسا کل بابو گنگا پرشاد صاحب ورما نے بیان کیا - غیر سرکاری ممبران کونسل نے اِس طریقے کو بہت پسند کیا - مین بلاشک مسٹر برن کے اس بیان کی تائید کرتا ہون کہ لوکل گورنمنٹ کو بیشک بہت کچھ مدد اور بہت سے بیش بہا مشورات غیر سرکاری ممبران کمیٹی سے حاصل ہوے -

مین یقین کرتا ہون کہ آنریبل ممبران کونسل یہ قبول کرینگے کہ گورنمنٹ نے خاطر خواہ رجحان اس امر مین ظاہر کیا کہ تیاری بجٹ مین ممبران کونسل کو شریک کرے جسکی تیاری کے لئے گورنمنٹ پوری ذمہ دار ہے -

تجارت وحرفت جب مین اول مرتبہ اِس ملک مین آیا تو مشکل سے سکو کوئی مرتبہ قومون مین حاصل تھا - جہازات درمیان ہندوستان و انگلستان اُور اُسکی نو آبادیون کے آج سے بہت کم اور سست رفتاری سے چلتے تھے - اگر ایک چیز ڈاکخانے سے اُسوقت جاتی تھی تو اب اُسکی جگہ ۳۴ چیزین آتی جاتی ہین - ایک تار کی جگہ ۲۰ تار ممالک غیر کو کئے جاتے ہین - اوسط قیمت تجارتی

مال ممالک غیر ۸۰ کرور ۴۰ لاکھ کا ہوتا تھا۔ اب ۲۷ کرور تک نوبت پہونچی ہے
ریلوے لائن مسافت مین ۳۲۰۷ میل تھی۔ مارچ گزشتہ مین انکی تعداد ۲۲
ہزار میل تک پہونچی ہے۔ سال گزشتہ مین ۷ ۳ کرور مسافر روانہ ہوے اور
۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن مال ایک جگہ سے دوسری جگہہ بھیجا گیا۔ ڈاکخانجات مین چہار
چند اضافہ ہوا۔ اور لیٹر بکسون مین ۹ گونہ اضافہ ہوا۔ اب بجاے ایک چیز کے
۱۰ چیزین روانہ ہوتی ہین۔ سال گزشتہ مین ۳ کرور ۵ لاکھ پونڈ بذریعہ منی آرڈر
کے روانہ ہوئے۔ سیونگ بنکون مین ۵ لاکھ آدمیون کا ایک کرور ½۱۲ لاکھ
پونڈ جمع ہے۔ تار مین ½۵ فیصدی اضافہ ہوا۔ اور تار گھرون مین بھی ۱۲ گونہ
اور ایک تار کے بجاے دس تار روانہ ہورہے ہین۔

آراضی | اس صوبے مین ہر ایک میل ریلوے کی جگہ پر اسوقت ۲ ۴ میل
ریلوے موجود ہے۔ ہر ایک میل پختہ سڑک کے لیے ۴ میل پختہ سڑکین ہین
بندیلکھنڈ کو چھوڑکر جس پر مصیبت نازل ہوئی ہے اور جسکی فلاح کے لیے
خاص تدابیر تشخیص مالگزاری اور انتظام آبپاشی کے لیے کیے گئے ہین صوبے
کی زراعتی حالت مین ترقی ہوئی ہے۔ زیر کاشت علاقے مین ۲۰ لاکھ ایکڑ یعنی
تقریباً ۱۲ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ نہرین ۵۵ فیصد زیادہ رقبے کو پانی پہونچاتی
ہین۔ آبپاشی چاہات کے اعداد قابل اعتبار نہین ہین۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ انمین
بھی بیشی ہوئی ہے۔ اجناس کے بونے مین بہت ترقی ہوئی ہے۔ تلہن کی
کاشت موقوف ہوگئی ہے۔ مگر رقبہ زیر کاشت گیہون مین پار سال تک
۴۵ فیصد۔ اور اس سال ۷۲ فیصد بیشی ہوئی ہے۔ لگان مین ۳۰ فیصدی

بیشی ہوئی ہے اور مالگزاری مین صرف ۱۱ فیصد سوائے بُندیلکھنڈ و اضلاع قسمت بنارس جہان بندوبست استمراری جاری ہے ۱۰۰ سے ۱۵۰ فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔

تعلیم | بے امنی بہت کم ہوگئی ہے۔ ہر شخص بلا اس خوف وخطر کے کہ اُسکے ساتھ ظلم یا ناانصافی ہوگی۔ اپنی زندگی گزار سکتا ہے۔ کم ترقی یافتہ ممبران جماعت انسان کی زندگی لینا اس سے زیادہ گناہ کا فعل نہین سمجھتے تھے۔ جیسا کہ ایک عالی منش اس صوبے کو اکثر یہ طعنہ دیا جاتا ہے کہ تعلیم کے بارے مین وہ اور صوبجات سے بہت پیچھے ہے۔ اِس الزام کی تردید نہین ہوسکتی ہے۔ لیکن پچھلی نسل مین اُسنے ترقی یقینی کی ہے۔ سررشتہ تعلیم کے مدرسون مین ۵۰ فیصدی بیشی ہوئی ہے اور طلبا مین ۴۴ فیصدی کی۔ کل صرفہ تخمیناً اسوقت ۶ لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ بمقابلہ ایک لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ کے ہے جسمین کہ گورنمنٹ اور لوکل فنڈ کا حصہ بمقابلہ ایک لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ کے ۴ لاکھ پونڈ ہے۔ مختلف قسم کے کالجون مین ۸ گونہ بیشی ہوئی ہے اور طلبا مین سولہ گونہ۔ سکنڈری اسکولون مین ۸۴ فیصدی بیشی ہوئی ہے یہ بیشی ابتدائی درجہ تعلیم مین یعنی زرعتی پیشہ مین بمقابلہ اور لوگون کے کم ہے اور یہ بلاشک ہمارے طریق تعلیم پر داغ لگتا ہے۔ پڑھائی کے بڑھنے کے ساتھ ہی ساتھ چھاپے خانون اور شائع کرنے والون مین بھی بیشی ہوئی ہے۔ اب ایک کتاب کی جگہ پر ۳ کتابین چھپتی ہین اور اخبارات کی اشاعت دوچند ہوگئی ہے۔

طبی امداد | طبی امداد زیادہ عام اور ہر دلعزیز ہوگئی ہے۔ ایک شفاخانہ کی

جگہ اب ۳۰ شفا خانے ہین اور ۴ یا ۵ گونہ مریض -

میونسپل گورنمنٹ | میونسپل گورنمنٹ مین بہت بڑی ترقی ہوئی ہے - حدود میونسپلٹی مین ۳۰ لاکھ آبادی رہتی ہے - چار ممبرون مین تین منتخب شدہ ہین - ۲۰ غیر سرکاری چیرمین میونسپل بورڈ ہین - ۸ بڑے شہرون کو ہر دو شہرون سے اور ۳ کونسل مین ممبرون کے بھیجنے کا اختیار ہے - باقی میونسپل بورڈون کو اپنی قسمت کے رقبے سے ایک قائم مقام بھیجنے کا اختیار ہے - آمدنی میونسپلٹی سہ چند ہو گئی ہے - حکومت میونسپلٹی کی شہرات مین یہ وجہ ہے کہ نصف سے زیادہ آمدنی میونسپلٹیون کی چنگی سے وصول ہوتی ہے جو ٹکس ہر ایک ٹے حسبے تجارت کو روکتا ہے اور میونسپل اغراض کے لیے ان لوگون پر بار ڈالتا ہی جو حدود میونسپلٹی کے باہر رہتے ہین - غریب باشندگان میونسپلٹی پر زیادہ بار پڑتا ہے - اور ہر قسم کی خرابیان پیدا ہوتی ہین - باشندگان حدود میونسپلٹی کے آرام و آسائش کے لیے زیادہ سرمایہ صرف کیا جاتا ہے - میونسپلٹیان اپنی آمدنی کے پانچوین حصہ سے زیادہ پولیس کی پرداخت مین صرف کیا کرتی ہین - اب وہ اِس بار سے سبکدوش ہو گئی ہین - آبرسانی پر ایک ہزار پونڈ سالانہ سے زیادہ صرف ہوتا تھا - اب اِس درمیان مین ایک کرور ۲۸ لاکھ روپیہ آبرسانی کے کامون پر صرف ہوتا ہے - اور سالانہ صرفہ پرداخت ۵ لاکھ ہوتا ہے - نکاسی پانی پر ایک لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا تھا - اب ۴ لاکھ ہوتا ہے - ۷۷ لاکھ روپیہ تعمیرات مین صرف ہو چکا ہے - صفائی کی مدمین ۱ ۲ گونہ صرفہ ہے - روشنی کے بارہ مین بہت کچھ کرنا باقی ہے - لیکن ۸ گونہ خرچ

بڑھ گیا ہے اور سڑکون پر دوچند خرچ زیادہ ہوگیا ہے - یہ ظاہر ہے کہ زندگی کی راحت کا خیال کرکے بمقابلہ سابق باشندگان مینوسپلٹی زیادہ آرام وراحت سے رہتے ہین - اِس سے کسیقدر کم حالت اُن قصبہ جات کی ہے جو نوٹیفائیڈ رقبات کے نام سے نامزد ہین - یا جن پر زیر قانون ۲۰ سنہ ۱۸۵۶ع عملدرآمد ہوتا ہے - گورنمنٹ پولیس کے تمام مصارف اپنے ذمے لیتی ہے اور کل آمدنی مقامی ٹکس مقامی ضروریات مین صرف کرتی ہے - دیہات کے رقبہ جات مین ترقی آہستہ آہستہ ہو رہی ہے - مگر میرا مشاہدہ بجنسہ کہتا ہے کہ وہان بھی حالت زندگی مین تغیر واقع ہوا ہے اور باشندون کی حالت عموماً سابق سے بہتر ہوگئی ہے - شرح مزدوری مین بھی اضافہ ہوگیا ہے اور کاشتکار کی مالی حالت کی بہتری کا ثبوت قحط سنہ ۱۹۰۸ع مین ملا تھا - مین نے یورپ اور برطانیہ اعظم مین دیکھا ہے - جہان کے باشندے اِس خیال سے کہ نہی حد درجے کی ہوتی ہے اُس سے زیادہ زمانے تک یہان سے کاشتکارون سے کہین زیادہ خراب حالت مین رہتے ہین - بلکہ اِس یا دوسرے حصۂ ہندوستان کے گانوٗن مین معمولی مزدور کاشتکار سے اچھا رہتا ہے

ترقی زراعت | ان ریمارکس کے ضمن مین کوئی کوشش اس قسم کی نہین ہوئی ہے - کہ مابین ماضی وحال کسی قسم کا مقابلہ کیا جاتا - لیکن جو واقعات مین نے بیان کیے ہین اُنسے پورا ثبوت اِس امر کا ملتا ہے کہ ہمارے چارون طرف زندگی کی تمام حالتون مین خاموشی کے ساتھ انقلاب پیدا ہو رہا ہے اور ترقی کا سلسلہ قائم ہوگیا ہے - شاید وہ شخص جس نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ

اس ملک کے خدمات کا صرف کیا ہے ۔ چند عام تجاویز اُن معاملات کے متعلق پیش کرنے کی جرات کرے گا جو آج کل اِن لوگون کی توجہ کو جنکو اس ملک کی بہبودی سے دلچسپی ہے اپنی جانب رجوع کرتے ہین سب سے پہلے مین ترقی زراعت کے مسئلے پر بحث کرون گا ۔ یہ ایک عجیب بات معلوم ہوگی کہ وہ شخص جسنے متواتر ملک کے سبھی وسائل کی ترقی کی ضرورتون پر زور دیا ہو وہ زراعتی ترقی کے معاملے کو مقدم سمجھے ۔ اِسکا جواب یہ ہے کہ زراعت اِس ملک کی خاص دستکاری ہے اور ہونی چاہیے ۔ مین ان لوگون سے اتفاق نہین کرسکتا ہون ۔ جنکا خیال یہ ہے کہ قرینہ غالب یہ پایا جاتا ہے کہ بہت جلد یا آئندہ کسی وقت مین دیہی مرکزون سے صنعتی مرکزون کی جانب رعایا دوڑیگی ۔ چھ سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ گورنر جنرل صاحب بہادر کی کونسل مین تقریر کرتے ہوے مین نے اُسوقت کا ذکر کرتے ہوے مین نے اُسوقت کا ذکر کیا تھا کہ مزدورون کو ترغیب دینی مشکل ثابت ہوتی ہے ۔ کہ وہ دیہات چھوڑکر شہرون کی جانب رجوع ہون ۔ میری نظر مین یہ وقت ہنوز موجود ہے اور کبھی ختم نہ ہوگی ہندوستان کو ہمیشہ خاص طور پر زراعتی ملک رہنا چاہیے تاکہ وہ خام اشیار کثرت کے ساتھ پیدا کرے حالانکہ ہر ایک شخص کو جو اِس ملک کی ترقی سے دلچسپی رکھتا ہو یہ توقع رکھنی چاہیے ۔ کہ اسکے حدود کے اندر صنعتی مرکزون کا شمار روز بروز بڑھتا جائیگا ۔ مین ابھی ذکر کرچکا ہون کہ یہ تغیر نمودار ہوا ہے کہ بجاے معمولی پیداوار کے بیش قیمت پیداوار قائم ہوتی جاتی ہے ۔ آنریبل مسٹر بیلی صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ نیشکر و کپاس کی کاشت کو ترقی اور توسیع

دینا نہایت ضروری نظر آتا ہے - یہ ایسی پیداوار ہین کہ جنکی کاشت مین یہ صوبجات سردست سب سے پیچھے ہین - اور زمیندار لوگ اگر اسکی توسیع مین مدد دیکر حوصلہ بڑھائین تو نہایت مفید ثابت ہوگا - میرا خیال یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اس حصۂ ہند مین کپاس کے پودھون کی ترقی کی فکر ہمیشہ نہین ہے - دیسی کپاس کے پودہ چھوٹا ہوتا ہے اسمین موٹی روئی پیدا ہوتی ہے اور بازارون مین اسکی مانگ محدود درجے کی واقع ہوئی ہے - تاہم سب کے پہلے دیسی کپاس کی ترقی کی فکر کرنی چاہیے - لیکن مین ان لوگون سے اتفاق نہین کرسکتا ہون - جو یہ رائے ظاہر کرتے ہین کہ ہماری تمام کوششین اس خاص مقصد تک محدود رہنی چاہیے - اور ہمکو بڑے ڈنٹھل کی کپاس کی کاشت نہ کرنی چاہیے - آنریبل مسٹر بیلی صاحب نے جو یہ بیان فرمایا ہے - اُسکے مطابق محکمۂ زراعت کی تمام کوشش اولاً دیسی کپاس کی ترقی کی جانب رجوع ہے - لیکن اس بات کی آزمائش کے لیے بھی وہ مستعد ہے کہ آیا بڑے ڈنٹھل والی کپاس کے پودے دیگر ممالک سے لاکر یہان نشو ونما پاسکتے ہین - یا نہین -

نیشکر کی کاشت سے بڑھکر کسی دوسری پیداوار مین فائدہ نہین ہے سردست پیداوار فی ایکڑ کم ہوتی ہے اور بسا اوقات ادنی قسم کی نیشکر پیدا ہوتی ہے - اس بات مین لوکل گورنمنٹ کا رزولیوشن مورخہ ۶ فروری سنہ ۱۹۱۲ع اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے - شکرسازی کے دو پہلو واقع ہوے ہین - ایک لازمی پہلو - دوسرا صنعتی پہلو کے متعلق بھی بہت سی باتین ایسی ہین جنکی چھان بین بہت جلد ہونی چاہیے - کونسل کو معلوم ہے کہ گورنمنٹ ہند نے مسٹر ہوم صاحب کو

اس کام پر معین فرمایا ہے کہ آپ اس امر کی تحقیقات فرمائین کہ اُن مختلف مقامات کی مختلف ضرورتون کے لیے جہان نیشکر کی کاشت ہوتی ہے۔ کس قسم کی کلین اور دیگر لوازمات درکار ہین۔ صاحب موصوف آج کل اِس تحقیقات مین مصروف ہین۔ ہمکو یہ ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ اگر نیشکر کے کاشتکارون کے واسطے نفع دینے والی پیداوار بنانا مقصود ہے تو شکر بنانے کے لیے بہت سے کارخانے ہونا چاہیے۔ امسال گورکھپور مین اچھی فصل ہوئی ہے اور گُڑ کی قیمت اس درجہ گر گئی ہے کہ نیشکر کے رس کو نکال کر اُبالنے مین کوئی نفع نظر نہین آتا ہے مین امید کرتا ہون کہ مسٹر ہوم صاحب دوران تحقیقات مین اِس قسم کے کارخانون کی تدبیر نکالین گے۔ کہ جن صوبجات مین بہت سے قلیل سرمایہ دار چلا سکین کیونکہ اِس قسم کے سرمایہ دارون کو اِس کاروبار سے دلچسپی ضرور ہے لیکن وہ بڑے کارخانون کے باعث سے اِس کام مین ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہین کرتے ہین۔

پیداوار کی ترقی سے زیادہ اہم مسئلہ اراضی کو زرخیز بنانے کا معاملہ ہے اصلی مسئلہ حل طلب یہ ہے کہ کیونکر اراضی مین کھاد قائم رہے۔ پہاڑون کے دامن کے قطعات اراضی مین جہان جنگل کی افراط ہے۔ کھاد ڈالنے کا طریقہ ترقی پر ہے اور بڑے بڑے شہرون کے گرد نواح مین جہان مصنوعی کھاد میسر ہے باغات لگانے مین نہایت نفع ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ لکڑی اور کوئلہ گران ہونے سے شہرون مین کنڈون کی مانگ بڑھتی جاتی ہے۔ اور کاشتکار عارضی منافع پر گوبر فروخت کر ڈالتے ہین اور انکو

مطلق فکر آئندہ کی نہین ہے - اسکا صرف یہ ایک علاج نظر آتا ہے کہ شہرون
مین بجاے دیگر اشیا سوختنی کے کوئلہ سے کام لیا جائے اور اس امید پر
کم کوئلہ کے استعمال کو ہر شخص پسند کرے - نمایش الہ آباد نے ایسے چولھون کو
انعامات دیے ہین جنمین کوئلہ معمولی کھانا پکانے کے لیے کام دیسکتا ہے - ان
صوبجات کے شہرون مین خانگی کامون مین کوئلے سے بہت کم کام لیا جاتا ہے
جیلخانون مین اس سے پورے طور پر کام لیا جاتا ہے اور وہان یہ تجربہ ہوا ہے
کہ اس سے بڑھکر ارزان اور کارآمد کوئی دوسرا ایندھن نہین ہو سکتا -

ہمنے ہنوز اس حدتک ترقی نہین کی ہے کہ مصنوعی کھاد سے عام طور
پر کام لینا شروع ہو جائے - اگرچہ فرخ آباد مین رینڈی کی کھلی آج کل نہایت
کامیابی کے ساتھ کھاد کے کام مین لائی جاتی ہے - سر دست مجھے یہ ضروری
معلوم ہوتا ہے کہ کاشتکار اس بات کو محسوس کرین کہ دیہات مین جسقدر کھاد
قدرتی طور پر پیدا ہو وہ کھیتون مین واپس جائے اور گوبر سے لکڑی یا کوئلہ کا
کام لینا گویا اس ہنس کو مارنا ہے جو سونے کا انڈا دیتا ہو -

ترقی زراعت | بہت سی قومون کو ایک مدت کے بعد یہ سبق حاصل ہوا ہے کہ
وسائل اراضی کو ایک غیر محدود مدت تک صرف کرنا اور اسکے عوض مین
کوئی شے اراضی مین داخل نکرنا کہ اسکی تلافی ہو رہی ہے ایک نہ ایک روز تباہی کا
سامان پیدا کریگا - اور یہ کوئی حیرت کی بات نہین ہے کہ ہندوستانی کاشتکار
اس سبق کو آہستگی کے ساتھ سیکھ رہا ہے - لیکن کوئی اور تدبیر اس سبق کو سوا
اس تدبیر کے اسکے ذہن نشین نہین کرسکتی ہے - کہ وہ بڑے بڑے شہرون کے

گرد نواح کی کاشتکاری کی حالت دیکھے اور یہ معلوم کرے کہ اچھی آراضی ہین
جو آج کل بہت ہی قلیل پیداوار ہوتی ہے۔قدرے قلیل کھاد کیا اثر دکھا سکتی ہے
بجاے ناقص زراعتی اوزارون سے کام لیے جانے مین بھی کچھ ترقی نہین ہوئی
اور یہ حالت مایوسی پیدا کرنے والی ہے اگرچہ نیشکر کا رس نکالنے کے لیے
لکڑی اور پتھر کی کل کی جگہ عمدہ لوہے کی کل کام مین لائی جاتی ہے لیکن
جدید خیالات کے مطابق جو کل اس کام کے لیے نہایت کارآمد ہو سکتی ہے
اس سے کام نہین لیا جا سکتا ہے۔اسوقت تک محکمہ زراعت نے جدید
کلون کی صرف ایک قلیل تعداد فروخت کی ہے۔جو دلچسپی ظاہر کی گئی تھی اس
باب مین حوصلہ بڑھانے والی علامت ہے۔بہت سے جدید خیالات ظاہر
کیے گئے ہین۔اور بہت سی عام باتین قطعی صورت مین دکھائی گئی ہین اور مجھسے
مسٹر مور لینڈ صاحب ایسے مستند اہل الراے نے کہا کہ ترقی کے لیے اعلی اور
متوسط الحال فرقون کا میلان طبع تبدیل ہو گیا ہے یہ نتیجہ نہایت اہم ہے
کیونکہ کاشتکار پر بمقابلہ سرکاری محکمہ کے اپنے زمیندار کا معقول اثر براہ راست
پڑ سکتا ہے اور غالباً زراعتی کورٹ کے دیکھنے سے کاشتکارون کے شمار
عظیم کے خیالات وسیع ہوے ہون گے۔

کاشتکارون کی تعلیم بلا زراعتی تعلیم کی ترقی کے زراعت مین کسی قسم کی خاص
ترقی ہونے کی توقع نہین ہو سکتی ہے۔مین ذکر کر چکا ہون کہ یہ صوبجات
ابتدائی ورنیکولر تعلیم کے باب مین کسقدر پیچھے پڑے ہوے ہین۔گزشتہ
سال جو مردم شماری ہوئی تھی اسکی بنا پر ہمکو ہنوز تعلیمی حالت کے متعلقہ اعداد

حاصل نہین ہوئے ہین۔لیکن مین چند بیش قیمت اعداد کے لیے اپنے آنریبل دوست مسٹر برن صاحب کا ممنون ہون۔جو سنہ ۱۹۰۱ع کے نقشہ جات مردم شماری سے اخذ کیے گئے ہین۔منجملہ ۴ کرور باشندگان صوبۂ ہذا ایک کرور دوج ہندو تھے۔اور انہین ۲۰ فیصد مرد لکھ پڑھ سکتے تھے۔۲ کرور پاک شودر ذاتون کے کاشتکار و کاریگر تھے۔انہین صرف ۲ فیصد لکھ پڑھ سکتے تھے۔بعد ازان ایک کرور ناپاک ذات والے مثلاً چمار۔مہتر۔وغیرہ درج کیے گئے تھے۔اور فرقے مین ۲ فیصد سے کم لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔یہ اعداد اسقدر دکھانے کے لیے کافی ہین کہ قبل اسکے کہ ان باتون کی قدر کرنے کے قابل ہو۔جو ترقی زراعت کے لیے صریحاً ضروری ہین۔رعایا کی اسقدر شمار عظیم کی جہالت مٹائی ہوگی۔جاہل آدمیون کے دلون کی خاص حالتین واقع ہوئی ہین۔جو ترقی کے باب مین بہت زیادہ باعث نقصان ہین۔اول خیال تو یہ ہے کہ جو کام بزرگون کے وقت مین نہین ہوا ہے۔کوئی وجہ نہین ہے کہ اب وہ کام کیا جائے۔دوسرا خیال یہ ہے کہ بہت جلد اس بات کا یقین کر لیا جاتا ہے کہ اور اشخاص یا گورنمنٹ جو جدید کارروائی شروع کرتے ہین۔اُنسے اسکا مقصد درپردہ کچھ اور ہے۔جسقدر زیادہ یہ کچا خیال ہے اسیقدر اس کی شہرت وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے۔آپ سب جانتے ہین کہ ایک بڑی مدت دس سال سے گورنمنٹ حتی المقدور رعایا کو طاعون سے بچانے کی فکر مین کر رہی ہے۔باانیہمہ چند روز کا ذکر ہے کہ ایک ضلع مین جو لکھنؤ سے شاید سو میل کے فاصلے پر واقع ہوگا۔ادنی فرقون مین یہ افواہ مشہور ہوئی تھی کہ

کہ گورنمنٹ ہر شخص کو طاعون کے ذریعے سے مارنا چاہتی ہے۔ خاص قسم کی پیداوار کی کاشت کے متعلق بھی توہمات بڑھے ہوئے ہین منجملہ انکے مین ایک کا ذکر کرونگا جو چند روز ہوئے میرے علم مین آیا ہے۔ اودھ کے ایک رقبہ کثیر مین یہ خیال عام ہو رہا تھا کہ بھوت نے شکر پر ایسا جادو کر دیا کہ نیشکر کے رس سے دانہ دار شکر پیدا نہین ہوتی ہے۔ اس سحر کے توڑنے کے لیے گرد و نواح کے کاشتکارون نے اوجھا کو بلایا۔ یہ واقعہ منجملہ اُن واقعات کے ہے جنسے ثابت ہوتا ہے کہ معمولی کاشتکار واقعات کو صحیح نکتہ نظر سے دیکھتا ہے۔

لیکن اُن واقعات سے وہ جو نتیجہ اخذ کرتا ہے۔ باستثناے معدودے چند حالتون کے سراسر غلط ہوا کرتا ہے۔ اِس واقعہ مین مطلق کلام نہین ہوسکتا ہے کہ بوجوہ چند در چند نیشکر کا رس دانہ دار شکر نہین بنتا ہے لیکن اِس نقص کے دفعیہ کی جو تدبیر کی گئی وہ ہرگز ایک ایسا شخص اختیار نہ کرتا جو کچھ بھی تعلیم سے مستفید ہوا ہوتا۔ ہر ایک نکتہ نظر سے بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ زراعت پیشہ آبادی کو اِس معیار تعلیم سے دوچار کرنے کے لیے کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا جائے۔ کہ جس سے وہ اُن ضعیف اور کمزور اعتقادات اور تعصبات سے معاملات زراعت مین دور ہین جو بسا اوقات زراعتی کاروبار مین روڑے اٹکاتے ہین اور وہ یہ محسوس کرنا شروع کرے کہ بہت سی زراعتی ترقیان جن سے وہ دور بھاگتے ہین۔ انکے حق مین کس درجہ مفید ثابت ہونگی۔ میری نظر مین گورنمنٹ کا ایک مقدم فرض یہ ہے کہ وہ

زراعت پیشہ جماعت مین ابتدائی تعلیم کو وسعت دے - بلاشک روپیہ کی دقت پیش آئیگی - گورنمنٹ ہند نے وقتاً فوقتاً ہماری مدد فرمائی ہے اور اس باب مین ہم پر جو بار احسان تھا اسمین مزید اضافہ ہوا ہے - لیکن جب تک موجودہ مالی تصفیہ قائم رہیگا - میری رائے مین لوکل گورنمنٹ اپنا یہ فرض پورے طور پر انجام نہ دیسکیگی یعنی زراعت پیشہ جماعت کی تعلیم کا انتظام نہ کر سکے گی -

صنعتی و حرفتی تعلیم اسکے بعد جو اہم مسئلہ پیش آتا ہے صنعتی و حرفتی تعلیم کی حوصلہ افزائی کا ہے - مین بسا اوقات اِس مسئلہ پر اسقدر بیان کر چکا ہون کہ اب مین اِس موقع پر صرف اِس بات سے آگاہ کرنے پر اکتفا کرون گا کہ اِس ملک کے طریقہ صنعتی و حرفتی تعلیم مین ایک نقص پیدا ہونے کا اندیشہ پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ بجائے عملی تعلیم کے قیاسی تعلیم زیادہ ہوتی ہے - میرا مستحکم بیان اس باب مین یہ ہے کہ جب تک اہل ہند عملی تربیت صنعتی تعلیم کی واجبی قدر نہ کرینگے اسوقت تک ہندوستان صنعتی ترقی کی راہ مین تیزی کے ساتھ قدم نہین بڑھا سکتا ہے - وہ لوگ البتہ بہتر صنعتی کام انجام دیتے ہین - جو پہلے اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہین اور بعد ازان اسکی تھیوری سیکھتے ہین - اِس ملک مین بہت سے ایسے آدمی نظر آتے ہین جو یہ امید رکھتے ہین کہ وہ صرف تھیوریٹیکل سائنس پڑھکر اسقدر ترقی کر سکتے ہین کہ کارخانے کے قابل ہو سکتے ہین -

ایک عام شکایت یہ ہے کہ کوئی ایسا کتب خانہ موجود نہین ہے کہ جس سے

ان طلبار کو کافی مدد ملے - جو اصلی تحقیقات مین مشغول ہین - سائنٹیفک مشورہ دینے والے بورڈ نے حال مین اِس جانب توجہ مبذول کی ہے کہ کتبخانے کھولے جائین جنمین سائنٹیفک رسالے بہم کیے جائین - اِس معاملے مین مجھے دل سے یہ فکر ہے اور لکھنو و الہ آباد مین پبلک کتبخانہ کی کمیٹیون کو رقمین دی گئی ہین کہ وہ اس سے ان رسالون کا سلسلہ پورا کرلین جنمین سائنٹیفک تحقیقات کے تازہ نتائج درج ہوتے ہین - ان رسالون کی خریداری کے لیے سالانہ رقوم منظور ہوئے ہین - کانپور مین جہان زراعتی کالج کھولا گیا ہے اور صنعتی درسگاہ جلد کھلنے والی ہے - ایک کتبخانہ کھولنے کا انتظام ہو رہا ہے جسکے واسطے معقول سالانہ عطیہ منظور ہوا ہے - اس کتبخانے کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہوگا جسمین محکمہ جات زراعت و صنعت و حرفت کی تعلیم کے نمایندے شریک ہون گے - اور ایک ممبر اپر انڈیا کے ایوان تجارت سے نامزد ہو کر شریک کیا جائیگا - یہ کتب خانہ عوام کے واسطے کھلا رہیگا اور پبلک یہان سے معمولی شرائط کے ساتھ پڑھنے کے لیے کتب لے سکیگی - امسال جو بجٹ ہوئی ہے اُسمین سے الہ آباد کے قانونی کالج کے کتب خانے کی درستی کے واسطے بھی روپیہ دیا گیا ہے -

ذرائع آمد و رفت

دوسرا معاملہ جسکو اس صوبے کی خاص ترقی سے تعلق ہے ذرائع آمد و رفت کی درستی اور خصوصاً توسیع لائٹ ریلوے ہے - تجربہ یہ سبق دیتا ہے کہ مقامی چھوٹے آدمیون کو بڑی وسیع ریلوے لائن پر سفر کرنے کی جراءت نہین ہوتی ہے جو انکو چھوٹی لائنون پر ہوتی ہے جو اُنکے گھرون تک جاتی ہون - کئی سال سے نئی لائٹ ریلوے کے واسطے زور دیے رہا

ہون جو اِس طریقے سے نکالی جائے کہ جو سرمایہ جمع کیا جائے - اسکے سود کی
ارزانی کے ذمہ دار ڈسٹرکٹ بورڈ ہون - شہدرا سہارنپور لائن نہایت کامیاب
ثابت ہوئی ہے اور اِس نتیجہ کا باعث زیادہ تر یہ ہے کہ ایجنٹ نے مقامی تاجرون
سے ربط و ضبط بڑھایا ہے - اِس صوبے مین بہت سی اِس قسم کی لائنین نکل
سکتی ہین اور ہر طرح سے یہ امید ہوتی ہے کہ مالی لحاظ سے انکو کامیابی ہوگی
مدراس مین اِس مفہوم کا ایک ایکٹ نافذ ہے کہ سود کی ذمہ داری کے لیے
ڈسٹرکٹ بورڈ اپنے ابواب مین اضافہ کرتے ہین - پس اِس طرح کا ایک قانون
یہان بھی نافذ کرکے نیز وہی مالی انتظام عمل مین آسکتا ہے - میرا خیال یہ ہے
کہ درصل کوئی ٹکس بڑھانے کی ضرورت نہ ہوگی - لیکن یہ واقعہ کہ ڈسٹرکٹ
بورڈ کو اسکا اختیار ہے اور بروقت ضرورت وہ یہ کرسکتے ہین کہ سرمایہ دارون
مین اِس قسم کی ریلوے لائن کے لیے اپنا سرمایہ لگانے کی جرارت دلائے

دربار اور تصاویر دربار

سال گزشتہ کا ایک اہم واقعہ جسکے سامنے تمام دیگر واقعات
ہاہیچ نظر آتے ہین - مملکت ہند مین اعلیٰحضرت ملک معظم و ملکہ کی تشریف
آوری ہے - صاحبو انجملہ آپ کے بہت سے اصحاب دہلی گئے ہون گے
اور دربار مین شریک ہوے ہون گے - لیکن دہلی مین جو لوگ جا سکے - وہ
کل آبادی کا نہایت قلیل جزو ہین - ایک مرتبہ مجھے یہ امید تھی کہ مین یہ انتظام
کرسکون گا کہ خاص خاص شہرون مین گورنمنٹ کے صرفہ سے کناما کرکمپنی
کی رنگین تصویرین اسکول کے ہندو طلبا و دیگر اشخاص کو بلا ٹکٹ
پر دکھلائی جائین - لیکن اس انتظام مین دقت ہوئی - اور اسوقت مجھے یہ

انتظام ملتوی کرنا پڑا - حالانکہ میری طبیعت اسکو کسی طرح گوارا نہین کرتی
تھی - بعد ازان مین نے یہ انتظام کیا کہ سیاہ اور سفید تصویرین دکھائی جائین
اور اُسکے واسطے مین نے کلکتہ کی میڈن کمپنی سے خط و کتابت کی - اِس
کمپنی نے ان صوبجات کے بڑے بڑے شہرون مین نہایت کم صرفہ مین
بائسکوپ کے ذریعے سے تصویرین دکھانا منظور کیا - لوکل گورنمنٹ
میڈن کمپنی کی اس پبلک اسپرٹ کی نہایت ممنون ہے - ایک ہفتہ ہوا مین نے
خود یہ تماشا دیکھا اور معلوم کیا کہ ۱۲ سو بچے جو اس موقع پر جمع تھے - ان تصاویر
کو دیکھکر کسقدر خوش ہوئے - اُنھون نے جسقدر جلد حضور ملک معظم و ملکہ معظمہ
کو پہچان لیا اور اُنکے بار بار نظر آنے پر جس جوش و خروش کے ساتھ نعرہ ہاے
خوشی بلند کیے - وہ سمان قابل دید تھا - مجھے یقین کامل ہے کہ ان صوبجات
کے مختلف مقامات مین جن طلبا نے یہ تصویرین دیکھی ہین اُنکا شمار ۵۰ ہزار سے
زائد ہوگا - وہ اس روز کو اپنی زندگی کا ایک مبارک دن سمجھینگے اور اُسکی یاد
اُنکے دل سے کبھی نہ مٹیگی - شاہی ورود سے شہرون اور دیہات کے ہر فرقہ
سوسائٹی پر جو اثرات پڑے ہین اُسکے بہت سے ثبوت ہین اور اس تشریف
آوری کو وہ نمایان کامیابی ہوئی ہے - جو حیرت پیدا کرنے والی ہے - ان
صوبجات مین یہ تماشے نہایت جوش و خروش کے ساتھ دیکھے گئے - اُنکا
انتظام غیر سرکاری ذرائع سے ہوا اور پبلک نے اپنی مرضی سے روپیہ جمع
کرکے اسکا خرچہ دیا - قریب قریب ہر ایک موضع اور جھوٹے سے رسم
تاجپوشی منائی تھی - جو باشندون کی زندگی کا ایک قابل یادگار واقعہ تھا

رعایا کے دلون مین اِس موقع پر وہ اُمنگ پائی جاتی تھی جسکی کسیکو توقع نہ تھی۔ بالذات میرا یہ خیال ہے کہ شاہی ورود کا مفید اثر جسقدر عام حیثیت کا ہوا ہے اُسیقدر زیادہ دیرپا بھی ثابت ہوگا۔

سوشل رفارم | مین کسی قدر پس وپیش سے ایک ایسے معاملے کا ذکر کرنا چاہتا ہون جسمین گورنمنٹ کو براہ راست دخل نہین ہے۔ میرا مطلب سوشل رفارم سے ہے۔ اسکا مختصر ذکر کرونگا۔ اِس باب خاص مین بہت سے سرگرم کوشش کرنے والے ہین اور اُنسے مین دل سے ہمدردی رکھتا ہون اور اُنکا خیرسگال ہون ممکن ہے کہ وہ بعض اوقات سوشل ترقی کی آہستہ روی سے مایوس ہون۔ مگر یہ ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ اگرچہ اُنکی رفتار سُست ہے لیکن وہ جلد جلد اپنا قدم آگے بڑھا رہے ہین

ہندو مسلمانون کو نصیحت | آخری نصیحت مین جو کرنا چاہتا ہون اور جو شائد پہلی نصیحت ہونی چاہیے تھی وہ بصورت اپیل ہے جو مین ہندو مسلمانون کے رہنماؤن سے کرتا ہون۔ وہ یہ ہے کہ اپنے اختلافات دور کیجیے۔ سال بھر سے زیادہ گذرا کہ مجھے امید ہوئی تھی کہ ان دونو بڑی جماعتون مین مصالحت ہوجائے گی مگر ایسی حالتین پیدا ہوئین جن سے یہ ناممکن ہوا۔ حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی ہے نتیجہ یہ ہوا کہ اب جبکہ ہندوستان سے رخصت ہونیوالا ہون۔ یہ دیکھکر صدمہ ہوتا ہے کہ بمقابلہ اس زمانے کے جب مین یہان آیا تھا۔ ان صوبجات کے دونو جماعتون کے باہمی تعلقات زیادہ سنگین اور خیالات کشیدہ ہوتے جاتے ہین۔ یہ غار جسقدر وسیع ہوتا جائیگا اسی قدر اُس کو

ہموار کرنا زیادہ مشکل کام ہوگا۔ جسقدر زیادہ گہرا زخم ہوگا جراح اسیقدر زیادہ گہرا نشتر لگائیگا اور زخم کے اندمال مین زیادہ وقت صرف ہوگا۔ پس مین سرغناؤن سے کہتا ہون کہ وہ ہندو و مسلمان جماعتون مین مصالحت پیدا ہونے کے لیے حتی المقدور کوئی دقیقہ کوشش اُٹھا نہ رکھین۔ یہان سلطنت برطانیہ کا وجود اسی لیے ہے کہ کمزور زبردست کے دست تظلم سے بچایا جائے۔ سب کے ساتھ مساوی انصاف ہو۔ تمام ملک مین امن و امان رہے اور موجودہ اختلافات اس درجہ بڑھنے نہ پائین کہ بدامنی کی نوبت آئے۔ ممبران جماعت کا کام ہے کہ وہ لحاظ رکھین کہ اختلافات دور ہو جائین۔

کونسل کی قدر | افسران مختلف محکمہ جات و دیگر افسران صوبجات ہذا کا مین ممنون شکرگزار ہون کہ انھون نے ۵ سال گزشتہ مین ان صوبجات کے نظم و نسق مین بلاتزلزل اپنی وفاداری و حمایت میرے ساتھ ظاہر کی۔ مین ممبران کونسل ہذا کا بہترین شکریہ ادا کرتا ہون۔ اِس مدد کے لیے جو آپنے اِس کونسل مین گورنمنٹ کو دی ہے اور جس طریقے سے آپنے شان اور قاعدے کے ساتھ اس کونسل انجام پانے مین اضافہ کیا ہے۔ آج کے مباحثے مین بہت سے اصحاب نے جس مہربانی اور قدردانی کے ساتھ میرے ان خدمات کا ذکر کیا ہے جو مین ان صوبجات کے لیے اپنے زمانہ لفٹننٹ گورنری مین انجام دینے کے قابل ہوا ہون۔ اُسکے لیے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ اِس کونسل مین میرے بہت سے پُرانے دوست ہین اور یہ دوستی اُس احساس مسرت مین اضافہ کرتی ہے جو مجھکو یہ معلوم کر کے حاصل ہوئی ہے کہ گزشتہ ۵ سال مین جن

تجاویز پر عملدرآمد ہوا ہے اُنین سے بعض آپکے مقبول ہوئین - آپنے جو کچھ فرمایا ہے
اُسکے لیے پورے طور پر آپ کا شکریہ ادا نہین کرسکتا ہون - صرف اسقدر کہون گا
کہ مین اسکو اپنی عزت افزائی سمجھتا ہون کہ اسقدر اصحاب نے میرے عہد حکومت
کی اسدرجہ تعریف کی ایک ہی شخص کے دو فرائض ہونا یعنی اس کونسل کی صدارت
و نیز لوکل گورنمنٹ کا حاکم بالادست ہونا ممکن ہے کہ کسی وقت مین باعث پریشانی
ثابت ہو - مگر میرے زمانۂ صدارت مین ایسا نہین ہوا - یہ نتیجہ اس باعث سے
ظہور مین آیا کہ ممبران کونسل نے اپنے فرائض منصبی قابل تعریف طور پر محسوس کیے -

سر جان ہیوٹ صاحب بہادر کا جانشین | مجھے یقین واثق ہے کہ میرے برگزیدہ
جانشین ان صوبجات کے معاملات کی رفتار کو نہایت تیز روانی کی حالت مین
پائین گے - آپ اسنے بخوبی واقف ہین اور وہ خود ان صوبجات اور یہان کی
رعایا سے واقف ہین وہ ہر ایک پبلک معاملہ سے بالتفصیل واقف ہین لیکن
وہ نظم و نسق کی دو خاص شاخون مین کامل ہین یعنی فنانس - ریونیو - اس ملک کی
پبلک سروس مین انسے بہتر مقرر اور رعایا کے جائز مقاصد کا سرگرم ہمدرد دوسرا
نہین ہے اور نہ دوسرا شخص انسے زیادہ قابل یہ اندازہ کرنے کے لائق ہے
کہ کس طرح سے زراعت پیشہ جماعت کی قسمت سُدھر سکتی ہے - جس کو وہ
اسی قدر اہم سمجھتے ہین جسقدر مین سمجھتا ہون - انکے تقرر پر تمام فرقون نے
یک زبان ہوکر خوشنودی ظاہر کی ہے - اس مستحکم امید کے ساتھ کہ اُنکے زیر ہدایت
یہ صوبجات ترقی کرکے آسودہ حال ہو جائینگے -

اب مین بارگاہ خدا مین یہ دعا کرتا ہون کہ وہ آپ تمام صاحبون کو راہ

ترقی پر قدم بڑھانے کی توفیق دے ۔

ہنر آنر کی تقریر یلڈ وائی مین

(۱۵ اپریل ۱۹۱۲ء)

نینی تال ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیرمین اور ممبر صاحب ۔

جس جوش مسرت کے ساتھ آپنے مجھے اپنے یہان ہسپتال کے افتتاح کرنے کے لیے مدعو کیا - اس جوش کے ساتھ مجھے میرے تمام عہد مین کسی نے مدعو نہین کیا - مین آپ کا شکر گذار ہون کہ آپنے میرا ایسے تپاک کے ساتھ خیر مقدم کیا - صرف ایک ذی عہدہ کی حیثیت سے نہین - بلکہ اس ضلع کے ایک پرانے دوست کی حیثیت سے شکریہ ادا کرتا ہون جب مین ابتداء خدمت سرکاری کے سلسلہ مین یہان متعین ہوا - تو اسی وقت سے یہان کے رہنے والون کی طرف سے میرے دل مین جگہ ہوگئی اور یہان کے میدان اور پہاڑ کی قدرتی دلفریبیون نے میرے عہد شباب مین ولولہ جوش کی صورت پیدا کی - اور وہ حالت امتداد زمانہ سے دل سے محو نہین ہوئی - مجھے یاد تھا کہ ضلع کی ترائی کے مشرقی جانب ملیریا بُری طرح پھیلتا ہے مجھے خیال تھا کہ لوکل شفاخانے کے علاوہ یہان ایک ایسا بڑا ہسپتال قائم ہو - جو بہت بڑے پیمانے پر کونین تقسیم کرنے کا انتظام کرے اور ہر دیہات مین اسکی رسائی ہو - مسٹر برتھوڈ کی غمناک وفات کے بعد ایک ہسپتال اُنکی یاد مین قائم ہونیوالا تھا - اسوقت مین نے ارادہ کیا کہ اس صوبے کے

سرمایہ سے کچھ اس کام مین مدد کرون - مین نے یہ خیال پسند کیا کہ اسکے ساتھ ریفر ہے - میکڈانلڈ اور رابرٹ صاحب تینون حکام سابق کا نام بطور نشانی کے وابستہ کیا جائے - یہ ہسپتال بہت اچھا بنا ہے اور آئین کافی سامان ہے محکمۂ تعمیرات افسر وائلڈ بلڈ اور نارتھ کوٹ صاحب نے اس کام مین بہت محنت کی - مین خوش ہون کہ جب مین اس صوبے سے رخصت ہونیوالا ہون تو ترائی کے اضلاع اور یہان کے باشندون کے آرام اور فائدے کے لیے ایک مرکزی ہسپتال قائم ہو گیا - جہان ہر طرف کے لوگ آسانی سے پہونچ سکتے ہین - یہ عمارت ہسپتال کی بہت بڑی ضرورت کو پورا کرے گی ملیریا اس حصہ ملک مین بری طرح تباہی اور موت کا سبب ہوتا ہے - گو اتنی شدت نہین ہے جتنی پہلے تھی - آپ لوگ مجھے اطمینان دلاتے ہین کہ بورڈ کو جس طرح یہان کے حفظ صحت اور طبی امداد کا خیال ہے اسی طرح اس تعلیمی اور دوسری ضرورتون کا بھی اسکو خیال ہے - لیکن کمایون ایسے کوہستانی مقام سے جو کچھ قلیل آمدنی بمقابلہ ان مقامات کے جو میدان مین ہین ہوتی ہے - وہ تعلیمی اخراجات کے لیے کفایت نہین کرتی - مین اسکو مانتا ہون اور آپکی ضرورت اہم کے ساتھ ہمدردی کرتا ہون - کمایون کے ڈسٹرکٹ بورڈ کی اصلاح مالی کیطرف میری توجہ کچھ زمانے سے مبذول رہی - اور چونکہ اسکا دار و مدار جنگلات کی آمدنی پر ہے - اس لیے مین بتانا چاہتا ہون کہ گورنمنٹ کا اسکے بارہ مین کیا خیال ہے - اس قسمت کمشنری مین بڑا حصہ زمین کا جنگلات سے بھرا ہے - اسکا کچھ حصہ محکمہ

جنگلات کے زیر انتظام ہے اور کچھ ضلع کے حکام مال کے تحت ہین - ان جنگلات کا حق مالکانہ حکومت شاہی کو حاصل ہے - ملک و ملت کی بھلائی کے لیے گورنمنٹ کو اکثر دخل دینا پڑتا ہے کہ جنگل کی لکڑی اور گھاس محفوظ رہے - اور یہ خیال کرنا ضروری ہے - کیونکہ لوگ پہلے سے گھاس ور لکڑی بری طرح کام مین لانے کے عادی ہین - سرکار کو جنگلات کا تحفظ محض پہاڑی لوگون کے خاطر نہین منظور ہے - بلکہ جو لوگ میدان کے رہنے والے ہین انکے فائدے کے لحاظ سے بھی - اگر یہ پہاڑیان جنگلات سے خالی رہینگی تو بڑا نقصان ہوگا - دریا کی نقل و حرکت اور قلت ابر رحمت سے میدان والون کا نقصان عظیم ہوگا - جب کبھی مین نے پہاڑی قطعات کا دورہ کیا - تو مجھسے شکایت کی گئی کہ درختون کے کاٹنے کی اجازت نہین ملتی اور ہم جس طرح چاہین لکڑی کاٹین اس سے باز رکھے جاتے ہین - غریب کمایونی اور گڑھوالی لوگونکو آسانی سے یہ نہین بتایا جا سکتا کہ وہ کیون نہین جس درخت کو چاہے کاٹ سکتا ہے - وہ کیون نہین جہان چاہے خشک گھاس پر جہان کچھ کام کے بھی درخت ہین آگ سلگا سکتا - اور کیون نہین جس سمت اسے مناسب معلوم ہو درختون کو کاٹ کر مزروعہ بنا سکتا ہے -

لیکن جو لوگ ان باتون پر غور کرین گے انھین خود معلوم ہو جائے گا کہ مذکورۂ بالا طریقے سے اگر ہم جنگلات مین لکڑی کاٹین گے یا مزروعہ بنائین گے تو اپنے کو جتنا فائدہ پہونچائین گے اس سے کہین زیادہ دوسرے کو نقصان پہونچائین گے -

اسی بنا پر کچھ زمانہ گذرا گورنمنٹ نے قواعد و ضوابط بنائے کہ ان جنگلون مین کس طرح لکڑی کاٹی جائے۔

اِس سے غرض یہی تھی کہ جنگلات سے جتنا فائدہ اب ہوتا ہے اِس سے زیادہ لوگون کو فائدہ ہو۔

یہ باتین میرے عہد سے پہلے ہوئین اور جب یہ باتین ہوئین تو کمایون کے لوگون کو سمجھا دیا گیا کہ آیندہ وہ جنگل کی لکڑی جنگل کے درخت گرانے اور آگ لگانے کے مجاز نہ ہون گے۔ لیکن جنگلات محض سرکار کی منفعت کے لیے نہین درست کیے جائین گے۔ بلکہ رعایا کے فائدے لیے کام مین لائے جائین گے۔

گورنمنٹ ہند نے ایک ترکیب سوچی ہے۔ اسکے مطابق جنگلات اے۔ بی۔ اور سی۔ مین تقسیم ہون گے۔

طبقۂ اے مین جنگل کا وہ حصہ ہوگا جہان اسکی حفاظت اِس لیے ہوگی کہ اسکی لکڑی محفوظ ہو۔ رعایا کو جتنی ضرورت ہو اسکو مہیا کرے اور باہر کے لوگون کی خریداری کے لیے کفایت کرے۔

طبقۂ بی۔ کا اہتمام محکمہ جنگلات کرے گا۔ یہان اتنی سختیان نہ ہون گی۔ جتنی طبقۂ اے مین ہین۔

اِس طبقے مین چارہ اور ایندھن کے لیے جنگل کی حفاظت رہیگی اور نہایت باقاعدہ اصول کے ساتھ اسی طبقے سے مزروعہ نکالا جایا کرے گا۔

چرائی کے حقوق اور منظوری پھل اور پھول کے متعلق وہی قواعد ہین
جو آج کل مروج ہین - دیہاتیون کے جو حقوق مویشی چرانے - پڑی گری لکڑی
لیجانے - گھاس کاٹنے اور معمولی پھل پھول توڑنے کی بابت جنکا اندراج
بندوبست مین ہے اسمین کوئی سختی یا قید نہین ہے - اِس مین کوئی دخل
نہین دیا جائے گا -

اور طبقہ سی مین اوسر یا بنجر زمین جو جنگل کے ساتھ ہے - اسمین دیہاتیون
کو سوائے حق مالکانہ کے اور سب کچھ حاصل ہے اور یہ خطہ سرکاری نگرانی اور
اثر سے باہر ہوگا -

آج کل محکمہ جنگلات کے دو افسر اسی اصول پر تقسیم اور ترتیب دے
رہے ہین - امید ہے کہ اِس طرح آمدنی ۲½ لاکھ تک پہونچ جائے - یہ اضافہ
آمدنی المورہ - گڑھوال اور نینی تال کے حاجتمند بورڈ کو عطا کیا جائیگا -
جسے وہ اسکول ہسپتال اور وسائل آمدورفت مین خرچ کرین - اور رعایا کی
آسائش اور آرام کو بڑھائے -

جنگلات کے محکمہ کی ترقی سے جگہین اور ملازمتین بھی نکلین گی - اور
کمایون کے مزدورون مین بہت کچھ روپیہ مزدوری کی صورت مین بھی تقسیم
ہو سکے گا -

کمشنر سے سنڈیکیٹ (جماعت منتظمین) نے عرض کیا ہے کہ جنگلات
کا انتظام ہونا چاہیے - جبتک کہ رعایا کے حقوق بندوبست جنگل کی ترتیب
نہ ہولیگی - جماعت مذکور سے اور کوئی قطعی بات نہین کہی جا سکتی -

افسوس معلوم ہوتا ہے کہ یہ آخری جلسہ یا ملاقات ہے جس مین ہم لوگ سرکاری طور سے ایک دوسرے سے ملتے ہین۔ دنیا کی تمام الوداعین دردناک ہوتی ہین۔ اور مین یقین دلاتا ہون کہ کمایون اور اہل کمایون سے رخصت ہوتے وقت مجھ سے زیادہ دوسرا غمگین نہ ہوگا۔ مین اپنے اور اپنے بال بچون کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپنے میری آیندہ زندگی کے حق مین کلمات خیر کہے۔ اب مین اس ہسپتال کا افتتاح کرتا ہون۔

ہز آنر کی تقریر دار العلوم ندوۃ العلما لکھنؤ مین

(۲۸- نومبر ۱۹۰۸ء)

صاحبو

مین نے آپ کے اُس ایڈریس کا ترجمہ بہت شوق سے سُنا جس کی اصل آپ نے میرے پاس اپنی شرع شریف کی زبان عربی مین پیش کی ہے - آپ کا ندوہ - جیسا کہ اُس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے - ابتدائً علم الٰہیات کے درس کی غرض سے قائم ہوا تھا مگر جو حال اُس کے اغراض و مقاصد کا آپ نے بیان کیا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ندوہ نے بدین غرض کہ تغیرات زمانہ کے مطابق ترقی کرے اور زمانہ موجودہ کے حالات و ضروریات کے لئے موزون ہو جائے نہایت عقلمندی سے یہ امر طے کیا ہے کہ اپنے منشا و کارروائی کو وسعت دے سر جیمس لاٹوش صاحب بہادر نے جو مجھ سے پیشتر اس منصب لفٹننٹ گورنری پر ممتاز تھے - آپ کے ایک ایڈریس کے جواب مین اس وقت سے چھ سال پیشتر یہ فرمایا تھا - " آپ کا منشا و مقصد تعلیم سے تعلق رکھتا ہے - یعنی تعلیم دنیوی کا اوصاف مذہبی و اخلاقی کے حصول کے ساتھ شریک کیا جانا - یہ مقصد نہایت اعلےٰ ہے " بیشک آپ نے جو مقاصد ندوہ کے قایم کیے ہین یعنی تعلیم کی ترقی اور نصاب تعلیم عربی کی اصلاح اور مسلمانون کے اخلاق کی درستی اور علمائے دین کے باہمی اختلافات کا دور کیا جانا اور مسلمانون کی عام فلاح و بہبود کی ترقی یہ نہ صرف اس قابل ہین کہ پیروان مذہب اسلام ان کی حمایت و اعانت کرین بلکہ یہ ایسے کل اشخاص کی حمایت و اعانت کے بھی قابل ہین جو دوسرے مذہب کو صدق دل سے مگر غیر متعصبانا

طور پر مانتے ہین - آپ پولیٹیکل یعنی سیاست ملک کے معاملات سے احتراز کرتے ہین اور ندوہ کے قیام کے متعلق قواعد مین سے ایک یہ ہے کہ آپ پولیٹیکل معاملات سے کچھ تعلق نہ رکھین گے بجز اُس حالت کے کہ گورنمنٹ خود کسی مسئلہ کی نسبت آپ کی راے دریافت کرے - یہ سنکر بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت خیالات وفاشعاری کا اظہار ایسے صاف الفاظ مین کیا ہے جن کے معنی مین کچھ شک نہین ہو سکتا ہے اور مجکو یقین ہے کہ آپ کا ندوہ اپنا اثر اس طرح ڈالے گا کہ حکام کی تائید ہو اور شورش و فساد و خیالات بد اندیشی کی مخالفت کیجائے -

آپ کی جماعت کو جو بہ لحاظ اپنی سرشت ہی کے تبدیلات و تغیرات کے خلاف ہے - حالات موجودہ کی سخت ضرورتون کے باعث یہ تجویز اختیار کرنی پڑی ہے کہ عربی تعلیم کے نصاب قدیم مین اس طور پر ترمیم کرے کہ آپ کی مذہبی زبان کے طلبہ ایک حد تک اہل یورپ کے سائنس اور علم ادب اور فنون کی بھی تعلیم پائین جو زمانہ حال مین ملک ہند کے لئے نہایت ضروری ہو گئی ہے - مگر جس سے آپ کے ہم مذہب گذشتہ پشتون مین بہت ہی کم بہرہ مند تھے -

دس سال ہوے ایک دارالعلوم ابتدائی مدرسہ عربی کے طور پر قایم کیا گیا تھا - یہ جلد ترقی پاکر بہ نسبت پیشتر کے زیادہ اعلیٰ درجہ کا مدرسہ ہو گیا اور آج کے دن ہم اُن عمارات کا سنگ بنیاد نصب کرنیکے لیے جمع ہوے ہین جو آپ کے کالج یعنی اعلیٰ دارالعلوم کا مقام ہونگی - صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم سے یہ معلوم ہو کہ مجکو نہایت مسرت ہوئی کہ مشہور عالم زبان عربی ڈاکٹر ہارورز صاحب کی راے مین آپکا

مدرسہ عربی ممالک متحدہ مین سب سے بہتر اور مکمل ہے - صرف اسی مدرسہ مین
عربی بطور مروج زبان کے سکھائی جاتی ہے اور علم ادب عربی کی محض بغرض تحصیل
علم تعلیم دیجاتی ہے - مین یقین کرتا ہون کہ کل ملک ہند مین صرف یہی ایسا مدرسہ
اعلی ہے جہان مولویون کو درس دینے کی تعلیم دیجاتی ہے - آپ کا منشاء ہے
کہ یہان کے طلبہ کو عمدہ تربیت و تعلیم دیجائے اور اُن مین امانت و دیانت اور
وفاشعاری کے خیالات قائم کئے جائین - اس کے ساتھ ہی چونکہ آپکی رائے مین
قوم مسلمانان کی بہبود آیندہ بلحاظ تمدن و اخلاق اُس اثر پر موقوف ہے جو جماعت
علماء عام لوگون پر ڈال سکتی ہے اس وجہ سے آپ نے یہ دانشمندانہ فیصلہ کیا ہے
کہ طلبہ کو یہ موقع دیا جاوے کہ مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ سے بھی کچھ
بہرہ یاب ہون جن کے بغیر وہ دوسری قومون کے تعلیم یافتہ لوگون کی برابری نہین
کرسکتے ہین - نصاب تعلیم مین علم ادب انگریزی داخل ہے مگر انگریزی کی تعلیم
کم ضروری قرار دی گئی ہے اور جیسا کہ ہونا ہی چاہئے تھا - عربی تعلیم کی طرف
زیادہ توجہ کیجاتی ہے - آپ کی اس خواہش سے کہ ملاؤن اور واعظون کی تعلیم مین
دنیوی علوم بھی شامل کردیے جائین - آپ کا منشاء یہ ہے کہ اُن لوگون کے لیے
جو اب بھی قدیم اسلامی طرز کی تعلیم زیادہ پسند کرتے ہین کاروبار معاش کی تعلیم کا
اس سے بہتر سامان کردیا جائے جیسا کہ تنہا ایسے علوم کی تحصیل مین مصروفیت سے
ہوسکتا ہے - جن مین محض قدامت ہی کے باعث علم سائنس جدید کی طرف سے
بے پروائی بلکہ مخالفت بھی ہے -
حال مین یونیورسٹی الہ آباد کے جلسہ کانووکیشن مین جو تقریر مینے کی

اُس مین زمانہ موجودہ کے اُس میلان کی نسبت کہ تعلیم کو مذہب سے بےتعلق کردیا جاے مین نے افسوس ظاہر کیا تھا۔ آپ نے اپنے ایڈریس مین یہ بیان کیا کہ آپکا سب سے اہم وضروری کام یہ ہے کہ عموماً تعلیم عربی مین اصلاح کی جاے اور اس طرح ایسے علماء زمانہ حال کے ضروریات کے موافق طیار کئے جائین جو عام خلائق کے معاملات مذہبی مین ہدایت کرین۔ آپ کی یہ کوشش کہ اُن لوگون کو جو آپکے دارالعلوم مین پڑہین جہان تک کہ طرز قدیم کے ساتھ ساتھ ممکن ہو ایسی تعلیم دیجاے جو بہ نسبت سابق کے بہتر اور زیادہ وسیع خیالی پر مبنی ہو۔ آپ کی قوم کے لئے بہت مفید کام ہے جس کی سخت ضرورت تھی اور یہ ایسا کام ہے جو صدق دل سے اعانت اور حوصلہ افزائی کے قابل ہے۔ اُس تقریر مین جس کا مین نے ابھی ذکر کیا مین نے یہ ظاہر کیا ہے کہ مین عموماً اس تجویز اور اسی قسم کی ایسی دوسری تجویزون سے ہمدردی اور اتفاق رکھتا ہون جن کا مقصد یہ ہے کہ علم کے ساتھ نیک خلقی و پاک دلی شریک کئے جائین اور تعلیم سے مذہب کو الگ کردینے کا میلان روکا جاے ملک ہند مین گورنمنٹ برطانیہ نے یہ عہد کرلیا ہے کہ بلحاظ مذہب کسی کی جانب دار نہوگی۔ مگر اس اصول مین اس سے خلل نہین آتا ہے کہ آپ کی سی جماعت متعلقہ علوم مذہبی کو اس غرض سے اعانت دیجاے کہ مذہبی تعلیم کے ساتھ دنیوی تعلیم بھی دیا کرے۔ بشرطیکہ وہ امداد جو گورنمنٹ سے ملے محض دنیوی تعلیم کے اغراض کے کام مین لائی جاے اور مذہبی تعلیم اور دنیوی تعلیم مین صاف فرق کردیا جاے اور جو روپے بہبود تعلیم کی غرض سے ہون اُن کا ایسے عہدہ داران گورنمنٹ کو جو معائنہ کی غرض سے مقرر کئے جائین ہر وقت معائنہ کرنے دیا جاے۔

اِن خیالات کے لحاظ سے اور اس امید سے کہ آپ کے دارالعلوم سے ایسے عربی اور فارسی کے عالم دستیاب ہون گے جو اسکولون مین پڑہانے کے کام کے لئے مفید ہو سکتے ہین۔ گورنمنٹ نے یہ تجویز کر لیا ہے کہ آپ کو وہ زمین دے جس پر اس وقت ہم سب موجود ہین اور آپ کے دارالعلوم کو قائم رکھنے مین مدد دینے کے لئے سالانہ ایک عطیہ دے۔

ایسے دارالعلوم مین جس کا مقصد و تعلیم ایسی ہو جیسی کہ ندوہ دینا چاہتا ہے کچھ عجب نہین ہے کہ آیندہ زمانہ مین ایسی استعداد کے عالمون کا فرقہ پیدا ہو جو وحی والہام کا سائنس زمانہ حال کے ساتھ اور روایات کی ایجادات کے ساتھ اور پرانے کتب دین کی نئے خیالات کے ساتھ مطابقت واتحاد ظاہر کر سکین۔ ایسی جماعت علما کی ضرورت اس وقت بھی اس غرض سے ہے کہ وہ اختلافات پیدا نہ ہونے دئے جائین جو ہمیشہ درمیان اُن لوگون کے جو سخت اصول کے پابند ہین اور اُن کے جو تغیر پر رعایت کرتے ہین پیدا ہوتے رہتے ہین۔

بے تحملی اور تعصب ترقی و اصلاح مین سب سے زیادہ خلل انداز ہوتے ہین اور اس سے نہ صرف رعایا بلکہ حاکم کو بھی بہت فائدہ پہونچ سکتا ہے کہ ایسے وسیع الخیال علماے مذہبی کی جماعت پیدا ہو جن کے اثر سے ضرور اُن اشخاص کثیر التعداد کی ترقی اور تہذیب مین مدد ملے گی جو علماء سے ہدایت چاہتے اور مشورہ کیا کرتے ہین۔ آپ سب صاحب اس سے واقف ہین کہ ممالک مشرقی اور مغربی دونون مین اختلافات مذہبی سے دنیا کی

ترقی مین خلل پڑتا رہتا ہے اور ملک انگلستان کی تاریخ مین بہت سی جنگ و جدل اور نزاعات کا حال لکھا ہے جو اختلافات مذہبی سے پیدا ہوے مجھے اس کی امید معلوم ہوتی ہے کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے جس مین لوگونکو دوسرون کے عقاید و رسوم کا پاس و لحاظ ہوتا جاتا ہے اور اب لوگ یہ سمجھنے لگے ہین کہ ایسا اتفاق و اتحاد جو باہمی درگذر حلم و تحمل سے پیدا ہوتا ہے۔ رفاہ عام کے لئے بہ نسبت اس کے زیادہ مفید ہے کہ ہر فریق اور فرقہ اپنے ہر ایک عقیدہ کی تعمیل پر خواہ وہ نہایت ضروری نہ بھی ہو پورا زور دے اور اصرار کرے۔ گو اس سے دوسرون کو ملال پہونچنے کا اندیشہ ہو۔ ابھی دو ہی روز ہوے کہ دولت برطانیہ کے وزیر سررشتہ تعلیم سے یہ معلوم ہوا کہ اُن کو یہ توقع ہے کہ نئے مسودہ قانون متعلقہ تعلیم عام مین جو ابھی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنس (یعنے جماعت قائم مقامان عوام) مین پیش ہوا ہے ایسا تصفیہ باہمی داخل ہوگا جو مستقل قسم کا ہوگا کیونکہ کسی ایک فریق کو دوسرے پر غلبہ نہین ہوا ہے اور اسمین سب نے دوسرون کے خیالات کے لحاظ سے رعایات مدنظر رکھے ہین۔ آپ صاحبونکو معلوم ہے کہ لکھنؤ مین شیعہ اور سُنّیون کے نزاعات کی وجہ سی جو عرصہ سے مسلسل چلے آتے ہین اضطراب و پریشانی پھیلی ہے۔ آپ نے فخر کے ساتھ جو بالکل بجا ہے بیان کیا ہے کہ دار العلوم کے طلبا اور مدرس ان قابل افسوس اور حقیر جھگڑون مین شریک ہونے سے محترز رہے ہین اور نیز یہ بیان کیا ہے کہ آپ کے ندوہ کے علما ہمیشہ صلح و اتحاد کا وعظ و نصیحت کرتے رہے ہین۔ دونو فرقون کے درمیان جن معاملات کی نسبت نزاع ہی اُن کی

تحقیقات اس وقت ایک منصف عدالت کر رہی ہے۔ اور مجھے توقع ہے
کہ وہ ایسا تصفیہ کر سکے گی جن سے یہ اختلافات ہمیشہ کے لیئے جاتی رہینگی
اب ایسا زمانہ ہے کہ پیروانِ مذہب اسلام کو مناسب ہے کہ اتفاق کر کے
چھوٹے چھوٹے امور باعثِ اختلاف کو فراموش کر دین اور متفق و متحد ہو کر
کل قوم کی عام بہبود و رفاہ کے لیئے سعی و کوشش کرین۔ مین توقع کرتا ہون کہ
کل صاحبان ذی رسوخ جو آج یہان موجود ہین پوری کوشش جو اُن سے
امکان مین ہے اس غرض سے کرین گے کہ اُس کمیٹی کی سعی و محنت کا جو
فی الحال منعقد ہے یہ نتیجہ ضرور نکلے کہ مستقل قسم کا تصفیہ امور نزاعی کا ہو جائے
جس تپاک و گرمجوشی سے آپ سب اصحاب نے میری آمد کی تعظیم
کی ہے اُس کا ممنون ہون اور آپ کے اُس اظہار شکریہ سے مجھکو بہت مسرت
ہوئی جو اُس زمین کے ملنے کی نسبت آپ نے کیا ہے جو گورمنٹ نے آپکو
عطا کی ہے۔ تمام ملک ہند سے آپ کے مذہب کے اور لوگون نے بھی
میرے پاس مراسلات بغرض اظہار مشکوری بھیجے ہین اور اس موقع پر مین اُن کے
موصول ہونے کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہون۔ اس امر کے معلوم
ہونے سے مجھکو خوشی ہوئی کہ آپ کے مذہب کے والیان ملک سے بہت
فیاضانہ مدد آپ کو ملی ہے۔ اور بالخصوص ہر ہائنس بیگم صاحبہ بھاولپور سے
انہین بیگم صاحبہ کی اعلیٰ فیاضی سے ہم اس قابل ہوئے ہین کہ آج یہ رسم
نصب سنگ بنیاد ادا کر رہے ہین جس کی غرض سے ہم سب جمع ہوئے ہین
یہ معلوم ہونے سے مجھکو بہت خوشی ہوئی کہ لکھنؤ کے حکام سول آپکے ندوہ سے

توجہ اور مہربانی کے ساتھ سلوک کرتے رہے ہین۔ ہمارے اس جلسہ کا
افتتاح اس طرح ہوا کہ قاری صاحب نے چند آیات آپ کے مذہبی کلام
پاک مین سے پڑھے۔ مین اب اُن سے درخواست کرتا ہون کہ چند مناسب
موقع آیات قرآن شریف کی پڑھکر اس کام کی انجام دہی کے لئے دعائے
خیر وبرکت کرین اور بعد اس کے مین سنگ بنیاد نصب کرونگا۔ اور میری خواہش
دلی ہے کہ جو دار العلوم یہان قائم ہو اُس مین ہر طرح کامیابی حاصل ہو۔

اعلان

اس کتاب کا حق تالیف
رجسٹری کے ذریعہ سے محفوظ رکھا گیا
ہی اسواسطے کوئی صاحب اسکو نہ چھاپین۔
قیمت عام اس کتاب کی تین روپیہ ہی جسقدر
نسخون کی ضرورت ہو ہم سے طلب
فرمالین۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔
تاجرانہ کمیشن پچیس فیصدی

خادم ملک
حکیم برہم مالک اخبار مشرق
گورکھپور